انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد والمنۃ

کہ درین ایام خجستہ فرجام ملفوظات شریف حضرت خواجہ

عثمان ہارونی و خواجہ بزرگ و قطب صاحب و باباصاحب شیخ فرید شکر گنج و

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رضی اللہ عنہم المسمے بہ

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رض اردو

ترجمہ اضعف العباد

خاکپائے درویشان غلام احمد خان بریان جعل اللہ الغیبۃ ابن جناب

سراج السالکین بدر العارفین مولوی غلام محمد خان صاحب

سلیمانی متوطن ججر از مضافات دہلی بعد صحت مزید

واہتمام مالا مزید بار چہارم در سنہ ۱۳۲۲ ہجری

اعلان کوئی صاحب بلا اجازت مترجم قصد طبع نفرمائیں حق ترجمہ محفوظ ہے

مختصر فہرست کتب خانہ تجارتی مسلم پریس دہلی - مملوکہ مولوی غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف

بفضل الٰہی ہماری کوٹھی تجارت کتب میں ہر علم و فن کی کتابوں کا عربی - فارسی - و اُردو میں کافی ذخیرہ موجود ہے - فہرست کتب کلان مطبع سے درخواست کرنے پر بلا قیمت روانہ ہوتی ہے - اس کتاب کی لوح کے دو سادہ صفحات میں چند کتابیں جو اسی فن کی اور مطبع نے شائع کی ہیں درج کیجاتی ہیں شائقین نقد قیمت بھیجکر یا بذریعہ ویلیو طلب فرمائیں - فوراً روانہ ہونگی +

المشتہر مولوی غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف مالک مسلم پریس دہلی +

سیر الاولیا اُردو - یہ کتاب مستطاب حالات و ارشادات حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہٗ میں نہایت مستند اور جامع ہے - حجم اس نسخہ شریف کا چھ سو صفحہ سے زائد ہے پہلے سو صفحات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کبار رضی اللہ عنہم - اہل بیت اطہار علیہم السلام اور حضرات خواجگان چشت نور اللہ مرقدہم کے فضائل و مناقب اور حالات ہیں - بعدہ دو سو صفحہ میں حضرت محبوب الٰہی انکے خلفاء و دیگر یاران اعلیٰ اولیاء ہم عصر - بابا صاحب شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودھنی - اُنکے خلفاء - اولاد و احفاد وغیرہ وغیرہ رحمہم اللہ کے حالات ہیں اور آخری تین سو صفحات میں تصوف کے اہم باریک اور جلد ضروری نکات نہایت شرح و بسط سے لکھے گئے جو حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ نے بنا بر افادہ عام و خصوصاً برائے تلقین مریدان و طالبان حق ارشاد فرمائے تھے - جس سے یہ کتاب علاوہ حالات بزرگان دین - علم تصوف کی بھی ایک نہایت عجیب کتاب ہو گئی ہے اسکو مطالعہ میں رکھنے کے بعد پھر دیگر کتب تصوف کی بہت کم ضرورت رہتی ہے درحقیقت سید محمد مبارک علوی الکرمانی مرید و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ نے اس کتاب کو جمع کرکے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے - ہدیہ باوجود حجم ضخیم خوشخط و کاغذ عمدہ مبلغ للعہ/ علاوہ محصولڈاک ہے +

سراج المجالس ترجمہ اُردو **خیر المجالس** - ملفوظ مبارک حضرت فرد الحقیقۃ شمس الطریقۃ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی مرید و خلیفہ اعظم حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہا - جمع فرمودہ حضرت حمید شاعر قلندر نہایت بابرکت و لائق استفادہ ملفوظ ہے اس کتاب کی ایک مدت سے اہل عقیدت کو تلاش تھی - الحمد للہ مطبع نے ایک نسخہ صحیح الکلام حاصل کرکے اسکا اُردو ترجمہ شائع کیا ہے قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ ہے (عہ) +

تحفہ سبحانی ترجمہ **الفتح الربانی والفیض الرحمانی** ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم ابو محمد میران شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ - یہ کتاب مستطاب ملک مصر میں زبان عربی طبع ہوئی تھی مالک مطبع ہذا نے وہاں سے منگا کر خود ان مسلمان بھائیوں کے فائدہ کے واسطے اسکا خود ترجمہ کرکے شائع کیا ہے - اس کتاب میں آپکے وہ کل وعظ اور لکچر اور نصائح درج ہیں جو آپ اکثر جامع مسجد بغداد اور بار بار مسافر خانے میں بیان فرماتے تھے کہ اُنکے عظمت سے ہزاروں

دیباچہ کتاب مجموعہ ملفوظات خواجگانِ چشت رضہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞ اما بعد کمترین دامن گرفتگان وکہترین حلقہ بگوشان حضرت قطب العالم شیخ الاعظم تاج الاولیاء فخر الاصفیا شمس العارفین بدر الصالحین قطب الاقطاب فرد الاحباب مستغنی عن الالقاب مجرمان را خطا بخش مخدومنا و مخدوم الکل غریب نواز حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب حنفی چشتی تونسوی للہ درہ علین قال فی توصیفہ ۔ خواجۂ عالم شہنشاہ دوکون ٭ فخر نور وہم سلیمانِ زمان ٭ خاندانِ فخر کو فخر اُس سے ہے ٭ تونسوی مسکن ہے وہ شاہ جہاں ٭ مسند آرائے وسادہ جدّ پاک ٭ غوث الاعظم وقت کا ہے بیگماں ٭ نامِ نامی خواجہ اللہ بخش ٭ گل گلستان محمد نور جان ٭ چشتیوں کا آفتاب اور ماہتاب ٭ ہے منور اُس سے یہ سارا جہان ٭ وبزرگے خوش گویدے بر بندہ کر ایش اطلاق عبدہٗ ٭ آن بندۂ خداست شہنشاہ تونسوی ٭ صدیق را خطا بامیدِ عطائے تست ٭ دریائے ہر سخاست شہنشاہ تونسوی ٭ این ضعیف گویدے قطبِ عالم بے گمان ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ قبلہ گاہ انس و جان ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ فقر کو ہے فخر اُنکی ذات سے لاریب فیہ ٭ شمع بزم چشتیاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ مظہر انوار حق ہے ذات اُنکی لاکلام ٭ واقف رازِ نہاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ باز این فقیر گویدے جنید وقت ہیں اور شبلی عصر وہ ہیں ٭ ہے یادگار سلف ذات پاک حضرت کی ٭ اللّٰھم متعنا و متع المسلمین بطول بقائہٖ و شرف لقائہٖ ۔ آمین ۔ فقیر حقیر مثل ذرہ بے توقیر مصداق سے بدنام کنندۂ نکونامے چند ٭ خادم خادمانِ درویشان بلکہ کمتر از سگانِ کوچہ گردِ ایشان غلام احمد خاں بریان باتج فیض مآب سراج السالکین بدر العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل و اولانا

باکمال ذی المجد والاحسان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خان** صاحب حنفی چشتی سلیمانی ادام اللہ
ظلہ علینا وعلی سائر اتباعنا۔ ساکن قصبہ ججھر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی بخدمت حضرات
ارباب دانش واصحاب بینش عارض ہے کہ بشرف شمول سعادت ازلی ودولت ابدی وبہ برکت
خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ وصوفیائے عظام واولیائے کرام رحمہم اللہ رحمۃ
واسعۃ وبجہت توسل وحصول صحبت حضرت سراج السالکین بدر العارفین قبلہ وکعبہ ام ادام اللہ ظلہ
اس نالائق سیاہ کارہ گرفتار نفس امارہ کو اوان روزگار صبی سے بمقتضائے ھم قوم لا یشقی
جلیسھم ایک محبت والفت خاصان خدا ومقبولان بارگاہ جل وعلا سے حاصل ہے کہ اس دولت عظمیٰ و
نعمت علیا کا شکریہ کسی طرح مجھ ہیچ میرز بیان شوریدہ زبان سے ادا نہیں ہو سکتا ؎ احسانِ دوست
در حق من بے نہایت ست ٭ من بے زبان کدام یکے را بیان کنم ٭ روز وشب بموجب حکم حدیث قدسی
منزلت قدوسی مرتبت ؎ حسب فرمودہ جناب پاک ٭ معدن نور ومخزن عرفان ٭ یعنی حضرت محمد عربی
باعث خلقت زمین وزمان ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم من احب شیئا اکثر ذکرہ۔ ذکر خیر اس
طائفہ کا جو عبادت بے ریا ہے رہتا تھا ؎ آرزو ہے کہ اسی طرح محبت میں کٹے ٭ عمر باقی ہے خدایا جو مری
تھوڑی سی ٭ ان ہی ایام نیک فرجام میں بعنایت الٰہی ؎ شکر خدا را کہ نوائد شمار کرد ٭ ایک ایسا کام
اس نحیف سے سرزد ہوا کہ جسکے حصول کی اس فقیر کو توقع نہ تھی ع صلاح کار کجا ومن خراب کجا یعنی
حسب فرمائش چند مخلصان وفاکیش ومحبان خیر اندیش اس بے بضاعت وکم مایہ سے باوصف بیچارگی
ونا آشنائی از علوم محض انکے اصرار اور فضل الٰہی شامل ہونے سے ؎ فضل مولا کا جسکے شامل ہو ٭ اسکی
آسان کیوں نہ مشکل ہو ٭ وبفیض حضرت رسالت پناہی ربہین وبرکات خواجگان چشت اہل بہشت
رضی اللہ عنہم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین ملفوظ حضرت خواجہ سند الموحدین وارث النبی فی الہند
؎ اشرف اولیائے روئے زمیں ٭ خواجہ خواجگان معین الدین ٭ حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ
شروع ہو کر اختتام کو پہونچا اور معرض طبع میں آکر سرمہ بصیرت ارباب عقیدت ہوا۔ اسی اثنا میں کئی خلص احباب
محرک ہوئے کہ ترجمہ کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت جسمیں پانچ ملفوظ جو مشائخ گنج ہیں

ہو جاوے تو نہایت خوب ہو خصوصاً حضرت ولی نعمی سراج السالکین ادام اللہ ظلہ علینا نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا۔ اگرچہ یہ نالائق غافل آلودہ عصیان لیاقت ترجمہ کی نہ رکھتا تھا لاکن بخیال ؎ خیال خاطر احباب چاہیئے ہر دم ٭ انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو ٭ بحکم المامور معذور و بہ تعمیل حکم سے جائے گریز نہ دیکھ کر سر تسلیم خم کیا۔ اب التماس یہ ہے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان یعنے انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے ؎ مرکب است بنی آدم از خطا۔ نسیان ٭ اس ترجمہ میں بوجہ تقاضائے بشریت و نالیاقتی اگر کہیں غلطی رہ گئی ہو ازراہ مکرمت و مرحمت بقول شاعر ؎ چو حتی الوسع در اصلاح کوشند ٭ اگر اصلاح نتوانند پوشند ٭ اصلاح فرمائیں زبان طعن سے حذر کریں۔ اور واضح ہو کہ اس ضعیف کو اس کتاب میں سوائے صفت ترجمانی دوسری کوئی اور صفت حاصل نہیں ہے اور اس فقیر نے تا بمقدور خود اس امر کا التزام کیا ہے کہ صاحب ملفوظ کے عین لفظوں کا ترجمہ کیا جاوے اپنی طرف سے ایک حرف کا تغیر و تبدل نہو اسی وجہ سے عبارت اس ترجمہ کی کسی قدر رنگینی اور تلازمہ بندی سے معرا ہے۔ الا بلحاظ مضامین معانی اسکا ایک ایک لفظ گوہر بے بہا طالبان حق کے واسطے شاہراہ ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اس ترجمہ کو وسیلہ مغفرت اس فقیر اور اسکے والدین کا فرمائے اور اپنا ذوق شوق لطف کرے اور بوقت مرگ ایمان سلامت رکھے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کیا خوب فرماتے ہیں ؎ الٰہی بر جنید ایمان نگہدار ٭ کہ نیست اہل جاہ و اعتبارم ٭ نیز قاریان کتاب سے مستدعی ہے کہ حسبۃً للہ براے رسول اللہ اس لاشے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت فرماویں والدین و جمیع اعزا فقیر کو بھی محروم نہ رکھیں حدیث شریف صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کے واسطے جو اسکی غیبت میں کی جائے حکم اکسیر کا رکھتی ہے ؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم ٭ زانکہ من بندہ گنہگارم ٭ اور نام نامی و اسم گرامی اس ترجمہ معدن الیواقیت والجواہر کا تبرکاً و تیمناً اصلی نام مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت ہی رہنے دیا۔ البتہ واسطے تعارف کے شروع میں لفظ ترجمہ زیادہ کیا۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب صرف اسکی اعانت سے ایک دیباچہ و مقدمہ و پانچ باب اور ایک خاتمے پر ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقہ سے مقبول و پسند کرے اور پڑھنے

والے کو عمل نصیب فرمادے واللہ ولی التوفیق ؛

فہرست فصول کتاب ترجمہ مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم

مقدمہ دربیان ترغیب و فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ۔ از جانب مترجم

بداں اے عزیز اللہ تعالیٰ تجھے اپنے فضل وکرم سے تتبع اور پیروی سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نصیب کرے کہ بعد از ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ جل جلالہٗ و انبیاے عظام علیہم السّلام کوئی ذکر بہتر از اذکار اولیائے کرام و صوفیائے عظام نہیں ہے کہ ہر بات اُن کی نتیجہ اُنکے حال کا ہے نہ قال کا اور ذکر اُنکا موجب نزول رحمت آلہی ہے جیسا وارد فی الحدیث علے صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنے وقت ذکر حالات و ملفوظات بزرگان نازل ہوتی ہے رحمت اللہ تعالیٰ کی۔ عارف سبحانی سید عبد الواحد بلگرامی صاحب سبع سنابل نور اللہ مرقدہٗ اسی معنے میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎ اے دل از اخلاق مردان بہرہ مند نیستی ٭ بارے اخلاقِ بزرگاں را از جان تکرار کن ٭ عند ذکر الصالحین الحق نزول رحمت است ٭ جا بجا ذکر جوانمردانِ دین بسیار کن ٭ سبحان اللہ کیا بزرگی اور برکت ہے کہ اثر اس بارانِ رحمت آلہی کا تنہا پڑھنے اور ذکر کرنیوالے کی ذات ہی پر محدود نہیں رہتا بلکہ اس مجلس میں جسقدر اشخاص ہوں سب پر شامل ہوتا ہے اسکی تمثیل حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک شخص خوان مائدہ چُن کر اُس کے متصل بیٹھے اور اُس مائدے پر رحمت آلہی کا نزول ہو۔ پس وہ شخص جسنے وہ خوان مائدہ چُنا ہے اور اُسکے متصل بیٹھا ہے رحمت آلہی سے محروم نہ رہے گا اور دوستی و محبت رکھنی اصحاب اس طائفہ علیا سے ایک نعمت نعماء آلہی سے ہے کہ اس سے ایک طرح کی قرب پیدا ہوتی ہے جیسا کہ علماء سلف کا مقولہ ہے المودۃ احد القرابتین یعنے مودت ایک طرح کی نزدیکی ہے۔ اور بزرگان دین نے فرمایا ہے لا قرابت قریب من المودۃ ولا بعد ابعد من العداوۃ یعنے کوئی قرابت مودت سے زیادہ قربت والی نہیں ہے اور نہ عداوت سے زیادہ کوئی اور دوری دوری ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما فھو منھم یعنے جو شخص دوست رکھے ایک گروہ کو وہ انھیں میں سے ہے الظلمۃ لله کیا خوش تقدیر ہیں وہ لوگ جنھیں یہ دولت عظمیٰ نصیب ہے اللّٰھم اجعلنا منھم بجاہ نبیک محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک حدیث قدسی ترتیب میں وارد ہوا ہے کہ دوستانِ خدا کا ذکر کیا کرو کہ ہمراہ اُنکے محشور ہو۔ نفحات الانس میں عارف ربانی مولانا عبد الرحمٰن جامی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ ایک روز کئی صحابیوں نے جمع ہو کر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ غریب نواز و پشت پناہ بیکسان ایک مرد ہے جو ایک نیک قوم کو دوست
رکھتا ہے اور اُسکے سے عمل و فعل نہیں کرسکتا وہ کس زمرہ میں ہوگا آپنے فرمایا المرء مع من احب یعنی
وہ مرد اُسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے دوستی کے واسطے محبت ضروری ہے اور محب کا شیوہ ذکر
محبوب ہے حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیئا اکثر ذکرہ
یعنی جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے اکثر اُسکا ذکر کرتا رہتا ہے کیونکہ عاشق کو سوائے ذکر معشوق کے دوسری
شے خوش نہیں آتی۔ الغرض ذکر حالات بزرگان سے فوائد بیشمار حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُن کے ادنیٰ یہ ہے
کہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہے پیرایہ صاحبان دانش و ارباب بینش کو بذریعہ مطالعہ کتب یہ دولت علیا و
نعمت عظمیٰ بے رنج و مشقت حاصل ہوسکتی ہے اور یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ مطالعہ ذکر اور استماع اذکار سے
ہمت طالب حق کی طلب حق میں قوی ہوتی ہے اُنکے حالات کے ملاحظہ سے اُن کی عظمت اور اپنی
بیچارگی کا حال کما حقہ معلوم ہوجاتا ہے اور اپنے کردار پر اپنے حالات مطالعہ کرنے سے تنبیہ حاصل ہوسکتی
ہے۔ حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ کمترین فائدہ در شنیدن حالات
این طائفہ اینست کہ بداند احوال و اقوال وے نہ چون ایشان ست تنبیہ بر کردار خود بر گیرد و تقصیر خود
در جنب کردار ایشان بیند از عجب و ریا استحسان بپرہیزد۔ اور اُنکا مقولہ ہے کہ پہلا نشان اس کام میں
یہ ہے کہ ملفوظات مشائخ سننے سے دل کو خوشی اور خورسندی حاصل ہو اور کسی قسم کا انکار دل میں نہ آئے
اور سلطان ابراہیم ادہم بلخی نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شب ایک فرشتہ مجھے خواب میں
نظر آیا دیکھا کہ اُسکے ہاتھ میں ایک طومار کاغذات ہے اور وہ اُسمیں دوستان خدا کے نام تحریر کرتا جاتا ہے
میں نے دریافت کیا کیا تم نے میرا بھی نام لکھا ہے جواب دیا نہیں۔ بجواب اسکے میں نے کہا کہ میری تو یہ مجال
نہیں جو دوستان خدا میں ہونیکا دم بھروں البتہ اُسکے دوستوں کو بصدق دل و جان دوست رکھتا ہوں میں
یہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا ایک اور فرشتہ آیا اور اس طومار کاغذات کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیکھا اور کہنے لگا کہ اس
کاغذ کے سرورق پر اس شخص کا نام لکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا دوست ہے اور حضرت شیخ الاسلام
عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ فرماتے تھے کہ جہانتک ہوسکے اولیاء خدا کی باتیں یاد رکھو

اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو اُنکے اسماء گرامی ہی یاد رکھو کہ یہ بھی کافی ہیں اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز سے منقول ہے کہ آپ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے امیر خسرو ملفوظات مشائخ کو یاد کرو اور اُن کا ذکر کیا کرو کہ ان سے دل کو کیفیت اور انشراح پیدا ہوتا ہے۔ اور حضرت ابو العباس عطار رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے یہ نہ ہو سکے کہ قدم اُنکی دوستی میں رکھو تو یہ تو کرو کہ جو لوگ اُس کو دوست رکھتے ہیں اُن کی دوستی میں قدم رکھو اور ایک حدیث شریف قدسی مرتبت میں وارد ہے کہ روز قیامت ایک شخص ایسا ہوگا جسکے گناہ اُسکے حسنات سے بہت زیادہ ہونگے۔ وہ ایک حالت یاس و نا اُمیدی میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ اس سے مخاطب ہو کر فرماویگا کہ اے میرے بندے فلانے محلے کے فلانے بزرگ کو بھی تو پہچانتا تھا یا نہیں وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے۔ البتہ میں اُس کو جانتا تھا اور شرف زیارت اُس کے سے مشرف ہوا تھا۔ اس جواب کے استماع کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے فرماویگا کہ اچھا تجھ کو اُس کی زیارت کی وجہ سے بخشدیا اور نیز منقول ہے کہ عہد حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً میں ایک شخص نہایت بدکار تباہ روزگار جو ہمیشہ افعال ذمیمہ میں مبتلا رہتا تھا الا حسن اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت کی مجلس میں حاضر ہوا تھا جب مر گیا لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ بہشت برین میں خراماں ہے۔ پوچھا کس سبب سے یہہ درجہ تمہیں حاصل ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو اس لائق نہ تھا کہ مورد ایسے الطاف کا ہوتا یہ سب برکت ایک مرتبہ مجلس حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہونیکے سبب سے ہے۔ جب مجھے لوگ دفن کرکے واپس چلے اُسوقت فرشتگان عذاب واسطے عذاب کرنیکے آئے چاہتے تھے کہ ایذا پہونچاویں اتنے میں ایک شخص نورانی چہرہ آیا اُنکو یہ کہکر منع کیا کہ اسکو عذاب و رنج مت دو یہ ایک روز خدمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ میں ملازم رہ چکا ہے اسی طرح منقول ہے شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کے مس کرنے سے ایک گنہگار عذاب سے رہا ہوا۔ الحق قوم لا یشقی جلیسھم ہیں اے برادر اگر تجھے سعادت ابدی اور دولت سرمدی کے حصول کی خواہش دامنگیر ہے تو ذکر اس طائفہ

میں محو ہو جا۔ صبح و مسا ان ہی کے اذکار سے سروکار رکھ کہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے انکی صحبت میں باریاب ہونے کی کوشش کر۔ اگر نہ ہو سکے تو انکے ذکر اذکار ہی کافی و وافی ہیں حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں ؎ گر نداری شادی از وصل یار ٭ خیز بر خود ماتم ہجران بدار ٭ ایک روز تقریباً حضرت سراج السالکین فخر المتاخرین جناب قبلہ و کعبہ ام مولانا بالفضل والکمال مولوی غلام محمد خاں صاحب دام اللہ فیوضہم فرماتے تھے کہ حضرت محب النبی مولانا فخر الدین فخر جہان شاہجہان آبادی قدس سرہ العزیز کے انتقال کے وقت اعیان و مشائخ مثل حاجی شیخ لال صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے دریافت کیا کہ حضرت آپ کے وصال کے بعد یہ شرف صحبت و اقتباس انوار جو ہم لوگوں کو حاصل تھا جاتا رہیگا۔ حضرت کسی ایسے بزرگ کی نسبت ارشاد فرمائیں کہ ہم انکی صحبت سے مستفید ہوں آپنے فرمایا کہ نہیں اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں فیض انکے اسی طرح جاری رہتا ہے کہ حالت زندگی میں تھا بلکہ بوجہ انقطاع تعلق جسمانی اثر روحی زیادہ ہو جاتا ہے تم لوگوں کے واسطے مزارات اولیاء اللہ اور ان کے کلام موعظت آمیز کافی ہیں اگر تم ان امور سے مواظبت رکھو گے ہر آئینہ فائدے اٹھاؤ گے المختصر استماع حالات بزرگان اور انسے مودت رکھنے کے بارے میں اولیاء سلف و خلف کے ہزارہا مقولات ہیں ہر زمانہ کے اولیاء و بعض نے فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ فرمائی ہے۔ اے طالب صادق تجھے بھی مندرجہ بالا حالات کے پڑھنے سے ان امور کے فوائد معلوم ہو گئے ہوں گے لازم ہے کہ ہم سب انکے حالات و مقالات کو معائنہ کر کے انکے طریقے پر چلنے اور انکی نصائح کی بجا آوری میں کوشش کریں اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نصیحت پر عمل کرنیکی توفیق حاصل ہو جاوے بس ہم کو دو جہان میں وہی کافی و وافی ہے۔ اب یہ فقیر اس تحریر کو دعا پر ختم کرتا ہے مالہی بحرمت اپنے حبیب باعث خلقت ہجدہ ہزار عالم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی توفیق رفیق حال ہمارے کے فرما۔ اور ہمارا دل اپنے اور اپنے حبیب کی الفت اور اپنے خاص بندوں کی مودت سے پر کر دے اور مکائد شیطانی سے امان میں رکھ کر اس عالم فانی سے با ایمان اٹھا۔ وللہ الحمد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ٭

نسخہ ترجمہ انیس الارواح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین
الطیبین الطاہرین۔ امابعد خادم خادمانِ درویشان یکے از تراب نعال اقدام الیشان غلام احمد خان
بن جناب فیضمآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتأخرین
خواجہ خواجگان معدن علم و عمل دانا باکمال حضرت مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی
سلیمانی متوطن قصبہ جبر از مضافات شاہجہان آباد دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ کتاب ترجمہ ہے نسخہ
شریفہ انیس الارواح ملفوظ حضرت مقتدائے اہل عرفان خواجہ ابی النور عثمان ہرونی نور اللہ
مرقدہ کا جسکو حضرت کے خلیفہ اعظم شیخ شیوخ العالم سند الموحدین سلطان العارفین وارث نبی
فی الہند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بزرگ معین الملۃ والشرع والہدیٰ والدین حسن
سنجری ثم الاجمیری نور اللہ مرقدہ نے جمع فرمایا ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ بتوفیق اللہ تعالیٰ عز اسمہ و جل
جلالہ یہ نسخہ شریفہ ایک باب و دو فصل پر تمام ہوا واللہ ولی التوفیق **باب** اول ترجمہ
ملفوظ انیس الارواح منقسم بر دو فصل **فصل اول** در ذکر مقتدائے اہل عرفان حضرت
خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ **فصل دوم** ترجمہ ملفوظ انیس الارواح

حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

باب اول فصل اول بعضے از احوال برکت اشتمال آن مقتدائے اہل عرفان حضرت خواجہ
ابی النور عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ کہ بطریق تبرک صورت تحریر یافت۔

واضح رائے فیض ضیائے وابستگان سلسلۂ علیہ چشتیہ بہشتیہ ہو کہ مقتدائے اہل عرفان حضرت

خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس سرہ مرشد خلیفہ اعظم حضرت حاجی الحرمین شریفین رہنمائے سالکان واقف اسرار سبحانی خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ ذات پاک حضرت کی علم شریعت وطریقت میں بےنظیر زمانہ تھی۔ آپ اپنے عصر کے اولیاء میں یگانہ تھے سلسلہ شریف گیارہ واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ختم ہوتا ہے۔ مسکن ومؤطن آپ کا قصبہ ہارون ہے جو ملک خراسان میں متصل نیشاپور کے ایک سربرآوردہ قصبہ ہے۔ سات برس کی عمر میں آپ نے قرآن مجید فرقان حمید حفظ کیا تھا۔ بعدہ دیگر علوم بھی حاصل کئے۔ ہر روز دو ختم قرآن مجید فرماتے تھے۔ ایک دن کو اور دوسرا رات کو۔ عمر آپ کی دراز ہوئی۔ جواہر فریدی میں مرقوم ہے کہ ستر برس تک آپ نے مجاہدات سخت کئے۔ اس عرصہ میں نفس کو کبھی شکم سیر کھانا، اور پانی نہ دیا۔ آپ رات کو بہت کم استراحت فرماتے تھے۔ آپ نے اپنی مدت حیات میں کبھی مال ومتاع واسباب دنیوی کو ہاتھ نہ لگایا۔ اکثر فرماتے تھے کہ اس درویش کے حال پر افسوس ہے جو شکم سیر کھاوے۔ رات کو سووے۔ اور مال ومتاع کو ہاتھ لگاوے کیونکہ دنیا مبغوضہ خدا ہے عاشقان الٰہی کو لازم نہیں کہ مبغوضہ خدا سے الفت ومحبت رکھیں۔ آپ مجیب الدعوات تھے۔ جو دعا فرماتے مقبول بارگاہ سبحانہ ہوتی۔ سماع میں آپ کو رقت بہت ہوتی تھی گریہ بحد طاری ہوتا تھا کہ اہل مجلس آپ کے اضطراب اور رونے کو دیکھکر چیخیں مار کر رونے لگتے تھے۔ آپ ہمیشہ صائم رہتے تھے۔ افطار پانچ روز کے بعد فرماتے تھے۔ اسی حالت میں جس پر حضرت کی نگاہ پڑتی۔ وہ طرفۃ العین میں مدارج علیا پر پہونچ جاتا تھا۔ کشف وکرامت میں ذات پاک حضرت کی ایک نمونہ قدرت الٰہی کی تھی۔ خوارق عادات آپ سے بےاندازہ سرزد ہوتے تھے۔ یہ کس قدر بڑی کرامت ہے کہ حضرت وارث النبی فی الہند خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز جیسا بلند پرواز شاہباز مرید حضرت کا ہوا۔ نقل ہے کہ جب آپ خدمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً میں واسطے ارادت لانے کے تشریف لے گئے اور خدمت میں بار پایا۔ قدوم مبارک حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ پر سر رکھ کر گر پڑے اور عرض کی کہ بندۂ عثمان کی خواہش ہے کہ سلک بندگان حضرت مخدوم میں داخل ہو۔ حضرت نے لطف بےاندازہ فرمایا اور اسی وقت

شرف بیعت سے مشرف فرماکر کلاہ چہار ترکی اپنے دست مبارک سے حضرت کے سر پر رکھی اور ارشاد فرمایا کہ اے عثمان جبکہ تم نے کلاہ چہار ترکی سر پر رکھی ہے۔ لازم ہے کہ اس کا حق بجالاؤ گے وہ چار باتیں ہیں۔ اوّل ترک دنیا اور اس کے اہل سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیئے۔ دوم ترک ہوا و حرص ضروری ہے۔ سوم نفس کی خواہشات کے خلاف کرنا اپنی ذات پر لازم گردانو۔ چہارم راتوں کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور کم سونا چاہیئے۔ ہمارے پیران معظم نے فرمایا ہے کہ کلاہ چہار ترکی وہ سر پر رکھے جو اپنے دل کو ما سوی اللہ تعالیٰ سے منقطع کرے۔ حضرت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سے اس کلاہ کو اپنے سر مبارک پر رکھا فقر و فاقہ اختیار کیا۔ بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پہنا اور فقر و فاقہ کو اپنی ذات پر لازم گردانا۔ اسی طرح سلسلۃً مجھ تک پہنچا کہ میرے فقر و فاقہ کا حال تم معائنہ کرتے ہو۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عبادت الٰہی میں شب و روز مصروف رہو اور فقر و فاقہ بمتابعت اپنے پیران عظام کے لازمی گردانو۔ اور عام خلق سے بمدارات پیش آؤ۔ آپنے تمام مواعظ قبول فرمائے اور تین سال خانقاہ شریف میں حاضر رہکر عبادات و مجاہدات بے اندازہ کئے۔ جب حضرت نے آپ کی یہ ریاضت و مجاہدات ملاحظہ فرمائی۔ اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا اور اسم اعظم جو پیران چشت سے سلسلہ بسلسلہ پہونچا تھا تلقین فرمایا کہ فی الفور دروازۂ علوم صوری و معنوی کے آپ کی ذات پر کشادہ ہو گئے۔ نقل ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو غیب سے آواز آتی کہ اے عثمان ہم نے تمہاری نماز قبول کی۔ جو کچھ تم کو مانگنا ہو طلب کرو ہر آئینہ عطا ہوگا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے دعا مانگتے کہ اے بار خدایا میں تجھ سے تیری معرفت طلب کرتا ہوں۔ دوبارہ آواز آتی کہ یہ تمہاری دعا ہم نے قبول کی خاطر جمع رکھو اور جو کچھ مانگنا ہو مانگو۔ آپ سر بسجدہ ہوتے اور دعا مانگتے کہ الٰہی گنہگاران امت محمد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش۔ الہام ہوتا کہ تیس ہزار گنہگاروں کو بخش دیا۔ القصہ ہر روز پنجوقتی نماز کے بعد یہ معاملہ رونما ہوتا۔ اللہ تعالیٰ دانا و علیم ہے کہ کس قدر گناہگار اس امت مرحومہ کے توسل حضرت کے بخشے گئے +

فقیر مترجم ایں جواہر بے بہا غلام احمد جل اللہ لہٗ نصیبہٗ بھی خوبی قسمت و یاوری بخت سے سلسلہ حضرت

مقتدائے اہل عرفان رضی اللہ عنہ میں معاملہ کی امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہ برکت آن حضرت رضی اللہ عنہ کے اس کا خاتمہ بخیر کرے اور جمیع ذنوب کو معاف فرما کر اپنی رحمت کاملہ سے بروز رستخیز رستگار فرمائے۔ و مکروہات زمانہ سے امن میں رکھے اور اُسکے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جسکے لائق وہ قابل ہے بلکہ اپنے فضل و کرم سے وہ معاملہ کرے جسکی مستوجب اُسکی شان غفاری ہے۔

نقل ہے کہ آپنے بعد حصول خرقہ خلافت چار دانگ عالم کی سیر فرمائی ہزارہا اولیاء خدا کی ذات سے فیض صحبت پایا۔ لاکھوں بندگان خدا کی رہبری کی ہزارہا غیر مذہب کے لوگ آپکی تلقین سے مسلمان ہوکر راہ راست پر آ گئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ اللّٰھم اجز عنا خیر الجزاء بجاہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ **حضرت سلطان العارفین** سید الموحدین خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہٗ سے منقول ہے کہ میرے ہمسایہ میں ایک میرا پیر بھائی تھا۔ جب اُسکا انتقال ہوا لوگ تجہیز و تکفین سے فارغ ہوکر دفن کرکے چلے آئے میں اس کی قبر پر بیٹھا گیا عالم مشغولی میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے عذاب کے اُسکے پاس آئے اور چاہتے تھے کہ عذاب کریں۔ تب حضرت پیر و مرشد نور اللہ مرقدہٗ تشریف لائے اور ان دونوں فرشتوں کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسے عذاب مت کرو یہ میرا مرید ہے وہ حسب الارشاد واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں واپس آئے اور عرض کی کہ حضرت فرمان باریتعالی ہے کہ یہ شخص اگرچہ آپکا مرید تھا الا آپکے طریقہ سے برگشتہ تھا۔ آپنے ارشاد فرمایا حال ایسا ہی ہے الا اسنے اپنی ذات کو میرے پلے میں باندھا تھا اس کی حمایت میرے ذمہ ضروری ہے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُن فرشتوں کو حکم ہوا کہ واپس چلے آؤ اس شخص کو عذاب نہ کرو۔ ہم نے اس کو حضرت کی خاطر عزیز ہونے کے سبب سے بخشدیا۔

ذکر حالات و کشف و کمالات حضرت مقتدائے عارفان قدس اللہ سرہ العزیز سے جملہ کتب سیر مملو ہیں اس مختصر میں اسقدر گنجائش نہیں جو شمہ از خروارے و دانہ از انبارے درج ہو سکے۔ طالبین کو کتب سیر کی طرف بغرض دریافت مزید حالات کے رجوع کرنا چاہیے۔

اگرچہ خلفاء آپکے بحساب بیحد الا ہندوستان میں آپکے چار خلیفہ مشہور ہیں جنکے مریدات رسی دنیا ہندمیں

واقع ہیں۔ اوّل خلیفہ اعظم حضرت سید الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ مزار فائض الانوار آپکا اجمیر شریف میں ہے یزار و یتبرک بہٖ۔ دوم سید محمد ترک قدس سرہٗ نارنول میں۔ سوم سعدی لنگوچی کہ مزار آپکا قصبہ نارنول میں ہے چہارم شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام دہلی نور اللہ مرقدہٗ مزار پاک آپکا دہلی میں ہے۔ وصال مبارک حضرت مقتدائے عارفان خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا بتاریخ پنجم ماہ شوال ۶۱۷ھ میں ہوا۔ مزار مبارک آپکا شہر مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں مابین کعبہ شریف و جنۃ المعلیٰ کے واقع ہے رحمۃ اللہ علیہ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز ترجمۂ کتاب مستطاب انیس الارواح ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہرونی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند معین حسن سنجری قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں کہ دعاگوئے مسلماناں فقیر حقیر اضعف عباد اللہ معین الدین حسن سنجری شہر بغداد میں بمسجد خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ زیارت قدمبوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ سے مشرف ہوا اسوقت بہت سے مشائخ کبار خدمت مرشدی میں حاضر تھے جونہی مینے زمین ادب چومی آپنے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو مینے حکم کی تعمیل کی۔ آپ کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑا آسمان کی جانب مونہہ کیا اور زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ الٰہی میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بعدہٗ بغداد سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہمرکاب تھا آپ مجھے زیر ناودان کعبہ لے گئے۔ اور اس فقیر کے حق میں دعائے خیر کی آواز آئی کہ ہم نے معین الدین سنجری کو قبول کیا وہاں سے روانہ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے میں بھی ہمراہ تھا۔ جب روضہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ سلام کر مینے سلام کیا روضہ مبارک سے آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب مشائخ اس آواز کے آنے پر آپنے ارشاد فرمایا کہ کام تمہارا کمالیت کو پہونچا بعد اسکے روانہ ہوکر شہر بدخشاں میں آئے ایک بزرگ سے ملاقات کی جو اولاد خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے تھے عمر انکی ایک سو

چالیس برس کی تھی ازحد مشغول مع اللہ تھے۔ وہ ایک پانوں سے لنگڑے تھے وہ پانوں جڑ سے
کٹا ہوا تھا۔ ہمیں دیکھنے اس امر سے تعجب ہوا۔ سبب قطع ہونے پانو کا دریافت کیا فرمانے لگے کہ میں
ایک مدت سے اس صومعہ میں معتکف ہوں۔ کبھی خواہش نفس سے ایک قدم بھی اس صومعہ سے باہر
نہیں رکھا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ہوائے نفسانی سے یہ بریدہ پانو باہر نکالا اور دوسرا نکال کر ارادہ
روانگی کا تھا کہ ہاتف نے آواز دی کہ "اے مدعی ہمیں عہد بود کہ فراموش کردی" یہ آواز سنکر متنبہ ہو
اور اپنی وعدہ خلافی سے پشیمان۔ چھری میرے پاس موجود تھی فی الفور میان سے نکالی اور اس پانو
کو جو باہر نکالا تھا کاٹ کر باہر پھینکدیا۔ اس واقعہ کو چالیس برس ہو گئے ہیں اُس وقت سے عالم تحیر
میں مبتلا ہوں اور نہایت شرمندہ ہوں کہ کل (یعنے بروز قیامت) کیونکر درویشوں میں منھ دکھاؤنگا
یہ سنکر ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ بخارا پہونچے وہاں کے آئمہ و صدور و مشائخ سے ملاقات کی
ہر ایک اُن میں سے لائق توصیف تھا کہ وصف اُن کا خارج از بیان ہے۔ اسی طرح دس برس ہمرکابی
حضرت خواجہ عثمان قدس اللہ روحہ میں مسافر تھا۔ بعد اسکے پھر بغداد پہونچے اور چند روز قیام کیا
پھر مسافر ہوئے سو دس برس اور مسافرت کی میں اسباب زاد راہ حضرت پیر و مرشدی قدس سرہٗ کو سر پر
لے کر چلتا تھا تا کہ بعدہٗ پھر بغداد آئے اور حضرت مخدوم نے عزلت اختیار کی۔ اس فقیر سے ارشاد
فرمایا کہ میں معتکف ہوتا ہوں چند روز اعتکاف کی جگہ سے باہر آؤں گا۔ تم کو لازم ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ
میرے پاس آیا کرو کہ میں کچھ ترغیب تم سے بیان کروں گا کہ میرے بعد مجھ سے تمہارے پاس یادگاری
رہے۔ یہ ارشاد فرما کر آپ معتکف ہوئے۔ یہ فقیر ہر روز حسب الارشاد حاضر خدمت شریف ہوتا اور جو
کچھ زبان مبارک سے سمع فقیر میں پہونچتا اُسے لکھ لیتا کہ یہ فواید بے بہا جمع ہوئے اوپر اٹھائیس مجلسوں
کے اور نام اُس کا انیس الارواح رکھا گیا بتوفیق اللہ تعالی۔ فہرست مجلس اوّل فوائد
دربیان احکام ایمان مجلس دوم فوائد دربیان مناجات حضرت آدم علیہ السلام مجلس سوم فوائد
دربیان خرابی شہرہا مجلس چہارم فوائد دربیان فرمانبرداری زنان مجلس پنجم فوائد دربیان صدقہ
مجلس ششم فوائد دربیان شراب موخبہ مجلس ہفتم فوائد دربیان آزار مومن مجلس ہشتم

فوائد دربیانِ قذف یعنے تہمت **مجلس نہم** فوائد دربیان کسب **مجلس دہم** فوائد در بیان معیبت **مجلس یازدہم** فوائد در بیان کشتن جانوران **مجلس دوازدہم** فوائد دربیان حکام سلام کردن **مجلس سیزدہم** فوائد دربیان کفارت نمازہائے گذشتہ **مجلس چہاردہم** فوائد دربیان فضیلت الحمد وخواص **مجلس پانزدہم** فوائد دربیان اہل جنت **مجلس شانزدہم** فوائد دربیان فضیلت مسجد **مجلس ہفتدہم** فوائد دربیان گرد کردن مال **مجلس ہجدہم** فوائد دربیان عطسہ زدن یعنے چھینکنا **مجلس نوزدہم** فوائد دربیان بانگ نماز **مجلس بستم** فوائد دربیان مومن **مجلس بست ویکم** فوائد دربیان روا کردن حاجت مسلمانان **مجلس بست ودوم** فوائد دربیان تفکر و یاد کردن مرگ **مجلس بست وسوم** فوائد دربیان اخرالزمان **مجلس بست وچہارم** فوائد دربیان چراغ بمسجد فرستادن **مجلس بست وپنجم** فوائد دربیان شلوار پاے و آستین پیرہن **مجلس بست وششم** فوائد دربیان درویشان **مجلس بست وہفتم** فوائد دربیان امیران جابر و عالمانِ دنیا دوست **مجلس بست وہشتم** فوائد دربیان توبہ وسلوک ؛

مجلس اول گفتگو در بارۂ احکام ایمان ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان برہنہ ہے اور لباس اُس کا تقویٰ ہے اور پانوں اُسکا فقر ہے اور گوہر اُس کا علم ہے اور گفتار اُسکی کہنا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم اور جو شخص یہ بات کہے اپنی ذات پر ستم کرنے والا ہے کہ غلط بیان کرتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہوا کہ کافروں سے اُسوقت تک جنگ کیجئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ سب ایمان لے آئے اور اُنکا کلمہ پڑھا اور سب نے بخلوص نیت گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اور رسول اُسکا برحق ہے بعد اُسکے نماز آئی سب نے بالاتفاق قبول کی بعدہٗ روزہ آیا اُسے بھی قبول کیا۔ بعدہٗ حج کا حکم ہوا وہ بھی سب نے تسلیم کیا اسکے بعد حکم ہوا کہ یہ سب اور کرو کہ یہ ارکان ایمان میں البتہ زیادتی اور نقصان نماز وغیرہ میں ہوتا ہے؛

اللہ تعالیٰ اُسکو آسان کر دیتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو اسکے اعمال نوافل کس قدر ہیں پس اعمال نوافل سے فرائض کی کمی پوری کر لی جاتی ہے اور جو فرض نہ پڑھے ، ورنہ نفل وہ سزاوارِ دوزخ ہے مگر یہ کہ رحمت اللہ تعالیٰ کی دستگیری کرلے یا شفاعت رسول ہو جاوے تو باعث رستگاری ہے اما قول شریعت یہ ہے کہ جو فرائض سے انکار کرے وہ کافر ہے ۔ قسم ہے خدائے عزوجل کی ایمان میں کمی بیشی مطلق نہیں ہوتی ۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان ایک نور ہے قلب میں ہوتا ہے جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہے سفیدی اُسکے دل میں زیادہ ہوتی جاتی ہے اعمال صالحہ پر استقامت کرنے سے تمام دل سفید ہو جاتا ہے ایسا ہونے پر حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے اور یہ خاصہ دوستوں کا ہے ۔ اور نفاق ایک تاریکی ہے جب مومن کے دل میں آتی ہے سیاہی پیدا کرتی ہے اور جب وہ بدی کرتا ہے وہ سیاہی بڑھتی ہے جب بدی پر استقامت کرتا ہے تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے اور جب سارا دل سیاہ ہو گیا تو وہ منافق ہوا رحمت باری تعالےٰ سے محروم ہوا ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر مومن کا دل چیرا جاوے اُس میں سوائے سفیدی کے مطلق سیاہی نہ ہوگی اور اسی طرح جب منافق کا دل چیرا جاوے اُس میں سوائے سیاہی کے سفیدی کا مطلق نشان نہ ہوگا ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہٗ کے سُنا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اصل ایمان کم و زیادہ نہیں ہوتا ہے ویکن اسکے تئیں ایک حد ہے جو شخص اسمیں کمی بیشی تبلاوے وہ تجاوز کرنیوالا ہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہے اور حد اسکی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے اور غسل جنابت بھی اسی میں داخل ہے جو شخص زیادہ نیکیاں کرے گا اُسکو زیادہ ثواب ملیگا اور جو نہ کریگا اُس کو ثواب نہ ملے گا اور نقصان بھی اُٹھاویگا ۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت باری تعالیٰ مومن کو اُسکے عمل سے پوچھیگا اسکے ایمان سے کچھ سوال نہ کریگا ۔ اور کفار سے دربارہ ایمان سوال ہوگا ۔ اور ایمان مومن کا تباہ نہیں ہوتا الا کفر سے تباہ ہو جاتا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز سے ہاتھ اُٹھاوے اور منکر ہو وہ بغو اسے

اس حدیث کے کافر ہوتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ ای یستوجب القتل عند الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یعنی جو شخص عمداً ترک کرے نماز کو پس ہر آئینہ وہ کفر کرتا ہے اور کافر ہو جاتا ہے قتل اُس کا واجب ہے بنزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ بعد بیان فرمانے ان فوائد بے بہا کے حضرت خواجہ خاموش ہو رہے اور اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ فقیر اپنی جگہ پر آیا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ✦

مجلس دوم گفتگو در بارۂ مناجات حضرت آدم علیہ السّلام ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ میں سنے زبانی حضرت خواجہ ناصر الدین مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سُنا ہے فرماتے تھے کہ مینے تنبیہ الغافلین میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا دیکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جناب باری عز اسمہٗ جل قدرہٗ نے کہا فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ یہ وہ وقت تھا کہ حضرت آدمؑ بوجہ زایل ہو جانے حلہ بہشتی کے بہشت میں اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے اُنکے سوال کیا کہ اے آدمؑ مجھ سے بھاگتا ہے۔ آپنے جواب دیا کہ اے بار خدا تجھ سے کون بھاگ سکتا ہے اور جاے گریز کہاں ہے میں اپنے گناہ کے سبب تجھ سے شرمندہ ہوں کہ زلّت واقع ہوگئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسے کلمات بتلائے کہ جنکے ذریعہ سے اُنہوں نے توبہ کی اور مقبول بارگاہ سبحانی ہوئے۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ چاند گرہن و سورج گرہن واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آدمیوں کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں تو فرشتوں کو جناب جل و علا عز اسمہٗ حکم دیتا ہے کہ چاند و سورج کو پکڑو اور اُس کے کسی جز یا کل کو کسی قدر عرصہ کے واسطے بے نور کرو کہ اُس سے خلق کو عبرت ہو۔ اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ماہ محرم میں کسوف و خسوف ہو تو اُس سال بلائیں بہت نازل ہوتی ہیں فتنے برپا ہوتے ہیں۔ بزرگوں کو پراگندگی بہت لاحق ہوتی ہے اور جب ماہ صفر میں کسوف و خسوف واقع ہو اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ بارش کم ہونی چاہئے دریا خشک ہوں۔ اور جب ماہ ربیع الاول میں کسوف و خسوف واقع ہو تو کال بہت سخت پڑے گا۔ اور

آدمی زیادہ مرینگے۔ اور جب ماہ ربیع الثانی میں کسوف یا خسوف واقع ہو تو اُس سال تحویل ملک
ہوگی۔ بزرگوں کا زیادہ انتقال ہوگا۔ اور جب ماہ جمادی الاول میں واقع ہو تو بارش و برق کا
ظہور ہوگا۔ اور مرض شتابات زیادہ ہونگی۔ اور ماہ جمادی الثانی میں واقع ہو تو موجب فلاح ہے
کیونکہ کھیتیاں خوب ہونگی اور نرخ غلہ ارزاں ہوگا اور فراخی نعمت زیادہ ہوگی۔ اور جب ماہ رجب
میں خسوف یا کسوف واقع ہو اور روز نوچندی کا جمعہ ہو تو اُس سال بھوک کی آفت اور
بلائیں زیادہ بنی آدم پر نازل ہونگی اور آسمان سے سخت آوازیں آئینگی۔ اور جب ماہ شعبان میں واقع
ہو تو اُس سال مومنوں میں خیریت رہے گی اور آرام زیادہ ملیگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ماہ رمضان کے اول جمعہ کے روز یا شب میں
خسوف یا کسوف ہو تو اُس سے یہ بات معلوم کرنی چاہیئے کہ اس سال آفت گرسنگی زیادہ ہوگی۔ اور
آدمی بہت مرینگے اور جب ماہ شوال میں واقع ہو تو اُس سال بیماریاں زیادہ آویں گی۔ ہوائیں تیز و تند
زیادہ چلیں گی درخت بہت ٹوٹ کر گرینگے۔ اور جب ماہ ذی الحجہ کسوف و خسوف واقع ہوں تو
جاننا چاہیئے کہ دنیا آخر ہوئی فتنے قائم ہوئے عیب کو چھپانیوالے مرجاوینگے اسکے ظاہر کرنیوالے زیادہ ہونگے
علم ظاہری شخص زیادہ ہونگے۔ آخرت تباہ از دست دنیاداران ہوگی یعنے لوگ کسی امر میں آخرت کا خیال تک
نہ کرینگے۔ کیونکہ منافق متمول آدمیوں کی عزت کرینگے درویشوں کو خوار و حقیر سمجھیں گے اُسوقت اللہ تعالے
ان پر آفت نازل کریگا جس سے انکے عیش تلخ ہونگے۔ نعوذ باللہ منہا۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان
کر چکے تو اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوکر اپنے خرابہ میں آیا۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس سوم۔ گفتگو شہروں کی خرابی کے بارے میں واقع ہوئی۔ حضرت قدس خواجہ عثمان ہارونی قدس
اللہ سرہ نے فرمایا کہ خرابی تمام شہروں کی گناہوں کی شامت سے ہوگی۔ چنانچہ شیخ خواجہ قطب الدین
مودود چشتی کی زبانی سنا ہے کہ جس وقت میں ہمراہ آنحضرت کے ملک سمرقند میں مسافرت کرتا تھا ایسے
سنا ہے کہ حضرت امیر المومنین مدینۃ العلوم والمطالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا کہ
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا

عَذَابًا شَدِیْدًا کَانَ ذَالِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا یعنے کوئی ایسا شہر نہیں ہے کہ قیامت کے
آنے سے پہلے عذاب اور وبا اُسپر نازل نہ ہو اور شہر تباہ و خراب نہ ہوں۔ یہ لوح محفوظ میں لکھا ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں جب گناہ زیادہ ہونگے حبشی مکہ کو ویران کریں گے مدینہ منورہ قحط
سے ویران ہو جائے گا بلائیں نازل ہونگی لوگ بھوک سے مر جاوینگے شہر بغداد شورش ترکان سے تباہ
ہوگا۔ شام بادشاہوں کے ظلم سے تباہ ہوگا۔ اس حالت میں ٹڈی آسمان سے برسے گی۔ روم کی تباہی کا
باعث ظلم و بدمعاملت ہوگا۔ ملک خراسان و بلخ شامت اسباب تجارت سے تباہ ہو جاوینگے اور
مسلمان سود لینے لگیں گے اور مردار خوار ہو جاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی
یہ بھی فرماتے تھے کہ خوارزم اور اسکے حوالی کے شہر راگ رنگ و شراب خوری کی شامت سے تباہ
ہونگے ملک سیستان میں تیز و تند آندھیاں آئینگی۔ بھونچال ایسے سخت آئینگے جیسے پہاڑ پارہ پارہ ہوں
اور اسکے متصل رہنے والوں کو نیست و نابود کر ڈالیں گے وہ خرابی مصر و دمشق اس وجہ سے
ہوگی کہ وہاں کے باشندے عورتوں پر دست تعدی دراز کرینگے۔ انہیں سولیوں پر چڑھائیں گے
اور کہیں گے کہ یہ فاحشہ ہے۔ خاک انکے منہ میں پڑیگی اور زمین ایسے نابکاروں کو نگل لیوے۔
اور ویرانی ملک سندھ ملک ہند کی وجہ سے ہوگی۔ ملک ہند کی تباہی فساد اور زنا اور شراب پینے کی
وجہ سے ہوگی۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ باد کو حکم دیویگا کہ ان سب کو ہلاک کر دیوے جب یہ سب کچھ
ہولیگا۔ اسوقت محمد بن عبداللہ ظاہر ہونگے۔ مشرق سے مغرب تک کل صاف فرمادینگے۔ پھر حضرت
عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے۔ اُسوقت تمام عالم میں دین اسلام پھیل جاویگا جب حضرت خواجہ
نے یہ فوائد بیان فرمائے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعاگو اپنی جائے قیام پر واپس آیا۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس چہارم گفتگو درباب تابعداری کرنے عورات کے اپنے خاوندوں کے اور پردہ آزاد کرنے کی
فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ عورت جس کو خاوند ہم بستری کے واسطے
طلب کرے اور وہ نہ آوے اور دور رہے۔ اس کی تمام نیکیاں حبط اور زائل ہو جاتی ہیں۔

اور اس طرح جدا ہو جاتے ہیں جس طرح سانپ اپنی کینچلی اُتار دینے کے بعد اُس سے جدا ہو جاتا ہے
اور جنگل کی ریت کے برابر اُس پر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اگر وہ عورت قبل از خوشنود ہونے اپنے خاوند
کے مر جائے وہ دوزخی ہوتی ہے اُسپر ستر دروازے دوزخ کے کھول دیتے ہیں اور جو عورت مرے
اس حال میں کہ خاوند اُس کا اس سے راضی ہو وہ معاً بہشت بریں میں جاتی ہے اُس کی قبر میں ستر
دروازے بہشت کے بہشت کی جانب سے کھول دیئے جاتے ہیں۔ امام ابو اللیث سمرقندیؒ نے اپنی
کتاب تنبیہ میں لکھا ہے کہ جو عورت شوہر سے بہ ترش روئی پیش آوے اُسکے نامہ اعمال میں جسقدر آسمان
میں تارے ہیں اُن کی تعداد کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر شوہر کے جسم
میں سے پیپ اور خون رواں ہو اور عورت اُسے صاف کرنے کی غرض سے اپنے موبہ سے چاٹے
تو بھی خاوند کا حق کماحقہ ادا نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر سوائے حق تعالیٰ کے
دوسرے کو سجدہ جائز ہوتا ہر آئینہ عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ایسا ہی حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد گفتگو آزاد کرنے غلام میں
واقع ہوئی۔ اتنے میں ایک درویش خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور زمین خدمت چومی۔ آپنے
اُس کے حق میں دعائے خیر ارزانی فرمائی۔ بعدہٗ فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو شخص بردہ آزاد کرے اُس کے نامۂ اعمال میں موافق شمار رگوں کے جو اُس کے بدن میں ہیں
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب تک اُسکے نامہ اعمال میں ثواب ایک پیغمبر کے ثواب کے نہ لکھا
جائیگا وہ اس دار فانی سے انتقال نہ کرے گا اور وہ اپنے ماں باپ اور ستر کنبے کے اشخاص کی
بروز قیامت بخشش چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے سبب ان ستر اشخاص کو بخش دے گا اور نور
اُنکو اسقدر ملے گا جسقدر اُسکے بدن پر بال ہیں اور اُسکا نام آسمانوں پر ولی کرکے لیا جائے گا۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا۔ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام آزاد کرنے والا جب تک اپنی جگہ بہشت
میں نہ دیکھ لے گا نہیں مریگا۔ اور بروقت جانکنی کے ملک الموت علیہ السلام اس کو دخول بہشت
کی خوشخبری دینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بردہ آزاد کریگا جبتک وہ اس عالم فانی میں شراب

بہشت نہ نوش کرے گا جان جاں آفرین کو نہ سونپے گا۔ چنانچہ اُس پر آسان ہوگی اور بروز قیامت زیر سایہ عرش ہوگا اور بے حساب بہشت میں جاوے گا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے دنیا کو بدتر از دوزخ تصور کیا ہے کیونکہ دوستی دنیا بالکل گمراہی ہے اور مثال اسکی اندھیری کی سی ہے کہ جب کوئی ناواقف اندھیرے میں راہ غلط کرے تو پھر اُس کو مشکل سے راہ ملتی ہے۔ مرد وہ ہے کہ اپنی ذات کو اس دنیا میں مردانہ دار رکھے اور اس میں بالکل نہ پھنسے تاکہ مقامات اعلیٰ پر پہونچے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے بردوں کو ہزار التجا اور آرزو سے خرید کرکے آزاد کیا ہے کہ بروز قیامت وہ وسیلہ اُن کی خلاصی کا دوزخ سے ہوں۔ جب حضرت خواجہ ؒ نے یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے۔ دعا گو رخصت ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس پنجم گفتگو در باب صدقہ واقع ہوئی۔ آپ ؒ ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ عمل میں کونسا عمل افضل ہے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا۔ پھر استفسار کیا کہ صدقہ کیا چیز ہے فرمایا کہ کسی کی حاجت روا کرنا۔ ستر ہزار آدمی جو ازو گرد صاحب صدقہ کے ہوں گے بروز قیامت ہول قیامت سے مامون ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری ؒ سے پوچھا گیا کہ صدقہ دینا افضل ہے یا قرآن مجید کی تلاوت۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا ایک مٹھی بھر کجھور کا دینا بہتر ہے اس سے کہ ہزار مراتب قرآن شریف ختم کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری ؒ نے دیکھا کہ ایک یہودی بازار میں کھڑا ہوا ایک بھوکے کتے کے آگے روٹی ڈال رہا ہے۔ آپ نے اُس سے فرمایا کہ تیری یہ نیکی قبول نہیں کیونکہ تو غیر ہے اسلام سے بیگانہ۔ اُس یہودی نے کہا کہ اے خواجہ اگر کی قبول نہ ہوا خدا تو دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ الغرض ایک مدت کے بعد آپ خانہ کعبہ کی زیارت کو تشریف لیگئے طواف کر رہے تھے کہ خانہ کعبہ کے پرنالہ کے نیچے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ سر برہنہ رکھے ہوئے کہہ رہا ہے ناگاہ آواز لبیک عبدی آئی۔ آپ بعد طواف کعبہ اُس کے پاس گئے یہودی نے سر اٹھایا اور آپ کی جانب مخاطب ہوا۔ کہنے لگا کہ اے خواجہ مجھے پہچانتے ہو

دہی یہودی ہوں جو گئے کو ٹکڑا اڑاتا تھا۔ ور آپنے منع فرمایا تھا۔ جب آپنے ملاحظہ فرمایا کہ سنتے میری بات قبول کی اور مجھے اپنی جانب بلا ہی لیا۔ اسکے بعد کہنے لگا کہ اے خواجہ حسن کمال قدرت کو کوئی بھی نہیں جانتا اور نہ یہ معلوم کر سکتا ہے کہ عاقبت کس طور ہونے والی ہے۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ خواجہ ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے تھے۔ کہ شام صدقہ بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے اور غلام کا آزاد کرنا افضل ہے تمام رات کی بیداری سے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن شریف کی تلاوت بہتر ہے یا صدقہ دینا۔ آپنے فرمایا کہ صدقہ دینا افضل ہے کہ اس سے آتش دوزخ سے رستگاری ملتی ہے۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ صدقہ نور دل ہے اور صدقہ فضل تر ہے ہزار رکعت کے پڑھنے سے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا صدقہ دینا نماز پڑھنے والے کو فاضل تر ہے، اور ان لوگوں کی علو شان کا کیا بیان کیا جائے جو نماز بھی پڑھتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا آفتاب سوا نیزے پر آجائے گا صدقہ دینے والے جنہوں نے قبل از مرگ صدقہ دیا ہوگا عرش عظیم کے سایہ تلے ہونگے اور وہ صدقہ اُنکے سر پر ایک قبہ ہو جائے گا صدقہ بہشت کا رہبر ہے اور صدقہ دینے والا ہرگز رحمت اللہ تعالیٰ سے دور نہ ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سخی میرے دوست ہیں اور سخیوں کو عذاب گور اور سختی قیامت نہ ہوگی۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ زمین سخیوں کے وجود سے فخر کرتی ہے اور وہ لوگ جب چلتے ہیں ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اُنکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سخی ایک ہزار برس پیشتر بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔ اور ہر روز اُن کے نامۂ اعمال میں ایک پیغمبر کا ثواب لکھا جاوے گا۔ بعد اسکے ذکر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے بارہ میں ہوا کہ انہوں نے دس دس برس تک اپنے نفس کو اس کی آرزو پوری کرنے سے متصل نہیں کیا ہے چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ خواجہ ابوتراب نخشبی بہت بڑے زاہد تھے بیس برس سے اُنکے نفس کو آرزو مرغ کے انڈوں کے ساتھ روٹی کھانے کی تھی اپنے نفس کو دیا ایک روز آپکے دل میں آیا کہ آج اسکی یہ خواہش پوری کرنی چاہیئے۔ اور شام کو افطار کے

مستجاب ہوتی ہو۔ غرض کئی روز وقت ظہر کے جبکہ آپ واسطے تجدید وضو کے صحرا کو تشریف لئے
جاتے تھے۔ ایک خورد سال لڑکا جاتا ہوا آیا آپ کا دامن پکڑ لیا فریاد کرتا تھا کہ کل کے روز تم
میرا اسباب مال چرا کے لیگئے ہو اب پھر چوری کرنے آئے ہو۔ لوگ چور چور کی آواز سنکر جمع ہو گئے
لڑکے کا باپ بھی آیا۔ خواجہ کو پکڑا۔ میں گھونٹ رہے اتنے میں ایک اور آدمی آیا اُس نے پہچانا۔
کہنے لگا کہ یہ چور نہیں۔ خواجہ بزرگ چشتی ہیں۔ یہ سنکر سب نے معذرت کی کہ ہم سے خطا ہوئی۔ ہم آپ کو
نہیں پہچانتے تھے۔ القصہ جب آپ وہاں سے پھرے اُس شخص کے گھر تشریف لائے جس نے بتایا تھا
جب افطار کا وقت آیا اُس خادم نے بیضہ مرغ روٹی واسطے افطار کے لاکر رکھیں آپ نے ارشاد
فرمایا اے خواجہ اس کو جلد یہاں سے دور کر دیجئے اس کے بغیر کھائے ہی میں گھونٹ اسکا خیال
لانے سے کھاتے ہیں۔ اگر اس کو کھا لوں واللہ اعلم کس بلا میں مبتلا ہوں پھر آپ نے مدت عمر کھایا
بغیر پوری کئے اس خواہش کے رحلت فرمائی۔ حضرت خواجہ یہ بیان فرما کر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت
ہو کر اپنے مقام پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک ✦

مجلس ششم۔ گفتگو درباب شراب خوری کے ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ شراب مطلق حرام ہے تھوڑی ہو یا
بہت اور زیادہ ہو تو بھی حرام ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ انگور کا شیرہ جوش دیئے بغیر کھا جاوے
اور پیا جاوے تو حرام نہیں جائز ہے۔ اگر جلنے کے بعد تھوڑی دیر رکھا جاوے تو نا جائز ہے بعد اسکے
ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اُس
شخص پر جو شراب پیئے یا شراب بیچے یا اُس کی قیمت لیوے اور اپنے کام میں لاوے بعد اسکے ارشاد
فرمایا کہ جو درباب شراب کے حکم ہے اور اسکا نہ پینا مطلق دشوار نہیں کہ اسکا پینا عادات طبعی میں
داخل نہیں ہے مشکل تو یہ ہے کہ وہ امور چھوڑ دیئے جاویں جو عادات طبعی میں داخل ہیں۔ اس واسطے
میں ایسے ایسے مرد بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو ایک سال تک پانی نہ دیا اور وہ زندہ رہے قریباً
حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی۔ ایک مدت انہوں نے چاہا کہ ہزار رکعت

نماز پڑھیں اُنکے نفس نے اُنسے اس امر میں مخالفت کی اور نہ پڑھ سکے صبح کے وقت غور کیا کہ یہ کاہلی کس سبب سے تھی۔ بعد بہت سی دیر کے معلوم ہوا کہ رات کو ایک کوزہ پانی زیادہ پی لیا تھا یہ سارا فساد اُسکا ہے۔ پس اُسی وقت عہد کیا کہ جب تک زندہ رہوں گا اس کو کامل طور سے پانی نہ پلاؤنگا اکثر پیاسا رہوں گا چنانچہ ایسا ہی کیا جب تک زندہ رہے کبھی سیر ہو کر پانی نہ پلایا۔ جب آپ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہو کر اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک ✣

مجلس ہفتم گفتگو ایماندار کو آزار دہی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کو مت رنجیدہ کرو۔ اسکے سینہ کے اوپر ستر پردے اور ہر پردے پر ایک فرشتہ تعین ہے جو شخص کسی مومن کو رنج پہنچاتا ہے وہ اُن فرشتوں کو رنج پہونچاتا ہے۔ ابتدا ئے رنج اُن فرشتوں کو پہونچتا ہے تب کہیں مومن کو پہونچتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا جو شخص ایماندار کو تکلیف دیتا ہے ستر گناہ کبیرہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور جو مومن کا دل رنجیدہ کرتا ہے اُسکے واسطے ایک گھر پُر از رنج وتعب دوزخ میں بنایا جاتا ہے اور سوائے منافق کے اور کوئی ایذا نہیں پہونچاتا اعاذنا اللہ منہ اس کے بعد گفتگو سنت اور نفل نماز وں کے بارہ میں بعد فرض کے واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ نے وضو ن کے شروع و آخر میں سنت و نفل بہت پڑھے ہیں اور جو شخص نماز پشین کے قبل چار رکعت نفل پڑھے اور قرآن شریف میں سے جو اُسے یاد ہو وہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ضم کرے اُسے اسی دنیا میں ہی بشارت بہشت کی ملیگی اور وقت مرنے کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر ایک اُن میں کا ایک نئی قسم کا تحفہ لئے ہو گا آوینگے۔ اور بعد دفن اُسکے اُسکی قبر پر نور کے طباق لٹادیں گے۔ اور جب وہ شخص قبر میں سے اُٹھایا جاوے گا وہی فرشتے ستر حلّے بہشتی لاکر اُسے پہنا دین گے۔ اللھم ارزقنا منہ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جو شخص چار رکعت نماز سنت قبل از ظہر پڑھے گا اور اُس کے واسطے جو قرات مقرر ہے وہ پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی ہزار حاجت پوری فرمائے گا اور ہر رکعت کے بدلے اُس کو ہزار سال عبادت کا ثواب ملے گا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبل از عصر چار

رکعت نماز سنت پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُسکے انعام کی بابت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اُسکو ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک قصر (محل) ملے گا اور جو شخص بعد نماز شام کے چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ روز قیامت میں اُسکو عرش کے سایہ تلے جگہ ملیگی۔ اور جو شخص چار رکعت نماز درمیان نماز شام اور نماز عشا کے پڑھے گا حق تعالےٰ اُسے جمیع بلاؤں سے مامون رکھے گا اور وہ بہشت میں بلا حساب داخل ہو گا اور ہر رکعت کے بدلے ثواب نماز ہائے ایک پیغمبر ملے گا اور جو شخص نماز عشا کے بعد چار رکعت سنت پڑھے گا وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہو گا اور بحساب اُسکی جگہ بہشت میں ہوگی۔ اور اس نماز کو کوئی نہیں پڑھ سکتا مگر اللہ تعالیٰ کا دوست۔ اسکے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہت نماز پڑھتا ہے اُسکو ثواب موافق شمار فرشتوں کی عبادت کے دیا جاتا ہے اسکے بعد پھر گفتگو ایذا دہی مومن میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ اہل سلوک نے اپنی زبان اسی وجہ سے بند کی ہے اور لوگوں سے بولنا چھوڑ دیا ہے کہ مبادا کسی مسلمان بھائی کو ایذا پہونچے کیونکہ یہ بات بالکل نامستحسن ہے اہل سلوک قصداً اور متعمداً اس ڈر سے گونگے اور بہرے بن گئے ہیں۔ یہ فوائد بیان فرما کر حضرت مشغول ہوئے دعاگو اپنے خرابہ میں آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک ✦

مجلس ہشتم۔ گفتگو دربارہ قذف واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو گالی دیتا ہے گویا وہ اپنی ماں بہن سے زنا کرتا ہے اور فرعون کے مددگاروں میں اُس کا نام لکھا جاوے گا کہ اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایذا دہی میں معاونت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے والے کی دعا سو دن تک مستجاب نہیں ہوتی اور جو بے توبہ مرے گا جہنم میں جاوے گا۔ اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک وقت مجلس خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ العزیز میں حاضر تھا علم کی بحث درپیش تھی۔ ایک شخص بڑی لسانی کر رہا تھا اور بلند آوازی سے گفتگو کرتا تھا۔ حضرت خواجہ ابی یوسف چشتی قدس سرہ نے اُس مرد سے فرمایا اے شخص آہستہ گفتگو کر یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا مگر اپنی زبان کو اسقدر چبایا کہ لہولہان ہو گئی پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تجھے اس بیہودہ بک بک سے کیا مطلب تھا اور گوشہ پکڑ۔ مجلس سے اٹھ کر گوشہ تنہائی میں چلا گیا اور

دس سال عزلت اختیار کئے رہا۔ اسکے بعد کھانا لایا گیا۔ دسترخوان سفید تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ سرخ دسترخوان لاؤ کہ اُسپر کھانا رکھکر کھایا جائے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم خوان میں کم کھانا تناول فرماتے تھے الا حرام نہیں کیا۔ اجازت ہے کہ طباق میں رکھکر کھایا جائے لا آپ ہمیشہ سُرخ دسترخوانپر کھانا تناول فرماتے تھے اگر مہمان آتا اور مہمانی کیجاتی تو بھی سرخ دسترخوان ہی بچھایا جاتا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دسترخوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی سرخ ہی تھا اور وہ آسمان سے نازل ہوا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص سرخ دسترخوان پر کھانا کھاوے اُس کو ہر لقمہ کے عوض ثواب سو نیکیوں کا ملتا ہے اور سو درجہ اُسکے بہشت بریں میں بلند کئے جاتے ہیں اور اسکو ہمسائیگی حضرت عیسےٰ علیہ وعلے نبینا الف الف تحیۃ وسلام کی بہشت میں نصیب ہوگی اور جو شخص سُرخ دسترخوان پر کسی محتاج کو کھانا کھلاوے گا اُسکے لئے اجر عظیم اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا اور جب روٹی کھانے سے فارغ ہوگا اللہ تعالیٰ اُسکے جمیع گناہوں کو بخش دے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سرخ دسترخوان پر روٹی کھانا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے اور یہی سنت دوسرے انبیاء کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کبھی سوائے سرخ دسترخوان پر روٹی رکھے بغیر نہیں کھائی۔ اسکے بعد حضرت نے یہ قسم یاد کرکے بیان فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ میری جان اُسکے ید قدرت میں ہے جو شخص سرخ دسترخوان پر روٹی کھائے گا اُسکو ایک عمرہ کا ثواب ملیگا اور ایک ہزار بھوکوں کے پیٹ بھر کھلانے کا ثواب عطا ہوگا اور وہ شخص اور اسقدر زیادہ ثواب حاصل کریگا گویا میری اُمت کے ہزار قیدیوں کو رہا کرایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ دسترخوان سرخ پر روٹی کھاتا رہے بروز حشر حضرت جبریل ؑ اُسکے لئے براق معہ حلہ بہشتی لاوینگے کہ براق پر سوار کرا کر اور حلہ پہنا کر بہشت میں لیجا وینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مہمان کو دسترخوان سرخ پر کھانا کھلاوے اُسکو ہر دانہ کے عوض جو اُس مہمان نے اُٹھایا ثواب ہزار ہزار نیکی کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا تھا فرماتے تھے کہ جو شخص دسترخوان سرخ پر کھانا کھاوے اور کھانا کھلاوے اللہ تعالیٰ اُس کی جانب نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ہزار درجہ اُسکے بلند فرماتا ہے جب حضرت خواجہ

یہ فواید بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہو کر اپنے جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علے ذالک ﴿

مجلس نہم - گفتگو دربارۂ کسب واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ پیشہ کرنا کیسا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ الکاسب حبیب اللہ یعنی پیشہ کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اُسوقت ایک شخص مجلس میں سے اٹھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ پیشہ تیرا کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ حضرت میں درزی کا پیشہ کرتا ہوں آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ تیرا بہت اچھا ہے اگر تو راستی اختیار کرے و کل کے روز قیامت میں ہمراہ حضرت ادریس علیہ السلام محشور ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپنے استفسار فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے اس نے جواب دیا کہ پیشہ میرا زراعت[ملہ] ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ بھی بہت عمدہ ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ کسب حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا تھا اگر تو جھوٹ نہ بولے اور چوری نہ کرے تو روز حشر ہمراہ حضرت آدم علیہ السلام کے اٹھیگا اور بہشت برین میں اُن کا ہمسایہ ہوگا۔ اس کے بعد ایک اور شخص اُٹھا اور پیشہ اپنا آہنگری بتایا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ از حد نیک با منفعت ہے اور یہ حرفت حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی اگر تو امانت داری کرے قیامت کے روز انکے ہمسایہ میں ہوگا۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے اٹھکر بیان کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے پیشہ میں کیا حکم کرتے ہیں آپنے پوچھا تیرا کیا پیشہ ہے کہ پیشہ گلہ بانی[ملہ] ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ تیرا پیشہ از حد نیک ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی پیشہ تھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منفعت عطا فرمائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پیشہ کے کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی ہے کہ روز حشر میرے ہمراہ محشور ہوں اور بہشت میں میری ہمسایگی میں رہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ معلمی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس پیشہ کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اگر بغیر از ریا کیا جاوے روز حشر تو میرے ہمراہ ہوگا اور تجھے اجر عظیم ملیگا اور اگر پڑھانے میں عدل کرے گا فرشتے آسمانوں پر تیرے لئے استغفار کرینگے پھر ایک اور آدمی اُٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ تجارت ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اچھا پیشہ

ملہ: حفت، مراد اسکی زراعت، کاشتکاری و غلہ جات وغیرہ ۱۲

اگر راستی اختیار کریگا رفیق لقمان کا بہشت میں ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب حلال فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اسکے بعد ارشاد فرمایا اَلْكَاسِبُ صَدِيْقُ اللّٰهِ یعنے کسب کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا صدیق یعنے دوست ہے اور دوسری جگہ فرمایا اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ یعنے کسب کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کاسب کو چاہیئے کہ اُس کسب پر جو اُسنے ضروری تصور کر رکھا ہے کوشش کرے کہ اس عالم اسباب میں سوائے کسب کے دوسرا چارہ نہیں ہے مگر لازم ہے کہ فرائض نماز و روزہ وغیرہ دیگر سنن حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلے خیال رکھے اور اُنسے فارغ ہو کر کسب میں معروف ہو اور نیت اپنی درست رکھے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب عنایت فرمائے اور جو شخص یہ خیال کرے کہ کسب سے ہی روزی ملتی ہے وہ یہ خیال کرتے ہی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ رزاق مطلق حضرت عزوجل اسمہٗ ہے اور اسنے اُسے فراموش کیا اور اگر کوئی یہ بات کہے کہ ہم باندی نبیلے رہتے ہیں اور بنی بنیلے کماتے ہیں یہ بھی کلمہ کفر ہے اور ایسے بہت سے کلمے بد ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتاب عمدہ میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابو درداء قدس سرہ ابتدا میں دکانداری کرتے تھے ایک مدت تک آپنے دکانداری کی اور پھر ایکایک چھوڑ دی لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ مجھے حقیقت معلوم ہوگئی کہ میری دکانداری کو مسلمانی سے نسبت نہیں تھی مجھ سے حق اسکا کما حقہ ادا نہو سکا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شخص پر کچھ روپے آتے تھے آپ جب اُس سے طلب فرماتے تھے وہ امروز و فردا کا وعدہ کرتا تھا حتیٰ کہ ایک مرتبہ اُسنے سات روز کی مہلت طلب کی آپنے عطا فرمائی۔ وہ اندر ایک ہفتہ کے کسی کام کے انصرام کے لئے ملک شام کو چلا گیا ایک سال کے بعد واپس آیا آپنے اُس سے تقاضا کیا اُسنے پھر سات یوم کی مہلت طلب کی آپنے عطا فرمائی وہ پھر کہیں چلا گیا ایک برس گذرنے پر آیا۔ الغرض سات مرتبہ اُسنے ایسا کیا کہ آپ سے سات روز کی مہلت طلب کرتا اور کہیں چلا جاتا اور بعد ایک سال کے واپس آتا۔ آپ اُس سے کچھ نہ کہتے آخری مرتبہ جب وہ آیا کہنے لگا کہ آپکا ایسا مذہب ہے کہ اُس شخص کے حال پر افسوس ہے جو آپ کا مذہب قبول نکرے یہ کہکر

ملا بنیلے کام کرنے ہیں ۱۲

وہ کہنے لگا کہ حضرت آپ مجھ پر اسلام عرض فرمائیں آپنے اسلام اُسپر عرض کیا وہ مسلمان ہوگیا یہ فرماکر حضرت عثمان ہرونی رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ وقت اسلام اُسکا قریب آگیا تھا اور یہی وجہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے امام کو اُسپر مہربان کردیا تھا کہ انہوں نے اُس کو مہلت دی تاکہ وہ مسلمان ہوگیا۔ جب آپ یہ فوائد بیان کرچکے مشغول ہوئے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک +

مجلس دہم۔ گفتگو درباب مصیبت واقع ہونیکے ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت وقت چلاوے یا نوحہ کرے کافر ہے وہ دوزخ میں ڈالا جائیگا ورنام اُسکا زمرہ منافقوں میں لکھینگے اور لعنت اللہ تعالیٰ کی اُسپر نازل ہوتی ہے کہ وقت مصیبت میں روے یا چلاوے اور فرماتے تھے کہ رونا اور چلانا مصیبت میں ابلیس کا پیشہ ہے جو شخص مصیبت میں روویگا یا چلاویگا اُسکے سو برس کے اعمال حبط ہونگے اور سو برس کے گناہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھے جائینگے اگر اس عرصہ میں بے توبہ مریگا دوزخ میں متصل ابلیس کے اُسکی جگہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امان الارض خواجہ براہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ ایک روز کہیں تشریف لئے جاتے تھے راستہ میں آواز رونے اور چلانے کی آئی آگے بڑھے پردہ نوحہ گر بھی دیکھا آپ دیکھکر اُلٹے پھر گئے اور اُسکی پاداش میں اپنے نفس پر یہ سزا مقرر کی کہ بیس برس تک نا شنیدنی بات سننے اور نادیدنی بات دیکھنے نہ دی ور منقول ہے کہ آپنے اس عرصہ کے اندر اپنے کانوں میں سیسے کی گولیاں بناکر ڈال لی تھیں اس سبب سے بہرے ہوگئے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص وقت مصیبت کے اپنے کپڑے پھاڑے اللہ اُسکو بروز حشر نظر رحمت سے نہ دیکھیگا اور دوزخ میں اُسکو سخت ترین عذاب ہوگا اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت مصیبت کے اپنے کپڑے پھاڑے اور نوحہ کرے بروز حشر اُس کی دونوں ابرو کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے اور جو شخص مصیبت کے وقت اپنا مونہہ سیاہ کرے اُسکے عذاب کے واسطے دوزخ میں ایک صحرا پیدا کی جاتی ہے اور کوئی عبادت اُس کی مقبول نہیں ہوتی اور دس ہزار مسلمانوں کے مارنے کا گناہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ہزار بدیاں ثبت کی جاتی ہیں

اور آسمان و زمین کے فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ آسکے بعد گفتگو پیاسے کو پانی پلانے کے بارے میں آئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیاسے کو پانی پلادے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اگر اُس روز مر جاوے شہید مرے گا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو پیاس میں شربت پلاوے اللہ تعالےٰ اُسکی ہزار حاجتیں روا فرمادیگا اُسکو دوزخ کی آتش سے خلاصی ہوگی اور وہ بہشت میں جائیگا۔ آسکے بعد گفتگو لڑکیوں کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ لڑکیاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدیہ اُسکے بندوں کے لئے ہیں چاہئیے کہ اُنکو گرامی رکھیں اور جو شخص لڑکیوں کو گرامی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو خوشنود رکھتا ہے اور جسکے گھر میں دو لڑکیاں ہوں اور وہ اُن سے خوش ہو اُسکو اسی حج کا ثواب دیا جاتا ہے اور فضل اُسکا اُس شخص کے فضل سے زیادہ ہے جسنے ستر بردہ آزاد کئے ہوں اور جسکے گھر میں ایک لڑکی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ کو پانسو برس کی راہ دور کردیتا ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کو دوست رکھا ہے اور آپ کی دوستی اسی میں ہے کہ لڑکیوں کو دوست رکھے۔ جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ❖

مجلس یازدہم گفتگو جانوروں کے ذبح کرنیکے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص چالیس گانیوں کو بسمل کرے ایک خون اُسکے نام لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو بکریاں ذبح کرے اُسکے نام بھی ایک خون تحریر کرتے ہیں اور جو شخص جانور کو ہوائے نفس سے بسمل کرے اُسکا حال ایسا ہوگا جیسا کہ اُس نے خانہ کعبہ کے انہدام کرنے میں مدد کی۔ مگر اُنکا ذبح کرنا اُس محل میں روا ہے جہاں اُسکا ذبح کرنا درست آیا ہے آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پیر کی زبانی سنا ہے وہ فرماتے تھے ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک نام تھے اُنکی عمر ستر برس سے زیادہ کی تھی وہ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ میری عمر قریب ستر برس کے پہونچی الا میں نے کبھی کسی جانور کو ذبح نہیں کیا آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالنا چاہئیے کہ آگ عذاب جناب باری ہے

اور جو شخص کسی جانور کو آگ میں ڈالے اُسکا کفارہ یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاوے یا ساٹھ روزے رکھے اور جو یہ کفارہ ادا نہ کریگا وہ بروز قیامت حق تعالیٰ کے عذاب سے رہا نہو گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی جانور کو آگ میں ڈالو حق تعالےٰ اعز اسمہٗ کے اس دار فانی و نیز آخرت کے عذاب سے ڈرو۔ اور جب کسی جانور کو سہواً ڈال دو تو دو ماہ کے پیوستہ روزے رکھو۔ کیونکہ جانور کو آگ میں ڈالنا ایسا سخت گناہ ہے جیسا کہ اپنی ما سے زنا کرنا۔ اسکے بعد گفتگو نماز کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اس راستہ میں ایسے مرد ہیں کہ جبتک وہ رکوع و سجود میں لبیک عبدی نہیں سُن لیتے رکوع و سجود سے سر نہیں اُٹھاتے چنانچہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمہما اللہ تعالےٰ واسطے تجدید وضو کے دریا پر تشریف لیگئے وضو کرنے بیٹھے تھے کہ ایک ہیزم فروش کو دیکھا کہ بشتارہ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ سے اُتارا اور وضو کرنے لگا ان دونوں بزرگوں نے اپنی فراست سے دریافت کیا کہ یہ بھی کوئی بزرگ ہے۔ جب وضو کر چکے اُنہے اُنکو پیش امام کیا کہ نماز پڑھاؤ وہ بزرگ رکوع و سجود میں بہت ٹھیرتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی اور شیخ شبلی نے اُنسے دریافت کیا کہ آپکے رکوع و سجود میں دیر تک ٹھیرنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے جواب دیا کہ میں رکوع و سجود کی ایک تسبیح کہنے کے بعد جبتک آواز لبیک عبدی نہیں سنتا دوسری تکبیر نہیں کہتا۔ یہی سبب رکوع و سجود میں دیر تک رہنے کا تھا۔ جب وہ یہ بات کہہ چکے دونوں بزرگوار آنکھوں میں پانی بھر لائے اور رو پڑے اور یہ کہنے لگے کہ فی الواقع اہل محبت اور اہل مشاہدہ کو جب تک حضور نماز میں نہیں ہوتا وہ اُسے نماز ہی تصور نہیں کرتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ یوسف چشتی قدس سرہٗ العزیز کے زمانہ میں اُنکی مجلس میں تھا آپ فرماتے تھے ۔ ہر بار کہ در نماز مشغول شوم ✦ چون ز دوست حضور نیست آن نیست نماز ✦ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ یوسف چشتی قدس سرہٗ کی رسم تھی کہ جب نماز کو کھڑے ہوتے تیرہ سو مرتبہ تکبیر پڑھتے تھے اور جبتک آپکی خاطر شریف جمع نہ ہولیتی نماز شروع نہ فرماتے اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہونچتے اُسکو کئی مرتبہ پڑھتے اور بعد اسکے دوسری آیت

شروع کرتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شمس العارفین بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ انہوں نے حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر جاکر سلام کیا کہ السلام علیک یا سید المرسلین آواز
آئی وعلیک السلام یا شمس العارفین اُسوقت سے اُنکا لقب شمس العارفین ہوگیا جو شخص آپ کو دیکھتا تھا
شمس العارفین کہتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کے ساتھ
بھی ہوا۔ جب وہ مبدا حال میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر تشریف لائے سلام کیا
کہ السلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی وعلیک السلام یا امام المسلمین اُس وقت سے آپکا لقب بھی
امام المسلمین پڑگیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا۔ فرمایا
کہ ایک روز آدھی رات کے وقت آپ بالاخانہ پر گئے چاندنی چھٹکی ہوئی اور خلق سوتی تھی۔ آپکے خاطر
مبارک میں گذرا کہ اے افسوس ایسا سہانا وقت اور لوگ یوں بیخبر۔ دل میں آیا کہ دعا کیجئے کہ خلق اس
خواب غفلت سے بیدار ہو جونہی یہ اندیشہ خاطر مبارک میں گذرا تھا کہ معاً یہ بھی خیال ہوا کہ یہ اندیشہ
اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مقام شفاعت خواجہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مجھے مناسب نہیں
کہ شفاعت کروں اسی وقت ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید چونکہ تونے ہمارے حبیب کا ادب
مرعی رکھا اسوجہ سے ہمنے تجھے خطاب سلطان العارفین عطا فرمایا۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے
مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک ۔

مجلس دوازدہم گفتگو سلام کرنیکے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مجلس میں داخل
ہو سلام کرکے داخل ہو اور جب مجلس سے باہر جاؤ سلام کرکے باہر جاؤ کہ سلام گناہوں کا کفارہ ہے
فرشتے اُس کی بخشش چاہتے ہیں اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اُس پر نازل ہوتی ہے۔ نیکیاں اُس کی
بڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی
سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مجلس میں سلام کرکے داخل ہوتا ہے اور سلام کرکے اٹھ جاتا ہے
ہزار نیکیاں اس امر کی بابت اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کی ہزار حاجات
روا فرماتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

اور سوا اسکے ایک سال کی عبادت اور سو حج و عمرہ کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور
ہزارہا آدمی اُسے عزیز رکھتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کے جسد مبارک
میں روح آئی آپنے اُسوقت چھینکا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے موجود تھے آپنے سلام کیا پس سلام
سنت تمام انبیا علیہم السلام کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ
میں ابتدائے عمر سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا اور ہمیشہ ایسے موقع کا منتظر رہتا تھا کہ میں
ابتداءً آپ کو سلام کروں اور آپ اسکا جواب دیں الا یہ بات میسر نہوئی آپ میرے سلام عرض کرنے
سے پہلے ہی سلام کرتے تھے کہ جواب دینا پڑتا تھا۔ جب حضرت خواجہ نے یہ بیان فرمائے مشغول
ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علے ذالک +

مجلس سیزدہم گفتگو درباب کفارت ہائے نماز واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی رض
کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرماتے تھے کہ جس
شخص کی نمازیں نادانی سے فوت ہو جائیں اور اس کو یہ نہ معلوم ہو کہ کس قدر فوت ہوئیں پس
اُسکو لازم ہے کہ دو شنبہ کی رات کو پچاس رکعت نماز ہر رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص ایک مرتبہ
پڑھے بعد فارغ ہونے کے سو مرتبہ استغفار پڑھے اور نمازوں کی کفارت چاہے اللہ تعالی اس
نماز کی برکت سے اُس کی تمام قضا و فوایت کو دور فرماتا ہے اگرچہ سو سال کی ہوں۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ رات کا جاگنا عجب ہے۔ جو شخص رات کو جاگے حالانکہ آدمی سوئے ہوئے ہیں ایزد تبارک و تعالی
فرشتوں کو فرماتا ہے کہ دوسری شب تک اُسکی محافظت کریں اور اُسکے واسطے طلب مغفرت کرتے رہیں
اور نیز آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو بیس رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور
اخلاص ایک بار اللہ تعالی اُسے بروز حشر صدیقوں اور شہیدوں کے زمرہ میں اُٹھائیگا اور ہر رکعت کے
بدلے اُسکو بہشت میں محل عطا فرمائیگا اور اُسکو پل صراط سے عبور کرنیکے واسطے مشعل دیگا اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جو شخص رات کو عبادت کرے اتنی دیر کہ اونٹ ایک دم لے یہ بھی بہت ہے ساٹھ حج و عمرہ کرلے
سے فاضل ہے۔ رحمت کے دروازے اُسپر کشادہ کئے جاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں خانہ کعبہ

زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں تھا۔ میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی بڑے صاحب حال تھے ہررات دو قرآن شریف ختم کرتے تھے اور وقت مجر کا نہ ہوتا تھا یعنے قبل از وقت صبح دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے آسکے بعد فرمایا کہ سمرقند میں ایک بزرگ عبدالواحد سمرقندی سے ملاقات ہوئی از حد بزرگ تھے فرماتے تھے کہ جو شخص رات کو عبادت نہیں کرتا حلاوت ایمان سے خالی ہوتا ہے اور جو شخص دن کو روزہ نہیں رکھتا اُسکا بھی یہی حال ہے۔ شب کو عبادت کرنا اور دن کو روزہ رکھنا یہ حصول حلاوت ایمانی کے لئے بڑے سبب ہیں۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قیام شب ایک نور ہے دنیا میں کہ حاصل ہوتا ہے اُس نور واسطے مواقف آخرت کے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب بیدار ہو وہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور بہشت اُسکی ملاقات کی آرزو کرتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس سے خوشنود اور راضی رہتا ہے اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت مسافرت جانب بخارا مجھ سے اور ایک درویش سے ملاقات ہوئی از حد بزرگ وہ گرامی طریقہ تھے۔ مدت تک اُنکی صحبت میں رہا۔ کوئی شب اُنکی قیام سے خالی نہ تھی۔ آخر سنا کہ آپ کا چالیس برس سے یہی حال ہے کہ پہلو آپ کا زمین سے واقف نہیں۔ حضرت خواجہ فواید بیان فرماکر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک +

مجلس چہاردہم۔ گفتگو سورۂ فاتحہ اور اخلاص کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ شیخ یوسف چشتی قدس اللہ سرہ العزیز اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سوتے وقت فاتحہ اور اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ بروز حشر اسکو میری امت میں اُٹھاویگا اور پیغمبروں کے بعد وہ شخص بہشت میں داخل ہوگا اور اس سے پہلے کوئی نہیں جا سکیگا اور بہشت بریں میں جگہ اُسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متصل ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بو محمد مرتعش کی زبانی میںنے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص سونے کے متصل تین تین مرتبہ اخلاص اور فاتحہ پڑھے گا اُسکے تمام گناہ دور ہو جاوینگے اور مثل اُس کی ایسی ہے کہ جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیقہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سوتے وقت قل یا ایہا الکافرون پڑھے۔

ہزار فرشتے اُس کے بہشتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد
کے ہمراہ جانب بدخشان مسافر تھا۔ ہماری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جو انحد مشغول تھے ہم نے
اُن کی زبانی سنا کہ جو شخص سورج نکلنے کے وقت دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب حج وعمرہ کا اُس کے
نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم سے منقول ہے کہ جو شخص
وقت نکلنے آفتاب کے دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب اسکا اسقدر ہے کہ تمام دنیا کے زر وجواہر
کو خدا کی راہ میں تصدق کیا۔ جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے یہ مشغول ہوئے۔ دعا گو مرخص ہو کر
اپنی جگہ آیا۔ والحمد للہ علی ذالک +

مجلس پانزدہم۔ گفتگو وصف اہل جنت میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تفسیر امام شعبی رحمۃ اللہ
علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ ہم کو اہل جنت کے
خور و نوش سے خبر دیجئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے مجھ کو اُس ذوالجلال والاکرام کی جس نے
مجھے پیغمبری پر بھیجا ہے کہ مرد بہشت میں سو مرتبہ کھانا کھائے گا اور سو ہی مرتبہ اپنے عیال سے صحبت
کرے گا۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب اسقدر کھانا پینا ہوگا تو اُن کو قضائے حاجت ہوگی
یا نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اور ارشاد فرمایا کہ وقت قضا، حاجت شکم سے ایک ریح صادر ہوگی جس کی
خوشبو مشک کو ماند کرتی ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل جنت ابد الاباد تک زندہ رہیں گے۔ کبھی
نہ مرینگے اور عمر میں جوان ہونگے بوڑھے کبھی نہ ہونگے اور ہمیشہ خوش رہینگے کبھی رنج کے گرد نہ پھٹکیں گے
اور ہر روز نئی نعمتیں پیدا ہونگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان نعام کا طالب ہو تو اسکو لازم ہے کہ
جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے ہر آئینہ یہ نعمتیں اُسکو روزی ہونگی اور جو شخص
پیوستہ یہ جمعہ کو پڑھتا رہے گا اُسکی نعمتوں کا کیا ٹھکانا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا گیا کہ لوگ اپنے ماں باپ کو بہشت میں دیکھینگے یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھینگے اور ملاقات
کرینگے اور یہ آیت پڑھی جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ٹ رہنے کے باغ ہیں اُسمیں داخل ہونگے نیک لوگ ماں اور

فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اذان کے بارہ میں استفسار کیا آپ نے
ارشاد فرمایا کہ اے علی جو شخص اذان کہتا ہے اُسکے ثواب سے اللہ علیم ہے اور اذان کے یہ معانی ہیں کہ
جب موذن اللہ اکبر کہتا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑی عظمت والا ہے یعنے اسکو گواہ کیا
تم پر نماز کے واسطے حاضر ہو اور دنیا کے کاروبار چھوڑ کر اور اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنے ہیں
کہ اے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جانو کہ میں فرشتوں کو گواہ مقرر کرتا ہوں اور تمکو خبر دیتا ہوں وقت
نماز سے کہ کوئی چیز اُس سے زیادہ بزرگ نہیں ہے اور جب اشھد ان محمد الرسول اللہ کہتا ہے
یہ سمجھاتا ہے کہ اے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ تعالےٰ کے ہیں اور
اُسکے بھیجے ہوئے ہیں ساتھ حق کے اور جب حی علے الصلوٰۃ کہتا ہے اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے امت محمد
تم پر میں نے آشکارا کر دیا اب تمہیں لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرو اور اُسکے رسول کی اطاعت
کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نماز کے ادا کرنیکے سبب تمہارے گناہ معاف کرے کیونکہ نماز ستون دین کا ہے
اور حی علے الفلاح کا مطلب یہ ہے اے امت محمد دروازے بہشت کے کھولدئے ہیں اُٹھو اور اپنا
مقدر حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو کہ یہ تمکو بہتر ہے دنیا اور آخرت سے اور جب اللہ اکبر کہتا
ہے یہ سمجھاتا ہے کہ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جانو کہ کوئی شغل فاضلتر نماز سے نہیں ہے اور جو شخص اسے
ادا نہیں کریگا اُسے پشیمانی حاصل ہوگی اور جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ جانو امانت ساتوں
آسمان اور ساتوں زمین کی تمہاری گردن پر ہے جسکی قبول ہوئی وہ رستگار ہوا۔ نماز گناہوں کا کفارہ
ہے اور مسجد میں جانا طاعت ہے اللہ اور اُسکے رسول کی۔ پس جسکو اللہ تعالےٰ اور اُسکے رسول کی اطاعت
منظور ہو وہ مسجد میں جاوے نماز ادا کرے داخل دار النعیم ہوگا اُسکے ہمراہی صدیق اور شہید ہونگے
اور وہ بہشت میں داؤد علیہ السلام کے ہمسایہ میں ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مؤذن کا جواب دینا
خلقت کے واسطے شفیع ہے بروز قیامت۔ پس جو شخص نماز جماعت سے ادا کرے اُسکو ہر رکعت کے بدلے
تین سو رکعت کا ثواب ملے گا اور بہشت بریں میں اسکو بیشمار قصر عطا ہونگے۔ جب حضرت خواجہ
یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک ❖

مجلس بست و ہفتم - گفتگو مومن کی حقیقت میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ مومن وہ شخص ہے جو تین چیزوں کو دوست رکھے۔ اوّل درویشی دوّم بیماری سوّم موت - جو ان تینوں چیزوں کو دوست رکھیگا - فرشتے اُسے دوست رکھیں گے - اللہ تعالیٰ اُسپر مہربانی فرمائیگا اور جگہ اُسکی بہشت بریں ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوست رکھتا ہے - مومن اللہ کے دوست ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جس شخص کے پاس ساٹھ ہزار درم ہوں وہ تونگر ہے اور جو اس سے کم ہوں تو وہ مفلس ہے اور جس شخص کے پاس کچھ نہو اُسے لازم ہے کہ شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے کہ اُسنے میراث حضرت ایوب علیہ السّلام کی پائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے فرماتے تھے کہ بروز حشر اللہ تعالیٰ تین گروہوں کی جانب نظر رحمت سے دیکھیگا اور وہ عرش عظیم کے تلے سایہ میں ہونگے۔ اوّل وہ شخص جو ہمیشہ چشم پُر آب ہے دوسرے وہ عورت کہ اُسکا شوہر اُس سے خوش ہو تیسرے وہ شخص جو درویشوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا رہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کو خوش رکھے گا وہ بہشت میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوگا اور جو شخص ہمسایہ کو ناراض رکھے گا وہ ملعون ہے اور جو اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست نرکھے وہ منافق ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ افضلترین اعمال میں نماز ہے اور بعد اسکے صدقہ اور قرآن شریف کا پڑھنا۔ پس جس کسی نے ان تینوں چیزوں میں جدّ و جہد کیا اُسنے بہت کچھ پایا۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول بحق ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا - الحمد للہ علی ذالک

مجلس بست و یکم حاجتوں کے روا کرنیکے بیان میں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اُس بندے کو زیادہ دوست رکھتا ہے جو حاجتمندوں کی حاجت روائی کرے۔ جگہ اُسکی بہشت میں ہوگی اور جو شخص کہ مسلمان کو گرامی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو گرامی رکھتا ہے اور اُسکے گناہ معاف فرماتا ہے اور جو شخص کانٹا شارع عام سے اس نیت سے اُٹھاوے کہ کسی مومن کے پاؤں میں چبھ جاوے اور اُسے تکلیف ہو اللہ تعالیٰ اُسکی جزا میں اُسکو ہمراہ صدیقین اور شہداء کے اُٹھاویگا اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مشائخ کبار سے منقول ہے کہ اگر اوراد و وظائف میں مشغول ہو اور کوئی حاجتمند

اُسکے پاس آئے اُسے لازم ہے کہ اپنا کام چھوڑ کر اُسکی جانب مشغول ہو اور اپنے مقدور کے موافق اُس کی حاجت روا کرنے میں کوشش کرے اللہ تعالےٰ اُسے اجر بے حد عنایت فرمائیگا۔ یہہ ارشاد فرما کر آپ مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ؛

مجلس بست و دوم گفتگو آخر زمانہ کے حال میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں لوگ میری امت کے عالموں کو جان سے مارینگے جیسے کہ چور اور قزاق مارے جاتے ہیں اور اُسوقت کے آدمی عالموں کو منافق اور منافقوں کو عالم جانیں گے اُسوقت کی زندگی مرگ سے بدتر ہوگی آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص واسطے اللہ کے علم تحصیل کریگا اُسکا بدلہ اللہ تعالیٰ دیگا اُسکو دنیا اور آخرت میں درجے ملینگے اور فردائے قیامت میں ہمسائیگی آنحضرت کی میسر ہوگی۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تحصیل علم کی راہ میں طالب علم کو ایک روپیہ نفقہ کرنا بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے۔ اُسکو ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور جو شخص تحصیل علم کے لئے ایک ہی قدم چلے اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت میں ایک سو درجے کرامت کرے گا اور ہزار حوریں اُسکو مرحمت فرمائیگا آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم دین کی کتاب لکھتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اُسکا نام اولیائے تحت عبائی کے دفتر میں لکھو۔ فرشتے حسب الحکم اُس کا نام دفتر اولیاء میں لکھتے ہیں جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علےٰ ذالک ؛

مجلس بست و سوم گفتگو تفکر مرگ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ موت کا یاد کرنا رات دن کی عبادت کرنے سے بہتر ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص موت کو ہمیشہ یاد کرتا رہے وہ اپنی قبر کو بہشت کے باغوں میں ایک باغ کی مثال پائیگا۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فاضلترین زہد موت کا یاد کرنا ہے اور انبیاؑ پر درود بھیجنا۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ معاف فرماتا ہے اگرچہ وہ شجر و حجر سے زیادہ ہوں اور اُسکی ذات پر دوزخ کی آنچ حرام کرتا ہے اور بہشت میں اُسے برابر انبیاؤں کے مکان رہنے کو

دیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ یہ بیان فرماکر مشغول ہوئے دعاگو مرخص ہوا الحمدللہ علےٰ ذالک ✦

مجلس بست و چہارم گفتگو مسجد میں چراغ روشن کرنے کی فضیلت میں واقع ہوئی آپنے فرمایا حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک شب مسجد میں چراغ بھیجے اللہ تعالیٰ اُسکے ستر برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اُسکے نامۂ اعمال میں ستر برس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بہشت میں اُسکو ایک محل عطا ہوگا۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیوستہ ایک ماہ مسجد میں چراغ روشن کرے اللہ تعالیٰ اُسکے ہفت اندام کو آتشِ دوزخ پر حرام فرماتا ہے اور درہائے بہشت اُسپر کشادہ ہوتے ہیں کہ جس راستہ سے چاہے داخل ہو اور اُس شخص کا اُسوقت تک انتقال نہ ہوگا جب تک کہ وہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لیگا۔ اور بہشت اُسکو رفیق پیغمبران کہکر پکارینگے۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرماچکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا۔ الحمدللہ علےٰ ذالک ✦

مجلس بست و پنجم۔ گفتگو درویشوں کے باب میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص درویشوں کو مہمان رکھے اُسکے واسطے بہشت میں ایک دروازہ کھول دیتے ہیں اور وہ آخرت میں توانگر ہوگا اور جو شخص اس راہ میں اپنا پیسہ خرچ کرے یعنے درویشوں پر نفقہ کرے اور اُس دینے کو چھپائے اُسکے تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ تین گروہ بو بہشت کی نہ سونگھینگے ایک درویش جھوٹ بولنے والا دوسرا توانگر بخیل تیسرا سوداگر خیانت کرنیوالا ان تین گروہوں کو عقوبت سخت ہوگی۔ جب درویش جھوٹ بولینگے توانگر بخیلی کرینگے سوداگروں میں خیانت پھیلے گا۔ حق تعالیٰ زمین سے برکت اُٹھالے گا۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرماچکے۔ مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمدللہ علےٰ ذالک ✦

مجلس بست و ششم گفتگو شلوار اور آستین اور پیراہن کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پاجامہ کے پائنچے دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے جو شخص کہ پائنچے اسقدر دراز کرے کہ ایڑی تک آجاویں وہ منافق ہے جگہ اُسکی دوزخ ہوگی۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسقدر دراز پائنچہ رکھے کہ وہ ایڑیوں تک آجاویں

گھسیٹتے چلیں اُسے لعنت نصیب ہوتی ہے ہر فرشتہ جو آسمان و زمین میں ہے اُسپر لعنت کرتا ہے اور اُسکے جسم کے بالوں کی شمار کی تعداد سے اُسکے واسطے دوزخ میں خانہ عقوبت بنادیں گے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاجامہ دراز پہنے وہ منافق ہے اور جس کی آستین پیراہن دراز ہوں وہ ملعون ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دو گروہ ہمیشہ لعنتِ خدا میں گرفتار رہتے ہیں اوّل پاجامہ دراز پہننے والا۔ دوم وہ شخص جسکے پیراہن کی آستینیں دراز ہوں۔ پس جو شخص ان دو باتوں کو کرتا ہے وہ اپنے واسطے دوزخ میں گھر بناتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دراز ازار پہننے اور لمبی آستین بنانے کے لئے عورتوں کو رخصت ہے

جب آپ یہ فوائد بیان فرماچکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ✤

مجلس بست ہفتم۔ گفتگو آخر زمانہ کے علماء اور امیر ان جابر کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں امیر جابر ہونگے اور علماء دنیا کو دوست رکھینگے فتنہ عالم میں پیدا ہوگا۔ پس ان ایام میں موت حیات سے بہتر ہوگی کیونکہ عیش مومنوں پر تلخ ہو جاوے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب امیر جابر ہونگے اور علماء دنیا دوست حق تعالی برکت میان عالم سے اٹھا دیگا۔ بلا اور شر خلق میں پیدا ہونگے۔ شہر ویران ہوں گے زمین میں فساد پھیلے گا۔ اسکے بعد فرمایا کہ آخر زمانہ کے عالم اکثر شرابی ہونگے اور اغلام زیادہ کرینگے پس تم تحقیق جانو کہ وہ دوزخ کے کُتّے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ صدقہ واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ صدقہ درویش کو دینا چاہیئے اور جو شخص اپنی درویشی کو پنہان رکھتا ہے اُس کو دس گنا ثواب ملتا ہے بعد درویشوں کے صدقہ اپنے اقربا کو دینا چاہیئے یہ بہت بڑا ثواب رکھتا ہے اُسکے سارے گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں۔ اسکے بعد صدقہ علماء کو دینا چاہیئے کہ اُنپر ایک درہم نفقہ کرنے سے ثواب چھ ہزار درم کا ملتا ہے۔ اسکے بعد نیک مرد و صالح لوگوں کا حق ہے جو شخص اس ترتیب سے صدقہ دیوے اللہ تعالی اُس کو بخش دیتا اور بہشت میں مدارج اعلی عنایت فرماتا ہے۔ آپ یہ فرماکر مشغول ہوئے۔ دُعاگو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ✤

مجلس بست و ہشتم گفتگو سلوک کی فضیلت اور توبہ کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپ نے ارشاد
فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ توبہ قبل از مرگ کرو۔
موت کے بعد پشیمانی سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور فرقان
حمید میں فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا یعنے اے لوگوں جو
ایمان لائے ہو توبہ کرو توبہ نصوح یعنے جیسا اسکا حق ہے ویسی توبہ کرو قبل اس سے کہ دروازہ توبہ
بند ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے باہر تشریف لائے مناجات کی
کہ یا الٰہی تو نے ابلیس کو مجھ پر مسلط کیا ہے اس کی طاقت نہیں جو اسکو اپنے سے دفع کروں مگر
تیری توفیق شامل حال ہو جاوے تو کچھ مشکل نہیں۔ آواز آئی کہ اے آدم جب تیری اولاد ہوگی میرا
فضل انکے شامل حال ہوگا وہ ایک بیٹے سکا کر پہرہ چلیگا حضرت آدم نے دوبارہ عرض کی کہ
یا الٰہی اس سے بھی زیادہ کر۔ آواز آئی کہ اے آدم تیرے فرزند کی جبتک بدن میں جان باقی رہے
اور وہ توبہ کریں تو بھی قبول کرونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک کے نزدیک توبہ جملہ مسلمانوں پر
کرنی فرض ہے چاہیے کہ قبل از گوشمال مرگ توبہ کریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حقتعالیٰ نے توبہ نام
ایک دروازہ مغرب میں بنایا ہے وسعت اسکی بقدر ستر برس کی راہ اور بقول چالیس برس کی راہ ہے
پس وہ دروازہ یوم پیدائش خلق سے آج کے روز تک کھلا ہوا ہے اور اسوقت تک کہ سورج مغرب سے
نہ نکلے گا بند نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب ندا کے جو معرض گفتگو میں آئے تیری کمالیت کے
واسطے تجھے لازم ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے تم اسے بجا لاؤگے کہ فردائے قیامت کو شرمندہ نہ ہو۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ مرید خلف وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے اسکا خیال رکھے دل وجان سے
اسکی تعمیل کرے۔ جب آپ یہ فرما چکے مصلا اور خرقہ و عصا دعاگو کو عطا فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ یہ امانت خواجگان چشت رضؓ سے مجھے پہونچی تھی میں نے تمہیں پہونچائی اور تمہارے حوالہ کی
اب تمکو لازم ہے کہ جسکو اپنے بعد مرد دیکھو اسکے حوالہ کرنا۔ جب آپ یہ فرما چکے بندہ نے سر زمین پر
رکھا آپنے از راہ نوازش اٹھایا اور بغلگیر فرمایا۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

دلیل العارفین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد خادم درویشاں بلکہ ترابِ نعالِ اقدامِ ایشان غلام احمد خان بریان ابن جناب فیضمآب سراج السالکین و شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل و اولانا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی سلیمانی ججری دام ظلہ ساکن قصبۂ ججر از مضافات شہر شاہجہان آباد دہلی بخدمت حضرات اربابِ دانش و اصحاب بینش عارض ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب گنج معرفت دلیل العارفین کا جسمیں حضرت ہند الولی سراج السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا فرد الاتقیا خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الحق والملۃ والدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی قدس سرہٗ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور اپنی حسنِ تحریر سے ایک دریائے ذخار کو کوزے میں بند کیا ہے۔ یہ ترجمہ گنج دوم ہے معدن الیواقیت والجواہر اعنی مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم سے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا۔ واللہ ولی التوفیق ✣

باب دوم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین منقسم بر دو فصل فصل اول نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ از جانب مترجم فصل دوم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین قاریانِ کتاب سے امید ہے کہ جہاں کہیں اس ترجمہ میں غلطی پائیں از راہ کرم درست فرمائیں ؎ قاریا بر من مکن قہر و عتاب ✣ گر خطائے رفتہ باشد در کتاب ✣ آن خطائے رفتہ را تصحیح کن ✣ از کرم واللہ اعلم بالصواب ✣

باب دوم

فصل اول۔ بندے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والملۃ والشرع والدین حسن سنجری ثم الاجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ از جانب مترجم

نام نامی اسم گرامی آنجناب کا معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن سنجری ہے آپ از سادات حسنی ہیں کہ نسب آپکا حضرت امام حسن علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ حضور والا قصبۂ سنجر من مضافات سیستان میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پایا۔ جب عمر شریف پندرہ برس کی ہوئی آپ کے والد صاحب نے بقضائے الٰہی انتقال فرمایا۔ حسب قاعدۂ زمانہ آپ بجائے اپنے والد مرحوم کے وارث جائداد و بیشمار ہوئے۔ گرچہ حضرت خواجہ ولی۔ درزاد تھے نہ باوجہ ظاہری تارک ہونے کی یہ ہوئی کہ ایک روز آپ انگوروں کے باغ میں جو ورثتاً آپ کو پہونچا تھا رونق افروز تھے کہ سرآمد مجاذیب زمانہ خواجہ ابراہیم مجذوب تشریف لائے آپنے سروقد ہو کر تعظیم کی اور چند خوشہ انگور تازہ بتازہ اُن کی خدمت میں پیش کئے جسکو اُنہوں نے نہایت خوش ہو کر نوشجان فرمایا۔ کھانے سے فارغ ہو کر خواجہ ابراہیم مجذوب نے چند دانہ تل اپنی گلیم سے نکالے اور لعاب دہن میں تر کر کے حوالہ خواجہ بزرگ کئے آپنے اُن کو کھا لیا بمجرد کھانے کے دل آپکا دنیائے دنی سے سرد ہو گیا۔ اسی وقت تمام جائداد راہ خدا میں ایثار کی اور برائے طلب حق اپنے وطن مالوفہ سے روانہ ہو کر بخارا تشریف لے گئے۔ بخارا اُن دلوں مرکز درس تدریس تھا۔ چند عرصہ وہاں قیام فرما کر قرآن مجید اور فرقان حمید حفظ فرمایا۔ دیگر علوم دینی بھی حاصل کئے۔ چونکہ آنجناب کو طلب حق تھی حصول علم سے طبیعت سیر نہیں ہوئی۔ پس بخارا سے بھی رخت اقامت باندھا۔ قصبۂ ہارون جو از مضافات نیشاپور ہے غلغلۂ کرامت و ولایت حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ کا سُنا مشرف بزیارت غوث زمانہ ہو کر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ بیس سال کامل خدمت حضرت خواجہ عثمان ہرونی میں بسر کئے اس عرصہ میں بارہا اتفاق سفر ہوا۔ حُسن عقیدت سے حضرت خواجہ زادِ سفر اپنے شیخ کا سرِ مبارک پر رکھ کر لیجاتے تھے۔ الغرض بعد سیاحت عالم بغداد شریف میں پہونچے اور خدمت شیخ سے حسب الاجازت

علیٰحدہ ہوئے اور خلوت اختیار کی مدارج علیا پر پہونچے بعدہ حسب فرمان واجب الاذعان جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہمراہی چالیس نفر مریدان کابل جانب ہند نہضت فرمائے اُس زمانہ میں یہاں عملداری ہنود بسرداری رائے پتھورا راجہ اجمیر وغیرہ تھی۔ جب آپ دہلی پہونچے چند روز قیام فرمایا تلقین دین اسلام میں مصروف ہوئے اہل ہنود پر یہ امر نہایت شاق گذرا۔ کمر عداوت پر چست باندھی مگر اُسکا کوئی کیا کر سکتا ہے جسکی مدد پر خدا ہو۔ ایک شخص سب پر سبقت لے گیا اُسنے آپکو شہید کرنے کا عزم بالجزم کیا۔ یہ سوچ ایک چھری نہایت تیز و آبدار لیکر مجلس مبارک میں آیا اور منتظر موقع تھا کہ آپنے روشن ضمیری سے یہ حال دریافت فرماکر اُس جوان سے کہا کیوں خاموش ہے چھری نکال اور اپنا کام کر۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص سہم گیا اور نثار تراب قدام حضرت خواجہ ہوا۔ صدق دل سے ایمان لایا اور رشتۂ غلامان خواجہ میں منسلک ہوا اس خبر کے مشتہر ہونے پر جوق جوق کفار حاضر خدمت ہوکر دولت ایمان سے مشرف ہوئے الحمد للہ علےٰ ذٰلک چونکہ رائے پتھورا اجمیر میں رہتا تھا اسلئے آپنے قصد اجمیر کا کیا۔ دہلی سے اجمیر پہونچکر رائے پتھورا کو پیام مسلمان ہونے کا بھیجا یہ سعادت ابدی اُس بدبخت ازلی کے نصیبہ میں نہ تھی۔ ایمان نہ لایا بلکہ درپے تصدیع ہو اپنے بھائی جیپال جوگی اور شادی دیو سے جو زبردست ساحر تھے مقابلہ کرایا۔ ہندی مثل ہے سانچ کو آنچ نہیں اور سچے کے آگے جھوٹا فروغ نہیں پا سکتا سحر کی کرامت کے آگے مجال تھی جو ٹھیر سکتا رد ہوگیا۔ جیپال بعد معائنہ کثیر خوارق اور عادات کے ایمان لایا۔ و حیات دائمی کا خواستگار ہوا۔ حیات تا بقیامت پائی۔ مزید براں خضر بیابانی کا لقب پایا مگر رائے پتھورا ویسا ہی درپے تصدیع رہا۔ لاچار ہوکر آپنے اُسے کہلا بھیجا کہ "ما ترا زندہ بمسلمانان سپردیم" ✤ اس ارشاد پر تھوڑا ہی عرصہ گذرنے پایا تھا کہ فیمابین رائے پتھورا اور سلطان شہاب الدین محمد غوری انار اللہ برہانہ کے جنگ عظیم واقع ہوئی معرکہ مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ پتھورا زندہ گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔ ذکر خوارق و عادات حضرت خواجہ کے واسطے دفتر عظیم درکار ہے۔ لاتحصی اور بے تعداد ہیں اور تا ہنوز جاری۔ چالیس سال تک آپنے ہندوستان میں خلق خدا کی رہبری کی لاکھوں ہنود مسلمان ہوگئے

اور بغدادی حضرت خواجہ سے مشرف۔ وفات شریف آپ کی ۶۳۲ھ ہجری میں بروز یکشنبہ تاریخ
ششم ماہ رجب المرجب بمقام دار الخیر اجمیر شریف میں ہوئی۔ بعد وصال مبارک پیشانی انور پر یہہ
عبارت بخط نور مسطور پائی گئی ماتَ حَبِیبُ اللّٰہِ فِی حُبِّ اللّٰہِ یعنے فوت ہوا دوست خدا کا محبت
ہی میں۔ مزار مبارک دار الخیر اجمیر میں زیارتگاہ خاص و عام ہے +

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین

مجلس اول۔ بروز پنجشنبہ پنجم ماہ رجب المرجب ۶۱۳ھ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت خواجہ
قطب الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ مذکورہ بالا کو شہر بغداد کی مسجد ابو اللیث سمرقندیؒ میں
حاضر ہو کر شرف بیعت حضرت خواجہ بزرگ سے مشرف ہوا آپنے از روے نوازش و کرم مجھ
فقیر کو اپنے زمرہ حلقہ بگوشاں میں قبول فرما کر کلاہ چار ترکی عنایت فرمائی اُس روز مجلس مبارک
میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ داؤد کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین
محمد صفاہانی رحمہم اللہ اور بہت سے اصفیائے عظام حاضر تھے۔ نماز کے بارہ میں گفتگو ہوئی آپنے
ارشاد فرمایا کوئی شخص بارگاہ رب العزت میں قرب حاصل نہیں کر سکتا مگر جس وقت نماز پڑھتا ہے
قرب حاصل کرتا ہے۔ نماز مسلمانوں کی معراج ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے
فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نماز مسلمانوں کی معراج ہے اور فرمایا بالتحقیق نماز
ایک راز ہے جسے بندہ اپنے پروردگار سے عرض کرتا ہے پس جسقدر اطمینان قلب حضوری
قلب و مشغولی نماز میں ہوتی ہے اسی قدر اپنے پروردگار سے نزدیک ہوتا جاتا ہے کیونکہ راز بیان کرنے
میں اُسی قدر نزدیکی ہونی چاہیئے جسکا وہ راز مستحق ہے سو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
المصلی نباجی ربہ یعنے نماز پڑھنے والا راز کہتا ہے اپنے پروردگار سے۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ جب میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ کی خدمت میں آیا بیس سال تک اس طرح
خدمت کی کہ نہ دن کو دن گنا اور نہ رات کو رات شب و روز دست بستہ خدمتمیں حاضر رہتا جب
کہیں آپ تشریف لیجاتے میں ہمرکاب جاتا اور زادراہ خواجہ اپنے سر پر رکھکر لیجاتا جب آپنے میری

ملاحظہ فرمائی دروازہ عطا وکرم کا مجھ پر کھول دیا۔ بعدہ ارشاد فرمایا بغیر خدمت ومحنت کے کچھ نہیں
ملتا جو کچھ کسی نے حاصل کیا ہے وہ محنت وخدمت ہی سے پایا ہے مرید کو چاہیئے کہ ایک ذرہ فرمان
پیر سے تجاوز نہ کرے ہر عمل یا وظیفہ جو ارشاد ہوا اُسپر خوب مواظبت کرے پیر مرید کے لئے بجائے
مشاطہ ہے اُسکا ہر ارشاد واسطے درستی مرید کے ہوگا۔ میرے بھائی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
کا حال بعینہٖ مجھسے مشابہ ہے آپنے بھی دس سال تک سفر وحضر میں اپنے پیر کی خدمت کی جب راہ چلتے
زادِ سفر اپنے سر پر رکھ لیتے اُسکا فائدہ جو اُنہیں حاصل ہوا تھا خارج از بیان ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ کتاب تنبیہ مصنفہ حضرت امام ابواللیث سمرقندیؒ میں مرقوم ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے زمین
پر اُترتے ہیں ایک خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوکر ندا کرتا ہے کہ اے بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی
جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جسنے فرض خدا ادا نہیں کیا ذمہ خدا کا اُس سے بری ہے
دوسرا فرشتہ بام خطیرۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہوتا ہے ورندا کرتا ہے کہ اے بنی آدم
و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جسنے سنت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم ادا نہیں کی وہ بروز قیامت آپ کی شفاعت سے بے بہرہ رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میں ایک مرتبہ مسجد لنگری واقع بغداد میں برادر اولیاء بغداد حاضر تھا حکایت کرنے خلال درمیان
انگشتان دست وپا بوقت وضو ہو رہی تھی کہ یہ امر مسنون ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ترغیب دی
صحابہؓ کو واسطے خلال کرنے درمیان انگشتان دست وپا کے جو شخص ایسا کریگا حق تعالیٰ اُسکی انگلیوں کو
بھی شفاعت سے بے بہرہ نہ رکھیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور خواجہ اجل شیرازیؒ ایک جا
بیٹھے تھے۔ وقت نماز شام کا ہوا خواجہ اجل شیرازیؒ نے تجدید وضو کی اتفاق سے انگشتہائے دست وپا
میں خلال کرنا بھول گئے ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے اجل دعویٰ دوستی ہمارے نبیؐ کا کرتے ہو
اور اسکی اُمت میں سے ہو پھر کیا وجہ ہے کہ اُسکی سنت کو سہو کیا خواجہ اجل مجھسے ذکر کرتے تھے کہ جب
سے آواز سنی ہے کمر اوپر ادا کرنے تمام سنتہائے رسول مقبول کے چست باندھی ہے جبتک خواجہ اجل
زندہ رہے کوئی سنت کبھی اُنسے فروگذاشت نہیں ہوئی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خاطر عاطر خواجہ اجل

دفعہ کے بعد از حد متفکر رہتے تھے بینے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ جب سے واقعہ سہو خلال انگشتان دست وپا سرزد ہوا اب مجھے شرم دامنگیر ہے کہ کل بروز حشر کس مونہہ سے خواجہ عالم فخر بنی آدم کے روبرو ہونگا بعدہ یہ ارشاد فرمایا کہ کتاب صلوٰۃ مسعودی میں بروایت ابو ہریرہؓ لکھا ہے کہ ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے ۔ وہی سنت انبیا ء پیشین کی تھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عضو وضو کو وضو میں تین تین مرتبہ دھونا میری سنت ہے اور اس سے زیادہ دھونا مجھپر ستم کرنا ہے بعد اسکے حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ کی حکایت بیان فرمائی کہ آپ سے دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہاتھ کو وضو میں تیسری دفعہ دھونا بھول گئے جب رات ہوئی خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اے فضیل تم سے تو یہ بعید تھا کہ میری سنت کو سہو کرو خواجہ فضیلؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ خواب دیکھا خوف زدہ ہو اٹھ کھڑا ہوا از سر نو وضو کیا ۔ اور اس امر کی کفارت کے لئے پانچسو رکعتیں روز مرہ ایک سال تک پڑھنا لازم گردانا ۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا مردان خدا کا ایک گروہ ہے ہر رات باوضو سوتے حق تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اوس باوضو سونیوالے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت کرتا رہے تا اینکہ وہ خوابیدہ بیدار نہو وعا اُس فرشتہ کی یہ ہے کہ ای خدا بخش اور معاف فرما گناہ اس شخص کے جو بطہارت نیک سوتا ہے اسکے بعد فرمایا شرح عارفان میں مسطور ہے کہ جب بندہ باوضو سوتا ہے اسکی جان کو آسمانوں پر عرش کے تلے لیجاتے ہیں فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ نیا خلعت پہناؤ روح خلعت پہنکر سجدہ کرتی ہے پھر فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ اُسے پھیر لیجاؤ کہ یہ نیک بندہ ہے اور جو بے طہارت سوتا ہے اُسکی جان کو آسمان اوّل تک لیجاتے ہیں اور پھر وہیں سے یہ کہتے ہوئے اُلٹا لے آتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں جو اسے اوپر عرش کے تلے لیجائیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الیمین للوجہ والیسار للمقعد یعنے داہنا ہاتھ واسطے مونہہ کے ہے اور بایاں واسطے مقعد کے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب مسجد میں جائیں مسنون ہے کہ پہلے داہنا پیر مسجد میں رکھیں اور بوقت واپسی بایاں پیر پہلے نکالیں ۔ اُسی وقت ایک حکایت متافق امر مذکورہ بالا بیان فرمائی کہ ایک بار حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے

وقت دخول مسجد اپنا بایاں پیر پہلے اندر رکھ دیا آواز آئی کہ اے ثوری ایسی بے ادبی سے خدا کے گھر میں آنا چاہئے جیسے تم آئے اُس روز سے حضرت سفیان ثوری کا نام سفیان ثوری پڑ گیا ورنہ پہلے نرا سفیان ہی تھا اسکے بعد گفتگو عارفان الٰہی کے بارہ مین ہوئی اُنکے احوال اور مقامات کا ذکر آیا ارشاد فرمایا کہ عارف اُسے کہتے ہین کہ ہر روز صد ہا تجلیات عالم غیب سے ہون اور ایک ہی وقت مین ہزار ہا تجلیات اور حالات دمبدم اُسپر ہویدا ہون وہ اُن سب مین نور الٰہی کے سوا کچھ بھی نہ دیکھے اور نہ خاطر مین لاوے۔ اسکے بعد دوبارہ فرمایا عارف وہ ہے جو تمام علم جانے اور عقل سے صد ہا ہزار معانی بیان کرے اور جمیع دقایق محبت کا جواب دیوے اور ہر وقت معانی کے بحر مین غوطہ لگا کر وہ موتی جو انوار الٰہی کا دریائے معرفت مین ہے حاصل کرے اور اُسے آگے جوہریان صاحب بصر کے پیش کرے جب وہ اُسے دیکھین پسند کرین تب جانو کہ وہ عارفِ الٰہی ہے۔ بعدہ بیان فرمایا کہ عارف ہر وقت ولولۂ عشق ہی مین سرشار رہتا ہے اگر کھڑا ہے تو دوست ہی کے عشق مین کھڑا ہے اور بیٹھا ہے تو اُسیکا ذکر کر رہا ہے اور جو سویا ہے تو اُسی خیال دوست مین بیخبر ہے اگر جاگتا ہے تو اُسی دھن مین ہے۔ زان بعد فرمایا کہ اہل عشق جب نماز صبح سے فارغ ہوتے ہین اُسی جگہ پر اشراق کے وقت تک بیٹھے رہتے ہین مقصود اُن کا اسمین یہ ہے کہ دوست کی نگاہ قبولیت پڑے اور انوار اور تجلیات دمبدم اُنپر زیادہ ہون۔ بعدہ فرمایا جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر اُسی کی جگہ اس نیت سے بیٹھا رہے کہ نماز اشراق پڑھکر اُٹھے حق تعالےٰ ایک فرشتہ روانہ فرماتا ہے کہ اُسوقت تک اُسکے پاس بیٹھکر دعائے خیر و مغفرت کرتا رہے تا اینکہ وہ نماز اشراق سے فارغ نہ ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب عمدہ مین سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکروز شیطان علیہ اللعنۃ کو دیکھا کہ دُبلا اور زرد رنگ ہو رہا ہے آپ نے سبب دریافت کیا اُس مردود نے جواب دیا کہ مین آپکی امت کی چار باتون سے از حد تنگ ہو گیا ہون منجملہ اُسکے اول یہ ہے کہ آپکی امت مین موذن ہین وقت نماز آنے پر اذان دیتے ہین جو شخص اذان سنتا ہے جواب اذان مین مصروف ہو جاتا ہے اور تیاری نماز کرتا ہے اذان دینے والا اور سننے والے سب بخشے جاتے ہین دوسرا سبب یہ ہے کہ آپ غازیون

کے منھبنات ہین اور وہ تکبیرین کہتے ہوئے راہ خدا مین میدان جنگ مین در آتے ہین فرمان خدا تعالےٰ ہوتا ہے کہ مین نے اُنکو اُنکے اہل سمیت بخشدیا تیسرا کسب حلال درویشون کا ہے وہ اپنے کسب حلال مین سے اوروں کو بھی دیتے ہین خدا تعالےٰ اُنکو بھی ان درویشون کی وجہ سے بخشدیتا ہے۔ چوتھے میری کمر ان لوگون کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جو نماز صبح پڑھکر اشراق کے وقت تک اُسی جگہ بیٹھے رہتے ہین جب مین فرشتون مین رہتا تھا اُسوقت مین نے ایک صحیفہ مین لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص نماز صبح پڑھکر اُسی جگہ بیٹھا رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آئے اور وہ نماز اشراق پڑھے حق تعالےٰ اُسے مع ستر ہزار آدمیون کے جو اسکے اہل سے ہون بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا فتاویٰ اکبر مین بروایت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کہ ایک کفن چور جسنے چالیس سال تک کفن چرائے تھے قضائے الٰہی سے مرگیا اُسکے مرنے پر لوگون نے خواب مین دیکھا کہ جنت برین مین خرامان ہے۔ پوچھا یہ درجہ تو نے کہانسے حاصل کیا جواب دیا میرے پاس کوئی عمل خیر بجز نماز پڑھنے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوکر اشراق تک مصلے پر ترود کرنے کے نتھا حق تعالےٰ جل شانہ وعم نوالہ نے میری عبادت قبول فرمائی اور میرے سارے گناہ بخشدئے۔ اسکے بعد فرمایا کہ عارفون پر ایک حال ہوتا ہے اُسوقت وہ قدمزنی کرتے ہین ایک قدم مین حجاب عظمت سے گزر کر حجاب کبریائی تک پہونچتے ہین اور دوسرے قدم مین واپس آجاتے ہین یہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ بزرگ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور رو پڑے فرمانے لگے کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے کاملون کا درجہ اور ہے اُسے خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے نہ معلوم ایک قدم مین کہانتک جاتے ہین اور دوسرے مین کہانسے واپس آتے ہین اسکا کچھ حال معلوم نہین +

مجلس دوم ۔ روز پنجشنبہ دولت پابوس میسر ہوئی گفتگو درباب جنابت یعنی ناپاکی ہورہی تھی مولانا بہاؤالدین بخاری اور مولانا شہاب الدین محمد بغدادی بھی حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا جنابت آدمی کے بال بال مین ہوتی ہے پس جنب کو لازم ہے کہ ہر بال کے نیچے پانی پہونچائے اور تمام بالون کو تر کرے اگر ایک بال بھی ایسا رہ جائیگا جسکی جڑ مین پانی نہ پہونچا ہو روز حشر مین اسسے دشمنی کریگا۔ اسکے بعد فرمایا فتاوےٰ ظہیریہ مین لکھا ہے کہ منہ آدمی کا پاک ہے

جب کوئی جنب ہو اور پانی پیئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا جو کچھ اس راہ سے جائیگا ناپاک نہ ہوگا اگرچہ
بے طہارت ہو یا ناپاک ہو حایض ہو یا مومن ہو یا کافر ہر حالت میں سو نہ ناپاک رہتا ہے اسکے بعد
ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی ناپاک ہو
اور موسم گرما میں ہوا چلتی ہو جس سے اُسے پسینہ آوے اور وہ پسینہ اُسکے کپڑوں میں لگے تو کیا کپڑے ناپاک
ہو جاتے ہیں آپنے جواباً فرمایا ناپاک نہ ہونگے اور نہ لعاب دہن ناپاک ہے بیٹے اگر جنب کا تھوک کپڑے
پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہوگا۔ بعدہ ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ کے سنا ہے
کہ جب بوجہ زلت حضرت آدم علیہ السلام بہشت برین سے دنیا میں اُتارے گئے اور اتفاق صحبت حضرت
حوا علیہا السلام سے ہوا حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اُٹھیئے
اور غسل فرمایئے۔ حضرت نے غسل کیا خوشی اور فرحت حاصل ہوئی آپنے کہا کہ اے بھائی جبریلؑ کیا
اسکی مزدوری اور مکافات بھی ہے حضرت جبریل نے جواب دیا بیشک بہت بڑا ثواب ہے بدلے ہر ایک
بال کے جو آپکے کالبد مبارک میں ہے ثواب عبادت ایک سال کا ملیگا اور بتعداد ایک ایک قطرہ کے
خدا تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کریگا جو تا قیامت یاد خدا میں زمزمہ مصروف رہیگا اور ثواب اُس
فرشتے کی عبادت کا آپکو ملیگا اُسکے بعد حضرت آدمؑ نے دریافت فرمایا کہ اے بھائی جبریل یہ ثواب خاص میرے
ہی لئے مخصوص ہے یا میری اولاد کے واسطے بھی۔ حضرت جبریلؑ نے جواب دیا یہی ثواب آپکی اولاد کے
واسطے بھی ہے جو مسلمان ایمان دار ہوں جب غسل حلال سے کرینگے وہ بھی سارا ثواب مذکورۂ بالا پاینگے
جب حضرت خواجہ بزرگ نے ان فوائد کو تمام کیا آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا یہ نعمت عظمیٰ صرف
اُنہی لوگوں کے لئے ہے جو غسل حلال سے کرتے ہیں لیکن ایک بڑا گروہ ہے کہ وہ اس دولت سے بے بہرہ ہے اور
غسل اُسکا اکثر حرام سے ہوتا ہے جب کوئی انمیں سے غسل حرام سے کرتا ہے اللہ اُسکے نامہ اعمال میں گناہ ان
یکسالہ ثبت فرماتا ہے اور اُسکے ہر قطرے سے ایک ایک دیو پیدا ہوتا ہے کہ وہ تا قیامت زندہ رہکر یہ اعمال جو
کرتا ہے اور یہ سب اُس زنا سے غسل کرنیوالے کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا دل شرع
چلنے والوں راہ شریعت کا یہ ہے کہ جب آدمی شریعت قائم کرے اور کوئی بات خلاف شریعت اُس سے ظہور

تب وہ دوسرے پایہ پر پہنچے گا جسکا نام طریقت ہے جب وہ اسمیں ثابت رہے جیسے کہ طریق
طریقت ہیں بجالاوے اور اُنسے تجاوز نہ کرے درجۂ معرفت میں پہونچیگا جب درجہ معرفت میں
پہونچا اُسجگہ شناخت اور آشنائی ہوتی ہے جب اسمیں بھی پورا اُترا تو آگے اُسکے مرتبہ حقیقت کا ہی
جب اس مرتبہ میں پہنچا جو کچھ طلب کریگا پائیگا۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ کی زبانی مینے سُنا وہ
فرماتے تھے کہ عارف وہ ہے جو تمام مقامات طے کرکے مقام فردانیت میں پہونچے کہ سب سے بیگانہ
ہوجاوے اُسیوقت یہ ذکر فرمایا کہ نماز خدائے تعالیٰ کی امانت ہے اُسکے بندوں کے پاس پس بندوں کو
لازم ہے کہ اُسکو ایسا رکھیں جیسا رکھنے کا حق ہے اور کوئی خیانت اُسمیں نہ کریں بعدہ ارشاد
فرمایا جب آدمی نماز پڑھے اُسے لازم ہے کہ رکوع وسجود کامل کرکے شرائط تمام بجالاوے اور ارکان
نماز کا خوب خیال رکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب آدمی نماز کو بصحت
ارکان ادا کرتا ہے فرشتے اُس کی نماز کو آسمان پر لیجاتے ہیں اُسوقت اُس سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے
جس سے دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں پھر اُس نماز کو عرش کے تلے لیجاتے ہیں حکم ہوتا ہے سجدہ
کرو بخشش چاہو واسطے اُس نماز پڑھنے والیکے جسنے تجھے بصحت ارکان ادا کیا ہے یہ فوائد بیان کرکے
حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا افسوس ہے اوپر حال اُن لوگوں کے جو ارکان نماز
پورے طور پر ادا نہیں کرتے اور اُسکے ادا کرنے میں دیر کرتے ہیں جب فرشتے اُنکی نماز کو اوپر لیجاتے
ہیں دروازہ آسمان کھل جاتا ہے فرمان ہوتا ہے کہ اس نماز کو اوپر نہ لیجاؤ واپس لیجاؤ اور اُس پڑھنیوالے
والے کے مونھ پر ماردیں نماز زبان حال سے کہتی ہے افسوس ضایع کیا تونے اسکے بعد حکایت بیان فرمائی
کہ ایک وقت مینے بخارا میں دستار بندوں کی زبانی یہ حکایت سُنی کہ پیغمبر خدا صلعم نے ایک آدمی کو جو نماز پڑھ رہا
تھا دیکھا کہ وہ ارکان نماز پورے طور پر ادا نہ کرتا تھا آپ یہ دیکھکر اُسکے متصل ٹھیرے جب وہ نماز سے فارغ
ہوا آپنے فرمایا تم کب سے ایسی نماز پڑھتے ہو اُسنے جواب دیا یا رسول اللہ میں قریب چار سال سے اسیطرح نماز
پڑھتا ہوں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر آنسو بھر لائے اور اُس شخص سے فرمایا کہ تونے اپنی عمر ضایع کی
اگر تو میاں ان چار برس کے مرتا تو میری سنت پر نہ مرتا اسکے بعد فرمایا مینے حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس

سرور کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے روز انبیا اور اولیا و دیگر مسلمان اگر پرسش نماز مین کامل نکلے تو چھوٹ گئے دوزخ کی آنچ سے بچے اور جو اسمین کامل نہوا دوزخ مین گیا۔ اسکے بعد بیان فرمایا کہ پیر اگندا ایک شہر مین ہوا جسکا نام مجھے فراموش ہوگیا ہے الاشام کے نزدیک ہے۔ اس شہر کے پاس ایک غار تھا ایک بزرگ اُسمین سکونت پذیر تھے نام نامی اُن کا شیخ محمد الواحد غزنوی تھا۔ خوف اور ہیبت الہی نے اُنکے بدن پر گوشت و پوست تک باقی نہ چھوڑا تھا صرف ہڈیان ہی باقی تھین ایک سجادہ پر متمکن تھے دو شیر دروازہ کی چوکسی کرتے تھے مین اُنکی ملاقات کیواسطے گیا اُن دونون شیرونکی ہیبت سے اندر جانے کی ہمت نہ پڑی شیخصاحب نے مجھے دیکھا فرمایا اندر آؤ اور مت ڈرو مین یہ سنکر اندر گیا اور زمین ادب چوم کر بیٹھا پہلی بات جو آپنے فرمائی یہ تھی کہ جب تم ہی قصد کسی چیز کا نکروگے وہ بھی تمہارا قصد نکریگی۔ پھر فرمایا جس کے دل مین خوف خدا ہوتا ہے ہر چیز اُس سے ڈرتی ہے شیر کی کیا اصل ہے جو اُس سے نڈرے۔ الغرض اسطرح کے بہت سے لطائف بیان فرمائے پھر فرمایا اے درویش کہان سے آنا ہوا ہے مین نے جواب دیا بغداد سے آتا ہون فرمایا خوش آئے لیکن مناسب ہے کہ درویشونکی خدمت کرتے رہو کہ تمکو بھی مذاق درویشی حاصل ہو مجھے کئی برس اس غار مین رہتے ہوئے گزر گئے تمام دنیا سے عزلت اختیار کرکے اس غار مین چھپا بیٹھا ہون ایک بات سے ایسا ڈرا ہون کہ رات دن روتے گزرتا ہے مینے پوچھا حضرت وہ کونسی بات ہے فرمایا نماز ہے جسوقت ادا کرتا ہون ادا کرنے کے بعد مجھے بہت بڑا خوف معلوم ہوتا ہے مبادا کوئی شرط فروگذاشت ہوگئی ہو اور میری اسقدر محنت اکارت جا کر یہی نماز موجب عتاب ہو پس اے درویش اگر اپنے تئین حق نماز سے عہدہ برا کیا بہت بڑا کام کیا ورنہ عمر مفت رائگان کی۔ اسکے بعد ارشاد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کوئی گناہ بہت بڑا خدا تعالے کے نزدیک ارکان نماز کو پورے طور پر ادا نکرنے سے زیادہ نہین ہے جو شخص نماز کا حق ادا نکریگا جگہ اُسکی زبانیہ ہوگی جو دوزخ مین ایک بڑا سخت مکان ہے اور تم جو مجھے بغیر گوشت و پوست کے دیکھتے ہو یہ اسی سبب سے ہے مجھے کچھ معلوم نہین خدا تعالے میری نماز قبول فرماتا ہے یا نہین یہ بیان فرماکر مجھے ایک سیب دیا اور فرمایا کوشش کرو کہ عہدہ نماز سے باہر آؤ اگرچہ ہم

آئے رستگار ہوئے ورنہ کل بروز حشر شرمساری ہوگی جس سے کسیکو منہ نہ دکھلا سکوگے اسکے بعد حضرت
خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا اے درویش نماز ستون دین ہے اور رکن ستون نماز
ہے اگر ستون قایم رہیگا گھر کھڑا رہیگا جب ستون ہی نکل جائیگا گھر گر پڑیگا پس جسنے نماز میں خلل ڈالا اسنے اپنے
دین واسلام کو خراب کیا۔ اسکے بعد فرمایا شرح صلوٰۃ مسعودی میں امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالے
نے ایسی تاکید اکید کسی اور چیز کی نہیں فرمائی جیسی نماز کی فرمائی ہے۔ آسکے بعد فرمایا امام جعفر صادق
رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالے نے قرآن شریف میں جا بجا نصیحتیں کی ہیں بعضی بطور خطاب
اور بعضی بطور مدح اور بعضی بسبیل ترغیب و تحریص بعض خوف دلانیوالی ہیں اور نماز کے واسطے حق تعالے
عزوجل نے سات سو مرتبہ فرمایا ہے کہ قائم رکھو نماز جو ستون دین کا ہے۔ پھر فرمایا تفسیر معروف
کرخی میں لکھا ہے کہ بروز حشر پچاس جگہ ٹھیراؤ کی ہونگی وہاں پچاس چیزوں کا حساب ہوگا
اگر وہاں سب سے بندہ پار اُتر گیا بچ ورنہ دوزخ میں جائیگا۔ سب سے زیادہ سخت جگہ ٹھیراؤ کی نماز کے
حساب کی جگہ ہے جو اس سے بچ وہ بچا اسکا دوسرا موقف ہے وہاں نماز فریضہ کا حساب ہوگا اگر اسکے عہدہ سے
برآیا تبھی نجات ہے ورنہ نکموں کے ہمراہ دوزخ بھیجا جائیگا دوسرے موقف سے بچے ہوئے تیسرے
ٹھیراؤ کی جگہ جائینگے وہاں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں کی پوچھ ہوگی۔ اگر وہاں بچا بچا ورنہ نکموں
کے ہمراہ رسول کے روبرو بھیجا جاوے گا کہ یہ آپکا امتی ہے جسنے آپکی سنن ادا نہیں کیں جب آپ یہ بیان
فرما چکے ہائے ہائے کرکے روئے اور فرمایا افسوس ہے اُس شخص پر جو بروز قیامت آپ سے شرمندہ
ہو اُسکی جگہ کہاں ہوگی جو آپ سے شرمندہ ہوگا کہاں جائیگا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
خاموش ہو رہے مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علے ذالک ❊

مجلس سوم۔ روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی چند نفر درویش سمرقندی آئے ہوئے
تھے حضوری میں باریاب ہوئے اسکے بعد مولانا بہاؤالدین بخاری جو ملازم صحبت حضرت خواجہ تھے
آئے اور بیٹھے اسکے بعد شیخ احمد کرمانی تشریف لائے اور اپنی جگہ قیام پکڑا گفتگو اس امر میں واقع ہوئی
کہ نماز میں تاخیر کرنی چاہیئے یا تقدیم آپ نے ارشاد فرمایا زہے سعادت اُن مسلمانوں کی جو نماز کیوقت

ہیں تاخیر نہیں کرتے وقت مقررہ پر ادا کرتے ہیں اور ہزاروں افسوس اُن مسلمانوں پر جو بندگی مولا میں تقصیر کرتے ہیں اسکے بعد فرمایا میرا گذر ایک شہر میں جسکا نام مجھے یاد نہیں رہا اُس شہر کے مسلمانوں کی رسم تھی کہ نماز کے وقت آنیسے پہلے تیاری نماز میں مصروف ہوجاتے تھے اور انتظار جماعت و وقت کرتے تھے میںنے اُن لوگوں سے دریافت کیا کیا بات ہے ؛ جو تم لوگ وقت نماز سے پہلے ہی مستعد ہوجاتے ہو جواب دیا اسکا سبب یہ ہے کہ جب وقت نماز آوے ہم سب فوراً نماز میں مصروف ہو کر ادا کریں اور جو ہم پیش از وقت مستعد نہ ہونگے لامحالہ طیاری کرنے میں دیر لگے گی شاید وقت تنگ ہو جاوے یا گذر جاوے ہم لوگ قیامت کی شرمندگی سے ازحد خائف ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مبادا ایسا امر سرزد ہو جائے کہ پیغمبر ؐ کے روبرو جانیسے شرمندگی حاصل ہو کہ پیغمبر صلعم کا فرمودہ ہے جلدی کرو توبہ کرنے میں قبل اس سے کہ تم کو موت آوے اور جلدی کرو نماز پڑھنے میں شاید وقت فوت ہوجاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب روضہ میں جو مصنفہ امام یحییٰ حسن زندوسی کی ہے یہ لکھا دیکھا ہے اور اپنے اُستاد مولانا حسام الدین محمد بخاری کو فرماتے سُنا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بزرگترین گناہوں میں جمع کرنا دو نماز و نکا ہے کہ دو وقت کی نماز ایک وقت ملا کر پڑھے بعدہ ارشاد فرمایا ایک دفعہ میں حضرت عثمان ہرونی قدس سرہ کی خدمتمیں حاضر تھا آپ فرماتے تھے کہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تاخیر کرے نماز عصر میں آفتاب ڈوبنے تک یا اُسوقت تک کہ رنگ آفتاب کا متغیر ہوجائے اُسکے حال پر صد ہزار افسوس ہے پس سب یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی وقت مقرر فرمادیجئے آپنے ارشاد فرمایا وقت یہی ہے کہ تغیر رنگ آفتاب میں نہ ہوا ہو اور روشن ہے اپنے رنگ پر یعنے زردی نہ ہو موسم گرما میں اور موسم سرما میں یہی حکم ہے کہ اسکے بعد ارشاد فرمایا ہدایہ میں یہ حدیث درج ہے کہ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز صبح اُسوقت پڑھو کہ روشن تر ہو تمہیں زیادہ ثواب ملے گا اور دوبارہ نماز پیشین یعنے ظہر کے یہ حکم ہے کہ موسم گرما میں تاخیر کرو کہ ہوا ٹھنڈی ہوجاوے یہ حکم صرف موسم گرما کے لئے ہے اور موسم سرما کے لئے وہی معمولی حکم ہے جب زوال ہوجاوے نماز ظہر ادا کرو اسی موقع پر آپنے ایک دوسری حدیث پیش کی

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ موسم گرما میں نماز اسوقت پڑھو کہ خنکی آنے لگے کیونکہ شدت گرمی دوزخ کے جوش
کھلنے سے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت بایزیدؒ کی نماز صبح قضا ہو گئی آپ اتنا روئے
کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید یہ جو اس گریہ وزاری کے حق تعالیٰ نے ہزار نمازوں کا ثواب تمہارے
نامہ اعمال میں درج فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں وقت کی نماز دائمی طور سے اُسکے
وقتوں پر پڑھتا رہے قیامت کے روز نماز اس شخص کے آگے آگے روانہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز نہ پڑھی اُسکے ایمان نہ تھا یعنے جو
نماز نہ پڑھے اُسکے ایمان نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت خواجہ عثمان ہرونی رح سے منقول ہے کہ
امام زاہدؒ نے تفسیر آیۃ کریمہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ میں تحریر فرمایا ہے
کہ ویل ایک کنواں یا میدان دوزخ میں ہے اُس سے زیادہ کسی دوزخ میں عذاب نہیں ہے اور
وہ عذاب اُن لوگوں کے واسطے ہوگا جو نماز کو اُسکے وقت پر نہیں پڑھتے اور ویل کی تفسیر میں امام زاہدؒ
نے فرمایا کہ ویل نے سختی عذاب سے نالاں ہو کر ستر ہزار مرتبہ بارگاہ الٰہی میں عذر کیا کہ بار خدایا اتنا سخت
عذاب کن لوگوں کے لئے ہے فرمان ہوا کہ واسطے اُن لوگوں کے ہے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے
اور قضا کرتے ہیں اسکے بعد فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نماز مغرب ادا کی اور آسمان کو
دیکھا تارے نکل پائے آپ گھر چلے گئے اور اُسکی کفارت میں غلام آزاد کیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ
آفتاب کے ڈوبتے ہی نماز مغرب پڑھنی سنت ہے اور دیر پڑھنی مکروہ ہے اسکے بعد گفتگو درباره صدقہ
ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے حق سبحانہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسکے
اور دوزخ کے درمیان سات پردے کھڑے کردیگا کہ راہ درمیان ہر پردہ کے پانچ پانچ سو برس کی
ہوگی اسکے بعد گفتگو قسم کھانیکے باب میں آئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جھوٹی قسم کھاتا ہے اپنے خان
مال کو ویران کرتا ہے کہ خیر و برکت کا اسکے گھر سے اُٹھا لیتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ مینے جامع
مسجد بغداد میں مولانا عماد الدینؒ کو جو بڑے بزرگ تھے وعظ میں یہ کہتے سُنا کہ ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے حضرت
[illegible] دوزخ کا بیان فرمایا کہ اے موسیٰ دوزخ میں ایک مکان بنایا گیا ہے کہ نام اُسکا ہاویہ ہے

اور یہ ہاویہ ساتوین دوزخ مین بڑے سخت عذاب کی جگہ ہے اندھیرا شک شب یجور سانپ اور بچھو سے بھرا ہوا ہے اور بستر اُسمین پتھر ہین کہ ہر روز گرم کئے جاتے ہین اے موسیٰ اگر ایک قطرہ اُس تکلیف کا دنیا مین پڑے تمام دنیا کا پانی سوکھ جائے اور پہاڑ پگھل کر بہ جائین اور گرمی سے ستون ہمیشہ پھٹ پڑین اے موسیٰ یہ عذاب دو گروہون کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایک واسطے ان لوگون کے جو نماز نہین پڑھتے اور دوسرے واسطے اُس گروہ کے جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہین۔ اسکے بعد فرمایا محمد اسلم طوسیؒ نام ایک بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ اُنھون نے بحالت بیہوشی قسم یاد کی جب ہوشیار ہوئے لوگون سے پوچھا کیا مین نے قسم کہائی جواباً عرض کیا ہان آپنے قسم کھائی ہے فرمایا اب میر نفس نے سرکشی کی یہی قسم خدائے بزرگ کی کھائی اب پھر کھائیگا جب عادت ہو جائیگی روز کھانے لگیگا ابمیں قسم کھائی جب تک زندہ رہونگا کسی سے بات نکرونگا۔ اس واقعہ کے بعد چالیس برس تک زندہ رہے اور اس قسم کا ایسا حق نبھایا کہ کسی سے کبھی بات نہ کی۔ مولف کتاب حضرت خواجہ قطب صاحب قدس سرہ فرماتے ہین کہ بیٹے حضرت خواجہ بزرگ سے دریافت کیا کہ جب انہین کسی قسم کی احتیاج ہوتی ہوگی وہ کسطرح رفع فرماتے ہونگے حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ بذریعہ ارشارہ کے رفع حاجت کرتے تھے یعنی بذریعہ اشارہ احتیاج ظاہر کرتے تھے جب حضرت خواجہ بزرگ نور اللہ قدہ نے یہ فوائد بیہ تمام کئے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعاگو و خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئی۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ٭

مجلس چہارم

روز دوشنبہ سعادت قدمبوسی میسر ہوئی اُس روز شیخ شہاب الدین عمرؒ خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باخرزیؒ واسطے ملاقات کے تشریف لائے تھے گفتگو اس بارہ مین ہوئی کہ محبت مین صادق کون ہے آپنے ارشاد فرمایا صادق محبت مین وہ ہے کہ جب بلا دوست کی جانب سے آوے اُسے نہایت خوشی سے قبول کرے۔ اسکے بعد شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے کہا کہ عالم شوق و اشتیاق کا اُسپر اسطرح غالب ہو کہ ہزار ہا تیغ اُسکے سر پر مارین تو خبر نہو اس کے بعد خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ اگر ذرہ ذرہ

کر کے جلا یا جاوے یہانتک کہ راکھ ہو جاوے اور دم نہ مارے وہی صادق ہے بعد اسکے شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ ہمیشہ اُسے صدمے پہونچتے رہیں اور وہ مشاہدہ دوست میں سبکو بھولا رہے اور کوئی اثر اُسپر پیدا نہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ تقویٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قول آخری شیخ سیف الدین باخرزی کا شہاب القول دم شیخ شہاب الدین ہے کیونکہ میں نے آثار اولیا میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ رابعہ بصری اور حسن بصری اور مالک بن دینار اور خواجہ شفیق بلخی رح بصرہ میں ایک جا جمع تھے اور یہی ذکر ہو رہا تھا حضرت مالک بن دینار رح نے صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ جو بلا اور جفا دوست کی طرف سے پہونچے وہ اُسمیں راضی رہے۔ رابعہ بصری نے فرمایا اس سے زیادہ اور ہونا چاہیئے تب خواجہ شفیق بلخی رح نے فرمایا کہ دوستی مولا میں صادق وہ شخص ہے اگر اُسے ماریں اور ذرہ ذرہ کر ڈالیں تو بھی اُسے خبر نہو۔ پھر حضرت حسن بصری رح نے فرمایا کہ صادق دوستی مولا میں وہ ہے کہ جب اُسے دُکھ یا درد پہونچے وہ اُسپر صبر کرے۔ رابعہ بصری رح نے فرمایا کہ خواجہ اس سے بوئے منی آتی ہے۔ بعد اسکے حضرت رابعہ بصری رح نے فرمایا دوستی مولا میں صادق وہ ہے جب اُسے دُکھ یا درد پہونچے وہ اُسمیں بھی اُسے بھولے وہ بڑا صادق ہے تب خواجہ حسن رح نے فرمایا مجھے بھی اقرار ہے اور شیخ سیف الدین رح باخرزی نے کہا سخن محبت میں یہی ہے۔ اسکے بعد گفتگو خندہ کرنے کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل خندہ قہقہہ ہے کہ ایک گناہان کبیرہ میں سے ہے اور درمیان اہل سلوک کے خندہ قہقہہ کو کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپنے فرمایا اول بازی خندہ اور قہقہہ ہے۔ اور قبرستان میں ہنسنا منع آیا ہے کہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کھیل اور کود کی پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے جب آدمی کا گذر قبرستان میں ہوتا ہے مردے زبان حال سے کہتے ہیں کہ اے غافل اگر تجھے وہ بات معلوم ہوتی جو ہمپر گزری اور تجھپر پیش آنیوالی ہے ہر آئینہ گوشت و پوست تیرا گھل جاتا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک وقت ملک کرمان میں شیخ احد الدین کرمانی کے ہمراہ مسافرت میں تھا ایک بزرگ کو دیکھا جو بڑے صاحب نعمت اور مشغول تھے میں نے ایسا مشغول اور کسیکو نہیں دیکھا۔ الغرض ہم اُنکے پاس گئے سلام عرض کیا۔ دیکھا تو اُنکے بدن میں صرف روح ہی باقی تھی گوشت و پوست بالکل نتھا وہ ایسی

بہت کم کرتے تھے ہم نے ارادہ کیا کہ اُن سے دریافت حال کریں کہ آپ کا ایسا حال کیوں ہے انہوں نے
روشن ضمیری سے ہمارا ارادہ دریافت کیا اور ہمارے سوال کرنے سے پہلے اپنا حال بیان کرنا شروع
کیا کہ اے درویش ایک روز میں مع اپنے ایک دوست کے قبرستان میں گیا اور وہ متصل ایک قبر کے
ٹھیرے قضارا اُس جوان سے کوئی بات لہو و لعب کی سرزد ہوئی مجھے ہنسی آئی بمجرد ہنسنے کے اُس
قبر میں سے جس پر میں بیٹھا تھا آواز آئی کہ اے غافل جس کو ایسا سخت مکان درپیش ہوا اور جس کا
حریف ملک الموت ہوا اور اس خاک میں سانپ اور اژدہے اُس کا گھر ہوئے ہنسی سے کیا سروکار ہے
جونہی میں نے یہ بات سُنی آہستہ سے اُٹھا اور اپنے دوست کو وداع کیا اور وہ اپنے گھر گیا میں اس غار
میں آیا اور سکونت اختیار کی اُس روز سے مجھے بڑی ہیبت ہے اور اس خوف سے میری جان گھلی
جاتی ہے آج چالیس برس ہوئے کہ نہ میں ہنستا ہوں اور نہ میں نے شرمندگی سے سر اُٹھا کر آسمان کو دیکھا ہے
کل روز قیامت ہوگا وہاں کیونکر مونہہ دکھلاؤں گا اس کے بعد فرمایا ایک بزرگ عطا سلمی نام تھے چالیس
برس انہوں نے بھی آسمان نہ دیکھا تھا شب و روز زار قطار روتے تھے لوگوں نے سقدر رونے کا سبب
دریافت کیا آپ نے جواب دیا قبر اور قیامت کے ڈر سے میرا یہ حال ہے اس کے بعد پوچھا آسمان کیوں نہیں
دیکھتے۔ فرمایا مجھے شرم آتی ہے میں نے گناہ بہت کئے اور مجالس میں قہقہے بہت لگاتے ہیں اس سبب سے
آسمان نہیں دیکھتا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خواجہ فتح موصلی کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ بڑے
بزرگ علامہ عصر تھے۔ آٹھ سال سے اسقدر روتے تھے کہ گوشت ان کے رخساروں کا بہ گیا تھا
جب اُنہوں نے انتقال فرمایا لوگوں نے خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا
سلوک کیا فرمایا مجھے بخشدیا جس وقت مجھے عرش کے تلے لے گئے میں نے نہایت ادب سے ڈرتے ڈرتے
اور کانپتے ہوئے سجدہ کیا خطاب ہوا اے فتح موصلی تو کیوں روتا ہے کیا مجھے غفار نہ جانتا تھا میں نے
پھر سجدہ کیا اور عرض کیا اے بار الٰہی وہ کون شخص ہے جو تجھے غفار نہ جانتا ہو مگر میں ضغطہ گور و
ہیبت قبر و سختی ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا کہ اس تنگ گڑھے میں نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا
اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جب تو ان اسوقت ڈرا ہم نے سب خوف کے مقامات سے

پناہ دی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ملک سیستان میں بہمراہی حضرت خواجہ عثمان ہرونی کی مسافرت میں تھا ایک روز ہم ایک صومعہ میں پہونچے اُسمیں شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانی رہتے تھے عبادت زیادہ مشغول تھے میں کئی روز اُن کی خدمت میں رہا جو کوئی اُنکے صومعہ میں آتا محروم نجاتا آپ اندر تشریف لیجاکر کوئی شے لاکر دیتے اور فرماتے کہ میرے حق میں دعائے خیر کرو کہ ایمان اپنا سلامت گور میں لیجاؤں الغرض وہ بزرگوار جب حال سختی قبر و موت کا سنتے بید کی مانند کانپتے اور آنکھوں سے خون روانہ ہونے لگتا گویا چشمہ پانی کا ہے آپکا گریہ سات رات دن بند نہوتا۔ آپ اُن کو دیکھ دیکھ کر روتے تھے اُنکے رونے سے رونا آتا تھا جب رونے سے فارغ ہوئے اور سلوک پکڑا تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عزیز جسکو موت آنیوالی ہو اور حریف اُسکا ملک الموت ہو اُسے سونے ہنسنے خوشدل رہنے سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے عزیز اگر تمہیں ذرا حال ان لوگوں کا جو زیر خاک سوتے ہیں اور ایسی کوٹھڑی جسمیں سانپ بچھو بھرے ہوئے ہیں اور وہ اُس میں قید میں معلوم ہو جائے تو اسکے دریافت کرتے ہی ایسے پگھل جاؤ گے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک وقت میں اور ایک بزرگ کامل شہر بصرہ کے قبرستان میں بیٹھے تھے ہمارے متصل ایک مُردے کو عذاب گور ہو رہا تھا اس بزرگ نے جب یہ حال دیکھا زور سے نعرہ مار کر زمین پر گر پڑے ہم نے اُٹھانا چاہا معلوم ہوا کہ جان قالب سے پرواز کر گئی ہے پھر تھوڑی دیر میں بدن اُنکا پانی ہو کر بہنا پیدا ہو گیا ایسا خوف اُنہیں دیکھا تھا کسی اور میں نہیں دیکھا اور نہ سُنا اسکے بعد ارشاد فرمایا مجھے بھی اُس روز سے سخت خوف اور ہیبت دامنگیر ہے یہ حکایتیں میں نے بعد تم لوگوں کے بیان کی اے عزیز دنیا سے اتنا مشغول مت ہو کہ حق سے بازرہو جب یہ فرما چکے ۔۔۔۔ اپنے سامنے تھے مجھے عنایت فرمائے اور آپ رونے لگے جب ہیبت کا غلبہ زیادہ ہوا حضرت خواجہ بزرگ نے چیخیں مار کر رونا شروع کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا یہ مسئلہ نہایت سخت ہے جو بچا وہی بچا اسکے بعد ارشاد فرمایا قبرستان میں قصداً روٹی کھانا یا پانی پینا یا کسی قسم کا فواکہ کھانا گناہ کبیرہ ہے اسکے بعد شیخ مرید کو وہ کے مطابق حکایت بیان فرمائی کہ کتاب روضہ مصنفہ حضرت امام یحیی حسن زندوسی میں لکھا ہے کہ پیغمبر

صلعم نے فرمایا ہے مَنْ اَکَلَ فِی الْمَقَابِرِ طَعَامًا اَوْ شَرِبَ مَاءً فَھُوَ مَلْعُوْنٌ اَوْ مُنَافِقٌ یعنی جس شخص
نے کھایا قبرستان مین کھانا یا پیا پانی وہ ملعون ہے یا منافق ہے اسکے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رح
کی حکایت بیان فرمائی کہ آپنے قبرستان مین ایک طائفہ مسلمانون کا دیکھا جو کچھ کھا رہے اور پانی
پی رہے تھے آپ اُن کے نزدیک تشریف لیگئے اور کہا اے لوگو تم منافق ہو یا مسلمان یہ بات اُنہین
گران معلوم ہوئی چاہا کہ آپکو ایذا پہونچائین آپنے فرمایا یہ بات مین نے اپنے دل سے نہین کہی پیغمبر خدا
صلعم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین کھانا کھاوے یا پانی پی وے وہ منافق ہے کسواسطے قبرستان
مقام ہیبت وعبرت ہے اس خاک مین کتنے مثل تمہارے اور کتنے تمسے افضل مدفون ہین چیونٹیون نے
اُنہین کھالیا ہے اُنکی خوبصورتی خاک مین خاک سے یکسان ہوگئی ہے یہ وہ لوگ ہین کہ ہم تم زندون
نے اپنے ہاتھ سے زمین مین سونپا ہے پھر تمہارا دل کیونکر گوارا کرتا ہے ایسی جگہ کھاؤ پیو آپ یہ فرماکر
خاموش ہو رہے اِن باتونکا اثر اُن لوگون کے دلونپر کچھ ایسا پڑا کہ فی الفور توبہ کی اور گستاخی معاف
کرائی اور مدت العمر اپنی توبہ پر ثابت رہے اسکے بعد دوسری حکایت متضمن اسی معنی کے بیان
فرمائی کہ کتاب ریاحین مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلعم کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو ہنسی اور ٹھٹھے مین
مشغول تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا اور سلام کیا وہ لوگ آپکو دیکھتے ہی واسطے تعظیم کے کھڑے
ہوگئے آپنے اُنسے فرمایا کہ اے بھائیو کیا تم موت سے نڈر ہوگئے ہو سب نے متفق اللفظ ہوکر بیان
کیا خبر یا رسول اللہ موت سے کون نڈر ہوسکتا ہے آپنے فرمایا جو موت سے ڈرے اُسے ہنسنے اور قہقہہ
مارنے سے کیا کام یہ نصیحت رسالت پناہ کی اُن لوگون پر ایسی کارگر ہوئی کہ آئندہ کسی نے اُنکو ہنستے
نہ دیکھا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ نے بیان فرمایا کہ اسقدر انبیاؤ اور اولیاؤن نے جو
دنیا کو ہیچ جانا اور اُنپر لعنت کی اُسکا سبب یہ ہے کہ ہیبت گور اور خوف مرگ اُنپر طاری تھا اسکے
بعد ارشاد فرمایا تیسرا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تحریر فرماتے ہین ایک بھائی مسلمان کو ایذا پہونچانا
ہے اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہین چنانچہ قرآن شریف مین حق تعالے فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا یعنی جو لوگ ایذا دیتے ہین مسلمانون کو ناحق

پس تحقیق وہ باندھتے ہیں بہتان اور گناہ بڑا یہ بہتان باندھنا یعنی بلا وجہ ایذا دینی بھائی مسلمان کو موجب سخت ناراضی خدا کا ہے اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ایک بادشاہ نے دروازہ ظلم اور تعدی کا بندگان خدا پر کھولا تھا یہانتک کہ بلاوجہ ہلاک کرنا اور عذاب دیتا مدت بعد وہی بادشاہ ظالم مسجد کنکری واقع بغداد کے متصل نظر پڑا سر کے بال بکھرے ناک آنکھیں پڑی۔ دولت اور حشمت اس سے برگشتہ تھی ایک شخص نے اسکو پہچانکر پوچھا کیا تو وہی بادشاہ ہے جو مکہ شریف میں لوگوں پر ظلم کرتا تھا اسنے شرمندہ ہوکر کہا ہاں میں وہی ہوں تم نے مجھے کیونکر پہچانا۔ جواب دیا میں نے تجھے اسوقت حالت دولت و نعمت میں دیکھا تھا اسوقت تو نے دروازہ ظلم اور تعدی کا لوگوں پر کھول رکھا تھا خدا کا خوف مطلق نکرتا تھا۔ اس نے جواب دیا بیشک میں اسوقت بموجب بندگان خدا کو ستاتا تھا اور پیر ظلم روا رکھتا تھا یہ اسی ظلم کی سزا ہے۔ اسکے بعد آپ نے حکایت بیان فرمائی کہ جسوقت میں بغداد میں تھا دجلہ کنارے ایک صومعہ میں گیا اسمیں ایک بزرگ مقیم تھے میں نے سلام کیا انھوں نے اشارہ سے جواب دیا بیٹھ جانیکو ارشاد فرمایا میرے بیٹھ جانے پر تھوڑی دیر بعد مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا مجھے پچاس سال ہوئے کہ خلق سے تنہائی اختیار کرکے یہاں بیٹھا ہوں جیسے تم سیاحت کرتے پھرتے ہو ابتدا میں میں بھی مسافرت کرتا تھا۔ اثنائے مسافرت میں میرا گذر ایک شہر میں ہوا۔ ایک مالدار شخص کو دیکھا بازاروں میں کھڑا ہوا خلق سے بھاؤ کرتا تھا اور نہایت سخت گیری عمل میں لاتا تھا اور اپنے گاہکوں کو بہت تکلیف دیتا تھا میں اسپر سے گذرا خاموش چلا گیا اسے کچھ نہ کہا ہاتف غیب نے آواز دی کیا ہو جاتا اگر تو خدا کے واسطے اسکو دنیا مردار سے باز رکھتا اور جھڑک دیتا کہ ایسا کام نکر شاید وہ تیرا کہا مان جاتا اور ظلم سے باز آتا جس روز سے میں نے یہ آواز سنی ہے نہایت شرمندہ ہوں اور اس صومعہ میں مسکن ہے کبھی اس سے باہر قدم نہیں نکالا مجھے اس بات کا بڑا خوف ہے کہ بروز حشر جب اس معاملہ سے پوچھا جائیگا تو کیا جواب دونگا پس میں نے اس تاریخ سے قسم کھائی کہ کہیں نہ جاؤنگا جو مجھے کوئی چیز نظر پڑے اور میں اسکی گواہی میں پکڑا جاؤں جب شام ہوئی غیب سے آبخورہ اور دو جو کی روٹیاں آئیں یہ چیزیں ہمارے سامنے ہوا میں پیدا ہوئیں

بیٹے اور اُس بزرگ نے باہم بیٹھکر افطاری کی جب میں روانہ ہونے لگا اُس بزرگ نے دو سیب مصلا کے نیچے سے نکال کر حوالے کئے میں روانہ ہو کر بغداد واپس آیا اسکے بعد ارشاد فرمایا جو تمام تر جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تحریر کرتے ہیں یہ ہے کہ جب بندہ نام باری تعالیٰ کا سُنے یا کلام اللہ پڑھے اُسکا دل نرم نہو اور زیادتی ایمان کی اُسکو حاصل نہو۔ ایسا ضرور ہونا چاہیئے اگر وہ عیاذاً باللہ لہو و لعب میں مشغول ہو تو نہایت درجہ خرابی کی بات ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ امام زاہدی نے اسکی تفسیر میں بیان فرمایا ہے مومن حقیقت میں وہ لوگ ہیں کہ نام خدا کا سُن کر انکا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اعتقاد بڑھ جاتا ہے اور جو شخص قرآن شریف پڑھنے میں ہنستا ہے اُسے تم تحقیق جانو کہ وہ منافق ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک روز میں ایک طائفہ پر گذرا کہ وہ ذکر خدا تعالے کا کر رہے تھے اور ہنستے جاتے تھے اور اُنکا دل خدا تعالیٰ کا نام سُننے سے نرم نہ ہوتا تھا میں ٹھہر گیا اور کہا یہ تیسرا گروہ منافقوں کا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابراہیم خواص ایسی جماعت پر گذرے جو بیٹھے ہوئے ذکر خدا تعالیٰ کا کر رہے تھے آپنے نام خدا تعالیٰ کا لیا بمجرد سُننے کے ایسا شوق پیدا ہوا کہ سات رات دن تک وجد میں بیہوش رہے جب ہوش آتا پھر خدا کا نام لیتے اور بیہوش ہو جاتے سات رات دن تک یہی کیفیت رہی جب ہوش کامل آیا تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز پڑھی سر سجدہ میں رکھکر یا اللہ اور پھر بیہوش ہو گئے اور جان بحق ہوئے۔ یہ ذکر فرما کر حضرت خواجہ بھی آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ دو بیتیں پڑھیں ؎ عاشق بہوائے دوست بیہوش بود ✤ وز یاد محبت خویش مدہوش بود ✤ فردا کہ بحشر خلق حیران ماند ✤ نام تو درون سینہ و گوش بود ✤ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی کئی درویش صاحب کمال آئے ہوئے تھے اُس زمانہ میں یہ بھی وہیں تھا ایک روز مجلس سماع میں قوالوں نے انہیں دو بیتوں کو کہنا شروع کیا اور اُن لوگوں کو اس رباعی کے سُننے سے ایسا اثر ہوا کہ سات روز تک ہم سب بیہوش رہے۔ جب قوال کچھ اور چھیڑنا چاہتے ہم انکو منع کرتے اور یہی رباعی کہلواتے ہنگام وجد دو درویش اُن صاحب کمالوں میں سے زمین پر گر پڑے خرقہ زمین پر

پڑا۔ اور جسم اُن کا غائب ہو گیا بعد فراغت ان بے بجا موتیوں کے حضرت خواجہ مشغول تلاوت ہوئے
تعلق اور دعا گو اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۝

مجلس پنجم روز شنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جلال اور شیخ علی سجزی اور خواجہ محمد چشتی اور بہت سے مشایخ صوفیائے عظام حاضر تھے گفتگو اس بارہ میں واقع ہوئی کہ دیکھنا پانچ چیزوں کا اگرچہ جداگانہ دیکھی جاویں عبادت ہے مذہب اہل سلوک میں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُن پانچ امور سے پہلا امر منہ دیکھنا ماں اور باپ کا ہے یہ عبادت فرزند کے واسطے بڑے ثواب کی عبادت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے ماں باپ کا مونہہ لوجہ اللہ دیکھے خدا تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال میں ثواب ایک حج مقبول شدہ کا ثبت فرماتا ہے اور جو فرزند اپنے والدین کی قدمبوسی کرے خدا تعالیٰ ہزار برس کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ عمال میں درج فرماتا ہے اور اُسکے کل گناہ بخشدیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق فاجر و مبتلائے آثام تھا۔ جب اُسنے انتقال کیا ایک شب لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان حاجیوں کے بہشت میں خراماں ہے۔ بڑا تعجب ہوا دریافت کیا یہ دولت کہاں سے حاصل ہوئی تیرا تو کوئی عمل اس لایق نہ تھا جواب دیا بیشک ایسا ہی حال ہے مگر تمہیں معلوم ہوگا کہ میری بوڑھی ماں تھی جب مکان سے باہر نکلتا اپنی ماں کی قدمبوسی کے بعد نکلتا وہ مجھے دعا دیتی خدا تیری مغفرت کرے اور ثواب حاجیوں کا دیوے خدائے عز و جل نے دعا میری والدہ کی قبول فرمائی مجھے بخشا اور میان حاجیوں کے جگہ عنایت فرمائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تمہیں یہ دولت عظمیٰ و نعمت علیا کیونکر حاصل ہوئی آپنے جواب دیا کہ جب میں لڑکا تھا شاید سات برس کا ہونگا مسجد میں پڑھنے جاتا تھا ایک روز یہ آیت میرے سبق میں آئی وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا تا آخر استاد سے اسکے معنے پوچھے جواب ملا فرمان الٰہی ہے کہ ماں اور باپ کی خدمت کرو جیسا کہ حق اُس کا ہے میں یہ سنتے ہی بستہ باندھ اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ماں آج کے روز میں نے یہ آیت پڑھی اور ایسا ہی سُنا۔ حکم ہے کہ تیری خدمت بجالاؤں والدہ سے بھی ایسا ہی عرض کیا اُن معظمہ نے میرے حق میں دوگانہ نماز پڑھ کر دعا کی اور خدا تعالیٰ کے سپرد کیا چند مدت اس دعا کی بدولت

حاصل ہوئی دوسرا سبب ایک اور ہوا موسم زمستان میں جب کہ برف گر رہی تھی بوقت شب والدہ کو پیاس لگی میں جاگتا تھا مجھ سے پانی مانگا حسب الارشاد پانی لیکر گیا اور دینا چاہا معلوم ہوا چونکہ آنکھ لگ گئی ہے بیٹھ جگانا ادب کے خلاف جانا اور یہ گوارا نہ کیا کہ پانی لیجاکر رکھدوں اور والدہ کو پیاسا سونے دوں یہ خیال کر پیالہ اپنے ہاتھ میں لے سرھانے جاکر کھڑا ہو گیا۔ پانی ہاتھ میں بسبب شدت سردی کے بستہ ہو گیا۔ اتنے میں والدہ کی آنکھ کھلی مجھ پر نگاہ پڑی بہت خوش ہوئیں درگاہ آلہی میں دعا کی کہ میرے لڑکے کو اپنے فضل و کرم سے بادشاہ اہل عرفان کیجو۔ یہ سب دولت اور نعمت جو معائنہ کرتے ہو اُسی دعا کا نتیجہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات ان باتوں میں سے دیکھنا قرآن شریف کا ہے یہ بڑی عبادت ہے شرح اولیا میں تحریر ہے جو شخص کلام اللہ پڑھتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے دو ثواب اسکے نامہ اعمال میں تحریر کئے جاویں ایک ثواب قرآن پڑھنے کا دوسرا قرآن شریف پر نظر کرنے کا اور ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں اُسکے نامہ اعمال میں لکھی جاوینگی اور دس دس بدیاں نیست ہونگی اسکے بعد مینے التماس کیا کہ مصحف کو اپنے ساتھ سفر میں یا لشکر میں لیجانا درست ہے یا نہیں ارشاد فرمایا زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں جب اسلام آشکارا نہیں ہوا تھا۔ قرآن شریف اپنے ساتھ بدیں خوف کہ کہیں کفار کے ہاتھ نہ پڑجائے اور وہ بے ادبی کریں نہیں لیجاتے تھے مگر جب اسلام آشکارا ہوا اور رونق پکڑی تب برابر اپنے ہمراہ لشکر و سفر میں لیجاتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا ایک شب میں کسی قصبہ میں مہمان ہوا جس مکان میں ٹھیرا تھا وہاں طاق میں قرآن شریف کا ایک ورق رکھا ہوا تھا مینے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے سونا نچاہیے پھر دل میں وسوسہ آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور بھیجدوں اور خود یہاں آرام کروں پھر خیال آیا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی جو اپنے آرام کے واسطے تبدیل جائے مصحف کروں؛ غرض اُسجگہ سے مصحف دوسری جگہ نہ بھیجا اور تمام شب جاگتا رہا جب میرا وقت پورا ہوچکا انتقال کیا مجھے اُسی ادب کے صدقہ سے جو مینے قرآن شریف کا کیا تھا حق تبارک وتعالےٰ نے بخش دیا اس کے بعد

ارشاد فرمایا مصحف میں نظر کرنے سے روشنائی چشم زیادہ ہوتی ہے اور کبھی وہ آنکھ دُ و دنیا میں مُبتلا
نہوگی اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ سجادہ نشین سجادہ پر بیٹھے تھے قرآن شریف آگے رکھا تھا
ایک نابینا آیا۔ اور عرض کی مدت گذری میری آنکھیں جاتی رہی ہیں بہتیرا علاج کیا کچھ فائدہ نہوا
اب آپکے پاس اسواسطے دعائے خیر کے لیے آیا ہوں دعا فرمایئے اُنہوں نے قبلہ رخ ہو کر فاتحہ پڑھی اور قرآن
شریف اُٹھا کر اسکی آنکھوں سے لگا فی الفور دونوں آنکھیں روشن ہوگئیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔
جامع الحکایات میں یہ حکایت درج ہے کہ زمانہ گذشتہ میں ایک شخص فاسق بدرجہ کمال تھا مسلمانوں نے
اسکے فسق سے نفرت پکڑی تھی اور ہمیشہ اُسکے مانع ہوتے تھے مگر وہ باز نہیں آتا تھا جب مرگیا تو
لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ تاج سر پر رکھے اور عمدہ کپڑے پہنے ہے فرشتوں کو فرمان بہشت میں
لیجانے کا ہوا ہے پوچھا تو فاسق تھا تجھے یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہوا اُسنے جوابدیا میرا یہ قاعدہ تھا کہ جہاں ورق
مصحف دیکھتا تھا اُٹھا لیتا اور اُسی جگہ ٹھیر جاتا اور نہایت ادب سے دیکھتا حقتعالی نے میرے تمام گناہ
معاف فرمائے اور یہ درجہ عطا فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تیسری بات اُن پانچوں میں سے علما کی
زیارت سے نجات زندگی جو شخص عالم کے چہرے کو محض ابتغاءً لوجہ اللہ دیکھتا ہے خدا تعالی اُس نظر
سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ فرشتہ اُسکے واسطے تا قیامت دعا مغفرت مانگے۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا جس شخص کے دلمیں دوستی علما اور مشائخ کی ہوگی خدا تعالی ہزار برس کی عبادت کا
ثواب اُسکے نامہ اعمال میں تحریر فرماویگا اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اُسے بروز حشر زمرہ علما میں
اُٹھائینگے اور مقام اُسکا علیین ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوی ظہیریہ میں مسطور ہے کہ پیغمبر صلعم
نے فرمایا ہے جو شخص عالموں کو بہت دیکھے اور انکی صحبت میں بیٹھے اور سات روز انکی خدمت کرے
حقتعالی اُسکے تمام گناہ معاف فرماتا ہے اور نیکیاں سات ہزار برس کی اُسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی
ہیں اور یہ حکایت بیان فرمائی قبل ازیں ایک آدمی تھا جو ہمیشہ عالموں یا مشائخوں کو دیکھتا اپنا منہ
سے پھیر لیتا تھا اسی سے مرگیا اُسکا منہ بجانب قبلہ نہوا ہر چند کوشش کیجاتی تھی مگر بے سود خلق کو
مشاہدہ اس امر سے تعجب ہوا ہاتف نے آواز دی اے مسلمانوں تکلیف نکرو یہ حاسد تھا اور علماء و

مشائخ کو دیکھ کر منھ پھیر لیتا تھا ہم نے اپنی رحمت سے محروم کیا اور راندگان بارگاہ میں
اسکا نام لکھا ہے روز قیامت ریچھ کی شکل میں اُٹھیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا چوتھی بات ان پانچوں
میں سے دیکھنا خانہ کعبہ ہے جو شخص زیارت خانہ کعبہ اداللہ شرفاً و تعظیماً کریگا ہزار برس کی عبادت
کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھا جاویگا اور وہ شخص بزرگ ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا پانچویں
چیز دیکھنا پیر کا ہے اور جو شخص اپنے پیر کی خدمت کرتا ہے یہی عبادت ہے چنانچہ معرفۃ المریدین میں لکھا دیکھا
ہے اور زبانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے سنا ہے کہ جو شخص ایک روز اپنے پیر کی خدمت کرے
حق تعالیٰ اسکو بدلہ میں ہزار محل بہشت میں عطا فرمائیگا ہر ایک محل میں ایک ایک حور ہوگی اور وہ
شخص بروز قیامت بے حساب داخل بہشت ہوگا اور عبادت ہزار برس کی اسکے نامہ اعمال میں لکھی جائیگی
اسکے بعد ارشاد فرمایا مرید کو لازم ہے کہ اپنے پیر کے ہر قول و فعل پر خیال رکھے اور جو کچھ وہ ارشاد فرمائیں
بصدق دل بجا لائے اور جہانتک ممکن ہو سکے اپنے پیر کی خدمت سے غیر حاضر نہو پھر ذکر فرمایا کہ
زمانہ گذشتہ میں ایک زاہد تھا جسنے ہزار سال تک عبادت حق تعالیٰ کی شب و روز کی تھی کوئی وقت
اسکا ذکر سے خالی نہوتا تھا جو شخص ان کی زیارت کو جاتا آپ اُسے یہ نصیحت فرماتے تھے کہ قرآن شریف
میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنے ہم نے جن اور آدمیوں
کو واسطے عبادت کے پیدا کیا ہے پس اے بھائیو تمہیں لازم ہے کہ شب و روز ذکر خدا میں تمام زندگی میں مشغول
رہو اور کبھی اس سے غافل نہو۔ مدت بعد جو زاہد نے انتقال کیا بعد وفات لوگوں نے خواب میں دیکھا
اور سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اُسنے جواب دیا کہ بخشدیا۔ پوچھا تمہارا کونسا عمل
مقبول بارگاہ سبحانی ہوا جواب دیا کوئی عبادت کام نہ آئی مگر میری نصیحت نے مجھے بخشایا اور بڑا سبب میری
بخشش کا خدمت پیر بھی ہوئی مجھے ارشاد ہوا تُنے خدمت پیر میں کوتاہی نہ کی اسواسطے ہم نے تمکو بخشا
اسکے بعد حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بروز قیامت انبیاء و اولیاء سب قبروں سے اٹھائے جائینگے انکے
کندھوں پر کمل پڑے ہونگے ہر ایک کمل میں کم و بیش ایک ایک لاکھ تاگے اور ایک ایک کھونٹی کے ہونگے انکے مرید
انکے ان تاگوں کو پکڑینگے اور اسوقت تک پکڑے رہینگے جب تک کہ ہنگامہ محشر سے فارغ ہو

حقتعالیٰ انہیں پل صراط پر پہونچا دیگا اور وہ مع اپنے پیرو کے اس تیس ہزار برس کے راستہ کو ایک
دم زدن میں برکت پکڑے رہنے اس گلیم کے طے کرینگے اور دروازہ بہشت پر پہونچکر داخل دار النعیم ہونگے
کوئی صعوبت یا کرب انکے وجود پر نہ پڑے گا حضرت خواجہ بزرگ یہ فوائد بیان فرما کر تلاوت قرآن
میں مشغول ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر چلے گئے۔

مجلس ششم روز پنجشنبہ دولت پابوس حاصل ہوئی شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صفاہانی رحمہا اللہ
اور بہت سے درویش حاضر خدمت تھے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی آپ نے ارشاد
فرمایا پیدائش خدا لا احصیٰ اور لاتعداد ہیں اگر آدمی دریافت کرنا چاہے اسی فکر میں دیوانہ ہو جائے اور بعد اسکے
ذکر فرمایا حضرت خاتم الانبیاء نے اصحاب کہف کے دیکھنے کی التجا کی حکم بارگاہ ایزدی سے ہوا کہ تم دنیا میں ان کو
نہیں دیکھ سکتے البتہ آخرت میں دیکھو گے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری امت میں کئے جائیں بعد اس کے
ارشاد فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ نے اصحاب کہف کا غار دیکھا انہیں سلام کیا
حقتعالیٰ نے سب کو زندہ کیا اور جواب سلام دلوایا آپ نے مذہب اسلام کی دعوت کی انہوں نے اس دعوت کو
بصدق دل منظور کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو قدرت خدا میں نہ ہو لیکن مرد کو لازم ہے
کہ بندگی اللہ عز اسمہ کی جیسا اسکا حق ہے کرے جو کچھ وہ کریگا ہوگا میری طرف متوجہ ہو کر اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ ہم اور بہت سے عزیزان عظام خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے بیٹھے تھے ایک شخص نہایت ضعیف
بدرجہ اتم لاغر تشریف لائے آپ نے اسکی تعظیم کی کھڑے ہو کر ملے اور اپنے برابر نشست پر بٹھایا اس ضعیف نے عرض کی
آج تیس سال ہوئے میرا ایک لڑکا مجھ سے جدا ہے مجھے اسکی موت زندگی کا حال معلوم نہیں نہ جانے کہاں چلا گیا ہے اگرچہ
ہر چند تلاش کی کچھ پتہ نہ لگا اب آپکی خدمت میں طلب دعا کیلئے حاضر ہوا ہوں ازراہ عنایت و لطف و کرم
دعا فرمایئے حضرت خواجہ یہ سنکر تھوڑی دیر چپکے ہو رہے مراقبہ کیا بعدہ فرمایا آؤ اسکے لڑکے کے واسطے بارگاہ
حق بے نیاز میں دعا کریں دعا کی۔ اس بوڑھے سے کہا تشریف لیجایئے آپکا لڑکا آپکے گھر کے دروازہ پر ملیگا
وہ بزرگ ضعیف اس مجلس سے اٹھ گئے تھوڑی دیر میں حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کو ہمراہ لاکر حضرت خواجہ کے
قدموں میں ڈالا اور بیان کیا جب میں یہاں سے مکان کی جانب روانہ ہوا راستہ میں تھا کہ محلے کے لوگ

لا رہے تھے مجھے خوشخبری دی مبارک ہو لڑکا آیا اب میں آپکی خدمت میں حاضر لایا ہوں آپنے لڑکے
سے دریافت کیا کہ تیس برس تک کہاں رہا ہے اُسنے جواب دیا میں تیس برس دیووں کی قید میں تھا تھوڑی
دیر گذری کہ آپکے مشابہ ایک شیخ بزرگ نے مجھے خلاص کیا اور کہا آنکھیں بند کرلے میں نے آنکھیں بند کیں
جب کھولیں تو اپنے گھر پر تھا اور کچھ زیادہ حال بتلانا چاہا آپنے اشارہ سے منع فرمایا جوان چپ ہو رہا
بوڑھا اور جوان مرید حضرت خواجہ کے ہوئے اور کہا سبحان اللہ ایسے لوگ باوجود اسقدر قدرت اپنی ذات کو
پوشیدہ رکھتے ہیں بعد اسکے ارشاد فرمایا یہ سب قدرت حق جل و علیٰ کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب
[illegible] روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ ہابیل نام پیدا کیا ہے اُسکے ہاتھ اسقدر لمبے ہیں کہ ایک
ہاتھ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے تسبیح اُس فرشتہ کی یہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ
فرشتہ شب و روز پر موکل ہے جو ہاتھ مشرق کی طرف ہے اس سے روشنائی روز نگاہ رکھتا ہے اور دست
جانب مغرب میں تاریکی۔ اگر وہ فرشتہ روشنائی ہاتھ سے چھوڑ دے ہرگز تاریکی نہو اور جو تاریکی چھوڑ دے
ہرگز دن نہ نکلے اُسکے آگے لوح لٹکی ہوئی ہے اُسمیں بہت سے خطوط سیاہ سفید ہیں اس سے وہ حال اوقات
رات دن دریافت کرتا ہے خطوط کی درازی و کوتاہی سے رات دن چھوٹا بڑا کرتا ہے یہی سبب ہے جو رات دن
گھٹ بڑھ جاتے ہیں یہ فرماکر آپ زار و قطار رونے لگے اور عالم بیہوشی آپ پر طاری ہوا جب ہوش آیا
فرمانے لگے یہ عالم ایک تماشہ گاہ قدرت الٰہی ہے ہزارہا عجائبات اسمیں ہوتے ہیں عارف کو چاہیئے جو
امر تعجب انگیز دیکھے اُسکا ذکر کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک اور فرشتہ ہے نہایت طویل القامت ایک ہاتھ
اُسکا آسمان میں ہے اُس سے ہواؤں کو سنبھالتا ہے اور دوسرا ہاتھ زمین میں ہے اُس سے پانی کو روکتا ہے
اگر ذرا اُس ہاتھ کو جو پانی میں ہے اور پانی کو روکتا ہے چھوڑ دے تمام عالم پانی سے ڈوب جاوے اور اگر
اُس ہاتھ کو جو آسمان میں ہے کھولے آندھی سے تمام زمین الٹ پلٹ ہو جاوے بعدہ ذکر فرمایا حق تعالیٰ نے کوہ قاف
کو پیدا کیا ہے تمام عالم اُسکے احاطہ کے اندر آباد ہے قرآن شریف میں بھی اسکا ذکر فرمایا ہے قٓ
وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ یعنے قسم ہے کوہ قاف اور قرآن مجید کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے ایک
فرشتہ پیدا کیا ہے نام اُسکا عزرائیل ہے جائے نشست اُسکی کوہ قاف ہے تسبیح اُسکی لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ ہے اور یہ موکل کوہ قاف کا ہے کبھی مٹھی بند کر لیتا ہے اور کبھی کھول دیتا ہے اُسکے ہاتھ میں رگیں ہفت اقلیم کی ہیں جب مرضی الٰہی ہوتی ہے کہ کسی اقلیم میں تنگی پیدا کرے اُس فرشتہ کو حکم ہوتا ہے رگ اپنے ہاتھ کی جو اس اقلیم سے متعلق ہے کھینچ وہ وہی رگ کھینچتا ہے رگ سکڑ جاتی ہے رگ کھنچتی ہے تمام دریا وغیرہ سوکھ جاتے ہیں اناج زمین سے پیدا نہیں ہوتا جب رگ وہ چھوڑ دیتا ہے پھر سب چیزیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور کبھی حکم اُس فرشتہ کو دیا جاتا ہے کہ رگ ہاتھ کی ہلا دے ہلاتا ہے اُسکے ہلانے سے بھونچال آتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سُنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُس پہاڑ کو اس دنیا سے چالیس گنا زیادہ وسیع پیدا کیا ہے اس پہاڑ پر کبھی اندھیرا نہیں ہوتا ہمیشہ نور ہی نور رہتا ہے کبھی رات نہیں ہوتی زمین وہاں کی سونے کی ہے ساکنین وہاں کے فرشتے ہیں اُنہیں کسی قسم کا خوف نہیں جس روز سے پیدا ہوئے ہیں حمد خدا میں مشغول ہیں تسبیح اُنکی یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسکے پیچھے چالیس حجاب میں بزرگی اُنکی خدا تعالیٰ جانتا ہے کسی جن و بشر اور فرشتہ کو خبر نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس پہاڑ کو گائے سر پر رکھے ہے درازی اس گائے کی تیس ہزار سال کی راہ ہے اور وہ گائے کھڑی ہوئی حمد و ثنا جناب باریتعالیٰ میں شاغل ہے سر اِس گائے کا مشرق اور دم مغرب میں ہے حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے یہ فرما کر قسم یاد کی کہ میں نے یہ حکایت زبانی حضرت خواجہ مودود چشتی کے سُنی تھی اُس مجلس میں ایک درویش حاضر تھے جب اُنہوں نے یہ بیان سُنا اپنے دل میں شک کیا حضرت خواجہ مودود چشتی سر بمراقبہ ہوئے حضرت خواجہ و وہ درویش اپنے حجروں میں سے گم ہو گئے تھوڑی دیر میں پھر واپس آئے اُس درویش نے قسم کھائی کہ مجھے کوہ قاف حضرت خواجہ نے دکھلایا اب مجھکو کچھ شبہ نہیں رہا اسکے بعد حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن نے ارشاد فرمایا درویشوں کی قوت باطنی اسی طرح کی ہے ایک گھڑی میں جو چاہیں دکھا سکتے ہیں اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ نے اپنی حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت میں سمرقند کے ملک میں تھا نزدیک حضرت خواجہ ابو اللیث سمرقندی کے مکان کی مسجد بن رہی تھی ایک شخص نے قبلہ کے بارہ میں حجت کی کہ قبلہ اُس سمت نہیں ہے ہر چند میں نے اُسے سمجھایا کہ نہیں اسی سمت ہے مگر وہ نہ مانا

بیٹا اُکی گردن پکڑ لی اور کہا دیکھو قبلہ اس طرف ہے جدھر میں بتلا رہا ہوں اُسنے زیارت خانہ کعبہ کی کری اور جس طرف میں بتلا رہا تھا اُسطرف ہونیکا اعتراف کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خدا تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا اُسی روز ایک سانپ بھی پیدا کیا اور اُس سانپ سے ارشاد فرمایا کہ اے سانپ ہم تجھے امانت سپرد کرتے ہیں منظور ہے یا نہیں سانپ نے جواب دیا مجھے بسر وچشم منظور ہے حکم ہوا موہنہ کھول اُسنے موہنہ کھولا فرشتوں کو حکم ہوا کہ دوزخ کو لاؤ اور اُس سانپ کے موہنہ میں رکھدو فرشتوں نے دوزخ لاکر اُس سانپ کے موہنہ میں رکھدی اور موہنہ باندھ دیا اب دوزخ اُس سانپ کے موہنہ میں ہے ساتویں زمین کے نیچے اگر وہ سانپ کے موہنہ میں زیر زمین نہ ہوتی تمام عالم جل جاتا اور خلقت ہلاک ہوجاتی۔ جب روز قیامت ہوگا دوزخ کو سانپ کے موہنہ سے باہر نکالینگے وہ ہزار زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے ہر زنجیر کو ہزار ہزار فرشتے کھینچیں گے جسامت اور کلانی اُن فرشتوں کی اتنی ہے کہ اگر اُنہیں سے ایک بھی چاہے اس عالم کا ایک لقمہ کرجاوے دوزخ میدان حشر میں آکر ایک سانس باہر نکالیگی جس سے میدان قیامت پر دود ہوجائیگا۔ یہ فرما کر آپنے ارشاد کیا جو شخص چاہیے کہ اس عذاب سے امن میں رہے اُسے چاہیے کہ طاعت کرے کہ اس سے نزدیکتر کوئی طاعت نہیں ہے دعاگو نے دریافت کیا وہ کونسی طاعت ہے آپنے فرمایا کہ درماندوں کی فریاد کو پہنچنا غریبوں کی حاجت روا کرنا اور بھوکوں کو کھانا دینا اور شکم سیر کرنا اس سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے یہ فرما کر آپ تلاوت میں مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی مجلس ہفتم روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے کئی حاجی آئے ہوئے تھے سخن الحمد کے بارہ میں ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب آثار مشائخ میں لکھا دیکھا ہے کہ الحمد یعنی سورہ فاتحہ واسطے حاجت روائی کے بہت پڑھنا چاہیے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی آدمی کو مہم یا کار سخت پیش آوے اُسے لازم ہے کہ سورہ فاتحہ اسطور پر پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد کے ساتھ ضم کرے یعنی الرحیم الحمد للہ پڑھے اور وقت آخر میں آمین تین مرتبہ آہستہ آہستہ کہے انشاء اللہ اسکی وہ مہم پوری ہوجائیگی اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز پیغمبر صلعم مع یاران مجلس میں تشریف رکھتے تھے آپ سب یاروں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھپر بعد انعام

واکرام فرمائے ہیں منجملہ اُنکے ایک یہ بھی ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اسی اثنا میں حضرت جبرئیل
تشریف لائے اور کہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب میں نے تجھپر اپنی کتاب نازل کی اُس میں
ایک سورۃ ایسی ہے کہ اگر میں اُس سورۃ کو توریت میں نازل کرتا امت موسیٰ کی یہود نہوتی اگر وہی
سورت انجیل میں نازل فرماتا امت عیسیٰ کی ترسا نہوتی اگر وہی سورت زبور میں نازل کرتا امت داؤد
کو مسخ سے سروکار نہوتا میں نے یہ سورت قرآن شریف میں اسواسطے داخل کی ہے کہ امت تیری اچھے دین
پر قائم رہے اور قیامت میں دیگر احوال اور دوزخ کے عذاب سے امون ہو پھر جبرئیل نے فرمایا اے حبیب خدا
نبی آخر زمان اس سورت کے فضایل اسقدر ہیں کہ اگر تمام دریاؤں کا پانی سیاہی بنجاوے اور کل درخت قلم
ہوں تو بھی اُسکے فضایل لکھنے سے باقی رہجائیں اور وہ سب ختم ہوں اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا
یہ سورۃ تمام بیماریوں کی دوا ہے جو بیماری علاج پذیر نہو اُسکا علاج اس صورت سے اسطرح پر کیا
جاوے کہ درمیان فریضہ و سنت وقت فجر اکتالیس بار پڑھکر بیمار کے مونہہ پر پھونکے انشاء اللہ تعالےٰ
جلد صحت نصیب ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا الفاتحہ شفاء لکل داء یعنے الحمد تمام بیماریوں کی دوا ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید نور اللہ مرقدہ سخت بیمار ہوئے ہر چند دو سال تک
علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر الامر اپنے وزیر جعفر برمکی کو واسطے لانے حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ کی
خدمتمیں بھیجا کہ میں نے ایسی بیماری پائی ہے جسکے سبب جان سے تنگ آگیا ہوں جو علاج کرتا ہوں
اُلٹا پڑتا ہے چونکہ وقت صحت یاب ہونے خلیفہ کا قریب آگیا تھا حضرت خواجہ فضیل بن عیاض معہ
وزیر روانہ ہوکر ہارون رشید کے پاس گئے اور سورہ فاتحہ اکتالیس بار پڑھکر ہارون رشید کے مونہہ پر دم کی
فوراً ہارون الرشید کی بیماری سلب ہوگئی اور خلیفہ نے صحت پائی اسکے بعد آپنے ایک اور حکایت مضمون
بر خیال بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لیگئے اور فاتحہ پڑھکر
بیمار پر دم فرمائی وہ معاً اچھا ہوگیا تھوڑی دیر بعد کوئی اور شخص عیادت کو آیا بیمار سے پوچھا تمہیں کیونکر
صحت ہوئی بیمار نے جواب دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تھے اور یہی سورۃ فاتحہ پڑھکر مجھ پر دم کی
میں اچھا ہوگیا یہ کہنے نہ پایا تھا کہ بیماری پھر عود کر آئی اور وہ اُس بیماری سے مرگیا اس کا سبب یہ تھا

کہ سورہ فاتحہ پر اس کا اعتقاد صحیح نہ تھا اور یہ سخن اُسکے بد اعتقادی کی راہ سے کہا ہر کام کافی
ہے اگر وہ بد عقیدگی سے ہو کچھ فائدہ نہیں دیتا اسکے بعد ارشاد فرمایا تفسیروں میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ
نے ہر سورت کا نام جدا جدا مقرر فرمایا ہے ہر سورت کا ایک ہی نام ہے کسی سورت کے دو نام نہیں مگر
حق سبحانہ و تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کے سات نام مقرر فرمائے ہیں اوّل فاتحۃ الکتاب دوم سبع المثانی
سوم ام الکتاب چہارم ام القرآن پنجم سورہ مغفرت ششم سورۂ رحمت ہفتم سورۂ ثانیہ اور سات
حروف اس سورت میں نہیں ہیں انکے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے اوّل حرف ث نہیں کیونکہ حرف ثا ثبور
ہوتا ہے الحمد کے پڑھنے والے ثبور سے کچھ مطلب نہیں دوم حرف (ج) نہیں کیونکہ حرف جیم اوّل
جہنم کا ہے الحمد کے پڑھنے والے کو جہنم سے علاقہ نہیں سوم حرف (ز) کیونکہ ز حرف اوّل زقوم
کا ہے الحمد پڑھنے والے کو زقوم سے علاقہ نہیں چہارم حرف شین کیونکہ ش حرف اوّل شقاوت
کا ہے الحمد پڑھنے والا شقاوت سے مبرا ہے پنجم حرف ظا نہیں کیونکہ ظا حرف اوّل ظلمت کا ہے الحمد
پڑھنے والے کو ظلمت سے کام نہیں ششم حرف فا نہیں کیونکہ ف حرف اوّل فراق کا ہے الحمد پڑھنے
والے کو فراق سے غرض نہیں ہفتم حرف خ نہیں کیونکہ خ سے مراد خواری ہے الحمد پڑھنے والے کو
خواری نہیں ہو سکتی اور اس سورت میں سات آیتیں ہیں امام ناصری نے تحریر فرمایا ہے کہ آدمی کے بدن
میں سات رگیں ہیں جنکو ہفت اندام کہتے ہیں جسنے اسکی سات آیتیں پڑھیں خدا تعالیٰ نے اسکے ساتوں
اندام کو دوزخ سے پناہ دی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اس سورت میں ایک سو چوبیس حرف ہیں اور
گنتی انبیاء علیہ السلام کی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے پس جو کوئی اس سورت کے ایک سو چوبیس
حرف کو پڑھے گا حق تعالیٰ اسکو ثواب بیحد اور برکت لاتعداد عنایت فرمائیگا اسکے بعد شیخنا نے یہ روایت
بیان فرمائی کہ الحمد کے پانچ حرف ہیں اسی لحاظ سے حقتعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی
ہے جو شخص یہ پانچ حرف پڑھیگا اُس سے کوئی خطا جو پانچ وقت کی نماز پڑھنے میں واقع ہوئی ہوگی
معاف کر دیجاویگی اسکے بعد فرمایا اللہ کے تین حرف ہیں ان تینوں کو الحمد کے پانچ میں ملا دیں تو
آٹھ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے آٹھ بہشتیں پیدا کی ہیں ان حروف کے پڑھنے والوں کو عطا فرمائے

جاوینگے اور جنت کے دروازے کھل جاوینگے کہ جس دروازہ سے چاہیں داخل ہوں اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں آٹھ
حرف ہیں اور جنت بھی آٹھ ہیں جنسے اشارہ ہوتے ہیں جو کوئی ان حروف کو پڑھیگا اٹھارہ ہزار عالم کا
ثواب پاویگا اور اَلرَّحْمٰنِ کے چھ حرف ہیں اٹھارہ اور چھ چوبیس ہوئے خدا تعالیٰ نے رات دن کے چوبیس
گھنٹے مقرر کئے ہیں جو شخص ان چوبیس حرفونکو پڑھیگا اُسکے تمام خطا و ذنوب معاف ہونگے اور ایسا
معاصی سے پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اَلرَّحِیْمِ میں بھی چھ حرف ہیں
اور چوبیس جمع کرنے سے تیس کا عدد حاصل ہوتا ہے حق تعالیٰ نے پل صراط کو تیس ہزار برس
کی راہ پیدا کیا ہے ان تیس حرفوں کا پڑھنے والا وہاں اُسپر سے اسطور گزر جاویگا جیسے بجلی کوند
جاتی ہے اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں بارہ حرف ہیں تیس اور بارہ بیالیس ہوئے حقتعالیٰ نے سال
میں بارہ ماہ پیدا کئے ہیں ان حرفوں کا پڑھنے والا ایسا ہوگا گویا اُسنے سال میں کوئی گناہ نہیں کیا
اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں آٹھ حرف ہیں بیالیس اور آٹھ پچاس ہوتے ہیں جو شخص اسکو پڑھیگا وہ عذاب
روز حشر سے جو پچاس ہزار برس کا روز ہے امن میں رہیگا اور اُسکے ساتھ صدیقین کا معاملہ ہوگا
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں گیارہ حرف ہیں پچاس اور گیارہ اکسٹھ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے درمیان زمین آسمان
کے اسقدر دریا پیدا کئے جو شخص ان اکسٹھ حروف کو پڑھیگا ان تمام دریاؤنکے پانی کے برابر ثواب پاویگا
اور اُسی قدر گناہ اُسکے نامۂ اعمال سے محو کئے جاوینگے اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں انیس حروف
ہیں اکسٹھ اور انیس اسی ہوتے ہیں خمر خواری کی حد اسی تازیانے مقرر ہے جو شخص ان اسی حروف کو
پڑھیگا اُس سے یہ حد اُٹھا لیجاویگی صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
میں چالیس حروف ہیں چالیس اور اسی ایک سو بیس ہوتے ہیں جو شخص اس سورت پر مواظبت
کریگا حق تعالیٰ اُسے تمام انبیا کی طاعات و عبادات کا ثواب لطف فرمائیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ العزیز سفر میں دجلہ کے کنارے پر پہنچے دریا طغیانی پر تھا کشتی
ہوا کے طرح پار اُتریں اور جلد عبور کرنے کی ضرورت تھی حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے فرمایا آنکھیں بند کرو
میں نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر میں کھولیں خود اور حضرت خواجہ عثمان ہرونی کو دجلہ کے اُس پار پایا

سینے دریافت کیا کس طور عبور فرمایا ارشاد فرمایا کہ الحمد کو پانچ مرتبہ پڑھکر قدم پانی پر رکھا اور پار اتر گئے الغرض ۔۔۔ فاتحہ واسطے انصرام مہمات بہت مفید ہے اس سے بڑھکر کوئی اور عمل واسطے روا حاجت نہیں حضرت خواجہ ارشاد فرما کر تلاوت میں مشغول ہوئے اور خلق اپنے مقام پر گئی الحمد للہ علٰی ذالک +

مجلس ششم روز پنجشنبہ سعادت آستانہ بوسی میسر ہوئی گفتگو اوراد و تسبیح وغیرہ کے بارہ میں آئی آپنے ارشاد فرمایا ہر شخص کو لازم ہے کہ ایک وظیفہ مقرر کرلے اور اُسے دن میں پڑھا کرے اور اگر نہو سکے تو رات کو پڑھنا چاہیئے اول وظیفہ پڑھے اور پھر دوسرے کاموں میں لگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارک الاوراد ملعون یعنے چھوڑنیوالا وظیفہ کا ملعون ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ مولانا رضی الدین علیہ الرحمۃ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے ناگاہ گھوڑا بھڑکا اور ایک گڑھے میں جا پڑا جس کی وجہ سے پیر گھوڑے کا ٹوٹ گیا آپ مکان پر واپس آئے اور سوچنے لگے اسکا کیا سبب ہوا آخر کار بعد تفکر پیدا معلوم ہوا کہ وظیفہ صبح کا قضا ہو گیا تھا یہ اُسی کی شامت ہے بعد اسکے ایک اور حکایت متضمن اسی مضمون کی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی کہ ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک نامی تھے ایک وقت وظیفہ اُنکے قضا ہو گیا اُسی وقت ہاتف نے آواز دی کہ اے عبداللہ تم سے اپنا عہد نہ نباہا گیا جو وظیفہ اختیار کیا تھا بھول گئے اور فرمایا انبیا اولیا اور مشایخ کے واسطے وظائف ہیں وہ اُنپر مواظبت کرتے ہیں اور جو کچھ وظیفہ وغیرہ اُنکے پیش رو نے اُنکو بتایا ہے اُسے انجام کو پہونچاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا جو کچھ وظائف مجھے بزرگان دین اور مشایخ سے دستیاب ہوئے ہیں میں اُنپر قائم ہوں اور تمہیں بھی وصیت کرتا ہوں ہر ایک وظیفہ پر جو پہونچا ہو قائم رہوگے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب سو کر اٹھو داہنی کروٹ سے اٹھو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی نزل الرحمۃ والبرکۃ پڑھو پھر وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے دوگانہ نماز ضروری ہے جب اس سے فراغت ہو تب مصلے پر روبقبلہ ہو کر چند آیات سورہ بقر اور سترہ آیات سورہ انعام کی اور تیس آیت سورہ یوسف کی پڑھنی چاہئیں اور سو مرتبہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسکے بعد تینتیس آیات سورہ انعام اور تیس آیت سورہ یوسف کی پڑھنی چاہئیں اسکے بعد ارشاد فرمایا سنت فجر کی اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ الم نشرح اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ

الم ترکیف پڑھنا بہت فائدہ مند ہے ایسکے بعد ارشاد فرمایا سو بار سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ من کل ذنب واتوب الیہ درمیان فرض سنت کے یعنی نماز فجر کی پڑھکر روبقبلہ بیٹھا ہے اور دس مرتبہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت ابدا ذوالجلال والاکرام بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم صلے علے محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکور الجدیدان واستصحب الفرقدان والضران بلغ علے روح محمد منا التحیۃ والسلام اور تین مرتبہ یا عزیز یا غفور کہے اور تین مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم اور تین مرتبہ کہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اس کے پیچھے کہے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب ستار العیوب علام الغیوب کشاف الکروب مقلب القلوب یا توب الیہ اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفور ذالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا علیم یا عظیم یا علی یا نور یا فرد یا وتر یا باقی یا حی یا قیوم اقض حاجتی بحق محمد والہ واصحابہ اجمعین اس کے بعد نوو نام خدا تعالیٰ کے پڑھے اور بعد اسکے نوو نام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی پڑھے اور وہ یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مُحَمَّدٌ۔ احمدُ۔ حَامِدٌ۔ محمودٌ۔ قاسمٌ۔ عاقبٌ۔ خاتمٌ۔ حاشرٌ حیٌّ۔ ماحیٌ۔ داعیٌ۔ سراجٌ۔ منیرٌ۔ بشیرٌ۔ نذیرٌ۔ ھادیٌ۔ مھدیٌ۔ رسول الرحمۃ نبیٌّ۔ طٰہٰ۔ یٰس۔ مزملٌ۔ مدثرٌ۔ صفیٌّ۔ خلیلٌ۔ کریمٌ۔ حبیبٌ۔ جمیلٌ۔ مصطفےٰ۔ مرتضےٰ مختارٌ۔ ناصرٌ۔ قائمٌ۔ حافظٌ۔ شہیدٌ۔ عادلٌ۔ حکیمٌ۔ احیدٌ۔ وحیدٌ۔ قیتمٌ۔ جامعٌ۔ منیفٌ۔ مقفیٌّ۔ رسول الملاحم۔ رسول الراحۃ۔ کاملٌ۔ اصیلٌ۔

نورٌ - حجۃٌ - بیانٌ - برھانٌ - مؤمنٌ - مطیعٌ - تذکرٌ - واعظٌ - رسولٌ - امینٌ - صادقٌ
ناطقٌ - صاحبٌ - مکیٌّ - مدنیٌّ - ابطحیٌّ - عربیٌّ - ہاشمیٌّ - قریشیٌّ - مضریٌّ - امیٌّ - عزیزٌ
حریصٌ - رؤفٌ - یتیمٌ - طیبٌ - طاہرٌ - مطہرٌ - فصیحٌ - سیدٌ - متقیٌّ - امامٌ - برٌّ
حقٌّ - مبینٌ - اوّلٌ - آخرٌ - ظاہرٌ - باطنٌ - رحمۃٌ - شفیعٌ - محرمٌ - عزیزٌ - حلیمٌ - شمسٌ
قریبٌ - منیبٌ - ولیٌّ - عبداللہ - کرامت اللہ - آیۃ اللہ - وسلم تسلیما کثیرا کثیرا -
برحمتک یا ارحم الراحمین بعد اسکے اس درود کو تین مرتبہ پڑھے اللّٰھم صلِّ علی محمد حتی لا
یبقی من الصلوۃ شیٔ وارحم علی محمد حتی لا یبقی من الرحمۃ شیٔ وبارک علی محمد حتی
لا یبقی من البرکات شیٔ بعد اسکے آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑھے پھر تین مرتبہ یہ آیت فان
تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھے بعد اسکے
تین مرتبہ یہ آیت آخر سورۂ بقر کی پڑھے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی الکافرین برحمتک یا ارحم الراحمین بعد اسکے تین مرتبہ
اللھم اغفرلی ولوالدی ومن توالد وجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منہم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے سبحان الاول
المبدی سبحان الباقی المعید اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اسکے
بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھے ان اللہ علی کل شیٔ قدیر وقد احاط اللہ بکل شیٔ علما بعد اسکے تین مرتبہ کہے
توبۃ عبد ظالم لنفسہ لا یملک لنفسہ ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیاۃ ولا نشورا اسکے
بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم یا حی یا قیوم یا اللہ لا الٰہ الا انت اسألک ان تحیی قلبی بنور
معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ بعد اسکے تین مرتبہ کہے یا مسبب الاسباب یا مفتح الابواب یا مقلب
القلوب والابصار یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیک یا رب و
فوضت امری الیک یا رب ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء کان ولم یشاء لم
یکن ایاک نعبد وایاک نستعین بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اللھم انی اسألک یا من یملک حوائج السائلین

ویعم ضمیر لصامتین فان لک من کل مسألة منک سمعا حاضرا وجوابا عتیدا وان من کل
عامة علما ناطقا فان عطاء مواعیدک الصادقة وایادیک الشاملة ورحمتک الواسعة و
نعمتک السابقة النظر الی نفرح برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حنان یا منان
یا دیان یا برہان یا سبحان یا غفران یا ذالجلال والاکرام اور پھر تین مرتبہ کہے اللھم انی اسئلک
باسمائک الاعظم ان تعطنی ما سألتک بفضلک وکرمک یا ارحم الراحمین الحمد للہ الذی
فی السموات عرشہ والحمد للہ الذی فی القبور قضاءہ وامرہ والحمد للہ الذی فی البر والبحر
سبیلہ والحمد للہ الذی لا ولد لہ والعلیاء والعالیہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین
اور پھر تین مرتبہ کہے اللھم ارحم امة محمد واصلح امة محمد اللھم اغفر امة محمد اللھم فرج
امة محمد بعد اسکے تین مرتبہ کہے سبحان اللہ ملاء المیزان ومنتہی العلم وزنة العرش و
مبلغ الرضا برحمتک یا ارحم الراحمین اور ایک مرتبہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبالقرآن اماما وبالکعبة قبلة وبالمؤمنین اخوانا اسکے بعد تین مرتبہ کہے بسم اللہ
خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء
فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور بعد اسکے دس مرتبہ کہے اللھم اجرنا من النار
یا مجیر اور بعد اسکے سو مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعد اسکے ایک مرتبہ کہے
اشھد ان الجنة حق والنار حق والمیزان حق والصراط حق والموت حق والسؤال حق
وکرامة الاولیاء حق ومعجزة الانبیاء حق فی الدار الدنیا والشفاعة حق والساعة اٰتیة
لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور اسکے بعد ہاتھ اٹھاوے اور یہ دعا پڑھے اللھم زد نورنا
وزد حضورنا وزد عشقنا وزد محبتنا وزد قبولنا برحمتک یا ارحم الراحمین اس کے بعد
مسبعات عشر اور سورہ یٰس پڑھے اسکے بعد سورۂ ملک اور سورۂ جمعہ پڑھے جب آفتاب ایک
نیزہ بلند ہو جائے نماز اشراق کی ادا کرے نماز اشراق کی دس رکعتیں پانچ سلام سے ہیں اول رکعت میں بعد
فاتحہ سورۂ انا انزلناہ ایک مرتبہ رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ زلزال ایک مرتبہ پڑھے، و در رکعت سوم

تین بعد فاتحہ انا اعطینا ایک بار اور رکعت چہارم میں بعد فاتحہ سورہ کافرون رکعت ششم میں بعد فاتحہ
اخلاص دس بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تلاوت قران شریف
میں مشغول ہو تا آنکہ وقت نماز چاشت آجائے۔ نماز چاشت کی بارہ رکعتیں چھ سلام سے ہیں ہر رکعت
میں بعد سورہ فاتحہ سورہ والضحیٰ ایک ایک مرتبہ پڑھے جب نماز چاشت سے فارغ ہو سو مرتبہ کلمہ تمجید
پڑھے اور سو ہی مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بعدہ تلاوت قرآن میں مشغول ہو یہانتک
کہ دوپہر ہو جاوے اسوقت قرآن شریف گردانے اور چار رکعت نماز استوا کی پڑھے اس طرح سے کہ
بعد فاتحہ اخلاص ہر رکعت میں پانچ پانچ بار پڑھے اس عمل سے خضر سے ملاقات ہوتی ہے پھر سو رہے
بعدہ وقت نماز ظہر سے ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں ان بارہ رکعتوں میں قرآن شریف کی آخر کی دس
سورتیں پڑھے اور جب سلام پھیرے دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سورہ نوح پڑھے اور
مراقبہ میں مصروف ہو جب وقت عصر آوے سو دفعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
پڑھے اور چار رکعت سنت رسول علیہ السلام ادا کرے بعدہ چار رکعت فریضہ عصر پڑھے جب نماز
عصر سے فارغ ہو سورہ فتح ایک بار سورہ ملک پانچ بار سورہ نبا اور سورہ نازعات ایک ایک بار پڑھے
خدا تعالے ان سورتوں کے پڑھنے والوں کو عذاب گور سے پناہ میں رکھتا ہے۔ بعدہ نماز شام ادا کرے بعد
پڑھنے سنت مغرب کے دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے اس طرح سے کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورہ
اخلاص تین بار اور رکعت دوم میں سورہ اخلاص تین بار اور سورہ ناس ایکبار پڑھے بعد فراغت نماز
سجدہ کرے اور اسمیں یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان گیارہ بار کہے بعد ازاں صلوۃ الاوابین کی
چھ رکعت ادا کرے یہ تین سلام سے پڑھنی چاہئے رکعت اول میں بعد فاتحہ اذا زلزلت الارض ایک مرتبہ رکعت
دوم میں بعد فاتحہ الھکم التکاثر ایک بار رکعت سوم میں بعد سورہ فاتحہ سورہ والعصر ایک بار پڑھے بعد
ذکر خدا میں مشغول ہو یہانتک کہ وقت نماز عشا آوے اُسے ادا کرے جب ادا کر چکے یہ دعا پڑھے اللھم
اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک بعد اسکے چار رکعت نماز خفتن پڑھے اول رکعت میں بعد
فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار اور باقی تین رکعتوں سورۂ اخلاص سورۂ فلق سورۂ ناس ایک ایک بار علی الترتیب

پڑھے اور بعد سلام کے دعا انشاءاللہ تعالیٰ بتحقیق باجابت ہوگی بعدہ چار رکعت صلوٰۃ السعادت
پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے ایسا ہی اور
رکعتوں میں کرے پھر سجدہ میں جاوے اور یہ دعا پڑھے یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان پھر دوزانو
بیٹھے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسئلک [illegible] صحۃ فی البدن وراحۃ فی المعیشۃ
وسعۃ فی الرزق [illegible] وثبتنی علی الایمان بعد اسکے اور جو وظیفہ مقرر کیا ہو پڑھے
بعد اسکے ارشاد فرمایا رات کے تین حصے کرے حصہ اول میں مشغول بنماز رہے اور ایک حصہ سوئے
اور حصہ آخری میں تہجد ادا کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد
کی مجھ پر فرض تھی اور میری امت کے واسطے سنت ہے جب چاہیئے کہ نماز تہجد چار سلام سے ادا کرے اور
جو کچھ قرآن مجید یاد ہو پڑھے اور پھر تھوڑی دیر لیٹ رہے بعدہ قریب صبح کاذب کے اٹھے تجدید وضو
کرے اور مشغول یاد الٰہی ہو جو چیز نہ پڑھی ہو پڑھے اور حسب قاعدہ مذکورہ بالا عمل میں لائے اسکے بعد ارشاد
فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اتفاقاً ایک روز انکی نماز تہجد قضا ہوگئی بعد گھوڑے کا
پاؤں ٹوٹ گیا آپنے سبب دریافت کیا اسی وقت یا ہاتف آواز دی کہ نماز تہجد آپنے قضا کی تھی
اس سبب گھوڑے کا پاؤں ٹوٹ گیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو وظائف تمامی ہیں وہ ہمارے
مشائخ رضوان اللہ علیہم کی سنت ہیں جو شخص انہیں پڑھیگا وہ انکی سنت پر چلیگا یہ
فوائد بیان فرما کر حضرت خواجہ مشغول بتلاوت ہوئے مجلس برخاست ہوئی +

مجلس نہم دولت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ احمد کرمانی اور [illegible] غزنوی اور خواجہ سلیمان اور شیخ
عبدالرحمن اور بہت سے صوفیاء عظام حاضر خدمت تھے گفتگو سلوک میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا
بعض مشائخ نے سلوک کے سو درجے کہے ہیں انہیں سترہ درجے رتبے کے بعد مرتبہ کشف وکرامت کا
ہے جو شخص آگے اس درجہ میں ظاہر [illegible] کا وہ ترقی [illegible] ہٹ کر جائیگا پس سالک کو لازم
ہے کہ اپنی ذات کو مرتبہ پندرہم میں نہ چھوڑے پورے سو درجہ حاصل کرے اسکے بعد ارشاد
فرمایا بعضوں کے نزدیک لو خصوصاً ہمارے خاندان میں سلوک کے پندرہ مرتبہ ہیں پانچواں مرتبہ

کیں راندن نتیش چہ نکوی آید ☆ اسکے بعد اہل سلوک و رندان نبی کے بارہ میں گفتگو شروع ہوئی
آپ نے ارشاد فرمایا ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی مناجات میں مشغول تھے ناگاہ آپکی زبان مبارک سے
یہ کلمات نکلے کیف الوصول الیک ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید طلق نفسک ثلاث ثم
قل ھو اللہ یعنی طلاق دے اپنے نفس کو تین مرتبہ اور بعد ازاں میرا بیان و میری طلب کر اسکے بعد
آپ نے ارشاد فرمایا طریقت کے راہ چلنے والے کو لازم ہے کہ اول دنیا کو اور بعد اس کے اس چیز کو
جو اس دنیا میں ہے نعوذ باللہ اپنے نفس کو طلاق دے تب اہل سلوک کے راستے میں قدم رکھے
ورنہ تباہ ہوتا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ اہل طریقت اور صاحب عشق تھے ایک دفعہ
مناجات میں گڑگڑا کر یہ کہنے لگے الٰہی اگر تو مجھ سے میری عمر کا حساب جو ستر برس کی ہے طلب کریگا
میں تجھ سے حساب ستر ہزار برس روز الست کا داعی ہوں جو کچھ ہو رہا ہے الست میں تیری
وحدت ہے شقی اور سعید اسی روز سے اب عیاں اس دار البقا میں ہو رہے ہیں اسکا جواب فوراً ہاتف
سے سنا تمہاری خواہش سے جواب دیا جاتا ہے میں تمہارے سات اندام کے ذرے ذرے کرونگا
اور ہر ذرے کو دیدار دکھلاؤنگا۔ حساب ستر ہزار برس کا کنارہ رکھدیا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا
ایک عارف ہر روز یہ سخن کہا کرتا تھا ہر کوئی اپنے کام میں مشغول ہے مجھے کوئی کام نہیں مجھ سے
ایک یہ خوب کام کہ اپنی ذات کو فدائے حق سبحانہ کرتا مگر یہ میں کبھی اپنی خواہش سے نہ کروں گا اگر میں
چاہوں ساتوں زمینوں کو الٹ دوں اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ غلبات شوق میں کہتے تھے۔
اُسنے مجھے دیکھنا چاہا دیکھ لیا میں نے کبھی یہ نہ چاہا کہ اُسے دیکھوں کیونکہ بندہ چاہنے سے کیا کام۔
ایک بزرگ فرماتے تھے مانگنے سے کچھ نہیں ملتا۔ جب آدمی اس لایق ہو جائے مل جاتا ہے پیک
حق فوراً پہنچا دیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جب آدمی آپ سے باہر ہوا غور
کر دیکھا عشق عاشق اور معشوق سب ایک ہیں اس کے بعد ارشاد فرمایا بندہ جب کامل ہو جاتا ہے
سب مقامات سلوک اُس سے طے ہو جاتے ہیں وہ اپنا کام بہت کرنے لگتا ہے اگر اُس نے
یہ مقامات طے نہ کئے راہ میں ... مقام حیرت ہے وہاں رہ جاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ

خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ تیس برس تک میں حق سے کہتا [illegible]
اپنی ذات کا آئینہ ہوں یعنی جو کچھ میں تھا نہیں رہا۔ تمام کدورتیں محو ہو گئیں ہیں جبکہ میں اپنا نہیں حق تعالیٰ
خود آئینہ ذات خویش ہے جو کچھ میں کہتا ہوں آئینہ خویش ہوں یعنی حق تعالیٰ مجھ سے کہلواتا ہے۔
میں اپنی جانب سے کچھ نہیں کہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں تیس برس
تک مجاہدہ بارگاہ رب العزت میں کچھ حاصل نہ ہوا اب جو یہاں پہنچا ہوں کوئی زحمت نہیں۔ اہل دنیا
دنیا کے کام میں مشغول۔ اہل آخرت آخرت کے سر انجام میں مشغول۔ مدعی اپنے دعوے میں مالوف
صاحب تقویٰ تقوے میں یہاں تک بہت سے لوگ کھانے پینے راگ ناچ میں گرفتار مگر وہ قوم جو
آگے شہنشاہ کے سب دریائی عجز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت
بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں مدت سے میں گرد خانہ کعبہ کے طواف کرتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں جب میں واصل بحق ہوا ایک رات عرض کی بایزید دل صادق
طلب کرتا ہے صبح کے وقت آواز آئی اے بایزید میرے سوائے دوسری چیز بھی طلب کرتا ہے
اگر میری طلب کرتا ہے تجھے دل صادق سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ادنے درجہ عارفوں کا یہ ہے
کہ اس عالم کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکھے بعدہ فرمایا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ
آپنے طریقت میں کہاں تک دستگاہ حاصل کی ہے آپنے ارشاد فرمایا میرا مرتبہ یہاں تک پہونچا ہے کہ
اس دنیا کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکھتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ طاعت الٰہی
میں عجب مزا ہے یہ اسوقت پیدا ہوتا ہے جب طاعت کرنیوالا طاعت میں شادمان و فرحان ہے
اس خوش رہنے سے قرب کے درجے طے ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سب سے کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے
کہ صفات الٰہی کا ان میں ظہور ہو۔ حضرت رابعہ بصریؒ فرمایا کرتی تھیں الٰہی اگر خلق مجھے آتش سوزاں
سے سراپا جلادے اور میں اسپر صبر کروں تو بھی تیرے دعوئے محبت میں دروغگو ہوں اگر تمام خلق
کے گناہ معاف ہو جائیں تو یہ تیری رحمت کے آگے کچھ مال نہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا عجب گناہ
اہل سلوک کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ سے بدتر ہے بعدہ ارشاد فرمایا۔ کمال درجہ

عارف کا محبت الٰہی میں یہ ہے کہ اہل اپنے دل میں نور پیدا کرے اگر کوئی شخص کرامت کا سوال کرے اُسے کرامت باذن حق دکھلانی چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اور شیخ احدالدین کرمانی مسافرت مدینہ طیبہ میں ہم سفر تھے شہر دمشق میں پہونچے جامع دمشق کے آگے بارہ ہزار پیغمبروں کا روضہ ہے زیارت کے لئے ٹھیرے مسجد میں حضرت خواجہ محمد عارف نام ایک بزرگ کامل رہتے تھے ایک روز ہم آپکی مجلس میں بیٹھے تھے کہ حکایت اس امر میں ہوئی جب کوئی کسی چیز کا دعوے کرے اور اظہار اُس کا نہ کرے کون اُسکا یقین کریگا اسکے بعد خواجہ محمد عارف نے فرمایا روز قیامت حضرات صوفیہ جلد کرینگے اور توانگر اور دیگر لوگ انکو ملامت عقاب دینگے اس مقولہ میں خواجہ محمد عارف اور کسی دوسرے شخص سے بحث ہوئی اُسنے دریافت کیا یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے خواجہ محمد عارف کو نام کتاب کا یاد نہ تھا تھوڑی دیر سوچا اُس مرد نے کہا جبتک مجھے کتاب میں لکھا نہ دکھلاوگے میں یقین نکرونگا اپنے سر آسمان کی جانب اُٹھایا اور کہا مجھے نام کتاب کا یاد نہیں رہا بارالٰہا وہ نوشتہ کتاب دکھلا دے فی الفور فرشتوں کو حکم ہوا فرشتوں نے وہ کتاب جس میں وہ نوشتہ تھا کھول کر اور وہ مقام جہاں وہ بات لکھی تھی نکال کر دکھا دیئے۔ جوان اپنے اعتراض کرنے سے بہت نادم ہوکر حضرت خواجہ عارف کے قدموں پر گرا اور مرید ہوا بعد اسکے خواجہ عارف نے فرمایا جو واصل الی اللہ اس مجلس میں آئے اسے لازم ہے کوئی کرامت دکھلائے فی الفور حضرت مخدومنا و مخدوم الکل خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اُٹھے اور ہاتھ زیر مصلا ڈال کر کئی اشرفیاں نکالیں ایک فقیر حاضر تھا اُس سے کہا اشرفیاں لیجاؤ اور درویشوں کے واسطے نان و شوربا لاؤ جب حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کرامت دکھا چکے حضرت شیخ احدالدین کرمانی کھڑے ہوئے آپکے متصل ہیزم خشک کھڑی گڑی ہوئی آپنے اسپر ہاتھ مارا پھر دوبارہ ہاتھ مارنے سے وہ خالص سونے کی ہوگئی جب ہر دو حضرات کرامت دکھلا چکے صرف میں باقی رہگیا (مصنف جامع ملفوظ ہذا خواجہ قطب الدین بختیار اپنی ذات سے مراد لیتے ہیں) اپنے پیر کے آداب سے یہ نہ چاہا کہ اظہار کرامت کیا جائے حضرت مرشد کہ فوراً میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیوں خاموش ہو کچھ کرامت دکھلاؤ۔ وہاں ایک بھوکا فقیر

بیٹھا ہوا تھا انہنے اپنے خرقہ میں ہاتھ ڈالا اور چار روٹیاں نکالیں اور فقیر کو دیں حالانکہ میرے کمبل میں
ایک بھی روٹی نہ تھی۔ وہ درویش اور خواجہ محمد عارف کہنے لگے جبتک درویش کو اسقدر استطاعت
نہ ہو اُسے درویش نہ کہنا چاہیئے۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ تھے وہ کہا کرتے تھے جب میں نے دنیا کو دشمن
سمجھا اُس سے کنارہ کیا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کی اسقدر محبت مجھ پر مستولی ہوئی کہ مجھے
اپنے وجود سے بھی دشمنی ہوگئی موت کو درمیان سے اٹھا دیا یعنے اس حدیث موتوا قبل ان تموتوا
پر عمل کر کے انس لقا اور لطف حق حاصل کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا قیامت کے روز عاشقوں کے ایک
گروہ کو حکم ہوگا بہشت میں جاؤ وہ عرض کرینگے۔ یا الٰہی ہم بہشت کیا کریں بہشت اسکو عطا فرما
جسنے تیری عبادت بہشت کے واسطے کی ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا جو عاشق ذات الٰہی ہے اُسے بہشت
سے کیا کام۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ اہل دنیا سے دور اور اہل آخرت درمیان
دوستی حق کے مسرور میں اور اہل معرفت کا کیا کہنا ہے وہ تو نور علیٰ نور ہیں اس رمز کو اہل سلوک
خوب جانتے ہیں، اور عبادت اہل معرفت کے پاس انفاس ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف ہونے
سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا بزرگ کی طرف رجوع کر رہا ہے جب آنکھ بند کریگا طلب حق میں یہانتک
مشغول رہیگا کہ صور اسرافیل پھونکے جانے سے بھی اُسے خبر نہ ہوگی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا خواجہ
ذوالنون مصری قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ علامت شناخت کی یہ ہے کہ دنیا سے بھاگے اور خاموشی
اختیار کرے جب وہ خدا کو پہچانیگا اُسے خلق سے نفرت آویگی۔ بعد اسکے ارشاد ہوا۔ جو یہ دعوے
کرے کہ مجھے معرفت حق حاصل ہوئی اور اُسنے دنیا سے تنہائی حاصل نہ کی جانو کہ وہ جھوٹا ہے اسکے
بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہوتا ہے جو دل سے ماسوی اللہ کو بالکل نکالے اور سب سے بیگانہ ہو بعد اسکے
ارشاد فرمایا کہ علامت معرفت کی یہ ہے کہ ہیبت میں چپ بیٹھے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ
عارف اُسی قدر معرفت کی باتیں کہہ سکتا ہے جسقدر اسکو حضور ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سوز اور
فریاد اہل عشق کی اُسوقت تک رہتی ہے جبتک وصال معشوق کا نہ ہو جب عارف کو کچھ سوز وغیرہ
نہیں ہوتا کیونکہ معرفت حق اُسے حاصل ہو چکی ہے اور فرمانے لگے کہ جسطرح دریائے رواں کے پانی

میں سے بوقت اتصال آواز آتی ہے شور ہوتا ہے اور جب اُس دریا کا پانی دوسرے دریا میں
ملجاتا ہے اُسے فریاد سے سروکار نہیں رہتا ایسا ہی حال عاشق کا ہے جب وصل معشوق ہوجاتا ہے
خاموش ہوتا ہے کچھ تکلیف باقی نہیں رہتی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان
ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ دنیا میں کسیقدر محبان الٰہی ایسے ہوتے ہیں جنکے سبب سے وجود اس عالم کا
ہے اگر وہ نہ ہوویں عالم ناپیدا ہوجاوے اور اہل علم عبادت نکریں اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکبار خواجہ عبداللہ
خفیف بھولے سے کا۔ دنیا میں مصروف ہوگئے فوراً یاد آیا یہ بات خلاف وعدہ دوست ہے اسکے بعد
قسم کھائی جبتک زندہ رہونگا کوئی کام دنیا کا نکرونگا۔ اسکے بعد پچاس برس تک زندہ رہے اور کوئی کام
دنیا کا نکیا اسکے بعد ولولہ عشق حضرت بایزید بسطامی کی حکایت فرمائی کہ ہر روز بعد نماز صبح ایک
… اور فریاد کرتے۔ ایک وقت یہ آواز آئی یوم تبدل الارض یعنے یاد کر وہ وقت
جبکہ اس زمین کو لپیٹیں گے اور دوسری زمین لائینگے اور فراق وصال سے بدل ہوگا اسکے بعد سلطان
… بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی نے صحرا … میں … کیا
اور فریاد کرنے لگے جہاں تک … مجھے دکھائی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس صحرا میں عشق برستا ہے
ہر چند میں قدم باہر نکالنا چاہتا ہوں نہیں نکلتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عشق اور محبت کی راہ جداگانہ
ہے جو کوئی اس راستہ میں آیا گمنام ہوا اور فرمایا اہل عرفان کی زبان سے سوائے ذکر حق کے دوسری بات
نہیں نکل سکتی بعد اسکے ارشاد فرمایا کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے جو کچھ اُنہیں مال و متاع سے پہنچے سب
تبرا کریں یہ فرماکر حضرت خواجہ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بلکہ کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے اگر وہ دونوں جہان سے
اُن چیزوں کو جو اُنہیں حاصل ہوئیں بذل حق کریں تو بھی تھوڑا ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا اہل محبت
… میں مگر نام انکا اور طرح کا ہوتا ہے گروہ سے … پایا جاتا ہے … طالب و مطلوب ہیں اور طلبگاری
… اپنی سے فارغ ہیں اور مشاہدہ میں مشغول ہیں اسکے بعد ارشاد ہوا خواجہ سمنون محب
… دل مطلق … بہت … بار محبت کے اُٹھانے میں
کوتاہی نہ کی … دنیا سے باز رہے اور عبادت میں مشغول ہوئے۔ … کرنا خاص

اور دانت میں انگشت ساتا کہ طلال مجردات صفات کا ہوتا ہے بعدہ ارشاد فرمایا کہ عارف وہ ہے
جو کوشش کرکے ایک دم حاصل کرے اور عارف دم وہ ہے کہ ذکر خدا تعالیٰ کرے اور اپنی تمام عمر خدا
کے سپرد کر دے اگر ایسا دم پایا تو وہ کیا کہنا ہے یہ سوال زمین و آسمان میں ڈھونڈنے سے ایسا دم
حاصل ہونا مشکل ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا شیخ زبانی میں نے حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس
سرہ سے سنا ہے جو شخص مندرجہ ذیل تین خصلتیں رکھتا ہو خدا تعالےٰ اُسے دوست رکھتا ہے
اول سخاوت مانند دریا کے دوم شفقت مانند آفتاب کے سوم تواضع مثل زمین کے بعدہ فرمایا
درمیان اہل سلوک کے ایسے علوم ہیں اگر ہزار عالم جاننا چاہیں انہیں اس علم سے ذرہ برابر واقفیت
نہیں ہو سکتی آور نہ ہو. ایک طاعت ہے اس سے زاہدوں کو بھی خبر نہیں ہے انکا بخبر امر غافل ہیں اور
یہ اسرار الٰہی ہیں انکو سوائے اہل محبت و اہل عشق کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ سیر دونوں عالم سے
باہر ہیں بعد ارشاد فرمایا جو شخص ان دونوں عالم میں ثابت قدم رہا وہ انہیں جانے گا. فقط

مجلس دہم روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی بہت سے درویش حاضر خدمت تھے گفتگو نیک و بد کی
صحبت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے الصحبة تاثیر یعنی صحبت میں تاثیر
ہے اگر کوئی بدکار نیک لوگوں میں بیٹھنا اختیار کرے تو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ نیک ہو جائیگا اسیطرح
اگر کوئی نیک بخت بدوں کی صحبت اختیار کرے تو وہ بد ہو جائیگا حاصل یہ ہے کہ جیسی صحبت ہوگی ویسا ہی اثر
ہوگا جو کچھ حاصل ہوا صحبت سے ہوا جسنے نعمت پائی نیک لوگوں کی صحبت سے پائی ہے. فرمایا اگر چہ بدکار
صحبت نیک لوگوں کی اختیار کریں امید ہے کہ وہ نیک ہو جائینگے اسیطرح نیک بدوں کی صحبت میں بیٹھنے سے
بد ہو جائینگے بعد اسکے فرمایا کتب سلوک میں مرقوم ہے صحبت نیکوں کی نیک کام کرنے سے بہتر ہے اور صحبت
بدوں کی بد کام کرنے سے بدتر ہے۔ بعد اسکے حکایت زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی آپکے عہد خلافت میں
بادشاہ عراق گرفتار ہو کر آیا آپنے اُسے دعوت اسلام کی اور فرمایا اگر مسلمان ہو جاؤ گے تو مملکت عراق
تمکو دیجائیگی بادشاہ نے جب دیکھا اسلام مجھے قبول نہیں حضرت عمر فاروق رضی نے فرمایا اگر ایمان نہ لاؤ گے
تو گردن تمہاری ماری جاویگی اسنے مذہب قبول نہ کیا تو بادشاہ نے اُسوقت کہا میں پیاسا ہوں

بلوائیے۔ اہل خدمت کانچ کے آبخورہ میں لائے پادشاہ نے کہا میں نہ پیونگا حضرت نے فرمایا یہ
بادشاہ ہے اسکے واسطے چاندی یا سونے کے آبخورہ میں پانی لاؤ۔ ایسا ہی کیا گیا اُسنے پھر انکار کرکے کہا
میرے واسطے مٹی کے پیالہ میں پانی لاؤ جب مٹی کے پیالہ میں پانی آیا بادشاہ نے حضرت عمرؓ کیجانب
مخاطب ہوکر کہا قسم کھائیے جب تک میں یہ پانی نہ پی چکوں آپ مجھے مارے جلنے سے امان دیویں
آپنے قسم یاد کی کہ میں نے اس پانی کے پینے تک امان دی پادشاہ نے جب یہ سنا پیالہ زمین پر پٹک مارا
اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپنے مجھے وعدہ دیا تھا کہ جب تک میں یہ پانی نہ پی لوں آپ مجھے نہ ماریگے
حضرت عمر فاروقؓ اُسکی تیزی ذہن سے متعجب ہوئے قتل سے امان دے کر ایک بزرگ صحابی کی صحبت
میں رہنے کو ارشاد فرمایا چند روز میں صحبت نے اثر کیا بادشاہ نے حضرت عمرؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ مجھے
طلب فرمائیے حضرت نے بلوایا اور اسلام عرض کیا پادشاہ بصدق دل مسلمان ہوا جب مشرف
باسلام ہو چکا حضرت عمرؓ نے فرمایا مملکتِ عراق آپکو دیجاتی ہے آپ پادشاہی کیجئے پادشاہ نے
جواب دیا اب مجھے پادشاہی سے کچھ سروکار نہیں اگر آپ سے ہو سکتا ہے تو ایک اُجڑا خراب گاؤں
مملکتِ عراق میں عطا فرمائیے کہ زندگی دو روزہ وہاں بسر کروں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُجاڑ گاؤں
کی تلاش ہو۔ ہر چند ڈھونڈھا نہ پایا لاچار ہوکر عرض کی کہ مملکت عراق میں کوئی گاؤں اُجاڑ نہیں
مجبور ہیں۔ پادشاہ نے کہا مقصود میرا تلاش کرانے سے یہی تھا کہ آپکو معلوم ہو جائے کہ مملکت عراق سرسبز
و شاداب ہے ذمہ خداوندی پادشاہ پر یہ ہے کہ اپنی مملکت کو سرسبز و شاداب رکھے اب میں اپنے
ذمہ سے سبکدوش ہوا مملکت عراق عمدہ حالت میں آپکو تفویض کرتا ہوں اب آپ ملک عراق کے
جوابدہ ہیں مجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے
لگے زہے فراست اُس پادشاہ کی از حد دانا تھا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ نیکوں کی صحبت سے
ایسا ہی فائدہ پہونچتا ہے اور یہ مصرعہ زبان پر لائے ؎ صحبت نیکاں بہ از طاعت است بدہ
بعد اسکے ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت عثمان ہرونی قدس سرہٗ سنا ہے کہ بندہ پر فقیہ کا لفظ اسوقت
صادق آتا ہے کہ جتنک آٹھ سال تک بائیں ہاتھ کا فرشتہ چوبدی تحریر کرنے پر مامور ہے اُس سے

نامۂ اعمال میں نیکی بدی بھی تحریر نہ کریں بعدہ ذکر فرمایا عارفان حق وہ ہیں جو حق سے کسی چیز کو
اُٹھا نہیں مانگتے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا جو عارف عبادت نہیں کرتا جان لو وہ حرام روزی کھاتا
ہے بعدہ ارشاد فرمایا حضرت خواجہ جنید بغدادی ؒ سے پوچھا گیا اہل محبت کا کیا ہے فرمایا اہل محبت
کا وہ ہے جو اشت کھاتا ہے حق تعالیٰ سے اشتیاق وسرور بخشتا ہے اُسقدر جتنا اُس کا ظرف ہو۔
اور فرمایا جب کو خدا دوست رکھتا ہے بہشت اُس سے ملاقات کی آرزو کرتی ہے بعد اسکے ارشاد
فرمایا محبت حق اہل سلوک اور اہل معرفت میں کوئی فرق نہیں ہے ہر محبت والا مطیع و فرمانبردار
بعد اسکے ارشاد فرمایا کتاب محبت مصنفہ اُستادی مولانا شرف الدین ؒ میں جو مصنف شرعۃ الاسلام
ہیں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت شیخ شبلی ؒ سے پوچھا گیا کیا سبب ہے کہ آپ باوجود اسقدر طاعات وعبادت
کے خوف زدہ ہیں اور ہمیشہ روتے رہتے ہیں آپنے فرمایا دو چیزوں نے مجھے ڈرا رکھا ہے ایک یہ کہ الہٰی ایسا
نہ ہو میں راندہ ہو جاؤں اور یہ حق یہ کہا جاوے تو مجھے نہیں چاہئیے۔ دوسری وجہ یہ کہ دیکھا چاہئیے
میں اپنا ایمان سلامت لیجاؤں گا یا نہیں اگر سلامت لیگیا تو محنت ٹھکانے لگی ورنہ اکارت گئی۔
بعد اسکے ارشاد فرمایا شیخ شبلی علیہ الرحمۃ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ علامت شقاوت کی کیا ہے
آپنے جواب دیا کہ گناہ کرکے امیدوار قبولیت ہونا یہ شقاوت کا نشان ہے بعدہ اُس شخص نے دریافت
کیا اصل عارفوں کی کیا ہے آپنے جواب دیا ہمیشہ خاموش اور متفکر رہنا اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا
عزیز ترین دنیا میں تین چیزیں ہیں اول عالم کا سخن جو وہ اپنے علم سے بیان کرے دوسرا وہ شخص
جسکو طمع نہو۔ تیسرے وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی ثنا و صفت بیان کرتا رہے اسکے بعد ارشاد فرمایا
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری ؒ مسجد کنکری واقع بغداد میں مع یاران طریقت بیٹھے
ہوئے تھے گفتگو درباره محبت ہو رہی تھی ایک صوفی نے اُٹھکر عرض کیا یا حضرت صوفی اور عارف
کی تعریف بیان فرمائی آپنے فرمایا صوفی اور عارف ایسے لوگ ہیں جنکے دلوں سے کثرت نکل گئی
ہے ہوا و حرص سے وہ آزاد ہو چکے ہیں اُنہیں کسی امر سے کچھ واسطہ نہیں۔ بعد اسکے فرمایا تصوف
نہ علم ہے اور نہ رسم۔ یہ مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد ہے تخلقوا باخلاق اللہ

سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے شمہ تو بر تو۔ یہ نہ علم سے ہو سکتا ہے۔ نہ رسم سے کیونکہ علم اور رسم سے خلق نہیں سکھلایا جاتا یہ جدا امر ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف دنیا کا دشمن ہے مولا سے اسکی لو لگی ہے اُسنے دنیا پر لعنت بھیجی اُسے عقل و ہوش سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اسکے بعد کسی نے پوچھا عارف کو گریہ بہت ہوتا ہے آپنے فرمایا جبتک طلب وصال حاصل ہوتا ہے کہ موقوف ہوجاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک گروہ خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا ہے جنکو خدا تعالیٰ کی دوستی نے بالکل خاموش کردیا ہے وہ عالم کی موجودات کو نہیں جانتے اور نہ فصیح و بلیغ ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں بعد اسکے ارشاد فرمایا جس کسی کے دل میں دوستی حق نے جگہ پکڑی اُسے چاہیئے کہ دونوں جہان کو ایک نگاہ سے دیکھے اگر نہ دیکھے تو عاشق صادق نہیں ہے۔ بعد اسکے بیان فرمایا حضرت داؤد طائی کو دیکھا کہ صومعے سے باہر آنکھیں بند کئے ہوئے نکلے مجلس میں آکھڑے ہوئے کسی درویش نے پوچھا حضرت اسمیں کیا حکمت ہے آپنے جواب دیا پینتالیس برس ہوگئے ہیں نے ان آنکھوں کو پٹی سے باندھا ہے تاسوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کسی کو نہ دیکھیں محبت سے بعید ہے کہ دعویٰ دوستی کا کرے غیروں پر نگاہ ڈالتا پھرے ول۔ اسکے بعد فرمایا خواجہ ابو سعید ابو الخیر فرماتے تھے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسیکو سرفراز اپنی دوستی کا عطا فرماتا ہے اپنی محبت اسپر مستولی (غالب) کردیتا ہے اسکے کامل ہونے پر چھٹا مرتبہ فردانیت کا عطا فرماتا ہے تاکہ ہمیشہ باقی رہے بعد اسکے فرمایا جب عارف رجوع بحق ہوتا ہے اُسے کچھ خبر نہیں ہوتی اگر اس سے پوچھا جائے کہاں تھا اور کیا چاہتا ہے وہ سوائے اس لفظ کے جواب نہ دیگا کہ میں ہمراہ خدائے عزوجل تھا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا اگر تجھ سے پوچھیں کہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ کے کیا معنے ہیں تو جواب دینا چاہیئے کہ یہ آیت مرتبہ عارفان کی ہے۔ جب عارف مقام وحدانیت و جلال ربوبیت میں پہونچتا ہے نابینا ہوجاتا ہے۔ سوائے حق کے غیر کی طرف نظر نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں ملک بخارا میں مسافر تھا ایک بزرگ مشغول کو دیکھا وہ آنکھوں سے نابینا تھے میں نے پوچھا اے جناب آپ کو نابینا ہوئے کتنا عرصہ ہوا فرمایا میں اسوقت سے اندھا ہوں جب سے مجھے معرفت حاصل ہوئی۔ اور نظر میری عظمت و جلال

باری تعالیٰ پر گریے لگی ایک روز میں بیٹھا تھا کوئی غیر شخص میرے سامنے سے گذرا مینے اس پر نگاہ کی معاً ہاتف نے آواز دی ہماری دوستی کا دعوے کرتے ہو غیروں پر نظر ڈالتے ہو میں بہت شرمندہ ہوا اور عرض کی یا الٰہی وہ آنکھ جو سوائے دوست کے غیر پر نظر ڈالے اسکا جاتا رہنا بہتر ہے میں یہ بات کہنے بھی نہ پایا تھا کہ میری دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ بعد ارشاد فرمایا جب حضرت آدمؑ پیدا ہوئے حکم الٰہی ہوا نماز ادا کرو آپنے نماز پڑھنی شروع کی دل صحبت میں پیوست ہوا اور جان مقامات قرب میں جا کر ٹھیری اور سر واصل ہوا یہی مصلحت پیدائش تھی بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ دعا مانگتے تھے الٰہی بروز حشر مجھے نابینا اٹھائیو۔ لوگوں نے کہا حضرت یہ کیا دعا ہے جواب دیا جو شخص دوست کو دیکھنا چاہے اُسے لازم نہیں کہ غیر پہ نگاہ ڈالے۔ بعدہ ذکر فرمایا کہ درویشی کے یہ معنے ہیں کہ جو بھوکا آوے اُسے کھانا کھلاوے اور پیاسے کو پانی پلا دے اور جس کو کپڑا میسر نہو اُسکو کپڑا دے بہر حال محروم نہ چھوڑے ہر ایک حاجت ضروری اُس سے پوچھ لینا چاہیئے بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک دفعہ میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ باہم مسافرت میں تھے راہ میں خواجہ بہاؤالدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ کامل سے سب دل سے ملاقات ہوئی اُن کا دستور تھا جو شخص اُنکی خانقاہ میں آتا محروم نہ جاتا سب کی حاجت ضروری پوری فرماتے تھے اگر کوئی ننگا آتا اپنے کپڑے اُتارتے اور اُسے پہناتے جب ایسا ہوتا آپکے کپڑے اُتارنے سے پہلے فرشتے آپکے واسطے لباس نفیس حاضر کرتے ہم چند روز اُن کی خدمت میں رہے آپنے بروقت رخصت ہمیں نصیحت کی جو کچھ روپیہ پیسا ملے کبھی اپنے پاس نہ رکھو راہ خدا میں ایثار کرو کہ تم بھی دوستان الٰہی میں ہو جاؤ گے اور فرمایا اے درویش جو کچھ کسی نے حاصل کیا ہے اسی سبب کیا ہے اسکے بعد فرمایا ایک درویش تھے اُنکی یہ رسم تھی جو نذر و نیاز سے اُنکو پہونچتا سب درویشوں کو نذر کر دیتے تھے اور خود محنت و مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ سب نذر و نیاز تقسیم کر چکے تھے دو لفر درویش آئے اور آپ سے پانی طلب کیا آپ فوراً گھر میں گئے اور دو روٹیاں مع پانی لا کر اُن بزرگوں کے روبرو پیش کیں عرض کیا نوش فرمایئے دونوں

شیخ احد کرمانی اور دیگر درویش حاضر مجلس شریف تھے گفتگو عارفوں کی توکل کے بارہ میں ہوئی
آپنے ارشاد فرمایا عارفوں کا توکل سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی پر نہیں ہوتا اور نہ انہیں کسی سے
غرض ہوتی ہے بعد فرمایا متوکل وہ ہے کہ رنج و راحت کی کسی سے نہ حکایت کرے نہ شکایت
بعدہ ارشاد فرمایا حضرت ابراہیمؑ سے جبرئیل نے پوچھا آپکی کوئی حاجت ہو بیان فرمائیے تو آپنے جواب دیا
تجھ سے کچھ نہیں کیونکہ حضرت خلیل اپنے نفس سے غائب تھے اور باطناً بحضور حق تعالیٰ حاضر۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا اہل توکل کا ایک وقت ایسا ہوتا ہے اگر اسوقت میں انہیں کسی حربہ سے مار کر ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیں یا مجروح کریں یا اور کوئی صدمہ پہنچاویں یا انکا چمڑہ کھینچیں تو بھی انکو خبر نہ ہو بعدہ فرمایا توکل
عارف کا حق کے ساتھ اس طور پر ہوتا ہے کہ وہ متحیر ہوتا ہے عالم کے بیچ بعدہ فرمایا خواجہ بایزید بسطامیؒ
سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جواب دیا عارف وہ ہے جسنے ان تین باتوں کو دل سے قطع کیا ہو اول
علم سے دوسرے عمل سے تیسرے خلق سے۔ جبتک وہ ان تین باتوں سے انکو علیحدہ نہ کریگا تب تک عارف نہ ہوگا
اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ سے علامت عارف کی پوچھی انہوں نے جواب دیا عارف وہ ہے جو سوائے حق
کے دوسری طرف متوجہ نہو بعدہ فرمایا میں نے زبانی ایک بزرگ سے سنا تھا شوق کی چند باتیں ہیں
جبتک وہ عارف میں نہ پائی جائیں اُسے عارف نہیں کہہ سکتے اول وقت راحت کے موت کو
یاد کرے دوسرے مولا سے انس اختیار کرے۔ تیسرے یہ کہ رہنا محبت حق میں وقت آنے
دوست کے اور خوشی حاصل ہونی خاص وقت میں جبکہ نظر اُسکی حق پر ہو۔ بعد اسکے فرمایا شیخ
شہاب الدین عمر سہروردیؒ فرماتے ہیں دنیا میں دو باتوں سے زیادہ کوئی امر خوشتر نہیں اول
صحبت فقرا اور دوم حرمت اولیاء۔ بعد اسکے گفتگو توبہ کرنیکے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا توبہ کئی
طرح ہوتی ہے وہ عمل میں توبہ ایک امر ہے انابت لائی ہے جیسے جاہلوں سے دور رہنا صحبت باطلوں
ترک کرنی۔ دوستی سے مونہہ پھیرلینا۔ بعدہ فرمایا پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے ضعیف ترین آدمیوں میں وہ ہے
جو بولنا چھوڑنے پر قادر ہو یعنی ترک صحبت کرے بعدہ فرمایا اس راہ میں دو چیزیں نصیب کرنی
ہوتی ہیں اول ادب عبودیت۔ دوم تعظیم حق معرفت۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا حضرت شیخ شبلیؒ سے

پوچھا گیا کہ شوق کا مرتبہ زیادہ ہے یا محبت کا آپ نے فرمایا کہ محبت کا کیونکہ شوق محبت سے پیدا ہوتا ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت آدم سے زلت (لغزش) واقع ہوئی آواز عصیٰ آدم ربہ آئی
تمام چیزیں حضرت آدم کو دیکھکر رونے لگیں مگر سونے اور چاندی نے آنسو نہ نکالے اور عرض کی
ہم تمہارے حال پر نہ روئینگے جو تیرا گناہ کرے حق تعالیٰ نے انکی یہ عرض سنکر قسم یاد کی میں تمہاری قیمت
مقرر کرونگا اور بنی آدم کو تمہارا خادم بناؤنگا بعد اسکے فرمایا جب محب مملکت کا دعوے کرے مقام
محبت سے گر جاتا ہے بعد اسکے فرمایا محبت کا دعویٰ ونسبت وصال کے ساتھ اور حرمت باطل
کی وجہ سے ہے۔ پیشہ مشاہدہ فقر محب ہے کہ نگاہ رکھتا ہے اپنے سر کو اور خیال رکھتا ہے اپنے
نفس پر بعد ازاں فرائض ہیں۔ اسکے بعد فرمایا سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا گیا درجات محبت
کیا ہیں آپ نے فرمایا اگر ساتوں دوزخ کو باہمہ عظمت و ہیبت اس محب کے داہنے ہاتھ پر رکھیں وہ
نہ کہے کہ بائیں ہاتھ پر بھی رکھو جبکہ مرضی الٰہی داہنی ہاتھ پر رکھی ہے بعد اسکے فرمایا اول
چیز جو بندہ پر فرض کی گئی وہ معرفت ہے دلیل اس کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہے بعدہ فرمایا حق تعالیٰ نے جملہ چیزوں کے اندر اپنی قدرت کاملہ سے چند
باتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت اور اسرار اولیا میں لکھا ہے کہ
اللہ تعالیٰ روز حشر عاشقوں سے صدق اور محبت کا سوال کریگا۔ پس جو شخص ثابت و صادق
ہوگا جواب دیگا اور جو جھوٹا ہوگا شرمندہ ہو جائیگا جواب نہ دے سکیگا پس معلوم ہو جائیگا کہ یہ
عاشق صادق نہیں تھا۔ عاشقوں کے زمرہ سے اسکو دور کردینگے بعدہ فرمایا اہل محبت وہ
لوگ ہیں جو بلاواسطہ دوست کا کلام سنتے ہیں الحمل یشد عن قلبی ربی یعنے دل عاشق کا
سوائے سخن حق تعالیٰ اور کچھ نہیں سنتا۔ بعد اسکے فرمایا صاحب محبت مرتے ہی بخشا جاتا ہے
بعد اسکے فرمایا جنگل میں ایک درویش رحلت کردہ کی لاش کو دیکھا کہ ہنس رہی تھی پوچھا
تم تو مرچکے ہو کیونکر ہنستے ہو۔ جواب دیا محبت حق تعالیٰ میں ایسا ہی ہوتا ہے بعد اسکے ارشاد
فرمایا دل عارف کا ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ اپنے حال سے فانی اور مشاہدہ دوست میں باقی

ہو اور حق تعالیٰ اُس کے تمام اعمال کا متولی ہو۔ اُسے اپنی ذات پر اختیار نہ ہو اور عرش تک قرار نہ پکڑے۔ یہ سلوک کا راستہ ہے بعدہ فرمایا حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا ملازمت پروردگار کی کیونکر حاصل ہوگی اپنے جواب دیا بہرآئینہ ملازمت عبادت سے حاصل ہوگی یعنے وصال دوست میسّر ہوگا بعد اسکے فرمایا حضرت رابعہ بصری سے پوچھا گیا اعمال میں سب سے اچھا عمل کونسا ہے آپنے فرمایا قائم رکھنا اوقات کا ساتھ مراقبہ کے اور فرمایا جو دعوٰی بزرگی کا کرے ابھی وہ قید ادنیٰ میں ہے جب اُسکی تمام مرادیں فنا ہوجاویں گی اُسوقت وہ اس دعوٰی میں سچا ہو سکتا ہے ورنہ جھوٹا ہے اور فرمایا وہ مرد ہے جس کی تمام مرادیں فنا ہو چکی ہوں مگر ساتھ مراد حق کے باقی ہوں۔ نام اُسکا وہ ہے جو حق تعالیٰ رکھے اور سوائے بندگی کے دیگر امور سے سروکار نہ رکھے کیونکہ اہل محبت کا نام نہیں ہوتا اور نہ رسم و جواب بعد اسکے ارشاد فرمایا بزبانی خواجہ عثمان ہرونیؒ کے سُنا ہے آپ فرماتے تھے اہل عشق سوا دوست کے اور کسی سے دل نہیں لگاتے کیونکہ بغیر دوست کے جو شاد ہوتا ہے اُس سے تمام اندوہ نزدیک ہو جاتے ہیں اور جو دوست سے انس نہ رکھے اُس سے وحشت نزدیک ہوتی ہے اور جو شخص دوست نہ رکھے وہ کچھ بھی نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف وہ ہے جو صبح اُٹھے اور رات کی باتیں اُس سے فراموش ہو گئی ہوں یعنے خیال دوست میں ایسا مستغرق ہو کہ ادہر کے اُدہر بھولے۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے غافل توشہ تیار کر قبل اسکے کہ تجھکو موت آئے اور موت کے واسطے ہمیشہ آمادہ رہ۔ بعدہ فرمایا اہل محبت کا وہ گروہ ہے کہ درمیان حق کے اور اُنکے کوئی حجاب نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف محبت میں وہ ہے جسے کبھی عجب نہو کیونکہ تسلیم ایک بات سے عارف نہیں ہوتا اور جب سب امور کو تسلیم کر لیا تو عجب کس بات سے رہیگا بعدہ ارشاد فرمایا سب سے بہترین اوقات میں یہ بات ہے کہ خواطر نفس نہ رکھے جائیں اور خلق تیری بدگمانی سے بچے۔ بعدہ فرمایا جسے محبت ہوتی ہے اُسے فقر و وحشت نہیں ہوتی بعدہ فرمایا عارفان الٰہی کا فرمودہ ہے یقین ایک نور ہے جب بندہ کا دل اُس سے منور ہو جاتا ہے تو اُسکے ذریعے درجہ محبوں اور متقیوں کا حاصل کرتا ہے بعدہ فرمایا اصل آدمی نہ ادمٹی اور پانی ہے

بنایا گیا ہے جس کے وجود میں پانی کی زیادتی ہے وہ عبادت میں شاغل ہوگا اس وجہ سے مقصود کو پہونچیگا۔ اور جس کے وجود میں مٹی کی زیادتی ہوگی وہ نیک ہوگا سختی کے وقت اُسے پہچاننا چاہیئے بعدہ فرمایا حق تعالیٰ نے ابر کو پیدا کیا اور اُسمیں طرح طرح کے الوان جمع کئے جب سب الوان آمیختہ ہوئے پانی ہوگئے اس وجہ سے کہ دنیا میں پانی نہ تھا اُس کے پینے میں لذت رکھی گئی مگر وہ لذت آجتک کسی سے دریافت نہیں ہوئی۔ پانی سے ہر ایک چیز زندہ ہے۔ بعدہ ایک شخص نے جو اُسی مجلس میں حاضر تھا اُٹھکر آپ سے دریافت کیا مجنوں کون ہے۔ آپ نے فرمایا مجنوں وہ ہے جو ابتدائے عشق میں ناچیز ہو جائے اور مرتبہ دوم و سوم میں ناپیدا۔ بعدہ پوچھا فنا اور بقا کیا چیز ہے آپ نے فرمایا بقا بقاء حق ہے بعدہ پوچھا گیا تجرید کیا ہے آپ نے فرمایا صفات محبوب کی محب کے دل میں بیٹھ جاویں فاذا احببتہ کنت لہ سمعاً و بصراً بعد فرمایا ملتان میں ایک بزرگ کی زبانی سنا کہ توبہ اہل محبت کی تین قسم پر منقسم ہے اوّل ندامت دُوم ترکِ معصیت سُوم خود کو مظالم او خصومت سے پاک کرنا بعدہ فرمایا۔ علم ایک محیط شئے ہے اور معرفت محیط کا ایک جزو ہے پس خدا سے بزرگ کی شان کا بیان کہاں اور بندہ کہاں سے ۵ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✽ یعنی علم ہر شئے کا خدا کو ہے البتہ معرفت موافق حوصلہ کے آدمی کو ہو سکتی ہے۔ بعدہ فرمایا جبتک عارف کو سر خالص حاصل نہیں ہوتا کوئی عمل اُس کا خالص نہیں ہو سکتا اور فرمایا جس کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کے سر پر بلاؤں کی بارش کرتا ہے۔ بعدہٗ فرمایا اہل سلوک میں توبہ نصوح تین باتوں سے مراد ہے اول کم خوری واسطے اس امر کے کہ روزہ رکھنے میں تکلیف نہو۔ دُوم کم سونا واسطے کرنے طاعت کے سُوم کم بولنا واسطے کرنے دعا کے اور بھی تین باتیں ہیں اوّل خوف دُوم رجا سُوم محبت یعنی خوف میں ترک گناہ کرنا ہے تاکہ آتش دوزخ سے رہائی ملے ضمن دوم رجا سے مراد اطاعت ہے تاکہ بہشت حاصل ہو اور یہی فوز عظیم ہے ضمن سوم محبت سے مراد جہتنا وار فکر کرنا تاکہ رضائے حق حاصل ہو اور عارف محبت میں وہ ہے جو کسی چیز کو دوست نہ رکھے مگر ذکر حق جب آپ یہ فرما چکے آبدیدہ ہوئے اور فرمایا اب میں اُس مقام کو سفر کرتا ہوں جہاں

میرا مدفن ہوگا۔ یہ فرما کر سب کو وداع کیا بعد اس کے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ساتھ چلو میں اور کئی اور درویش ہمرکاب حضرت خواجہ ہوئے دو ماہ سفر میں تھے بعدہ اجمیر پہونچے اور سکونت اختیار کی اس زمانہ میں اجمیر ہندوں کا مسکن تھا کوئی مسلمان نہ تھا جب قدوم مبارک آپ کے پہونچے اس قدر مسلمان ہوئے جس کا شمار نہیں۔ الحمد للہ علے ذالک +

مجلس دوازدہم روز پنجشنبہ مقام جامع مسجد اجمیر شریف میں آخرین مجلس یہی تھی شرف قدمبوسی حاصل ہوا یاران طریقت اور اصحاب اہل صفہ اور بہت سے بزرگ حاضر تھے حکایت ملک الموت کے بارہ میں ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا دنیا ملک الموت کوڑی کے کام نہیں۔ اس کا سبب پوچھا ارشاد عالی ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی موت پل ہے کہ دوست جس سے دوست دوست کی طرف عبور کرتا ہے بعدہ ارشاد فرمایا دوستی وہ ہے کہ اس کو دل سے یاد کرے نہ زبان سے اور زبان غیر حق کے ذکر سے رو کی جائے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دل اسیواسطے پیدا کیا گیا ہے کہ گرد عرش کے طواف کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت میں مرقوم ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ای میرے بندے جب میرا ذکر تجھ پر غالب ہوتا ہی میں تجھ پر عاشق ہو جاتا ہوں یعنی مجھے تجھ سے محبت ہو جاتی ہے۔ بعدہ فرمایا عارفان خدا آفتاب کی مثال ہیں تمام عالم پر ان کا چمکارا پڑتا ہے سب اُن کے انوار سے روشن ہیں یہ بیان فرما کر آپ رو پڑے اور فرمایا اے درویشو مجھے اس جگہ اسواسطے لائے ہیں کہ یہاں میرا مدفن ہے اب چند روز میں اس عالم سے کوچ کرونگا شیخ علی سنجری آپکے کاتب موجود تھے انہیں فرمایا کہ مثال شیخ قطب الدین بختیار کاکی نام تحریر کرو کہ دہلی جاوے خلافت اور سجادہ خواجگان چشت اُسے عطا کی۔ اس کے بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ دہلی تمہارا مقام ہے اس کے بعد جب مثال تحریر ہو چکی مجھے عنایت فرمائی میں نے شکریہ حضرت مخدوم کا ادا کیا زبان ہوا آگے آؤ میں نزدیک گیا دست مبارک سے اپنی ٹوپی میرے سر پر رکھی اور عصا شیخ عثمان ہرونی قدس سرہ اور اپنا مصحف تلاوت و مصلی بخشا اور فرمایا یہ امانت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواجگان چشت سے پہونچی تھی میں نے تمہیں سونپی اس کا

اسکا حق جیساکہ میں اور خواجگان ماقبل بجالائے ہیں ویسا ہی تم بھی بجالاؤگے کہ بروز حشر مجھے
درمیان اپنے مشایخوں کے شرمندہ نہ ہونا پڑے میں نے قبول کیا اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی۔
اسکے بعد آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنا مونہہ آسمان کی جانب اٹھاکر ارشاد فرمایا خداوند کو سونپا۔ دو
تمہیں اپنی منزل پر پہنچا دیا بعدہ ارشاد فرمایا چار چیزیں گوہر نفس ہیں اول درویش کہ امیر تونگر
دکھلائی دے دوم بھوکے کو سیر کرے تیسری غمگین ہے مگر ایسا خوش وخرم نظر آئے چوتھے جو
اُس کا دشمن ہو اُس سے دوستی اور مہربانی سے پیش آئے۔ بعد فرمایا مرتبہ اہل محبت کا ایسا ہے کہ
جب اُس سے پوچھیں نماز شب ادا کی جواب دے مجھے فراغت نہیں ملک الموت کے پیچھے پھرتا ہوں
جہاں کہیں وہ درماندہ ہوتا ہے دستگیری کرتا ہوں جب آپ یہ فرماچکے تھے میں نے ارادہ کیا کہ
قدمبوسی حاصل کرکے رخصت ہوں آپ نے یہ امر بنور ضمیری سے دریافت کیا فرمایا آگے آؤ۔ میں گیا اور قدموں
میں گر پڑا آپ نے مجھے اٹھایا بغلگیر ہوئے فاتحہ پڑھی اور ارشاد کیا راہ طریقت سے مونہہ نہ موڑنا اور
اس راہ میں مرد بنے رہنا میں پھر قدموں میں گرا آپ نے ازراہ نوازش مجھے اٹھایا دوبارہ بغلگیر ہوئے
میں رخصت ہوکر دہلی آیا سکونت اختیار کی۔ کئی دوست ہمراہ آئے اور فقیر کے ساتھ رہتے مجھے
دہلی آئے چالیس روز ہوئے تھے کہ اجمیر شریف سے قاصد خبر لایا کہ تمہارے روانہ ہونیکے بعد آپ میں
روز زندہ رہے۔ بعدہ انتقال فرمایا مجھے بڑا رنج ہوا اُسی حالت میں مصلے پر سوگیا خواب میں حضرت
کو خواب میں دیکھا کہ زیر عرش خراماں ہیں میں نے قدمبوسی کی اور حال پوچھا آپ نے ارشاد کیا خدا تعالیٰ نے
مجھے اپنے لطف وکرم سے بخشدیا اور نزدیک کروبیوں اور ساکنان عرش کے مقام دیا۔ اب میں وہاں
رہتا ہوں۔ یہ علوم ربانی اور فوائد سلوک جو زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام سے سنے اس مجموعہ میں
تحریر ہوئے بحمد للہ علیٰ ذالک۔ فقط تمام شد۔ فاتحہ خیر۔ یاالٰہی بحرمت اپنے حبیب محمد صلعم
کے معاف فرما اور بخش جمیع خطایا و ذنوب اس غریب غلام احمد مترجم کتاب کے اور اسکے ماں باپ اور اسکے
جمیع احبا و اقربا کے اور بخش تمام عاصیان امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عطا فرما توفیق
نیک کاموں کی اور بچا سیئات بدعات اور منکرات سے اور خاتمہ بخیر کر ہم سب مسلمان بھائیوں کا برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت تمام شد

فوائد السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ٭

اما بعد خادم درویشان باکہ تراب نعال اقدام الیشان غلام احمد خان بیان این جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقرا والمساکین مولانا بالفضل والاولٰی بالکمال خاصۂ خاصگان حضرت مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی نظامی سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دھلی بخدمت حضرات ارباب دانش وارباب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب فوائد السالکین کا جس میں حضرت ملک المشائخ سلطان الطریقۃ برہان المعرفۃ انیس السالکین امام العارفین سراج الاولیا تاج الاصفیا شہید المحبت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت سلطان المشائخ شیخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الاتقیا علامۃ الوری حضرت حریق المحبت فرید الحق والدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس سرہٗ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج سوم ہے کتاب معدن الیواقیت والجواہر یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے بعد الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر ٭

باب سوم ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین منقسم بر دو فصل **فصل اول** نبذے از احوال مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین تمام یاران کتاب سے امید ہے کہ مترجم کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں ؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم ٭ زانکہ من بندۂ گنہگارم ٭ والحمد للہ رب العالمین ۔

سوانح حیات بابرکت اشتمال حضرت شہید المحبت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی ثم الدہلوی قدس سرہ العزیز بصورت تحریر یافت

[illegible] موصوف سادات حسینی سے ہیں کہ آپ کا سلسلہ نسب شریف حضرت سبط اصغر امام حسین علیہ السلام تک اس طور پر پہونچتا ہے کہ نام و اسم گرامی آپ کے والد ماجد کا سید کمال الدین بن سید محمد بن احمد [illegible] بن سید معروف بن سید احمد بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام محمد جواد بن امام علی موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام۔ جائے مولد و موطن آپکا قصبہ اوش ہے جو ملک ماوراء النہر کے قصبات سے ایک مسرا نوار قصبہ ہے حضرت خواجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ولی مادر زاد تھے۔ کتب سیر سے واضح ہے کہ حضرت خواجہ شکم مادر سے پندرہ سیپارے کے حافظ پیدا ہوئے بدین وجہ کہ حضرت کی والدۂ ماجدہ جو ایک عارفات سے تھیں پندرہ سیپارے کی حافظہ تھیں ہر وقت تلاوت کلام اللہ شریف میں مشغول رہتیں حضرت خواجہ بسبب تصرف ولایت و شنوائی تلاوت کے ایام حمل ہی میں قبل از تولد حافظ پندرہ سیپارے کلام ربانی کے ہو گئے ولادت باسعادت آپ کی شب جمعہ کو بعد از نصف شب ہوئی قبل از تولد مکان مسکونہ والدین نور ہی نور پھیل گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ اسوقت خواب استراحت میں تھیں اتفاقاً اُن کی آنکھ کھل گئی گھر میں نور ہی نور نظر آیا تعجب میں آئیں کہ بار الٰہا یہ کیسا نور ہے ہاتف غیب سے آواز آئی کہ اے قطب الدین کی ماں جگہ تعجب کی نہیں ہے کہ یہ نور تیرے فرزند دلبند کا ہے جس کو ہم نے اُسکے دل میں رکھا ہے بہیوقت سے حضرت کا نام نامی اسم گرامی قطب الدین ہوا تھوڑی دیر بعد حضرت پیدا ہوئے۔ پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا نصف ساعت سجدہ میں رہے نور جو گھر میں پھیل رہا تھا اُس نے قطب صاحب کے قلب میں جگہ پکڑنی شروع کی تا اینکہ کل قلب مبارک میں سما گیا حضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آثار بزرگی آپ کے قبل از

تولد ہی جلوہ نما تھے ایام حمل میں جب میں واسطے تہجد کے اُٹھتی آپ بھی بیدار ہوتے ایک گھنٹہ یا زیادہ ذکر فرماتے کہ آواز اللہ اللہ مجھے سنائی دیتی تھی جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے ظل عاطفت پدری سر سے اُٹھ گیا۔ تعہد پرورش آپ کی والدہ ماجدہ ہوئیں جب عمر شریف آپ کی چار برس چار ماہ اور چار روز کی ہوئی حضرت خضر علیہ السلام نے واسطے ترتیب و تعلیم سپرد حضرت خواجہ ابو حفص حداد کے جو قطب زمانہ تھے فرمایا اور ارشاد کیا کہ مولانا مجھے اس لڑکے سے بہت کچھ کام لینا ہے آپ اسے نیک تربیت فرمائیں۔ ایک عرصہ تک آپ نے خواجہ ابو حفص سے علم تحصیل کیا اور قدوۃ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پڑھا بعد حصول علم راہ خدا کی تلاش میں نکلے سعادت ازلی اور توفیق لم یزلی شامل حال تھی بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب ۵۲۲ھ ہجری بروز پنجشنبہ بمقام بغداد شریف امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں شرف بیعت حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز سے مشرف ہوئے ایک عرصہ تک بغداد شریف میں ہمراہ خواجہ بزرگ رہکر ریاضات شاقہ و مجاہدات بالغہ فرمائیں نیز رہنمائی خلق میں مصروف رہے اور فیض صحبت حاصل کیا جب حضرت خواجہ بزرگ نے بموجب فرمان واجب الاذعان حضرت رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان سے قصد اجمیر شریف کا فرمایا اور روانہ ہوئے آپ بھی بمقتضائے محبت اپنے مرشد کامل کے ہمراہ تھے دہلی پہنچے۔ خواجہ بزرگ نے چند روز قیام فرمایا بروقت نہضت فرمانے آپ کو دہلی میں چھوڑ گئے۔ آپ نے اشتیاق ہم صحبت رہنے کا ظاہر فرمایا ارشاد والا ہوا کہ قرب جانی کو بعد مکانی فراحم نہیں تم کو یہیں رہنا چاہیئے کہ تمہارا یہی مقام ہے۔ الآخر بموجب ارشاد مرشد آپ نے سکونت دہلی اختیار کی لیکن واسطے حصول ملازمت جسمانی دو تین مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ تعالے عنہ بھی کمال عنایت و مہربانی سے واسطے بازدید حضرت شہید المحبت دوبارہ دہلی تشریف لائے وقت وصال مبارک حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ حاضر اجمیر شریف نہ تھے چند روز پیشتر حسب الارشاد حضرت خواجہ بزرگ

بحصول خلافت دہلی تشریف لائے تھے آپ کی بزرگی کی سند زیادہ ترید ذیل ہوگی کہ حضرت خواجہ بزرگ نے وقت عطائے خلافت ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین تم بڑے نیک بخت ہو کہ آج چالیس روز سے متواتر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ قطب الدین میرا اور حق تعالیٰ کا دوست ہے اُسے اپنی خلافت عطا کرو اور میرا خرقہ پہناؤ اور آج کی شب میں نے حضرت رب العزت کو عالم رویا میں دیکھا کہ مجھے ارشاد فرمایا قطب الدین میرا دوست ہے جو نعمت اُسکی تمہارے پاس ہے پہونچا کر اپنا خلیفہ مقرر کرو حضرت قطب الاسلام کے حالات اور کمالات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں اس مختصر دیباچہ میں گنجایش کہاں جو ایک شمہ تحریر میں آوے اگر مختصر ہی لکھا جاوے تو یہ اختصار بجائے خود ایک کتاب ہوجائے گی۔ شائقان ذکر مبارک کو لازم ہے کہ اس امر کے حصول کے واسطے کتب سیر کی طرف رجوع لائیں۔ اب یہ فقیر خادم درویشاں غلام احمد خان کسی قدر ذکر وصال مبارک حیز تحریر میں لاکر اصل مطلب یعنے ترجمہ ملفوظ مبارک شروع کرتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولےٰ ونعم النصیر ○

وفات مبارک حالت سماع میں ہوئی اور اسی وجہ سے شہید المحبت خطاب پایا۔ واقعہ کی کتب سیر میں اس طرح سے مرقوم ہے کہ بتاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول خانقاہِ عالیہ میں بتقریب عرس حضرت رسالت پناہی سماع ہو رہا تھا صوفیائے ہزار ہا غلام مست بادۂ عرفان زینت دہ مجلس تھے قوالوں نے یہ شعر گانا شروع کیا ؎ عاشق رویت کجا بیند بکس ✤ بستۂ مویت نمی یابد خلاص

اس شعر پر حضرت قطب الاسلام کو رقت ہوئی۔ نہایت درجہ بیقراری نے گھیرا۔ بعد تھوڑی دیر کے قوالوں نے اُس شعر کا گانا چھوڑ کر یہ غزل چھیڑی ؎ منزل عشق از مکانے دیگر است ✤ مرد این رہ را نشانے دیگر است ✤ کشتگانِ خنجر تسلیم را ✤ ہر زمان از غیب جانے دیگر است ✤

شعر دوم متذکرہ بالا پر حضرت قطب الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بسبب نہایت وجد ہوا۔ مثل ماہی بے آب طپان تھے۔ تین شب و روز یہ بیقراری رہی الا بوقت نماز ہوش آتا تھا نماز سے فارغ ہونے پر پھر وہی بیقراری رونما ہوتی تھی۔ بالآخر اُسی حالت ذوق وشوق میں بتاریخ ۱۴

ماہ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری میں بمقام دہلی انتقال فرمایا اور اپنی زر خرید زمین میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ
علیہ رحمۃ واسعۃ۔ عمر مبارک قطب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے علی التحقیق لگانے حاصل نہیں۔ الا
شاہزادہ محمد داراشکوہ رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ الاولیا میں تحریر فرمایا ہے کہ عمر حضرت قطب الاسلام
کی بوقت بیعت حضرت خواجہ بزرگ سولہ برس کی تھی۔ اور روضۃ الاقطاب میں صاحبزادہ محمد بولاق
تحریر فرماتے ہیں کہ عمر حضرت کی بوقت حصول خلافت بیس برس کی تھی وقت وصال مبارک کے
عمر میں سب کا اختلاف ہے لیکن مشہور ہے کہ آپ عالم جوانی میں رگرائے دار بقا ہوئے ہیں واللہ علم بالصواب

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین

مجلس اول خواجہ حریق محبت فرید الحق والدین مسعود گنج شکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تحریر فرماتے ہیں کہ جب اس بندۂ حقیر خادم درویشاں کو دولت قدمبوسی حضرت قطب الاسلام
کی حاصل ہوئی۔ آپ نے اسی وقت کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور نہایت مہربانی فرمائی اس روز
میں اور قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا علاؤالدین کرمانی اور سید نورالدین مبارک اور شیخ
نظام الدین ابوالموید اور مولانا شمس الدین ترک اور شیخ محمود موئنہ دوز رحمہم اللہ اور بہت سے
اہل صفہ حاضر خدمت فیض درجت حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے فرمایا کہ مرشد کو
اسقدر قوت و نعمت باطن چاہیئے کہ جب طالب اُسکی خدمت میں واسطے حصول بیعت کے آئے
تو ہووے اُسے واجب ہے کہ ایک ہی نگاہ میں تمام محبت دنیا جو اس کے سینہ میں ہو من کل الوجوہ
نکال ڈالے اور ایسا صاف کرے کہ کوئی کدورت زنگ و رنگ دنیاوی باقی نہ رہے۔
بعدہ اُسے اپنی بیعت سے ممتاز فرماکر واصل الی اللہ کرے۔ اگر اسقدر قوت پیر میں نہ ہو تو
جاننا چاہیئے کہ پیر اور مرید دونوں بادیہ ضلالت میں ہیں۔ اس کے بعد فرمایا اسرار العارفین
میں خواجہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بدخشان کے ملک میں ایک بزرگ سے میری
ملاقات ہوئی میری زبان اُن کی تعریف سے قاصر ہے نہایت ہی صاحب ذوق و شوق و
جذب و محبت تھے موافق طریق سنت میں نے سلام اُن پر عرض کیا رد سلام کیا اور فرمایا بیٹھو جیسے

تعمیل ارشاد کی چند روز اُنکی صحبت میں رہا وہ بزرگ صائم الدہر تھے بروقت افطار جو کی دو روٹیاں
عالم غیب سے آتی تھیں پانچ روزہ کھولتے تھے اور بقدر سدرمق نوش جان فرماتے۔ اکثر شہر کے
بدرجہ غایت معتقد تھے۔ ایک روز جب مرضی مبارک ہوئی آپنے وہاں کے حاکم کو ارشاد کیا کہ یہاں خانقاہ
تیار کرو۔ اُسنے اپنی سعادت جانکر چند روز میں خانقاہ طیار آراستہ اور پیراستہ کی اور آپکے حضور میں
طیار ہوجانیکا حال عرض کیا۔ آپ اُس خانقاہ میں تشریف لائے اور حکم دیا بہ جنس بازار سے ایک کُل
خرید کر لاویں۔ حسب الحکم روزمرہ کوزہ خرید کر لاتے پیالے کو [illegible] پُر کر کے [illegible] بھجواتے اور [illegible]
[illegible] آخر نامرد وقت ایسے ہوگئے کہ ہر ایک اُن میں کا پانی پیتا تھا اور جس کی [illegible] نقش بیٹھ جاتا
ہو جاتا خواجہ ابوبکر شبلی فرماتے ہیں کہ مجھے دیکھنے کرامت اُن بزرگ سے تعجب و حیرت ہوئی وہ بزرگ
بنور باطن میرے خطرے سے آگاہ ہوئے اور فرمایا اے شبلی سجادہ [illegible] نشین ہووے ورد دست
ہاتھ وہ شخص پکڑے جسے صاحب سجادہ ہونیکی طاقت ہو اور [illegible] اُس کی [illegible] ہاتھ پکڑ کے
صاحب سجادہ بناوے اگر ایسا نکریگا راہ سلوک میں مدعی اور [illegible] اسکے بعد فرمایا اہل سلوک
لکھتے کہ کمالیت مرد کی چار چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ اول کم سونا۔ دوم کم بولنا۔ سوم تھوڑا کھانا۔ چہارم
خلق سے کم صحبت رکھنی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا غزنیں میں ایک بزرگ نہایت صاحب تجرید و تفرید
تھے۔ جو کچھ فتوحات سے انہیں حاصل ہوتا کبھی اپنے پاس نہ رکھتے۔ اگر دن میں آتا شام تک بیباق فرماتے
اور جو شب کو حاصل ہوتا صبح تک نہ رکھتے۔ چھوٹا بڑا۔ درویش۔ تونگر اُنکی خانقاہ سے محروم نجاتا
بھوکے کو سیر کرتے ننگے کو کپڑے پہناتے۔ غرضکہ بڑی جامع نعمت درویش تھے۔ مینے اُن کی زبانی
سنا فرماتے تھے کہ چالیس برس مینے مجاہدہ کیا کچھ حاصل نہوا ذرہ روشنائی اپنی ذات میں نہ پائی جب
ستر کو بالا جنوں اختیار کی ہیں اسقدر روشنائی پیدا ہوئی ہے کہ اگر آنکھ اٹھا کر اُوپر دیکھتا ہوں۔
عرش اور حجاب عظمت تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور جو زمین پر نظر کرتا ہوں تحت الثریٰ
تک کی اشیاء دکھائی دے جاتی ہیں یہ معاملہ مجھ پر تیس برس سے ہوا ہے کہ مینے اپنی آنکھ بند
رکھی [illegible] کے بعد میری جانب مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا اے درویش جب تک تھوڑا

نہ کھاوے اور کم نہ سووے اور کم نہ بولے اور خلق سے صحبت کم نہ رکھے ہرگز جوہر درویشی حاصل نہ ہوگا۔ درویشوں کا گروہ وہ گروہ ہے جنہوں نے سونا اپنی ذات پر حرام کر لیا ہے اور صحبت خلق سے بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں تب مرتبہ قرب تک پہونچتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا جو درویش واسطے دکھاوے دنیا کے لباس اچھے پہنتے وہ درویش نہیں ہے بلکہ راہ سلوک کا رہزن ہے اور جو درویش خواہش نفسانی سے پیٹ بھر کر کھانا کھائے وہ نفس پرست ہے درویش نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سفر بغدادی میں نے ایک درویش کی زیارت کی نہایت صاحب نعمت تھے اور مجاہدوں سے یہ حال ہو رہا تھا کہ صرف ہڈیاں ہی جسم مبارک میں باقی تھیں ان کا یہ دستور تھا کہ بعد از وقت چاشت مشغولی سے فراغت پاکر لنگر میں تشریف لیجاتے لنگر اُن کا ہر من غلہ روزانہ کا تھا۔ خانہ نشین تک اس کی تقسیم میں مصروف رہتے ہر آنے والے کو کھانا کھلاتے اور ننگے کو کپڑے پہناتے۔ الغرض جب تک ان کے پاس سے کل ختم نہ ہوچکتا بانٹتے رہتے۔ پھر مصلے پر جا بیٹھتے اور ہر آنے والے کو زیر مصلے سے جو اُس کے نصیب کا ہوتا نکال کر عطا فرماتے۔ جب چند روز انکی صحبت میں رہا وہ صائم الدہر بھی تھے۔ جب وقت افطار ہوتا چار کھجوریں عالم غیب انکے پاس آتیں وہ دو مجھے دیتے اور دو آپ کھاتے مجھ سے فرماتے تھے کہ جب تک خلق کی صحبت سے اجتناب نہ کیا جائے اور کم نہ سوئے۔ تھوڑا نہ بولے۔ کم خوراک نہ ہو جاوے۔ عالی مقام نہیں ہوسکتا۔ اسکے بعد حضرت قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش حضرت عیسےٰ علیہ السّلام تجرید اور تفرید میں بدرجہ کامل اکمل تھے جب اُنہیں آسمان پر لے گئے آواز آئی کہ انہیں الگ ہی رکھو کہ آلائش دنیا انکے ساتھ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت حیرزدہ ہوئے۔ اسباب دنیاوی اپنے کپڑوں میں دیکھنے لگے۔ خرقۂ شریف میں ایک سوئی اور ایک کاسہ چوبیں پایا۔ عرض کی بارخدایا اسکا کیا کروں۔ وحی ربانی ہوئی پھینک دو۔ آپنے اُسے پھینک دیا تب آسمان پر گذر ہوا۔ اے درویش جب ایسی قلیل وکم مایہ چیز ہونے سے ایسے اولوالعزم پیغمبر پر اعتراض ہوا تو افسوس اُن لوگوں کے حال پر ہے جو دنیا میں بالکل آلودہ ہو رہے ہیں۔

اُن کا اُس طرح گذر ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ درویش کو مجرد رہنا چاہیئے کہ بوجہ اسکے اُسکی ترقی
بہت ہوتی ہے۔ اسکے بعد ایک اور درویش کا ذکر کیا کہ وہ بڑے بزرگ تھے ہر روز ایک ستر اُنپر وا ہوتا
تھا اور وہ سیر چشم ہو کر دوسرے ستر کی طلب کرتے تا اینکہ انپر بے شمار اسرار الٰہی کھل گئے۔ اس کے بعد حضرت
شیخ الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور فرمایا میں نے اُن ہی بزرگ کی زبانی یہ رباعی مثنوی
سنی تھی بہت ہی پسندیدہ ہے مثنوی بر آن ملکے کہ واپس مے گزارم ÷ دو صد ملکے دگر در پیش
دارم ہ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک اور طائفہ متحیران نے فرمایا ہے کہ درویش وہ ہے جو
ہر وقت ہر روز ہزاروں ملک پاؤں کے نیچے سے نکالے اور قدم آگے بڑھاوے جس کو اس
عالم کی خبر نہیں وہ درویش نہیں۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ نے جو اسرار
الٰہی کو فاش کیا ہے وہ اُنسے غلبات شوق میں ہوا مدہوشی میں کوئی سر فاش کر گئے۔ لیکن بعض جو
کامل حال ہیں اُنسے کوئی سر فاش نہیں ہوا۔ پس راہ سلوک میں حوصلہ وسیع چاہیئے کہ اسرار جگہ
پکڑیں اور فاش نہ ہونے پائیں کیونکہ راز سر دوست ہے جو شخص کامل ہوتا ہے کبھی سر دوست
کو فاش نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک عرصہ تک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ
کی خدمت میں رہا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپنے کوئی سر اسرار دوست سے ظاہر کیا ہو۔ اسکے
بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے فرید کامل اکمل ایسے ہی ہوتے ہیں کہ اُن سے کسی
حالت میں بھی سر دوست فاش نہیں ہوا اور دوسرے اسراروں پر واقف ہوتے چلے گئے بعدہ
فرمایا اے فرید اگر منصور کامل ہوتا ہرگز سر دوست کو کشف نہ کرتا۔ چونکہ کامل نہ تھا ایک قطرہ ہی سے
چھلک پڑا اور اسرار دوست کو کشف کر دیا۔ جسکا نتیجہ اسکا یہ نکلا کہ سولی پر چڑھایا گیا۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی جب عالم سکر و سکوت میں ہوتے سوائے اسبات کے دوسری
بات نکہتے کہ ہزار افسوس اُس عاشق پر کہ دوستی کا دم بھرے اور جب کوئی سر اسپر کھولیں وہ
فوراً ہی زبان سے باہر نکالدے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن
سنجری نور اللہ مرقدہ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے ایک بزرگ تھا اُس نے مدتوں عبادت کی مدد

بہت سے مجاہدے کئے اس عبادت اور ریاضت سے اُسپر ایک سر ظاہر ہوا۔ افسوس کہ اُسکا
حوصلہ تنگ تھا وہ اس سر کو ضبط نہ کر سکا فوراً اس محبت کے اسرار کا کشف کر دیا اُسیوقت
تمام نعمت سلب کر لی گئی وہ اس سلب نعمت کے رنج سے دیوانہ ہو گیا۔ ہاتف نے آواز دی کہ
اے خواجہ اگر تم اسرار کو ظاہر نکرتے تو مستحق حاصل کرنے دوسرے اسرار کے بھی ہوتے لیکن تمہیں اس کی
قابلیت نہ تھی تم سے واپس لیکر دوسرے کو دیا گیا اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ
تقواہ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اے فرید راہ سلوک میں ایسے ایسے لوگ ہوئے
ہیں کہ ہزارہا دریاے اسرار الٰہی کو پی گئے اور نعرہ ھل من مزید مارتے رہے اسکے بعد ارشاد
فرمایا کسی بزرگ نے دوسرے بزرگ کو خط لکھا کہ آپ اُس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قدح
محبت سے چھلک اُٹھا ہو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ افسوس اُن کی کم ہمتی اور کم حوصلگی پر۔ مرد
ایسے ہونے چاہئیں کہ ہزارہا دریائے معرفت الٰہی پی جائیں اور دعوی ھل من مزید کرتے
رہیں یہاں ایسے ہی ہیں کہ پچاس برس سے یہی حال گذر رہا ہے اور ھل من مزید پکار رہے ہیں اور
میں تمکو منع کرتا ہوں کہ کبھی بیکار نہ اُٹھو جسنے سر دوست ظاہر کیا وہ بے نصیب رہا ہے اسکے بعد
ارشاد فرمایا جب تک درویش سب یگانوں سے بیگانہ نہ ہو جائے اور تجرد اختیار نہ کرے اور آلائش دنیا
میں گرفتار رہے کبھی اسکو مقام قرب حاصل نہو گا اسکے بعد ارشاد فرمایا جب بعد عبادت ہفتاد سالہ حضرت
بایزید بسطامی کو مقام قرب میں لیگئے ندا آئی کہ واپس لیجاؤ اپنے ہمراہ آلائش دنیا لائے ہیں اُسیوقت
حضرت بایزید بسطامی نے اپنے بدن کا ملاحظہ کیا ایک کونہ گلی اور ایک چمڑے کا ٹکڑا خرقہ میں پایا
فوراً نکالکر پھینکدیا تب مقام قرب میں جگہ پائی پس اے بھائی جب بایزید جیسے بزرگ کو ایسی تھوڑی
آلائش سے جسکی کچھ مقدار نہیں جگہ نہ ملی تو جو شخص حد سے زیادہ آلائش دنیا میں گرفتار ہے درگاہ
خداوندی میں کیونکر باریاب ہونگے اے بھائی راہ سلوک اور شے ہے اور دنیا داری اور شے ہے۔ یہ
اجتماع ضدین ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا درویش جب کامل ہو جاتا ہے جو کچھ حکم دیتا ہے وہی ہو جاتا
ہے وہ اس سے متجاوز نہیں ہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری جو میرے

بڑے دوست میں جانب دریا مسافر تھے ہم نے وہاں ایک عجیب قدرت الٰہی مشاہدہ کی جو بیان
میں نہیں آسکتی نزدیک دریا ایک مقام تھا میں اور قاضی حمید الدین دونوں باہم وہاں بیٹھے
تھے کہ اثر گرسنگی معلوم ہوا ناگاہ ایک بکری دو روٹیاں مونہہ میں لئے ہوئے پیدا ہوئی اور ہمارے
سامنے رکھکر چلی گئی۔ ہم دونوں نے کھائیں اور آپس میں گفتگو شروع کی کہ یہ بکری تھی یا رجال غیب سے
کوئی تھا اثنائے گفتگو میں ایک بہت بڑا بچھو نظر پڑا جانب دریا رواں تھا کنارے دریا کے پہونچکر
اپنے تئیں دریا میں ڈالا اور عبور کر گیا ہمیں دیکھنے اس قدرت تعجب ہوا میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ اس میں
ضرور کوئی سر الٰہی پوشیدہ ہے آؤ دریافت کریں یہ کہکر میں اور قاضی صاحب اُٹھے اور اُسکے عقب
میں رواں ہوئے۔ کنارہ دریا پر پہونچے دریا زور و شور سے رواں تھا اور ناؤ بیڑہ کشتی کوئی شے
موجود نہ تھی جو باعث عبور دریا ہوتی۔ ہم عاجز تھے میں نے درگاہ الٰہی میں دعا کی کہ بارِ خدایا اگر ہم نے
اپنا کام کمال کو پہونچایا ہو تو دریا ہمیں راہ دے ناگاہ دریا شق ہوگیا اور درمیان دریا راہ ہویدا ہوئی
ہم اس راہ میں رواں ہوکر پار اُتر گئے وہ بچھو ہمارے آگے آگے رواں تھا بچھو ایک درخت کے تلے
پہونچا جسکے سایہ میں ایک مرد سو رہا اور ایک اژدر کلاں درخت کی جانب واسطے کاٹنے اُس مرد
خوابیدہ کے آتا تھا بچھو نے پہونچکر سانپ کے ڈنک مارا سانپ مر گیا اور بچھو غائب ہوگیا ہم دونوں
اُس سانپ کے نزدیک گئے ہمارے اندازہ میں بوجھ اُس اژدر کا ہزار من کے قریب ہوگا۔ ہم وہاں
اس امر کے منتظر تھے کہ جب وہ مرد اُٹھے ہم اُس سے ملاقات کرکے اپنا رستہ لیں۔ اُسکے اُٹھنے میں دیر
ہوئی ہم اُسکے نزدیک گئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شخص شرابی ہے شراب پی کرکے پڑا ہے اور بدمست
پڑا ہے ہمیں افسوس ہوا کہ ناحق اسقدر تکلیف اُٹھائی اور متعجب ہوئے کہ ایسے بے فرمان شخص پر
خدا تعالیٰ نے اسقدر نوازش فرمائی کہ اُسے ایسی آفت سے بچایا جونہی یہ اندیشہ ہمارے دل میں گزرا
ویسے ہی ہاتف غیب نے آواز دی کہ اگر ہم پارساؤں پر ہی اپنی توجہ مبذول رکھیں پس غریبوں کا
کون حامی ہوگا۔ ہم اس گفتگو میں تھے کہ وہ غریب شخص بدمست جاگ اُٹھا سانپ کو اپنے متصل مرا
ہوا دیکھکر نہایت حیران و پریشان و متعجب ہوا ہم نے تمام کیفیت بچھو و سانپ کی بیان کی وہ اپنے

اگر دل سے نہایت شرمندہ و نادم ہوا فی الفور توبہ کی تھوڑے عرصہ کے بعد ہمنے سنا کہ وہ بہت بڑا
بزرگ ہوا اور واصل الی اللہ ہوگیا تھا سات حج پیادہ پا برہنہ کئے۔ اسکے ارشاد فرمایا جب
وقت نیک پہونچتا ہے عنایت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے ہوائے لطف چلنے لگتی ہے وہ قادر ہے اگر
اگر چاہے ہزاروں گبرو ترسا کو ایک لحظہ میں صاحب سجادہ کرے اور بخشدیوے اور جب بدبختی شامل
حال ہوتی ہے نسیم قہاری چلنے لگتی ہے ہزاروں صاحب سجادہ خراب ہو جاتے ہیں۔ پس اے
بھائی حق تعالیٰ سے کبھی نڈر نہ ہونا چاہیئے عاقبت کسی کو معلوم نہیں۔ کیا معلوم کیا ہوگا۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا ابلیس لعین کو اگر عاقبت معلوم ہوتی بے شبہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتا۔ چونکہ
عاقبت معلوم نہ تھی اپنی طاعت پر خیال کیا جس سے غرور پیدا ہوا خاک کو سجدہ کرنا اپنی کسر شان
سمجھا جب انکار کیا تو ساری طاعات منہ پر الٹی ماری گئی اور راندۂ بارگاہ الٰہی ہوا۔ اسکے بعد فرمایا
کہ میں نے ایک شہر میں دیکھا تھا کہ وہاں دس دس بیس بیس آدمی جابجا متحیر کھڑے تھے الا وقت نماز
عالم صحو میں آتے اور نماز ادا کرکے پھر عالم سکر میں ہو جاتے میں انکی خدمت میں بہت دنوں تک رہا
ایک روز چند آدمی انکے گروہ کے میرے روبرو ہوش میں آئے تھے میں نے انسے عرض کیا کہ آپ لوگوں کا
یہ حال کب سے ہے جواب دیا کہ تقریباً ساٹھ یا ستر برس ہوئے ہونگے کہ ہمنے قصہ راندۂ درگاہ کبریائی ہونے
ابلیس لعین کا سنا تھا اسوقت سے ہمارا یہ حال ہے اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ
بقاؤہ ہائے ہائے کا نعرہ مارکر زور زور سے رو پڑے اور یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے ارشاد
فرمائے کہ حال کاملوں کا اس سے بھی بڑھکر ہے وہ لوگ اپنے ہی احوال میں متحیر ہیں میں نہیں جانتا
کہ میرا شمار کس طائفہ میں ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ کھڑے ہو گئے۔
مجلس خصت ہوگئی اور آپ عالم تحیر میں مشغول ہوئے ✤

مجلس دوم۔ روز پنجشنبہ تاریخ چہارم شوال المکرم ۶۲۸ ہجری میں سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی
قاضی حمید الدین ناگوری۔ مولانا علاؤ الدین کرمانی۔ مولانا شمس الدین ترک۔ اور بہت سے صوفیا
عظام حاضر خدمت شریف تھے گفتگو اہل سلوک کے بارہ میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا۔ سالک راہ وہ

ہیں کہ سر سے پاؤں تک دریائے محبت میں غرق ہیں اُنپر کوئی ساعت ایسی نہیں گذرتی کہ باران محبت و عشق عالم غیب سے اُنکی ذات پر نہوتا ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہے کہ ہر لحظہ و ہر لمحہ ہزار حالات عجیبہ اُس پر ظاہر ہوویں اور وہ عالم سکر میں غرق ہووے اگر اُسوقت اُسکے سینہ میں زمین و زمان و ما فیہا داخل ہو جاویں اُسے اُنکے آنے سے مطلق خبر نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سمرقند میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ عالم تحیر میں متحیر تھے میں نے وہاں کے ساکنین سے دریافت کیا کہ انہیں اس حال میں کے برس ہوئے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم انہیں بیس برس سے اُس حال میں دیکھتے ہیں۔ الغرض میں چند روز انکی صحبت میں رہا ایک وقت عالم صحو میں پایا دریافت کیا کہ کتنے روز ہوئے آپ اس عالم میں ہیں کہ کسی کے آنے جانے سے مطلع نہیں ہوتے۔ اُنہوں نے یہ جواب دیا کہ اے نادان اُسوقت کہ درویش دریائے محبت میں غرق ہوتا ہے جو کچھ اُس پر گذرتی ہو اس سے اور نیز ہژدہ ہزار عالم سے اُسے خبر نہیں ہوتی۔ اگر ایسے وقت میں اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کی بھی خبر نہ ہوگی۔ پس اے درویش یہہ راہ عشق بازی ہے جس نے اس راہ میں قدم رکھا وہ اپنی جان سلامت نہیں لے گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حلق پر معاندین نے چھری رکھی اور گلا کاٹنے لگے آپنے شدت درد سے چاہا کہ فریاد کریں اُسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپنے اُف کی تو نام آپ کا جریدہ پیغامبران سے محو کر دیا جائیگا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حکم کے سننے پر اُف تک نہ کی اور نہایت صبر کے ساتھ جان جان آفرین کو سونپی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسی طرح جب آرہ حضرت زکریا علیٰ نبینا و علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا گیا اور چیرنے لگے آپنے بھی شدت تکلیف سے آہ کرنی چاہی اسیطور حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہی حکم خداوندی سُنایا آپ بھی خاموش ہو رہے یہاں تک کہ جسم مبارک کے آرہ سے دو ٹکڑے ہوگئے۔ یہ فرما کر حضرت خواجہ قطب الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا جو شخص دعوے محبت کا کرے اور وقت تکلیف کے فریاد کر اُٹھے وہ محب

صادق نہیں ہے بلکہ کاذب اور دروغگو ہے کیونکہ دوستی کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بلا دوست کی جانب سے پہونچے اُسے نعمت غیر مترقبہ جانے کہ اسی بہانہ سے یاد کیا گیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسم تھی کہ جس روز اُن پر بلا نازل ہوتی آپ نہایت خوش ہوتیں اور فرماتیں کہ دوست نے میری یاد کی اور جس روز بلا نازل نہوتی فرماتیں اور بدرجہ اتم رنج کرتیں کہ کیا سبب ہوا جو آج میری یاد نہوئی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمتہ علیہ رحمتہً واسعتہ سناہے فرماتے تھے کہ دعویٰ محبت اُسے کرنا چاہیئے جو بلائے دوست پر صبر کرسکے کیونکہ بلا دوست کی دوستی کے واسطے ہے۔ جس روز دوست پر بلا منزل نہو جاننا چاہیئے کہ یہ نعمت اُس سے لے لیگئی کیونکہ راہ سلوک میں نعمت اسی بلائے دوست کو کہتے ہیں رباعی بابلا ہر کسے قضا نکنیم + زام ورا زاو بیا نکنیم + این بلا گوہر خزانہ ماست + گوہر خود بکس عطا نکنیم + اسکے بعد حکایت مردانِ غیب کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جب ابن آدم میں صلاحیت شمول مردان غیب ہوتی ہے مردانِ غیب اُسے اواز دیتے ہیں وہ اُن کی جانب روان ہوکر اُن میں جاملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا شیخ عثمان سنجری نام میرے دوست اور پیر بھائی تھے نہایت عابد وزاہد صائم الدہر تھے جب کام اُن کا کمالیت کو پہونچا مردان غیب نے اُنسے ملاقات کی اور اپنے زمرہ میں شامل ہوجانے کو عرض کیا۔ آپنے منظور فرمایا۔ اسکے بعد ایک روز وہ میرے ہمراہ دوستوں کی مجلس میں بیٹھے تھے مردان غیب نے آواز دی۔ شیخ عثمان آؤ ہم جاتے ہیں اُنہوں نے لبیک کہا اور ہمارے درمیان سے اُٹھ آواز کی طرف چلے گئے نہ معلوم کہاں گئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری طواف خانہ کعبہ میں مصروف تھے ہمارے آگے ایک بزرگ جنکا نام شیخ عثمان تھا اور وہ شیخ ابو بکر شبلی کی آل میں سے تھے طواف کررہے تھے ہم نے اُنکی ہم قدمی اختیار کی اُنکے نقش پا پر اپنا قدم رکھتے تھے شیخ عثمان نے روشن ضمیری سے ہمارا حال دریافت کیا اور فرمایا متابعت ظاہر کیا کرتے ہو لازم ہے کہ میری متابعت باطنی اختیار

راقم نے عرض کی آپکی متابعت باطنی کیا ہے ارشاد فرمایا ہے ہر روز ہزار مرتبہ قرآن شریف
ختم [illegible] اور قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کلام سے تعجب ہوا کہ یہ امر طاقت
بشری سے باہر ہے شاید ہر روز [illegible] ختم پڑھ لیتے [illegible]
نے [illegible] حیرت دیکھا اور فرمایا کہ جیسا تم خیال کرتے ہو [illegible] میں ہزار مرتبہ روزانہ
قرآن شریف حرفاً بحرف پڑھتا ہوں جب یہ حکایت ہو چکی تو مولانا علاء الدین کرمانی
نے ارشاد فرمایا کہ جو بات عقل میں نہ آوے وہ کرامت ہے کیونکہ کرامت میں عقل کچھ دخل نہیں
رکھتی [illegible] قطب الاسلام [illegible] ہوئے اور فرمایا جو شخص مقامات علیا کو
پہونچا وہ اپنے نیک اعمال سے پہونچا فیض الٰہی ہر کسے کے نصیب پر مرتب ہے الا کوشش اور
جد و جہد چاہیئے کہ مقامات علیا حاصل ہوں۔ اسکے بعد گفتگو آداب مجلس کے بارہ میں واقع
ہوئی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مجلس میں جو جگہ خالی ملے وہیں بیٹھ جاوے
کہ آنحضرت صلی [illegible] وہی جگہ [illegible] ارشاد [illegible] اجمیر شریف میں [illegible]
صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا میرے [illegible] وارث النبی فی الہند خواجہ
بزرگ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ بھی زینت دہ مجلس تھے امر متذکرہ بالا میں
گفتگو ہو رہی تھی مولانا صلاح الدین علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کسی جگہ تشریف فرما تھے اور اصحاب [illegible] کے جو گرد [illegible] حلقہ کئے ہوئے بیٹھے
تھے تین آدمی آئے ایک کو اس حلقہ میں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھا جگہ ملی
دوسرے کو حلقہ میں جگہ نہ ملی وہ [illegible] بیٹھ گیا تیسرا منغض ہو کر چلا گیا اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ
[illegible] آئے اور فرمایا کہ [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible]
[illegible] بیٹھا [illegible] پناہ دی اور دوسرے [illegible] بیٹھا تھا
[illegible] رحم [illegible] چلا گیا بے نصیب ہا اُسکے منہ پھیرنے سے ہماری رحمت نے
[illegible] اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ ابو اللیث سمرقندی میں لکھا ہے کہ جو

شخص مجلس میں جاوے اور اُس میں نہ بیٹھے وہ ملعون ہے۔ اسکے بعد گفتگو فرمان پیر کے بارہ
میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ نفس پیر دو طرح پر ہے ایک نفس نیک۔ دوسرا نفس بد خدا
ایسا کرے کہ نفس بد کسی کے واسطے جاری فرمائیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت
خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے وہ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک روز میں اور خواجہ عثمان
ہارونی قدس سرہ ایک جگہ بیٹھے تھے کہ شیخ برہان الدین نام ایک بزرگ جو میرے پیر بھائی تھے
خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کی خدمت میں آئے لیکن نہایت پریشان خاطری انکے چہرہ سے
ظاہر تھی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا اے برہان الدین آج تمہاری
طبیعت پر ملال کیسا ہے عرض کی کہ اے قبلہ عالم میں اپنے پڑوسی کے سبب نہایت تنگ
ہوں اسنے اپنے مکان پر چوبارہ بنایا ہے جس سے میرا مکان اُسکے مکان سے نیچا ہو گیا ہے اُسکے
چھجے نکلنے سے میرے مردان خانہ کی بے پردگی ہوتی ہے خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے
برہان الدین سے دریافت کیا۔ وہ شخص میرا مرید جانتا ہے یا نہیں۔ برہان الدین نے عرض کی کہ
تیرے مرید ہونے سے واقف ہے آپنے یکایک زبان مبارک سے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ وہ
کوٹھے پر سے نہیں گر پڑتا اور اُسکی گردن نہیں ٹوٹتا۔ اسکے بعد میں برہان الدین کو گھر کا کوئی کام
یاد آگیا خدمت شیخ سے مرخص ہو کر گھر کو گئے راہ میں سنا کہ تمہارا پڑوسی کوٹھے پر سے گر پڑا اور ایسا
گرا کہ اُسکا مہرہ گردن ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اجمیر شریف میں بخدمت خواجہ بزرگ قدس سرہ
تھا اس زمانہ میں راجہ پتھورا کی حکومت تھی وہ ہر وقت درپئے تکلیف و تصدیع حضرت خواجہ رہتا تھا اور
یہی چاہتا تھا کہ کوئی ایسی سبیل ہو کہ آپ یہاں سے تشریف لیجائیں ہر کسی سے اس امر کے متعلق صلاح
پوچھتا تھا جب یہ خبر سمع شریف حضرت خواجہ بزرگ کے میں پہونچی آپ مراقبہ میں تھے ناگاہ مراقبہ
میں ارشاد فرمایا کہ ہم نے پتھورا کو زندہ مسلمانوں کے سپرد کیا۔ چند روز نہ گذرے تھے کہ لشکر سلطان
شہاب الدین محمد غوری اُتار اور قریب اجمیر کا پہنچا اور پتھورا کو زندہ گرفتار کیا۔ پس جاننا چاہیئے کہ درویش
ایک کلمہ میں لگا اور دوسرے بیدنی ہوتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے

کہ ملک اختیار الدین ایبک جو بادشاہ کی طرف سے حاکم قصبہ کا تھا خدمت شریف میں حاضر ہوا قدمبوسی حاصل کی اور شال کئی گانوں کی معافی کی آپ کی خدمت میں بطور نذر پیش کی حضرت خواجہ قطب الاسلام نے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ امر خلاف رسم ہمارے پیران عظام کے ہے کہ معافی دیہات یا کوئی نذرانہ مقررہ قبول کریں دنیا میں اسکے طالب بہت ہیں یہ انہیں کے سزاوار ہے اسکے بعد آپنے جانماز کا کونا اُٹھایا اور ملک اختیار الدین کو بلا کر ارشاد کیا دیکھو ملک اختیار الدین اور سب حاضرین نے زیر مصلا دریا ئے دنانیر خزانہ آلہی کا رواں دیکھا آپنے ملک اختیار الدین ایبک سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اے اختیار الدین جس شخص کے پاس خزائن الہی کے دریا رواں ہوں اسے ان چند دیہات کے شال سے کیا سروکار یہ شال لے جاکر واپس کرو اور بادشاہ کو مطلع کر دو کہ آیندہ درویشوں کے ساتھ ایسی گستاخی سے پیش نہ آوے ورنہ زیان پاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز اور شیخ وحدالدین کرمانی اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہا۔ اور یہ دعاگو ایک جگہ بیٹھے تھے گفتگو انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں ہورہی تھی اس زمانہ میں سلطان شہاب الدین محمد غوری خورد سال تھے ناگاہ ہماری طرف سے گذرے نظر ان بزرگواروں کی اُن پر پڑی زبان مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے برآمد ہوا کہ یہ لڑکا بادشاہ دہلی ہوگا اور جبتک شاہ دہلی نہو لیگا تبتک نہ مرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کلمات نیک بزرگوں کے اکسیر کی خاصیت رکھتے ہیں اس کے گفتگو بیعت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ تجدید بیعت بھی درست ہے اگر کوئی شخص اپنے پیر سے پھر جائے یا توبہ میں لغزش واقع ہو وہ دوبارہ بیعت کر سکتا ہے اگر وہ بیعت نہ کریگا بیعت اول درست رہے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کتاب روضہ مصنفہ شیخ الاسلام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عزم فتح مکہ کیا قبل از غزوہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطریق سفارت

ملکیوں کے پاس روانہ کیا ان کے جانے پر دشمنوں نے ازراہ حسد یہ گپ اڑائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ شریف میں شہید کئے گئے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا نئے سر سے بیعت جنگ ساکنان مکہ کے واسطے کرو سب نے از سر نو بیعت کی اُسوقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم درخت کے تنہ سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اس بیعت کو بیعت شجرہ اور بیعت رضوان بھی کہتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو صحابہؓ نے تجدید بیعت کی سو حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں نے التماس کیا کہ حضوری مرشد حاصل نہو اور توبہ میں لغزش واقع ہو جائے تو کیا کرنا واجب ہے حضرت قطب الاسلام والمسلمین نے ارشاد فرمایا کہ اپنے پیر کے کپڑے آگے رکھے اور اُنسے بیعت کرے اور فرمایا میں نے کئی مرتبہ ایسا کرتے اپنے مرشد کو دیکھا ہے اور کبھی کبھی میں نے بھی کیا ہے۔ اسکے بعد حکایت حسن اعتقاد مریدوں میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ بغداد شریف میں ایک درویش کو کسی اتہام میں پکڑکر قاضی کے روبرو لائے قاضی نے بعد تحقیقات کے حکم قتل کا سنایا جلاد یہ حکم سنکر درویش کو سیاست گاہ میں لے گیا اور موافق قاعدہ کے قبلہ رخ کیا اور چاہا کہ قتل کرے اُس درویش نے مونہہ قبلہ سے پھیر کر رخ بجانب مزار اپنے پیر کے کر لیا۔ جلاد نے کہا وقت موت مونہہ بجانب قبلہ کرنا چاہئے درویش نے کہا کہ تو اپنے کام میں مشغول ہو میں نے مونہہ اپنے قبلہ کی جانب کر لیا ہے وہ دونوں اس حیص بیص میں تھے کہ قاصد خلیفہ کا حکم لے کر آیا کہ ہم نے قصور اس درویش کا معاف کیا لازم ہے کہ چھوڑ دیا جاوے حضرت خواجہ قطب الاسلام نے اس حکایت کے بعد ارشاد فرمایا کہ دیکھو اُسکی خوش عقیدتی نے صاف قتل سے بچا لیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ درمیان اصفیا تمکن تھے گفتگو مختلف ابواب میں ہو رہی تھی جب آپکی نگاہ سوئے قبلہ جاتی آپ فوراً کھڑے

ہوجاتے چنانچہ اُس جا میں تقریباً ایک سو دس مرتبہ ایسا اتفاق ہوا اور سب اصحاب دفعۃً حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اس کی کیا وجہ ہے الا بوجہ ادب آپ سے کوئی دریافت نہ کرسکتا تھا جب خواجہ بزرگ مجلس سے فارغ ہوئے ایک شخص سے جو خادم خاص حضرت کا تھا اور حضرت خواجہ اسکو ایسے بعض امور جو سب کے روبرو قابل اظہار نہیں ہوتے تھے بتا دیتے تھے کہا کہ وقت خلوت حضرت سے اسکا سبب دریافت کیجو اُسنے ایک روز موقع پاکر حضرت خواجہ بزرگ سے تمام کیفیت عرض کی۔ آپنے ارشاد کیا کہ اس طرف مزار مبارک میرے مرشد رضی اللہ عنہ کا ہے جب میری نگاہ اُس طرف پڑتی تھی مجھ پر لازم ہوجاتا تھا کہ تعظیماً سروقد ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرید کو پیر کے حضور اور غیبت میں یکساں رہنا چاہئیے اور جب اُن کا انتقال ہوجائے اُسوقت زیادہ ادب کرنا لازم ہے اسکے بعد گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی آپنے فرمایا کہ جو لذت سماع میں ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں ہے اور وہ کیفیت ایسی ہے کہ بغیر سماع کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری خانقاہ شیخ علی سنجری میں مقیم تھے وہاں سماع ہوا قوالوں نے یہ شعر گایا؎

کشتگانِ خنجر تسلیم را ✦ ہر زماں از غیب جان دیگر است ✦

مجھے اور قاضی حمید الدین ناگوری کو اس شعر پر وجد ہوا تین رات دن کیفیت رہی کہ ہم اس بیت کے سننے سے بیخبر اور بیہوش تھے بعد اسکے جائے قیام پر آئے اور قوالوں کو ساتھ لائے مکان پر لاکر یہی بیت گوائی اور چار روز متواتر بیہوش رہے البتہ وقت نماز کے ہوش آجاتا تھا بعد نماز پھر بیہوش ہوجاتے تھے الغرض سات روز سماع میں مشغول رہے اور ہر روز ایک نئی کیفیت ظاہر ہوتی تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری ایک شہر میں پہونچے وہاں بارہ آدمیوں کی جو جماعت تحیران سے تھی زیارت کی ہر ایک اُن میں سے صاحب کمال تھا نماز کے وقت ہوش میں آتے اور پھر متحیر ہوجاتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید انبیاء علیہم السلام معصوم اور اولیائے کرام محفوظ ہیں یہی وجہ ہے کہ عالم سکر میں بھی کوئی فعل خلاف شریعت اُنسے سرزد نہیں ہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے مرشد خواجہ بزرگ حج کو تشریف لیگئے بوقت واپسی ایک شہر میں جسکا نام یاد نہیں

ارا ایک بزرگ کی زیارت سے مشرف ہوئے وہ ایک غار میں تھے خوف [illegible] ہیبت الٰہی سے ان کے
بدن پر گوشت باقی نہ تھا استغراق [illegible] جب خدمت میں خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ
نے مجھ سے خطاب کر کے فرمایا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو چند روز قیام کرو۔ میں نے عرض کی جو حضور والا
کی خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہے الغرض میں اور خواجہ بزرگ ایک ماہ سے زیادہ انکی صحبت میں رہے
اس عرصہ میں صرف ایک روز کے لئے عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے تھے مگر اس روز بھی تھوڑی
دیر ہوش میں رہ کر پھر تحیر کے عالم میں ہو گئے جب ہم نے انکا وقت عالم صحو کا پایا سلام عرض کیا۔
جواب میں وعلیکم السلام ارشاد فرمایا اور فرمایا اے عزیزو تمہیں یہاں تکلیف ہوئی مگر اس کا بدلہ نیک
حاصل ہو گا کیونکہ اہل سلوک نے فرمایا ہے جو درویشوں کی خدمت کرتا ہے وہ البتہ منزل مقصود کو
پہونچتا ہے پھر ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ گئے اپنا ذکر فرمانے لگے کہ میں محمد اسلم طوسیؒ کی اولاد سے ہوں
مجھے اس غار میں سے تیس سال ہو گئے روز و شب کی کچھ خبر نہیں حق تعالیٰ نے مجھے آج تمہارے سبب
عالم صحو میں لایا ہے۔ اے عزیزو اب تمہیں اجازت ہے رخصت ہو خدا تمہیں اس زحمت
کی جو تم نے یہاں اٹھائی ہے مکافات نیک دیوے لیکن ایک بات میری یاد رکھنا کہ دنیا کی
طرف متوجہ نہ ہونا اور خلقت سے تنہائی اختیار کرنا اور جو کچھ تمہارے پاس نذر و نیاز سے
پہونچے اُسے ایثار اور تصدق کرتے رہنا کبھی اپنے پاس نہ رکھنا ورنہ جوہر درویشی حاصل
نہ ہو گا اور آخری نصیحت میری یہ ہے کہ سوائے مشغولی حق دوسری چیز سے تعلق نہ کرنا
یہ ارشاد فرما کر وہ درویش پھر عالم تحیر میں ہو گئے اور خواجہ بزرگ وہاں سے روانہ جانب
بغداد شریف ہوئے۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے عالم تحیر میں ہو گئے مجلس
برخاست ہوئی۔ دعاگو اپنے خرابہ میں جہاں مقیم تھا چلا گیا اور اپنے کام میں مشغول ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

مجلس سوم روز یکشنبہ سوم ماہ مبارک شوال ۶۲۲ھ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو دولت
قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو سلوک کے بارے میں ہو رہی تھی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہٗ

نے ارشاد فرمایا کہ مشائخ و اولیائے طریقت نے بالاتفاق سلوک کے ایک سو اسی درجہ رکھے ہیں لیکن اولیاء طریقہ جنیدیہؒ نے سو درجہ اور اولیاء طریقہ ذوالنونؒ کے ستر درجے رکھے ہیں اور طبقہ ابراہیمؒ اور بشر حافیؒ میں کل پچاس درجے شمار کئے جاتے ہیں اور خواجہ بایزید بسطامیؒ و عبداللہ مبارکؒ اور خواجہ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ سلوک کے کل پینتالیس درجے ہیں اور اولیائے طریقہ شاہ شجاع کرمانیؒ و سمنون محبؒ اور خواجہ مرتعشؒ کے نزدیک سلوک میں بیس ہی درجے ہیں الا ہمارے مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ در اصل سلوک میں پندرہ ہی درجے ہیں اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان درجات میں ایک درجہ کشف و کرامت کا ہے چاہیئے کہ اُس درجہ میں اپنی ذات کو پوشیدہ رکھے جس نے اپنی ذات کو درجہ کشف و کرامت میں ظاہر کیا وہ آئندہ ترقی درجات سے بے بہرہ رہے گا تفصیل درجہ کشف و کرامت اس طرح پر ہے جن کے نزدیک سلوک میں ایک سو اسی درجے ہیں اُن میں اسی کا درجہ کشف و کرامت کا ہے طبقہ جنیدیہ میں ستروان درجہ کشف و کرامت کا ہے طبقہ بصریہ میں بیسواں درجہ اور طریقہ ذوالنون مصری میں پچیسواں درجہ کشف و کرامت کا ہے اور شاہ شجاع کرمانی کے نزدیک دسواں درجہ کشف و کرامت کا ہے اور خواجگان چشت کے نزدیک پانچواں درجہ کشف و کرامت کا ہے پس مرد وہی ہے کہ مرتبہ کشف و کرامت میں اپنی ذات کو ظاہر نہ کرے کہ سلوک کے کل درجات حاصل ہو جاویں کشف و کرامت کے اظہار سے بقیہ درجات سے محروم رہنا پڑے گا۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اہل سلوک نے یہ درجات اسواسطے رکھے ہیں کہ رہرو راہ سلوک کو آسانی ہووے اور وہ اپنے حالات و مقامات سے واقف ہو کر اُسکی ازدیادی میں کوشش کرے جب حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ یہ تمثیل بیان فرما چکے آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ امت محمدی میں ایسے ایسے مرد ہو گزرے ہیں اور موجود ہیں کہ ان درجات کو حاصل کرکے اور ہزارہا درجات انہوں نے حاصل کئے ہیں اور ایک ذرہ اسرار دوست کا باہر نہیں نکالا اور مطلق اس امر کا خیال نہیں کیا کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں

پس اے فرید جب کوئی شخص ان مقامات سے گذر کر اور آگے کے مقامات حاصل کرتا ہے عالم تحیر میں چلا جاتا ہے اور ان کا فراق وصال سے بدل ہو جاتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ یہ بیان اور فوائد ارشاد فرما کر عالم تحیر میں ہو گئے۔ دعاگو اپنے مقام پر آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک +

مجلس چہارم روز دوشنبہ تاریخ پندرہویں ماہ ذی قعدہ سنہ [illegible] ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ درویشانِ اہل صفہ مثل مولانا علاء الدین کرمانی و شیخ محمود موزہ دوز حاضر خدمت تھے گفتگو در باب تکبیر کہنے کی واقع ہوئی کہ درویش لوگ جو ہر گلی کوچہ میں تکبیر کہتے ہیں اس کی کیا اصل ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کہیں نہیں لکھا کہ ہر گلی و کوچہ میں تکبیر کہی جائے اور نہ یہ طریقہ ہے البتہ واسطے شکرانہ نعمت کے تکبیر کہنا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تکبیر کہنے سے نعمت مزید ہوتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا تکبیر سے مراد حمد ہیں اور شکر نعمت میں حمد کرنی چاہیئے اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ ایک دفعہ جب میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خدمت میں حاضر تھا اور وہ بغداد میں رہتے تھے مجھے بارہا ان کی صحبت [illegible] ہوتا تھا۔ فی الواقع بہت بڑے بزرگ نہایت زاہد و عابد تھے میں نے اپنی عمر میں [illegible] وسیاحت کے انکے برابر کوئی عابد و زاہد نہیں دیکھا۔ الغرض ایک درویش ان کی خدمت میں آیا اور سلام عرض کیا اور دست مبارک ان کا پکڑتے ہی فوراً بیٹھ گیا [illegible] حضرت کو اس کا یہ فعل از حد گراں گذرا فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اصحاب بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ روز قیامت [illegible] بہشت پر ہوگی اور تین حصے دوسری امتوں کے ہونگے اسکے سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا آؤ اسکے شکرانہ میں تکبیر کہیں کہ خدا تعالیٰ ہم پر نعمت [illegible] حضرت صدیقؓ کی زبان مبارک سے نکلتے ہی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے اور واسطے ازدیاد نعمت کے تکبیر کہی اسکے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی ہوئی کہ

آپ کی اُمت سے ایک ثلث بہشت پُر ہوگی اور دو ثلث دیگر ملل ہونگے جونہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت صدیقؓ کی تقلید کی اور دیگر اصحابؓ نے حضرت فاروقؓ کی متابعت کی اسکے بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز حشر بہشت بریں میں میری امت نصف ہوگی۔ اور نصف دوسری ملتیں ہونگی۔ حضرت امیر المومنین عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوگئے اور اپنے دونوں ماسبق یاروں کی تقلید کی اور دیگر صحابہ نے آپکی متابعت کی۔ اسکے بعد بمرتبہ چہارم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میری امت داخل بہشت نہ ہوگی دوسری امتیں داخل نہ ہوسکیں گی۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسکے شکرانہ میں بھی تکبیر کہنی چاہیئے۔ سب صحابہ نے تقلید کی۔ اسکے بعد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے فرمایا کہ درویشوں نے جو چار تکبیریں بیان کی ہیں وہ بھی چار تکبیریں ہیں پس ہر وقت تکبیر نہ کہنی چاہیئے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ اگر مرید نماز نفل پڑھتا ہو پیر آواز دیوے اور وہ نماز چھوڑ کر چلا آوے تو کیسا ہے۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز نفل چھوڑ کر جواب دینا فاضل تر ہے اسکا ثواب بہت ہے نماز نفل کا ثواب اسقدر نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت خواجہ بزرگ نے آواز دی میں نے فوراً نماز چھوڑ دی اور جواب دیا فرمایا آؤ میں خدمت شریف میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا کیا کرتے تھے میں نے عرض کیا نماز نفل میں مشغول تھا۔ مخدوم نے آواز دی میں حاضر خدمت ہوا۔ ارشاد والا ہوا کہ بہت خوب کیا اپنے پیر کا فرمان بجا لانا نماز نفل سے افضل ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کی خدمت میں حاضر تھا اہل صفہ اور بزرگان چشت خدمت شریف میں حاضر تھے حکایت کرامت اولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہو رہی تھی ایک طالب خدا نے آکر خدمت شریف میں واسطے بیعت کے عرض کی آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا اور دوبارہ عرض کیا۔

کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ حضرت کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوں آپ اُسوقت نہایت خوش تھے ارشاد فرمایا اگر میرا حکم بجالاؤ گے پس تجھے تمہارے مرید کرنے میں عذر نہوگا اُسنے عرض کی بندۂ بیدرم ہوں فرمان والا بجالانے سے مجھے کیا انکار ہے حضرت ابو یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ پڑھتے ہو بجائے اسکے لا الٰہ الا اللہ یوسف چشتی رسول اللہ پڑھو وہ شخص راسخ الاعتقاد تھا فوراً کہہ اُٹھا یوسف چشتی رسول اللہ آپنے اسے ہاتھ دیا کہ بیعت کرے اُسنے بیعت کی آپنے نوازش از حد فرمائی اور خلعت خاص عطا فرمایا اسکے بعد فرمایا کہ میں خود ہی کمترین غلامان حضرت خواجہ کائنات ہوں میری یہ مجال کہاں کہ انکی برابری یا ہمسری کا دعویٰ کروں یہ صرف واسطے دیکھنے تیرے حسن اعتقاد کے تھا تجھے راسخ الاعتقاد پاکر مرید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص توبہ کرے اُسے لازم ہے کہ اُن شخصوں سے جنکی صحبت میں بیٹھنے سے وہ خراب ہوا تھا اجتناب کرے کبھی اُنکے پاس ہوکر نہ نکلے ورنہ خوف ہے کہ شاید پھر پہلے حال میں مبتلا نہو جائے اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ خواجہ حمیدالدین سہوالی بہت بڑے بزرگ تھے جب اُنہوں نے دست مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ رحمتہً واسعتہً پر توبہ کی اور خانقاہ شریف میں رہنا اختیار کیا اُنکے پُرانے یار غاروں نے آکر اُنسے چاہا کہ ان کی صحبت نہ چھوڑیں۔ اور پھر اُسی ذوق وشوق پر قائم ہوں خواجہ حمیدالدین نے اُنسے اغماض کیا اور کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ زیادہ بک بک مت کرو اب میں نے اپنے آزار بند کو استقامت محکم ومضبوط باندھا ہے کہ بروز حشر حوران بہشتی پر بھی نہ کھولوں گا حضرت خواجہ قطب الاسلام آدام بقاؤہٗ یہ بیان فرمارہے تھے کہ کھانا سامنے لایا گیا آپ کھانا کھانے میں مشغول ہوئے ہنگام اکل طعام شیخ نظام الدین ابوالموید رح تشریف لائے اور سلام عرض کیا خواجہ آدام اللہ بقاؤہٗ نے جواب نہ دیا بلکہ التفات بھی نہ فرمایا یہ امر حضرت شیخ نظام الدین ابوالمؤید پر نہایت گراں گذرا جب حضرت خواجہ تناول طعام سے فارغ ہوئے اور مجلس شریف میں تشریف لائے خواجہ نظام الدین ابوالمؤید

نے سوال کیا کہ آپ کھانا کھا رہے تھے اُسوقت میں خدمت شریف میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپنے جواب سلام نہ دیا اسکا کیا سبب ہے حضرت خواجہ آدام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا میں طاعت میں مشغول تھا تجھے کیونکر جواب دیتا کیونکہ درویش کھانا واسطے قوت عبادت کے کھاتے ہیں جب انکی یہ نیت ہے وہ عین عبادت میں ہیں اور وقت طاعت جواب نہیں دیا جاتا۔ پس لازم ہے کہ جب کوئی کھانا کھائے تو سلام نکرے۔ بعد اکل طعام سلام کرے امام الحرمین نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات جو آپنے بیان کی از روئے عقل ہے یا نقل۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بیان میرا از روئے عقل ہے۔ اس عرصہ میں آپ عالم سکر میں ہوگئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ دعاگو اپنے خرابہ میں ذکر مشغول ہوا الحمد للہ علے ذالک ٭

مجلس پنجم روز پنجشنبہ تاریخ پنجم ماہ ذی الحجہ ۶۳۲ہ ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی درویشان اہل صفہ مثل قاضی حمید الدین ناگوری مولانا علاؤالدین کرمانی سید نور الدین مبارک و سید شرف الدین و مولانا علم الدین و مولانا شرف الدین دلوالی و شیخ الواحدی و شیخ محمود موزہ دوز و مولانا فقیہ حداد کہ ہر ایک اُن کا اپنی مثل نہیں رکھتا تھا اور عرش سے فرش تک اُن کو یکساں نظر آتا تھا۔ حاضر خدمت شریف تھے گفتگو درباب حج اور مسافران خانہ کعبہ ہو رہی تھی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالے کے ایسے بھی بندے ہیں کہ جب اپنی جگہ ہوتے ہیں کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ اُسی جگہ جاوے کہ وہ بزرگ اُسکا طواف کریں۔ حضرت خواجہ ادام اللہ تقواہ یہ فرما رہے کہ حضرت خواجہ اور تمام اصحاب صف کھڑے ہو کر عالم تحیر میں مشغول ہوگئے ہیں اپنے وجود کی بالکل خبر نہ تھی میں بھی اس مجلس مبارک میں عالم ذوق و شوق میں مشغول تھا اتنے میں خواجہ ادام اللہ ظلہ اور ہم نے تکبیریں بلند کیں جس طرح وقت طواف کعبہ میں تکبیریں بلند کرتے ہیں اس عالم ذوق و شوق میں ہر ایک کے بدن سے خون جانے لگا جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا تھا اُس سے حروف

تکبیرات ظاہر ہوتے تھے۔ اس حالت میں ہمیں ہوش ہوا خانہ کعبہ کی زیارت کے موافق آداب
خانہ کعبہ بجا لائے چار دفعہ اُسکے گرد پھرے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ حج حضرت خواجہ بزرگ
و دیگر اصحاب اہل صفہ قبول ہوا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بزرگ کا دستور تھا۔
کہ ہر سال اجمیر شریف سے خانہ کعبہ کی زیارت کو جاتے تھے جب کہ اُن کی کرامت کو پہونچا
حاضران کعبہ آپ کی زیارت مکہ معظمہ میں کرتے حالانکہ آپ اپنی جگہ میں مشغول رہتے تھے۔
آخر الامر معلوم ہوا کہ ہر رات حضرت خواجہ بزرگ واسطے زیارت خانہ کعبہ جاتے ہیں اور
فجر ہونے سے پیشتر لوٹ آتے ہیں اور نماز صبح اپنے جماعت خانہ میں آدا فرماتے ہیں اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ میرے مرشد علیہ الرحمۃ مجھے بیان فرماتے تھے کہ مینے زبانی حضرت خواجہ
عثمان ہارونی قدس سرہ کے سُنا آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ
العزیز کو جب اشتیاق خانہ کعبہ غالب ہوتا تھا خانہ کعبہ کو فرشتے سرزمین چشت میں لے آتے
تھے کہ خواجہ مودود چشتی زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت خواجہ اُسکی زیارت کرتے تھے اور جو
نمازیں وقت زیارت آتی ہیں آدا فرماتے تھے جب جمیع مہمات زیارت سے فراغت پا لیتے۔
خانہ کعبہ کو اُسکے مقام پر پہنچا دیتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی
قدس سرہ بہت بڑے بزرگ تھے ستر برس تک اُنہوں نے اپنے سجادہ سے قدم نہ اُٹھایا تھا۔
حاضران کعبہ آپ کو ایام حج میں خانہ کعبہ میں پاتے اور واپس آنے پر کہتے کہ ہم نے زیارت
حضرت خواجہ کی خانہ کعبہ اور بیت المقدس میں کی ہے اسکے بعد گفتگو دربارہ قرآن مجید فرقان
حمید واقع ہوئی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ شروع حال
میں قرآن شریف مجھے حفظ نہ ہوتا تھا بدیں وجہ میری خاطر متردد رہتی تھی ایک شب خواب
میں زیارت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا بعد قدمبوسی عرض مدعا کی
آپنے ارشاد فرمایا سر اوپر اُٹھاؤ مینے حسب الحکم سر اوپر کیا ارشاد ہوا سُورۂ یوسف کی مواظبت
کرو میں یہ خواب دیکھکر بیدار ہوا چند روز سُورہ یوسف کی مواظبت کی حق تعالے نے

سے مجھے آخر عمر میں قران شریف روزی فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا جو قران شریف حفظ کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ سورۂ یوسف کی مواظبت کرے انشاء اللہ تعالیٰ جلد قرآن شریف یاد ہو جاوے گا۔ اسکے بعد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی کو بھی قرآن شریف یاد نہ ہوتا تھا اس باعث سے نہایت متردد رہتے تھے ایک شب اپنے پیر و مرشد کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کس لئے اسقدر متردد ہو اگر قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا ہر روز سو مرتبہ سورۂ اخلاص بہ نیت یاد کرنے قرآن شریف پڑھا کرو۔ حق تعالیٰ قرآن شریف حفظ کرادے گا۔ جب بیدار ہوئے حسب الحکم سورۂ اخلاص کی مواظبت کی بفضل الٰہی چند روز میں قرآن شریف حفظ ہو گیا۔ اور آخر عمر میں پانچ ختم روزمرہ کرتے تھے اسکے بعد دوسری عبادت میں متوجہ ہوتے۔ ان فوائد بیہ کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔ مجلس برخاست ہوئی دعاگو اپنی جائے قیام پر آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ۔

مجلس ششم روز شنبہ بستم ماہ ذی الحجہ ۶۰۸ھ ہجری۔ تاریخ مذکور کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ عزیزان اہل صفہ اور درویشان صاحب نعمت موجود تھے حوض شمسی کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت خواجہ ادام اللہ لقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ جب سلطان شمس الدین التمش نے حوض مذکور بنانا چاہا اسکے لئے زمین تلاش کرنی شروع کی ہر روز ارکان دولت کو ہمراہ لے کر واسطے تلاش زمین کے جاتا۔ جب اُس زمین پر جہاں اب حوض ہے پہونچا زمین مذکور ازبس پسند خاطر سلطان ہوئی ارکان دولت سے کہا کہ یہ زمین لائق حوض مجوزہ ہے سب نے پسند کیا۔ یہ سلطان شمس الدین واصلان الٰہی سے بھی تھا جب اپنے مکان پر پہنچا وقت سونے کے سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ نزدیک زمین حوض مجوزہ ایک شخص میانہ قد دراز گیسو ایسا خوبصورت جس کی خوبصورتی بیان میں

نہیں آسکتی مع اپنے چند نفر یاران و دوستاں کھڑا ہوا ہے۔ میں انکی طرف اور انہوں نے میری جانب دیکھا بجرد دیکھنے کے ایک شخص ان میں کا میرے پاس آیا اور کہا آؤ تم کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا دیں میں اُسکے ساتھ گیا وہ نزدیک اسپ سوار تھے لیگئے اور کہا اے شمس یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمہیں عرض کرنا ہے عرض کرو میں اُنکے قدموں پر گر پڑا چونکہ خیال تیاری حوض سے جان کو کاہش تھی اُسکے بارہ میں عرض کیا آپنے گھوڑے کو ایڑی دی وہ اُچھلا اُس کی ٹاپ کے پڑنے سے پانی نکل آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ اے شمس اسی جگہ تالاب بنا کرو کہ اس لذت اور شیرینی کا پانی دنیا میں کسی جگہ نہیں ہے شمس والی دہلی یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور ارکان دولت سمیت سوار ہو کر موقع پر پہنچے دیکھا تو فی الواقع نشان سم اور چشمہ پانی کا موجود ہے شمس والی دہلی نے اُترکر پانی پیا اور ارکان دولت نے بھی پیا سب نے اعتراف کیا کہ اس خوبی و لطافت کا پانی دنیا نہ ہوگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لذت اور شیرینی اس پانی میں جو تم ملاحظہ کرتے ہو سب حضرت رسول مقبول ؐ کے قدوم مبارک کا صدقہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس حوض کے قرب جوار میں صدہا مردانِ خدا آسودہ ہیں اور نہ معلوم تا بہ قیامت کس قدر اور آسودہ ہونگے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور شمس الدین التمش کے حالات بیان فرمانے لگے کہ وہ نہایت راسخ الاعتقاد مرید تھا اکثر راتوں کو شب بیداری کرتا اور بہت کم سوتا تھا جب سو کر اُٹھتا کوزہ پانی کا آپ بھر لیتا تھا نوکر چاکر کو نہ اُٹھاتا۔ کہتا کہ آرام سے سوئے ہوؤں کو کیوں تکلیف دوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شمس والی دہلی اکثر راتوں کو بہ تبدیل لباس شہر میں گشت کرتے تھے تاکہ حال رعیت کا دریافت ہو۔ غریب مسلمانوں کے گھر پر جاتے اور روپیہ پیسہ عطا کرتے۔ ہر ایک کا حال پوچھتے۔ جب وہاں سے روانہ ہوتے مسجد اور غیر آباد جگہوں میں جاتے وہاں کے رہنے والوں کی خبر گیری کرتے اور ہزارہا معذرت درمیان لاتے اور

کہتے اگر کوئی بات میرے سے ملاقی ہونے کی دریافت کرے اصلاً ذکر نہ کرنا۔ وقت صبح کے دربار روزمرہ کرتے اور اُن تمام مسلمانوں کو جنسے رات کو ملاقات کی تھی اور وہ فاقہ سے تھے بلاتے نہایت دلداری کرتے اور حسب ضرورت ہر کسی کی امداد کرتے اور کہتے اگر کوئی تم پر ظلم و تعدی کرے تو فوراً مجھے اطلاع دو کہ میں تخت سعدلت پر بیٹھا ہوا ہوں جن امور کا تصفیہ کرنا ہو آج کر لو کل بروز حشر مجھے تمہارے معاملات سے برآنے کی قوت نہیں ہے۔

اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات اسواسطے کہتے کہ دعویٰ مظلوموں کا انکے ذمہ سے ساقط ہو جاوے اور یہ بات کہنے کو جگہ نہ رہے کہ میں نے تمہیں بلایا تھا اور تم نہ آئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب میرے قدموں میں آکر گر پڑے میں نے سر اُٹھا کر پوچھا اتنے حیران و پریشان کیوں ہو۔ عرض کیا کہ حضور نے از راہ پرورش یہ پادشاہت عطا فرمائی۔ اب میری یہ آرزو ہے کہ روز حشر کی شرمندگی سے چھوٹ جاؤں جس طرح آپنے میرا دامن یہاں پکڑ رکھا ہے وہاں بھی پکڑے رہیں مینے قبول کیا تب چھوڑا۔ بہت خوش ہو کر چلے گئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سفر بدایوں میں سایہ شمس والی دہلی بھی وہیں تھے ایک روز میدان میں چوگان بازی کے لئے تشریف لیگئے ایک شخص ضعیف العمر نے اکر سوال کیا انہوں نے کچھ جواب ندیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک جوان شخص سائل ہوا انہوں نے مٹھی بھر روپے دیئے۔ حاضرین کو تعجب ہوا آپکی سخن تعجب کے لئے فرمایا کہ اے عزیزو ہر شخص کو دینے والا خدا ہے میں کون ہوں جسکو دلاتا ہے دیتا ہوں۔ اسکے بعد قضیہ شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام دہلی اور شیخ جلال الدین تبریزی کا بیان فرمایا کہ شیخ الاسلام دہلی نے ذمہ شیخ جلال الدین تبریزیؒ یہ تہمت لگائی تھی کہ امردوں سے صحبت رکھتے ہیں جب یہ قضیہ روبرو سلطان شمس الدین پیش ہوا انہوں نے تحقیقات کا حکم دیا اسپر محضر بنایا گیا اور مہریں کرائی گئیں۔ پادشاہ نے حکم دیا کہ شیخ جلال الدین تبریزی کو حاضر لادیں میں بھی اسوقت موجود تھا کہ شیخ جلال الدین بارگاہ سلطانی میں تشریف لائے سلطان نے

اُنسے حال پوچھا من وعن بیان فرمایا اور کہا کہ اس معاملہ میں ایک منصف مقرر ہونا چاہیئے
شیخ الاسلام سے پوچھا گیا انھوں نے منظور کیا کہ جسکو شیخ جلال الدین منصف مقرر کریں
مجھے منظور ہے انھوں نے جواب دیا کہ مینے بہاؤالدین زکریا کو منصف مقرر کیا۔ چونکہ شیخ
بہاؤالدین زکریا موجود دہلی نہ تھے۔ ملتان تشریف رکھتے تھے بدیں وجہ شیخ الاسلام نے
اعتراض کیا کہ وہ کب یہاں آسکیں گے اور کوئی منصف مقرر ہونا چاہیئے شیخ جلال الدین
تبریزی نے ارشاد فرمایا کہ کل وہ وقت پیش ہونے محضر کے یہاں تشریف لاوینگے سب
متعجب ہوئے۔ الغرض دوسرے روز پھر روبکاری ہوئی۔ تمام آئمہ دہلی حاضر تھے مقدمہ
شروع ہوا۔ شیخ جلال الدین تبریزی بھی آئے اور صفِ نعال میں بیٹھ گئے ہر کسی نے
التماس کیا کہ آپ اوپر اپنی جگہ بیٹھیں آپنے جواب دیا کہ یہ وقت دعوی کا ہے مقام میرا
یہی ہے۔ بعد اسکے روبکاری شروع ہوئی ہر کسی نے اپنی رائے ظاہر کرنی شروع کی۔
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ شور ہوا کہ خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی تشریف لاتے ہیں
سب متعجب ہوئے کہ انہیں کس نے خبر کی اور کب وہاں سے روانہ ہوئے کہ یہاں آئے
القصہ شیخ بہاءالدین زکریا مجلس میں تشریف لائے تمام علماء نے تعظیم کی۔ آپنے جوتیاں
شیخ جلال الدین تبریزی کی اُٹھائیں اور چومیں اور آنکھوں سے لگائیں سب کو بزرگی شیخ
جلال الدین تبریزی کی معلوم ہوئی۔ سب اپنے کردار سے نادم ہوئے۔ سب کی آنکھیں
کھلیں۔ سب نے معذرت کی۔ شمس والی دہلی بھی نہایت عذر و معذرت سے پیش آیا
معافی کا طالب ہوا۔ حضرت نے معاف فرمایا۔ بعدہ ہمراہ شیخ بہاءالدین زکریا کے مجلس سے
اُٹھ کر چلے گئے۔ رات کو دریائے جمن کے کنارہ پر مقیم رہے اور صبح کو اپنے اپنے مقامات
کو چلے گئے۔ فقط +

الحمدللہ کہ این رسالہ فوائد السالکین باتمام رسید

ترجمہ راحت القلوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمدؐ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین
اما بعد خادم درویشان بلکہ تراب نعال اقدام ایشان غلام احمد خان بریاں۔ این
جناب فیض مآب سالک مسالک راہ طریقت رہبر وراہ شریعت سراج السالکین شمس العارفین
تاج الصالحین محب الفقرا والمساکین مولانا بالفضل اولانا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت
مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی نظامی۔ فخری سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن
قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی۔ بخدمت حضرات ارباب دانش و اصحاب
بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب "راحت القلوب" کا کہ جس میں حضرت شیخ
شیوخ العالم قطب الاولیا وزوالاتقیا علامۃ الوریٰ شیخ الاسلام والمسلمین فرید الحق والملۃ
والدین مسعود گنجشکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت
سلطان المشائخ برہان الحقائق سراج الاولیا تاج الاصفیا محبوب رب العالمین نظام الحق
والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری۔ ثم الدہلوی۔ نور اللہ مرقدہ نے بطریق
مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج چہارم ہے مجموعہ معدن الیواقیت والجواہر یعنی مجموعہ ملفوظات
خواجگان چشت قدس اسرارہم سے للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ یک باب اور دو فصل پر تمام ہوا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

باب چہارم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب منقسم بر دو فصل فصل اول

نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ حریق المحبت مسعود گنجشکر اجودھنی نوراللہ
مرقدہ فصل دوم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب ۔ ناظرین کتاب سے امید ہے کہ
اس فقیر حقیر مترجم کتاب کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں ۔ ناظرین سے التماس
دعا طمع دارم ۔ ولذا تاکہ خاطی ام و سر بسر گنہگارم +

نبذے از حال برکت اشتمال حریق المحبت برہان العاشقین حضرت خواجہ فرید الحق
والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس اللہ سرہ العزیز بہ کاوش صورت تحریر یافت
نام نامی و اسم گرامی آپکا مسعود بن سلیمان ہے آپ فرزند شیخ فاروقی یعنی خلیفہ ثانی حضرت
عمر فاروق ؓ کی اولاد سے ہیں کہ سلسلہ نسبی آپکا سترہ واسطوں سے حضرت عمر فاروق تک
پہونچتا ہے حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی قرسم خاتون بنت مولانا وجیہ الدین خجندی ہے
کہ ایک عظیم الشان عارفہ کاملات سے گذری ہیں ذکر خیر ان کا اکثر کتب سیر میں موجود ہے ۔
لقب شریف آپ کا فرید الدین گنج شکر اور حریق المحبت ہے آتش عشق و محبت الٰہی نے آپکے
وجود میں بجز اپنی ذات کے جلوہ کے اور کچھ باقی نہ چھوڑا تھا ۔ فرید الدین لقب آپکو عطا فرمودہ
حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ہے بعض تذکرۃ الاولیا سے ۔ اور کہتے ہیں
کہ یہ لقب آپکو غیب سے حاصل ہوا تھا اور لقب گنجشکر سے ملقب ہونے کی تین وجہ کتب سیر میں
مرقوم ہیں ۔ اول یہ کہ ایک مرتبہ آپنے دہلی میں روزہ طے رکھا تھا بعد وقت مقررہ افطار کیا
انکو کوئی ایسی چیز دستیاب نہیں ہوئی جو باعث تسکین جوع ہوتی ۔ لاچار بعد از نصف شب
آپنے غایت گرسنگی سے ہاتھ زمین پر مارا چند سنگریزے ہاتھ میں آئے آپنے اٹھا کر انکو منہ
میں ڈال لیا کہ وہ پتھر کے ٹکڑے آپکے منہ میں شکر ہو گئے ۔ جب یہ خبر آپکے پیر روشن ضمیر
خواجہ قطب الاسلام رضی اللہ تعالی عنہ کو پہنچی آپنے ارشاد فرمایا کہ فرید گنجشکر ہے دوم یہ
کہ ایک دفعہ آپ خدمت مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت قدس سرہ العزیز میں حاضر
ہونیکے واسطے جائے اقامت سے روانہ ہوئے راہ میں کسی مقام تک کھانیکو کچھ نہ ملا ۔

ایک روز نہایت ضعف و گرسنگی سے زمین پر گر پڑے جو خاک آپکے موُنہ میں پہنچی وہ شکر ہو گئی۔ جب یہ خبر سمع مبارک خواجہ قطب الاقطاب میں پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ فریدالدین گنج شکر ہے سوم یہ کہ ایک روز آپ برسر راہ تشریف فرما تھے ایک تجارہ سامنے سے گذرا جسکے عراوں پر شکر لدی ہوئی تھی۔ آپنے اُس سے دریافت کیا ان بوروں میں کیا ہے اُسنے ازراہ تمسخر جواب دیا کہ نمک ہے آپنے ارشاد فرمایا خیر نمک ہوگا۔ وہ شکر اُسی وقت نمک ہو گئی۔ منزل پر پہونچکر جب اُسنے بار کشادہ کئے تو بجائے شکر کے نمک پایا روتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ غلام سے بیہودگی واقع ہوئی جو شکر کو نمک بتلایا کہ انفاس نفیسہ سے صورت نمک ہو گیا وہ شکر تھی۔ آپنے فرمایا کہ اگر شکر تھی تو شکر ہو جاوے گی۔ آپکے اس فرمانے سے وہ نمک پھر مبدل بہ شکر ہو گیا۔ خانخانان بیرم خان مرحوم نے اس تلازمہ میں کیا خوب کہا ہے

کان نمک جہان شکر شیخ بحر و بر ✦ آن کز نمک شکر کند و از نمک شکر ✦ و قد رحمن قال فی توصیفہ

کان نمک گنج شکر شیخ فرید ✦ کز گنج شکر کان نمک گردید پدید ✦ در کان نمک گر نظر گشت شکر ✦ شیرین تر زین کسی کسی نشنید ✦

ولادت باسعادت آپ کی قصبہ کھوتی وال میں کہ آج کل اُسکو مشائخ کی چاولی کہتے ہیں درمیان پاک پٹن و دیپالپور ضلع ملتان میں واقع ہوئی ہے آپ قبل ازارادت سیر ربع مسکون کی فرمائی اور ہر شہر و دیار کے اولیاء اللہ سے فیض صحبت پایا۔ چنانچہ یہ امر آپکے ملفوظات سے ظاہر ہے۔ جب دہلی پہونچے آوازہ عظمت وجلال حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سُنا حاضر خدمت شیخ ہو کر مجلس اول ہی میں فریفتۂ عظمت و کشش شیخ سے مرید ہوئے خواجہ حریق المحبت خود ہی اعتراف فرماتے ہیں کہ مینے سیر ربع مسکون کے ہزارہا اولیاء اللہ دیکھے اور اُنکی صحبت میں رہا۔ مگر جو عظمت وجلال میری نظر سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کا گذرا وہ کسی ایک میں نہ تھا۔ میں اُنکا مرید ہوا شیخ نے بعد تین روز کے دروازہ عطا و کرم کا مجھ پر کھولدیا اور مالا مال کر کے فرمایا کہ اے فرید بعد کامل ہونے کے میرے پاس آئے انتہیٰ کلامہ اھ

یہ بھی منقول ہے کہ آپ تحصیل علم میں بمقام ملتان مصروف تھے اور ایک بزرگ صاحب مدرس
(یعنی تعلیم دینے والے) سے کتاب نافع جو فقہ کی مشہور کتاب ہے پڑھتے تھے۔ انہی دنوں
ایام میں حضرت خواجہ شہید المحبت اوش سے ملتان تشریف لائے۔ جب آپ پر نظر پڑی کشف
وقائع آئندہ سے حال آپکا معلوم کیا۔ اور نزدیک بلا کر فرمایا کہ اے صاحب کیا پڑھتے ہو۔
آپنے عرض کی کہ نافع پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ نافع سے کچھ نفع پہونچنا امید ہے؟
آپنے گذارش کی نافعیت خیر مگر مجھ بنگاہ کرم حضورت زیادہ تر فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔ یہ
کہکر قدوم مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رح میں گر پڑے معتقد ہوئے اور تعلیم چھوڑ کر ہمراہی
حضرت خواجہ شہید المحبت نور اللہ مرقدہ دہلی تشریف لائے اور رشتہ مریدان میں منسلک ہوئے خرقہ
خلافت پایا۔ وقت بیعت آپ کی عمر پندرہ یا اٹھارہ سال کی تھی۔ وہ بعد بیعت اسی برس تک
زندہ رہے۔ جملہ عمر شریف آپ کی ۹۵ یا ۹۸ سال کی ہوئی۔ آپ کو فقر و فاقہ و ستر حال نہایت
مرغوب و محبوب تھا۔ جب کسی مقام پر تشریف لیجاتے وہاں کے باشندے انوار الٰہی کو جو آپکے
رخ انور میں تاباں تھے دیکھکر فوراً خدمت میں حاضر ہوتے یہ امر آپ کو ناگوار ہوتا تھا
آپ ان سے کنارہ کش ہوکر دوسری جگہ تشریف لیجاتے تھے۔ جب وہاں بھی ایسا معاملہ پیش
آتا کسی اور جگہ تشریف لے جاتے شدہ شدہ اجودھن پہونچے کہ باشندے وہاں کے منکر
درویشاں نہایت بدمزاج اور سخت گیر تھے۔ کسی نے آپکے پہونچنے پر بھی التفات تک نہ کیا
اور نہ خاطر و مدارات سے پیش آئے بلکہ برا بھلا کہنا شروع کیا۔ جب آپنے یہ معاملہ دیکھا بہت
خوش ہوئے اور اپنے نفس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے فرید یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے۔
ساکنان اجودھن نے اپنی جبلی عادت کی وجہ سے آپ کو شہر میں رہنے بھی نہ دیا۔ پس آپ
شہر کے باہر ایک گھنے دار کیر کے درخت کے سایہ میں مقیم ہوئے اور یاد خدا میں مشغول رہے
اکثر وقت اپنا مسجد جامع میں بسر فرماتے تھے۔ وہیں آپ کے اولاد ہوئی۔ فاقہ پر فاقہ
کھینچتے تھے۔ اور شدت سے سختی و محنت کی تکلیف اٹھانی پڑتی تھی اور وہیں نشوونما

پاتے تھے۔ چونکہ دلیل روشن اور برہان قوی تھی پوشیدہ طور پر رہنا نہ ملا شہرت آپ کی نزدیک و دور ہوئی اور ہر اطراف و جوانب سے مشائخ اور آئمہ دین آنے لگے۔ در بالآخر اس شہرت نے یہاں تک کثرت پکڑی کہ آمد و رفت و بود و باش صلحاء سے اجودھن کا نام تبدیل ہوکر پاک پٹن ہوگیا۔ آپنے بمتابعت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چار شادیاں کیں۔ پانچ فرزند اور تین لڑکیاں آپسے باقی رہیں۔ پوتوں اور نواسوں کا کوئی شمار نہ تھا۔ آپ کے ذکر اور خوارق عادات سے جملہ کتب سیر معمور ہیں۔ اس مختصر میں بوجہ نہونے گنجائش کے تحریر ہوئے طالبان کو کتب سیر کی جانب رجوع کرنی چاہئیے۔ آپ کی ادنی کرامت یہ ہے کہ آپنے دروازہ رحمت و بخشائش الٰہی کا ہر کس و ناکس کے واسطے کھولدیا تھا کیساہی خاطی مذنب فاسق فاجر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ اُسکو شرف بیعت سے مشرف فرماکر مقامات اعلےٰ پر پہنچاتے تھے آپکے خلفاء کی تعداد پچاس ہزار تین سو بیالیس ہے مریدوں کا اندازہ اس تعداد خلفاء سے کرلیا جائے۔ واللہ اعلم کس قدر زیادہ ہونگے۔ وفات شریف آپکی عہد سلطان غیاث الدین بلبن انار اللہ برہانہ میں بروز سہ شنبہ پنجم ماہ محرم الحرام ۶۶۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک آپ کا پاک پٹن میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب

مجلس اول حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰۔ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری روز چہار شنبہ مجھے سعادت قدمبوسی حضرت سید العابدین سند العارفین کی حاصل ہوئی۔ آپنے نہایت مہربانی اور شفقت فرمائی۔ اور اسی وقت کلاہ چوزنیب دہ فرق مبارک تھی مع خرقہ خاص نعلین چوبین براہ کرم مجھے لطف فرمائیں۔ الحمد للہ علےٰ ذٰلک۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی اور شخص کو دینے کا تھا مگر تم راستہ میں تھے کہ مجھپر الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے جب وہ آوے اُسے عطا کرنا چاہئیے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ شرح اس اشتیاق کی جو بر ائے حصول قدمبوسی مجھے تھا عرض

کروں۔ حضور کی دہشت اسقدر مجھ پر غالب ہوگئی کہ تمام عرضداشت بھول گیا۔ چونکہ حضرت
سید العابدین ضمیر روشن رکھتے تھے میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ملنے
کا اشتیاق تجھ پر بہت غالب تھا اور یہ بھی واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ کل داخل دہشت
یعنے ہر ایک داخل ہونے والے پر دہشت مسلط ہوتی ہے۔ اسکے بعد میرے خیال میں گذرا
کہ آئندہ جو کچھ زبان فیض ترجمان سے کلماتِ قدسیہ سنوں اُن کو تحریر کرتا جاؤں۔ اس اندیشہ
کا گزرنا تھا کہ آپ میری جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ زہے سعادت اُس مرید کی کہ جو کچھ اپنے
پیر کی زبان سے سُنے لکھتا جاوے اور اسکو اپنا طریقہ رہروی بنالیوے اسکو بالعوض ہر ایک
حرف کے ثواب عبادت ہزار سال ملے گا اور بعد مرنے کے جگہ اسکی بہشت میں ہوگی۔ اور یہ
بیت بھی حسب حال اس دعاگو کے ارشاد فرمائی ؎ اے آتشِ فراقت دلہا کباب کردہ سیلاب
اشتیاقت جانہا خراب کردہ ٭ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو ہر حال میں ایسا رہنا چاہیئے کہ محبت
اُسپر مستولی ہو کیونکہ کوئی لحہ اور لحظہ ایسا نہیں گذرتا کہ میرے دل میں یہ آواز نہ آتی ہو کہ زندہ
دل وہ ہے جسمیں محبت خدا ہے اسکے بعد یہ حکایت درویشی کے بارہ میں ہوئی کہ درویشی کل
پردہ پوشی ہے اور خرقہ پہننا اُس شخص کو لازم ہے کہ جو مسلمانوں اور غیر قوموں کا بھی عیب
چھپاوے اور کسی کے آگے مکاشفہ سے گفتگو نہ کرے اور جو کچھ مال دنیا وغیرہ سے اسکو پہونچے راہِ خدا
میں خرچ کرے اور ایک کوڑی اُسمیں سے بچا نہ رکھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اصحاب طریقت اور
مشائخ کبار اپنے تواریخ میں بیان فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ تین قسم پر منقسم ہے۔ زکوٰۃ شریعت۔ زکوٰۃ طریقت
اور زکوٰۃ حقیقت۔ پس زکوٰۃ شریعت یہ ہے کہ جب دو سو درم شرعی ہوں پانچ درم اُسمیں سے
دیوے۔ اور زکوٰۃ طریقت یہ ہے کہ منجملہ دو سو درم کے پانچدرم اپنے پاس رکھے اور ایک سو
پچانوے راہ خدا میں دے۔ اور زکوٰۃ حقیقت یہ ہے کہ ان دو سو درم میں سے ایک حبہ بھی اپنے
واسطے نہ رکھے اونکہ درویشی پردہ پوشی اور از خود فراموشی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے شیخ
شہاب الدین عمر سہروردی کی زیارت کی ہے اور اُنکے فیض صحبت کئی روز تک حاصل رہا ہے۔

کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ آپکی خانقاہ میں دس بارہ ہزار سے کم فتوح آتی ہو اور وہ اُس کو اُسی روز راہ خدا میں خرچ نہ فرماتے ہوں ایک پیسہ شام تک باقی نہ رکھتے تھے فرماتے تھے کہ اگر میں باقی رکھوں مجھے درویش نہ کہینگے بلکہ مالدار کہینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی قناعت ہے اگر درویش کے پاس فتوح مطلق نہ پہونچے تو وہ یہ نہ کہے کہ مجھے کچھ نہیں ملا کیونکہ کتب سلوک میں مرقوم ہے کہ مالک بن دینار ایک بزرگ کی زیارت کو گئے اور اُنسے باتیں کرنے لگے کہ وقت کھانے کا آپہونچا اُس درویش کی لڑکیوں نے دو روٹیاں جو کی جن میں نمک نہ تھا لاکر آگے ہر دو بزرگواروں کے رکھدیں درویش نے کھانے کو کہا۔ مالک بن دینار نے چکھا نمک نہ پایا فرمانے لگے کہ نمک ہوتا تو بہتر تھا درویش کی لڑکیوں نے جب یہ بات سُنی فوراً بقال کی دکان میں لوٹا گروی رکھکر نمک لے آئیں اور مالک بن دینار کے حوالہ کیا۔ مالک بن دینار اور اُس بزرگ شخص نے جن کی ملاقات کو گئے تھے وہ روٹیاں نمک سے کھائیں جب کھانے سے فراغت پائی۔ مالک بن دینار نے شکریہ جناب باری عزاسمہ کا ادا کیا اور کہا کہ قناعت یہ ہے کہ جو کی روٹیاں کھائی جائیں درویش کی لڑکیاں سن رہی تھیں فوراً جواب دہ ہوئیں کہ اگر آپ کو قناعت حاصل ہوتی تو لوٹا ہمارا بقال کی دکان پر گروی نہ رکھا جاتا آج سترہ برس ہوگئے ہیں کہ ہم نے اپنے نفس کو نمک سے محروم رکھا ہے ہمیں یہ خبر نہیں کہ نمک کس رنگ کا ہوتا ہے اور اے مالک تم حکایت کھانے کی کرتے ہو۔ اے مالک درویشی اور شے ہے اور سخن درویشی اور شے۔ تم نہیں جانتے کہ درویشوں پر کیا کیا مصیبتیں گذرتی ہیں اور کس کس طرح وہ آزمائے جاتے ہیں اسکے بعد گفتگو دربارہ خرقہ ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم جب معراج سے واپس آئے اپنے صحابہؓ کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے فرمان الٰہی ہوا ہے کہ خرقہ درویشی اُس شخص کو دوں جو میرے سوال کا جواب شافی دے میں نہیں جانتا کہ جواب شافی مجھے کس سے حاصل ہوگا اسکے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر یہ خرقہ تم کو دیا جاوے تم اُسکا حق کیونکر ادا کروگے آپنے

جواب دیا کہ صدق اختیار کرونگا اور بندگی مولا میں قصور نہوگا اور جو کچھ مال میرے پاس ہوگا
یا آویگا وہ اُسکے راستہ میں ایثار کرونگا۔ اسکے بعد حضرت عمر فاروقؓ سے بھی یہی بات پوچھی
اُنھوں نے جواب دیا کہ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرمائیں میں اسکے عوض عدل اختیار کرونگا اور
خدا کے بندوں کے درمیان انصاف کرونگا مظلوموں کی داد کو پہونچونگا۔ بعد اسکے آنحضرت صلعم
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ اگر یہ خرقہ
آپ مجھے لطف فرماوینگے میں حیا اختیار کرونگا اور جو کچھ کہ حق اس خرقہ کا ہے بجالاؤنگا
سخاوت اختیار کرونگا بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ اگر تم کو دیا جاوے
تو کیا کروگے آپ نے جواب دیا اے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر یہ خرقہ آپ مجھے مرحمت فرمائیں
تو میں بندوں خدا کی پردہ پوشی کرونگا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
یہی جواب باصواب تھا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پس یہ خرقہ انکو دیا بعد
اسکے شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کہکر رو پڑے اور بیہوش ہو گئے
جب ہوش میں آئے ارشاد فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی ہے۔ درویش کو چاہئے کہ چار باتیں
اختیار کرے اگر یہ چار باتیں اسمیں نہونگی اُسکو درویش نہ کہینگے۔ اول آنکھوں کو بند کرے کہ
عیب بندگان خدا نہ دیکھے دوسرے کان بہرے کرے کہ ناشنیدنی باتیں نہ سنے۔ تیسرے
زبان گونگی کرے کہ سخن ناگفتنی موہنہ سے نکلے چوتھے پاؤں کو لنگڑا رکھے کہ جب کسی
ناجائز یا بے ضرورت کسی جگہ جانا چاہے وہاں نہ جاوے جب یہ چاروں باتیں اُسکو حاصل ہوں
تب درویش کہیں گے ورنہ مدعی دروغ ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیخ شہاب الدین عمر
سہروردی چالیس برس آنکھوں پر پٹی باندھے رہے کسی نے اسکا سبب پوچھا تو [illegible]
کہ پٹی اسواسطے باندھ رکھی ہے کہ عیب آدمیوں کا دکھائی نہ دیوے اور اگر اتفاقیہ دکھائی
دیجاوے اُسکو چھپاؤں کسی سے ذکر نکروں۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا۔ تھوڑی دیر
بعد جب سر اُٹھایا میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا درویش کو ایسا ہونا چاہئے کہ جو کچھ [illegible]

ہو ویسا ہی ہو جاوے۔ پھر شیخ الاسلام یہ ذکر فرما رہے تھے کہ محمد شاہ نامی آپکے پیر بھائی خدمت
شریفہ میں حاضر ہوئے آپنے انکی خاطر کی اور بیٹھ جانے کو ارشاد فرمایا جب وہ حسب الارشاد
بیٹھ گئے الا آثار تفکر انکے چہرہ سے عیاں تھے۔ انکے بھائی پر حالت سکرات موت و نزع جاں
طاری تھی آپنے روشن ضمیری سے ان کا حال دریافت فرماکر اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا حال کیسا ہے
کچھ تعلق اندیشہ نہیں جاؤ تمہارا بھائی اچھا ہو گیا۔ محمد شاہ بعد ادائے آداب اپنے گھر روانہ ہوئے
جب گھر پہونچے دیکھا کہ فی الواقع بھائی کی بیماری جاتی رہی اور وہ بالکل تندرست ہو کر بیٹھا ہوا
کھانا کھا رہا ہے مطلق آثار زحمت اسپر نمایاں نہیں ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اکثر خطبہ میں پڑھا کرتے تھے کہ مینے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی
چیز پہونچی ہو اور اسنے درمیان صبح اور قیلولے کے خرچ نفرمائی ہو۔ شام تک کوئی چیز آپ باقی نرکھتے
تھے۔ اسیوقت مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہے اور اُسکی حد کہاں تک ہے
آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ بے نیت دیں اور خدا کے واسطے نہ دیں وہ اسراف ہے اور اگر تمام عالم کی
اشیا براہ خدا دیدیویں تو وہ اسراف نہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے
کہ نماز ظہر کی اذان ہوئی آپنے نماز ظہر ادا فرمائی اور بعدہ مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس دوم روز دوشنبہ تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۶۵۵ ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ بدرالدین
غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا شرف الدین نبیرہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمہم اللہ
حاضر خدمت تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ درویش کے پاس خواہ مسکین خواہ توانگر آوے لازم ہے
کہ اسکو محروم نجانے دے جو کچھ موجود ہو اسکو دینا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے پاس
آتا ہے کچھ واسطے نذر کے لاتا ہے۔ اگر کوئی فقیر آوے اور کچھ نلاوے تو میرے دل میں ہمت آتی ہے کہ میں
کچھ عطا کروں۔ اسکے بعد آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صحابہ آتے تھے برائے حصول علم و احکام شرع آپکے فیضان صحبت سے
مقصود اُن کا انکو حاصل ہوتا تھا جب آپ سے رخصت ہوتے تو جو کچھ آپ سے سنا تھا وہ اوروں کو سکھاتے

اور نصیحت و موعظت فرماتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام عمدۃ الابرار تاج الاولیاء قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کی رسم تھی کہ جس روز انکے لنگر خانہ میں کوئی شے خوردنی موجود نہوتی آپ شیخ بدرالدین غزنوی خادم خانقاہ سے ارشاد فرماتے کہ اگر پانی موجود ہو تو اسی کا دور چلاؤ کہ آج کا روز بھی بخشش اور عطا سے خالی نجاوے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب بغداد اور اُس کی نواح میں میں سیاحت کرتا تھا اسوقت مجھسے اور خواجہ اجل شیرازیؒ سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا انہوں نے جواب سلام دیکر مصافحہ کیا اور ایک تیز نظر سے مجھے دیکھکر کہا۔ بیٹیا اے لنگر عالم کہ نیک آدمی ہے! میں یہ سنکر بیٹھ گیا۔ آپنے بہت لطف و کرم میرے حال پر مرعی فرمایا۔ اور کئی روز مجھے مہمان رکھا۔ آپکی عادت دیکھی گئی کہ کسی آنے والے کو خالی نجانے دیتے تھے میرے سامنے کبھی ایسا نہوا کہ کوئی آیا ہوا خالی گیا ہو اور کچھ اور موجود نہوتا آپ خستہ خرما جو ہمیشہ اپنے پاس موجود رکھتے تھے عطا فرماتے۔ مجھے بوقت رخصت دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں برکت کرے۔ میں وہانسے روانہ ہوا تو لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ صاحب نفس ہیں نفس آپکا کبھی خالی نہیں جاتا ہے جیسا فرماتے ہیں ویسا ہی ہوجاتا ہے اور اُسکا اثر اولاد میں بھی اُسکے باقی رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسی نواح میں ایک اور بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ بعد مراسم معمولی اُنہوں نے مجھے بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الارشاد بیٹھ گیا وہ بہت لاغر اندام تھے گوشت اُنکے بدن میں مطلق نتھا اور جس مقام پر وہ رہتے تھے وہ ایسے ویرانہ میں تھا کہ آدمی کے وہاں جانے کا کیا ذکر چرند و پرند تک نہ تھے یہ حال دیکھکر مجھے خیال گذرا کہ یہ بزرگ ایسے خرابہ میں کیوں رہتے ہیں اور صورت اُن کی معاش کی کیا ہے۔ اس خیال کا میرے دل میں گذرنا تھا کہ وہ بزرگ میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فرید مجھے اس غار میں رہتے ہوئے چالیس برس گذرے ہیں۔ خورش میری سوائے خس و خاشاک کے اور کچھ نہیں میں نے جب یہ مکاشفہ اُنکا دیکھا سر اُنکے قدموں پر رکھا اور چند روز اُن کی صحبت میں رہا پھر وہاں سے جانب بخارا روانہ ہوا۔ وہاں شیخ سیف الدین باخرزیؒ سے ملاقات

ہوئی بزرگ با عظمت و ہیبت تھے جب ان کی مجلس میں پہونچا سلام بوسی کا بار شاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ
میں بیٹھ گیا آپ ہر لحظہ میری جانب دیکھ کر فرماتے تھے کہ اے لڑکے [illegible] جب شاد ہوئے بہت
تھوڑی دیر کے بعد سیاہ کمل جو دوش مبارک پر پڑا ہوا تھا مرحمت فرمایا اور ارشاد
فرمایا کہ [illegible]
آیا تو [illegible] بھی ہوتا تھا کہ ایک ہزار آدمی سے کم اُنکے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوں اور نیز
کوئی خانوادہ سے محروم رہتا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ وہاں سے روانہ ہوکر ایک مسجد میں
شب باش ہوا وہاں سنا تھا کہ اس مسجد کے متصل ایک صومعہ ہے ایک بزرگ باکمال
رہتے ہیں میں بلا تعطیل انکی خدمت میں پہنچا شرف زیارت سے مشرف ہوا وہ بزرگ
عالم تحیر میں مستغرق تھے چار رات دن کے بعد عالم صحو و ہشیاری میں آئے میں نے سلام کیا
بعد جواب سلام ارشاد فرمایا کہ تم کو مجھ سے رنج پہونچا ہے بیٹھ جاؤ میں حسب الارشاد بیٹھ گیا
انھوں نے اپنا قصہ کہنا شروع کیا کہ میں خاندان شمس الدین سے ہوں تیس برس سے اس غار
میں رہتا ہوں۔ اے فرزند اس تیس برس میں سوائے ہیبت و حیرت کے مجھے کچھ در حاصل نہیں
ہوا۔ شاید تم اسکے سبب سے واقف ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے اسکا باعث معلوم نہیں۔ آپ
ارشاد فرمانے لگے کہ یہ راہ راستبازوں کی ہے جس شخص نے اس راہ میں قدم راستی سے
رکھا وہ منزل مقصود کو پہنچا۔ وصال دوست اُسے حاصل ہوگا۔ اگر اس راہ میں بے رضائے
دوست کے قدم مارے گا جل جائے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز سے مجھے محبت الٰہی
نصیب ہوئی میرے اور حق تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار پردے تھے فرمان ہوا کہ اے آوارہ جب
پہلا پردہ اٹھا۔ قربان گاہ کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے اپنی آنکھیں اوپر کئے ہوئے ہیں اور زبان
حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔ بعدہ دوسرے حجاب سے گذرا وہاں بھی یہی
حال تھا جب حجاب خاص میں پہونچا آواز آئی کہ اے فلاں شخص اس حجاب سے وہ ہو کر سکتا
ہے جو جملہ موجودات دنیاوی کو ترک کرے بلکہ اپنی ذات سے بیگانہ ہو جاوے تا کہ مجھ سے یگانہ ہو

کو نہ پہونچو گے۔ بعد اسکے یہ رباعی ارشاد فرمائی رباعی تو راہ نرفتہ ترا نمودند ٭ ورنہ کہ زد
این در کہ بر دلکشودند ٭ جان [illegible] دوسیت باز اگر بخواہی ٭ تو نیز چنان شوی کہ ایشان بودند
آپ بار بار اسی رباعی کی تکرار [illegible] تھے اور ہر مرتبہ بعد پڑھنے رباعی کے سر سجدہ میں رکھتے تھے
اور سر اٹھاکر پھر پڑھتے اور سجدہ [illegible] کرتے تا اینکہ وقت نماز ظہر کا آگیا۔ موذن نے اذان دی
آپ اٹھکر نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔

مجلس سوم روز چہارشنبہ ۲۰ ماہ رجب المرجب ۶۱۵ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ برہان الدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی۔ مولانا ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا شمس الدین برہان اور دیگر مشائخ عظام رضوان اللہ تعالی علیہم حاضر خدمت بابرکت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے حب الدنیا رأس کل خطیئۃ۔ یعنے محبت دنیا تمام خطاؤں کی جڑ ہے اور اور دوسری حدیث میں آیا ہے من ترک الدنیا ملک ومن اخذ الدنیا ھلک یعنے جس نے چھوڑ دیا دنیا کو وہ فرشتہ ہوا اور جس نے پکڑا دنیا کو ہلاک ہوا۔ اور حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دنیا اور دوستی دنیا سے بڑھکر کوئی اور حجاب درمیان بندہ اور حق تعالی کے نہیں ہے جسقدر دنیا میں زیادہ مشغولی ہوگی اسی قدر حق سے دوری ہوگی اسیوقت آپنے ایک مثال متضمن اسی معنے کی بیان فرمائی کہ ایک آدمی سیدھا کھڑا ہے وہ سامنے دیکھتا ہے اور جب اسنے مونہہ پیچھے موڑ لیا تو اُسے آگے دیکھنے سے رہگیا۔ آدمی کو چاہئے کہ کسی حال میں دنیا سے مشغول نہو ورنہ حق سے باز رہیگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان فیض ترجمان شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت سے یعنے بذات خود سُنا ہے اور وہ مرفوعاً اپنے اُستاد سے نقل فرماتے تھے کہ جسوقت آدمی صیقل محبت سے زنگ دنیاوی اپنے آئینہ دل سے پاک کرے اور ذکر حق سے موانست پکڑے کہ ہستی غیر کی اپنے درمیان سے اٹھادیوے اُسوقت خدا تعالی سے یگانہ ہوگا اگر ایسا نکریگا حاشا وکلا مطلق بہرہ ور نہ ہوگا۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل کے واسطے بھی حیات وممات ہے علاوہ حیات وممات جسمی کے کہ جسم سے

روح خارج ہونے پر دفن کردیتے ہیں۔ دل اپنی زندگی اور موت علیحدہ ہی رکھتا ہے جسکی نسبت
اللہ تعالیٰ عز اسمہ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا یعنے بکثرت شغل دنیا فَاَحْیَیْنٰہُ
یعنے بذکر مولیٰ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل ہر گاہ لذت۔ شہوات۔ ماکولات اور مشروبات
میں مبتلا ہوتا ہے غفلت اُسپر اثر کرتی ہے اور ہوا اُسپر مستعلی ہوتی ہے بجز ذکر حق تعالیٰ سبحانہٗ ہر
طرح کے وسوسے آتے ہیں پس دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کا سیاہ ہو جانا حکم دل کی موت کا
رکھتا ہے۔ کیونکہ جس زمین میں جھنڈ اور گھانس زیادہ ہوتی ہے وہ تخم قبول نہیں کرتی اُسے
بنجر کہتے ہیں ایسا ہی دل کا حال ہے اور وہ دل جو یاد حق میں مشغول ہے اُسپر دیو پری آسیب
کسی طرح کی بلیات مستولی نہیں ہو سکتی ایسا دل زندہ ہے کہ کسی طرح کا تعلق دنیاوی نہیں رکھتا
اور ہوا اُس سے جاتی رہتی ہے۔ یہ دل دل منور ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب عمدہ
میں حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اصل اس راہ میں صلاحیت دل
کی ہے اور صلاحیت دل اُس وقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ذات کو کل غل و غش دنیاوی
سے اور حسد و نفاق سے پاک و صاف کرے۔ اعمال درویشی یہی ہیں اور جوہر درویشی
بھی یہی ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ وہ درویش
جو کسی دنیاوی رفعت و جاہ کا خواستگار ہوا اور اپنی ذات کو اُس پر لطف مروان
کرنے کی خواہش کرے پس اُس کی نسبت جاننا چاہیئے کہ وہ درویش نہیں ہے درویشوں کا
بدنام کرنیوالا ہے اور مرتد طریقت ہے کیونکہ فقرا کو دنیا سے اعراض آیا ہے اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ بہنگام قیام بغداد مجلس حضرت خواجہ اجل شیرازی رحمتہ اللہ علیہ میں سنا تھا آپ فرماتے
تھے کہ کتاب عمدہ مصنفہ حضرت سید الطائفہ میں مرقوم ہے کہ درویش کو مطلق حرام ہے کہ دنیا
اور اہل دنیا سے آمیزش کرے امرا و سلاطین کے پاس آمد و رفت کرے جاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایک مرتبہ بادشاہ عراق اسقدر سخت بیمار ہوا کہ صاحب فراش ہو گیا اور تین سال اس زحمت میں
گرفتار رہا آخر الامر اُسنے حضرت خواجہ سہل تستری رحمتہ اللہ علیہ کو طلب کیا کہ اُنکے ذریعے سے

استعانت طلب کرے۔ الغرض خواجہ سہیلؒ بادشاہ کے پاس حسب الطلب تشریف لے گئے اور اپنا
ہاتھ اُسکے جسم پر پھیرا حق تعالیٰ نے شفاء مطلق بادشاہ کو عنایت کی۔ حضرت عبداللہ سہیل تستریؒ
نے اس امر کے کفارہ کے لئے سات برس تک خلق سے عزلت اختیار کی اور ارشاد فرماتے تھے کہ
بزرگان دین اور مشائخ طریقت کا فرمودہ ہے کہ صحبۃ الاغنیاء والعقل سمٌّ قاتلٌ حاصل
امر یہ ہے کہ جہاں تک تم سے صحبت اغنیا اور ارباب دنیا سے بچا جاوے بچو۔ التفات مطلق نہ کرو۔
کیونکہ محبت دنیا کی اُنکے دلوں میں استوار ہو رہی ہے ملنے والوں کو بھی نقصان پہنچاوے گی۔
حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک ذرہ کے برابر دوستی دنیا جس درویش کے دل میں ہوگی
وہ مردود طریقت ہے۔ اسکے بعد گفتگو درباره ذکر ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ذکر حق میں یہاں تک
مشغول ہونا چاہیئے کہ ہر بُن مو زبان ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کتاب اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے
کہ ایک مرتبہ خواجہ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ ذکر خداوندی میں تھے کہ ہر بال کی جڑ سے خون رواں
ہونے لگا۔ اہل خانہ نے کاسہ چوبین آپکی نشستگاہ کے نیچے رکھدیا۔ جب وہ کاسہ میں جمع ہو جاتا
آپکے جسم مبارک سے اسقدر خون رواں تھا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں وہ کاسہ بھر گیا اور آپ نے
وہ خون پی لیا۔ اسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ عمل اس راہ میں صلاحیت حاصل سے ہے
اور یہ صلاحیت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور اہل دنیا سے مجتنب رہے
اُسکو گلیم اور صوف پہننا درست ہے ورنہ لباس زیادہ پہننا نہ چاہیئے اس کمبل کی قدر حضرت آدم نے
گلیم ابتداء آدم سے تھی بعد ابراہیم خلیل کے سید حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانی ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی اوشیؒ کے سنا ہے کہ
میں خدمت حضرت خواجہ مودود چشتیؒ میں دس برس حاضر رہا ہوں میرے روبرو کبھی ایسا اتفاق
نہیں کہ کسی بادشاہ یا امیر کی ملاقات کو وہ گئے ہوں البتہ ہمیشہ واسطے نماز جمعہ کے مسجد جامع
مسجد جامع میں تشریف لے جاتے تھے حضرت خواجہ مودودؒ کی زبانی میں نے سنا ہے کہ جب درویش
کسی بادشاہ یا امیر کے دروازہ پر جاوے اُس سے گلیم اور جملہ اسباب درویشی چھین لینا چاہیئے اوّل

اُسکو منع کریں اگر باز نہ آوے پس جو گلیم و خرقہ وہ اوڑھے یا پہنے ہو آگ میں ڈال دینا چاہیئے کہ
جل جاویں کیونکہ دنیا اور اہل دنیا سے آمیزش کرنیوالا درویش نہیں ہے مدعی دروغگو کاذب ہے
اور فرماتے تھے کہ جب کسی اہل صفہ یا صاحب گلیم کو کوئی حاجت پیش آتی تھی وہ گلیم اور صوف
پہنکر زنجیر گلے میں ڈالتے تھے اور مناجات کرتے کہ الٰہی بہ برکت اس لباس درویشی کے حاجت
رفع فرما حقتعالیٰ اُنکی اس مہم کو سرانجام کو پہونچا دیتا تھا۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوکر
ارشاد فرمایا کہ جو شخص جامہ پشمین پہنے اسکو لازم نہیں ہے کہ لقمہ چرب و شیرین کھاوے اور جب لباس
اہل سلوک کا پہنے پادشاہوں اور اہل دنیا سے ملے اگرچہ ہر دوام موخرالذکر کریگا وہ لباس اہل سلوک
میں خیانت کرنیوالا ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ کسی شخص نے
حضرت ذوالنون مصری ؒ سے عرض کی کہ ایک شخص آپکے مریدوں میں سے بادشاہ اور اہل
دوّل کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اُسکو حاضر لاؤ وہ سامنے لایا گیا آپنے
دیکھتے ہی وہ گلیم اور لباس یعنے خرقۂ درویشی اتروالیا اور جلوا دیا اور ایک تیز نظر سے دیکھکر ارشاد
فرمایا کہ تو لباس لباس انبیا و اولیاء اور عرفا کو ہر روز ناپاک آدمیوں میں لیجاکر خبیث کرتا ہے
اور چاہتا ہے کہ اس لباس سے روبرو حضرت الٰہی کے آوے یہ بالکل غیر ممکن ہے اسکے بعد حضرت
مالک بن دینار ؒ کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ تین کپڑے اوپر تلے پہنتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا
وہ لباس جو سب سے اوپر تھا اور وہ جو سب سے نیچے تھا اُتار ڈالتے اور پیراہن درمیانی سے نماز ادا
فرماتے اسکا سبب اُنسے دریافت کیا گیا جواباً ارشاد فرمایا کہ پیرہن اول یعنے اوپر والے پر نگاہ
خلق پڑی ہے اور پیراہن سوم یعنے سب سے نیچے کی پوشش سے بوجہ جسم فضلہ و خشکی آتی ہے
لیکن پیراہن درمیانی ان باتوں سے فارغ ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ اُس سے ہی نماز ادا کیجائے
اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ تقویٰ کیلئے ایسی ہی احتیاط
کی ہے تو مقامات علیا کی تہ کو پہونچے ہیں۔ آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے کہ وقت نماز پیشین آگیا
شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس چہارم روز شنبہ ۲۰ رجب ۶۵۵ھ کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جمال الدین
ہانسوی۔ شیخ نجیب الدین متوکل۔ شیخ بدرالدین غزنوی شمس دبیر اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت
تھے۔ گفتگو شب معراج اور اُسکی فضیلت کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا شب معراج
نہایت باعظمت اور بابرکت شب تھی کیونکہ حضرت رسول اللہ صلعم کو اس رات عروج حاصل ہوا
جو شخص اس رات کو زندہ رکھے یعنے تمام شب جاگتا رہے ہر آئینہ دلیل اسبات کی ہو کہ اُسکو بھی
معراج روزی ہو یعنے سعادت معراج کی اور ثواب اُسکا جاگنے والیکے نامۂ اعمال میں تحریر کیا جاویگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں جانب بغداد مسافر تھا۔ جب بغداد میں پہونچا اور وہاں کی سیر
کی اور مطلب اس سیر و سیاحت سے یہ تھا کہ کسی اہل اللہ کی زیارت نصیب ہو چنانچہ میں اپنا
یہ ارادہ ہر کس و ناکس کے آگے ظاہر کرتا اور اُنسے بزرگانِ دین کا سراغ پوچھتا۔ الغرض مجھے ایک بزرگ کا
حال معلوم ہوا کہ کنارہ دریائے دجلہ کے مسکن گزین ہیں۔ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا وہ نماز
میں مصروف تھے مجھے اسقدر انتظار کرنا پڑا کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اُسوقت مینے سلام کیا وہ
جواب سلام دیکر فرمانے لگے کہ بیٹھ جاؤ۔ حسب الامر میں بیٹھ گیا۔ اُنکے چہرے سے ایک عظمت و ہیبت ظاہر تھی
اور مونھ انکا مانند چودھویں رات کے چاند کے تابان و درخشان تھا۔ الغرض وہ میری جانب
مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو مینے کہا کہ اجودھن سے آتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ اگر
بندہ کوئی زیارت کی غرض سے یہ سفر اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ تمکو بھی بزرگی عنایت فرمائیگا جب
انہوں نے یہ فرمایا میں نے سر تسلیم خم کیا۔ اسکے بعد انہوں نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ اے
مولانا فرید مجھے پچاس برس یا اس سے کچھ کم و بیش اس دنیا میں رہتے ہوئے گذرے ہیں میں حضرت خواجہ
جنید کی اولاد سے ہوں۔ چنانچہ ہوئی میری خوش بختی شب گذشتہ کہ ۲۷ رجب کی شب
تھی میں شب بیدار تھا۔ اے فرید اگر تم آج کی رات کی حکایت سنو تو میں بیان کروں مینے عرض
کیا کہ بسر و چشم سنونگا۔ فرمانے لگے کہ عرصہ بیس سال سے شب زندہ دار ہوں لیکن شب گذشتہ
اتفاقاً میری آنکھ مصلے پر لگ گئی۔ کیا خواب دیکھتا ہوں کہ آسمان اول سے ستر ہزار فرشتے

اُٹھ رہے اور میری روح کو عالم بالا میں لے گئے۔ جب آسمان اول پر پہنچا فرشتوں کو دیکھا کہ کھڑے
ہوئے یہ تسبیح پڑھ رہے ہیں سُبحانَ ذی المُلکِ والمَلکوتِ میں نے دریافت کیا یہ کب سے
پر کھڑے ہیں آواز آئی جس روز سے مخلوق ہوئی ہیں۔ وہ اسی طرح کھڑے ہیں اور یاد
کی یہی تسبیح ہے بعدہ اس آسمان سے آسمان دوم پر پہونچا اور عجائبات قدرت بھی مشاہدہ
کیں کہ وصف اور حال اُنکا بیان نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کیا کیا
اشیاء عجیبہ پیدا کی ہیں۔ القصہ زیر عرش پہونچا آواز آئی کہ وہیں ٹھیراؤ میں ٹھیرایا گیا۔ جملہ انبیا
و اولیاء اسجگہ حاضر تھے میں نے اپنے دادا جنید بغدادیؒ کو بھی دیکھا کہ متفکر سر نیچا کئے ہوئے کھڑے
ہیں اُسوقت میرا نام لیکر پکارا۔ میں نے جواب میں لبیک عرض کی فرمان ہوا نیچے آئے اور عبادت
کا حق خوب بجا لائے اب تم پر عنایت کی جاتی ہے تمہارا مقام علیین ہے میں اس امر کے سننے
سے بہت خوش ہوا اور سر سجدہ میں رکھا فرمان ہوا سر اُٹھاؤ میں نے سر اُٹھایا اور عرض کی اس سے
بالا تر رتبہ کا خواستگار ہوں۔ حکم ہوا اے فلانے اسجگہ سے آگے نہ جا سکو گے معراج تمہاری اسی
جگہ تک ہے۔ جب کام اپنا اس سے زیادہ کرو گے اعلیٰ رتبہ کے مستحق ہو گے جب میں نے یہ آواز سنی
واپس ہوا اور نزدیک جد اپنے خواجہ جنید بغدادیؒ کے آیا اور پیروں میں گر پڑا اور دریافت کیا
آپ متفکر اور سر افگندہ کس واسطے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ جب تجھے اسجگہ لئے میں متحیر ہوا کہ شاید اس سے
کوئی خلاف امر صادر ہوا ہو اور اسوجہ سے لائے ہوں کہ مجھے شرم دلائی جائے کہ یہ تمہارا پوتا ہے جو
تمہارے طریقہ کے خلاف تھا میں یہ سنکر بیدار ہو گیا اور اپنے تئیں اسی مقام میں پایا۔ پس اے عزیز
جو طلب خدا کرتا ہے حق تعالیٰ بھی اُسکا طالب ہوتا ہے۔ آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقت اپنے
علو مرتبہ کی کوشش کرتا رہے جو شخص اس رات کو جاگے گا البتہ سعادت اس شب کی حاصل ہوگی
یہ فرما کر خاموش ہو رہے میں بوجہ ہو جانے رات کے ٹھیر گیا انکا قاعدہ دیکھنے میں آیا بعد نماز عشا
کے نماز معکوس پڑھتے ہیں اور صبح تک نماز معکوس میں رہتے ہیں علی الصباح وہاں سے روانہ
ہو کر بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلامؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس شب کو سو رکعت نماز

اس ترتیب سے پڑھنی چاہیے کہ بعد سورۂ فاتحہ کے پانچ پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے جب فارغ ہو ستر دفعہ استغفار پڑھے اور پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بعد اسکے سر بسجدہ ہو کر حاجت طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت اُسکی پوری ہوگی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ۲۷ شب رجب کی شب رحمت ہے جو شخص اس شب کو زندہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ۲۷ رجب کی شب کو ستر ہزار فرشتے اپنے سروں پر انوار الٰہی کے طبق رکھے ہوئے زمین پر اُترتے ہیں اور اُس گھر میں جاتے ہیں جسکے رہنے والے یاد خدا میں بیدار ہوں حکم ہوتا ہے کہ ان نور کے طباقوں کو سروں پر الٹ دو۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ معلوم نہیں کیا سبب ہے کہ لوگ اس نعمت عظمےٰ سے بے بہرہ رہتے ہیں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شیخ بدر الدین غزنوی مع چھ نفر درویشوں کے حاضر خدمت ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام کے نزدیک بیٹھ گئے۔ گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی ہر شخص اپنی اپنی سمجھ کے موافق بیان کرتا تھا۔ حضرت شیخ الاسلام نے شیخ جمال الدین ہانسویؒ کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ سماع راحت دل ہے اور اہل محبت کو جنبش دینے والا ہے جو بحر محبت میں شناوری کرتے ہیں اور اُسیوقت یہ بھی بیان فرمایا کہ رسم عاشقوں کی یہ ہے کہ جب نام دوست کا سنتے ہیں واسطے تعظیم کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ بدر الدین غزنویؒ نے دریافت کیا کہ سماع میں جو بعض وقت بیہوشی ہو جاتی ہے اسکا کیا سبب ہے آپنے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ بیہوشی روز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے روز سے ہے کہ جب اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ سُنا تھا بیہوش ہوگئے تھے پھر وہی بیہوشی انہیں اثر کر جاتی ہے۔ اسکے بعد شمس دبیر نے زمین خدمت چوم کر عرض کی کہ جس روز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا گیا تھا جملہ ارواح یکجا تھیں یا متفرق آپنے ارشاد فرمایا سب یکجا تھیں شمس دبیر نے دوبارہ عرض کیا کہ پھر یہ چوود و ترسا مغ وغیرہ کیونکر ہوگئے شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ امام محمد غزالیؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ندا الست بربکم کی دی تمام ارواح چار صفوں میں ہوگئیں۔ حصہ اول پہلی صف

والوں نے بلٰی دل وزبان سے کہا اور سجدہ کیا یہ ارواح انبیاء و اولیاء و صدیقوں اور شہیدوں کی تھیں۔ لیکن صف دوم نے دل سے بلٰی کہا اور زبان سے نہ کہا اور سجدہ کیا۔ یہ ارواح ہنود کی تھیں کہ کافر پیدا ہوئیں اور بعد کو مسلمان ہو گئیں اور خاتمہ اسلام پر ہوا اور صف سوم نے زبان سے بلٰی کہا اور دل سے نہ کہا اور سجدہ کیا وہ ارواح مسلمانوں کی تھیں وہ مسلمان پیدا ہوئیں اور بعدہٗ عیاذاً باللہ مرتد ہوئیں اور کافر داخل دوزخ ہوئیں اور صف چہارم نے بلٰی نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے کہا اور نہ سجدہ کیا۔ وہ قوم کافر پیدا ہوئے اور کافر مرے۔ جب شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے فرمانے لگے کہ اہل سماع اسی روز الست کی بیہوشی سے بیہوش ہو گئے تھے اب بھی بیہوش ہو جاتے ہیں وہ بیہوشی انہیں مرکب ہے۔ جب دوست کا نام سنتے ہیں حرکت و حیرت اور ذوق و بیہوشی۔ یہ چاروں چیزیں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب سبب معرفت سے ہے۔ یعنے جبتک معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ چاروں چیزیں حاصل نہیں ہو سکتیں اور مقصود طاعت سے یہی ہے کہ معرفت الٰہی حاصل ہو۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ امام زاہدؒ نے اپنی تفسیر میں یہ ترقیم فرمایا ہے کہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ نہیں پیدا کیے میں نے جن و انس کو مگر واسطے طاعت کے اور اہل سلوک کے نزدیک لیعبدون سے مراد لیعرفون ہے مقصود اس سے شناخت دوست ہے جبتک اسکو نہ پہچانوگے مزا طاعت میں نہ پاؤگے عشق مجازی میں دیکھ لینا چاہیئے کہ جب ایک دوسرے پر عاشق ہو جاتا ہے وہ جبتک اپنے معشوق کو دیکھ نہیں لیتا عاشق نہیں ہوتا اور جبتک اسکے آشناؤں سے نہیں ملتا آشنا نہیں ہوتا۔ پس حقیقت و طریقت میں بھی یہی حکم ہے یعنے جب تک معرفت ذات باری حاصل نہیں ہوتی وہ اولیا سے نہیں ہو سکتا اور جبتک خود کو کسی اولیاء اللہ کے پلہ میں نہیں باندھتا ذوق طاعت اسکو حاصل ہونا محال ہے اسکے بعد شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کے تئیں مقصود الست بربکم سے یہی شناخت دوست ہے یعنے جبتک خدا کو نہ پہچانوگے ذوق طاعت نہ پاؤگے اسکے بعد محمد شہ نامی ایک قوال جو خدمت شیخ احمد کرمانی کا قوال تھا مع اپنی چوکی کے حاضر خدمت ہوا اس وقت

شیخ جمال الدین ہانسوی اور شیخ بدرالدین غزنوی بھی حاضر تھے۔ آپ نے قوال کو حکم دیا کہ راگ شروع
کرو۔ انہوں نے اجازت پاکر راگ شروع کیا۔ شیخ الاسلام کو وجد ہوا۔ سات شب روز حالت وجد
میں رہے جب وقت نماز ہوتا نماز ادا فرماتے بعدہ پھر وجد میں ہو جاتے بعد سات روز کے عالم تحیر سے
عالم صحو میں آئے اور وہ غزل جو محمد شاہ اور اُنکے ہمراہی گا رہے تھے یہ تھی **غزل** ملامت کردن
اندر عاشقی راست ٭ ملامت کے کند آنکس کہ بیناست ٭ نہ ہر تر دامنے را عشق زیبد ٭
نشان عاشقاں از رو پیداست ٭ نظامی تا توانی پارسا باش ٭ کہ نور پارسائی شمع دلہاست
بعد اسکے حکایت سلوک میں واقع ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اہل سماع وہ طائفہ ہیں کہ جب سماع و
تحیر میں مستغرق رہتے ہیں اُسوقت ہزاروں تلواریں انکے سر پر ماریں انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔
بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ عارف جب تحیر میں ہوتا ہے اُسکو اُسوقت کسی آنیوالے کی خبر نہیں ہوتی
اگر اُسکے ہزار فرشتے داہنے کان میں داخل ہو کر بائیں کان سے نکل جائیں اُسے انکے آنے جانے کی مطلق
خبر نہ ہوگی۔ بعد اسکے اُن چھ درویشوں نے جو آئے تھے عرض کی کہ ہم مسافر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اسجگہ
سے کہیں روانہ ہوں لیکن ہمارے پاس زاد راہ نہیں ہے کچھ عنایت فرمائیے کہ ہم چلے جاویں
آپنے چند خستہ خرما جو آگے رکھے تھے اٹھا کر انکو دیئے اور رخصت فرمایا۔ جب انہوں نے وہ خرمے ہاتھ میں لیے
ایک دوسرے کی جانب متوجہ ہوئے اور چاہا کہ انکو پھینکدیں کہ خستہ خرما کی ضرورت نہیں۔ پھینکتے وقت
جو ہاتھ پر نظر ڈالے تو دیکھا کہ خرما زر خالص ہوگئے ہیں وہ سب یہ کرامت بینہ دیکھکر معتقد حضرت شیخ
الاسلام کے ہوئے اور اپنے منزل مقصود کی جانب راہی ہوئے اس اثناء میں اذان نماز ظہر کی ہوئی حضرت
شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی ہر شخص اپنے مقام کو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس پنجم روز پنجشنبہ بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۶۵۵ھ ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی
شیخ جمال الدین ہانسوی حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ
اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ مرید ہونے کا کوئی شخص ارادہ کرے اُسکو لازم ہے اول
غسل کرے اور شب بیدار ہو اور اس رات میں اپنی خیریت اور اپنے پیر کے دونوں کی عافیت [illegible]

سے طلب کرے اگر رات بھر نہ جاگ سکے تو بروز پنجشنبہ بوقت چاشت یا بروز دوشنبہ بوقت مذکور اپنے تمام عزیز و اقارب کو جمع کرے اور جو خویشان متصل نہوں تو صالح مسلمانوں کو جمع کرے اور سجادہ کے روبرو مستقبل قبلہ بیٹھے اور دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور پیر کو لازم ہے کہ اپنے تمام مریدوں کو اپنے روبرو بلائے اور اپنے پاس بٹھلائے اور آیات قوارع پڑھکر اس مرید ہونیوالے کے مونہہ پر دم کرے اور غسل کے واسطے ارشاد فرمائے جب نہا کر آوے آیات قوارع دوبارہ پڑھکر اُسکے مونہہ پر دم کرے اور اُسکو مستقبل قبلہ بٹھا کر مقراض اپنے ہاتھ میں لے اور بوقت مقراض چلانے کے تین مرتبہ باواز بلند تکبیر کہے اور اسمیں اختلاف ہے نزدیک اہل سلوک کے بعضے کہتے ہیں کہ تکبیر اس نیت سے کہی جاتی ہے کہ کہنے والا نفس لوامہ اور نفس متمردہ کی جانب مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ میں تمکو ساتھ حرب کے باہر لاونگا اور زیر کرونگا اور سنت غازیونکی یہ ہے کہ بوقت محاربہ تکبیر کہتے ہیں تاکہ شیطان رجیم دور ہو اور کسی طرح کا وسوسہ نکرے جب تکبیروں سے فارغ ہو اکیس مرتبہ کلمۂ توحید زبان سے پڑھوائے اور اکیس مرتبہ استغفار بھی پڑھوانا چاہیئے بعد اسکے مقراض مرید کے سر پر چلائے اسطورسے کہ اول ایک بال اسکی پیشانی کا پکڑے اور اُس وقت جانب باری تعالیٰ مخاطب ہوکر یہ کہے کہ اے مالک الملک بادشاہ یہ بندہ تیری بارگاہ سے بھاگا ہوا تھا اب پھر آیا ہے چاہتا ہے کہ تیری بندگی مانند بزرگان کے کرے اور چاہتا ہے کہ سوائے تیری اسکے دل میں آوے اُسے باہر نکالے بعد اسکے ایک بال پیشانی کے داہنی جانب کا پکڑے اور ایک بائیں جانب کا پکڑے اور ایک بیچ سے پکڑے پھر تینوں کو بل دیکر ایک بال بنالیوے اور بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ صرف ایک ہی بال پکڑے مقابل کا الا قول صحیح یہ ہے جو پیشوائے عارفان حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ مقراض سر پر چلانا چاہیئے خواہ کسی طرح سے ہو اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اصل ہے کیونکہ خلیفہ اہل صفہ وہی ہیں اور اُنہیں کے باب میں یہ حدیث ہے انا مدینۃ العلم و علی بابہا بعد اسکے میں نے دریافت کیا کہ اصل مقراض چلانیکی کیا ہے اور یہ سنت کس سے جاری ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ابتدا اسکی حضرت

ابراہیم ؑ سے ہے اور بعض کے نزدیک ابتدا اسکی حضرت جبریل ؑ سے ہے کہ انہوں نے خلیل اللہ کو تلقین کیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حبیب عجمی اور حسن بصری رضی اللہ عنہما یکجا بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں مرید فلانے درویش کا ہوں آپنے ارشاد فرمایا کہ اس سے نشان پوچھنا چاہیئے اس سے سوال کیا کہ تیرے مرشد نے تجھے کچھ تلقین کیا ہے جواب دیا کچھ نہیں البتہ میرے سر پر مقراض چلائی تھی ہر دو بزرگ یہ سنکر خاموش ہوگئے اور فرمایا هُوَ مُضِلٌّ وَضَالٌّ اسی جگہ سے اشارہ ہے شیخ کو لازم ہے کہ مرید کا عارف ہو اسکے بعد شیخ الاسلام نے مجلس کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ شیخ کو استعداد قوت اور تضیع خاطر ہونا چاہیئے کہ جب آنیوالا بہ نیت ارادت آوے وہ اپنی ایک نگاہ سے زنگ دنیاوی جو اسکے سینے میں ہو نکال ڈالے اور موافق آئینہ کے روشن کردے اگر اس سے یہ ممکن ہو تو پھر وہ مرید کرے ورنہ دوسرے کو بھی گمراہ کرنیوالا ہوگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی صاحبزادہ کے پاس بہ نیت ارادت آوے پس اُسکو لازم ہے کہ اُس کی حرکات و سکنات و نفوس ثلاثہ پر نظر کرے۔ اول یہ دیکھے کہ مبتلا نفس امارہ تو نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ جلالہٗ نے ارشاد فرمایا ہے وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ بعدہٗ نفس لوامہ پر نگاہ کرے کہ تحت مبتلائے نفس لوامہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ بعد اسکے نفس مطمئنہ پر نظر کرے کہ تحتہٖ مبتلائے نفس مطمئنہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ٱرْجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اسکے بعد دیکھے کہ مرید میں اوصاف سلیم ہیں یا نہیں اور تمام مذکورہ بالا باتوں کو خوب اچھی طرح دیکھ لیوے بعد اسکے ہاتھ واسطے بیعت کرنیکے دے اور شرف بیعت سے مشرف کرے اور موافق قاعدہ کے مقراض چلاوے اگر کوئی زمرۂ مشائخ یا اہل سلوک سے مقراض چلانی نہ جانتا ہو اور نہ بال پکڑنے جانے وہ پیر بھی بادیہ گمراہی میں ہے مرید کا تو کیا ذکر۔ کیونکہ جب شیخ راستہ نہ جانتا ہو وہ کیونکر مرید کو راستہ بتلاسکے کا ہر آئینہ دونوں گمراہی میں ہونگے اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ بشر حافی

تائب ہوکر رشتۂ غلامان خواجہ جنید بغدادیؒ میں منسلک ہوئے موافق قاعدہ کے مقراض اُنکے
سر پر چلائی گئی اور خرقہ عطا فرمایا یہ نعمت پاکر خواجہ بشر حافی اپنے مسکن پر آئے اور جبتک زندہ ہے
پاؤں میں جوتیاں نہ پہنیں لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ اُس ملک الملوک
بادشاہاں کے بچھائے ہوئے فرش پر جوتیاں پہنکر چلوں دوسرا سبب یہ ہے کہ جس دن سے میں نے خدا تعالےٰ
سے آشتی کی اُس روز ننگے پاؤں تھا اب مجھے شرم آتی ہے کہ بعد شرف حضوری کے جوتیاں
پہنوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو مرید یا شیخ مذہب سنت وجماعت پر نہو اور حکایت اُسکی
موافق کتاب اللہ اور سنت رسول کے نہیں ہوئی وہ ایک ٹھگ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ
دھوان آتش کی نشانی ہے اور یہی وجہ ہے اکثر مرید بادیہ ضالت میں بھٹکتے پھرتے ہیں اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ ہر ایک مومن کے دلمیں عظمت و کرامت الٰہی رکھی گئی ہے اور تقرب الی اللہ حاصل کرنیکا
مادہ اسمیں موجود ہے مگر افسوس کہ خلق دل کی اصلاح سے غافل ہے اُسکی اصلاح نہیں کرتی
لاچار بادیۂ ضلالت میں جا پڑتا ہے اہل سلوک نے فرمایا ہے قلب المومن عرش اللہ تعالےٰ
یعنے قلب مومن عرش خدا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ وہ درویش جسکے آگے سترپردے حجاب کے
ہوں اور ذرہ روشنی اُسکو حاصل نہو اور چلانے مقراض اور دینے خرقہ سے خبر نرکھتا ہو پس مثال
اسکی مانند ایک ٹھگ اور رہزن کے ہے کہ خود گمراہ ہے اور مرید کو گمراہ کرتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ
درویش صاحب حال ہو کہ قوت چلانے مقراض اور عطائے خرقہ رکھتا ہو اور طریقہ سنت اور مذہب
سنت وجماعت پر قائم ہو اور اگر وہ بیعت کرے تو درست ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شقیق بلخی
رحمۃ اللہ علیہ دلیل انسانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جسکو عزلت خلق سے عطا نہیں ہوئی تحقیق جانو
کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو اپنے سے دور رکھا ہے کیونکہ اختلاط خلق خالی از خلل نہیں۔ وندہ وجوئندہ
راہ مولا کو جیسا کہ کتب سلوک میں مرقوم ہے اور خواجہ بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ بے حاجت گھر
سے قدم باہر نہ نکالے اور مجمع اہل دنیا میں نہ بیٹھے۔ اگر مجلس علم ہو حاضر ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور
بے ضرورت گفتگو نکرے کیونکہ ان باتوں کے کرنے سے روشن ضمیری جاتی رہتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد

فرمایا کہ جب مرید کے سر پر مقراض چلاوے اسی وقت امر واسطے غسل کرنیکے کرے اور تھوڑی
شیرینی اپنے ہاتھ سے اُسکے مونہہ میں ڈالے اور تین مرتبہ کہے "الٰہی بندہ خود را بطلب واہ خویش
شیرین گردان" بعد اسکے حکم موافق اُسکے حال کے کرے اگر شایان خلوت ہو خلوت کا حکم دے
اگر محل سکوت ہو سکوت کے واسطے ارشاد فرماوے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں
مرقوم ہے کہ خلوت کی مدت چالیس روز ہے اور نزدیک بعض اصفیا کے ستر روز اور نزدیک بعض کے
ننانوے روز لیکن قول معتبر خواجہ عبد اللہ سہل تستری "اسرار العارفین" کا ہے اور طبقہ جنیدیہ
میں مدت خلوت کی بارہ سال ہے اور اہل بصرہ کے نزدیک آٹھ سال۔ اصل یہ ہے خلوت کی
مدت کا کچھ تعلق نہیں مقصود از خلوت صرف بذریعہ ریاضت کے سیدھا کرنا نفس امارہ کا ہے کہ
وقت خلوت و عزلت میں حبس ہوتا ہے کہ کار خراب نکرے اور سکوت سے مراد طبقات مشائخ میں
مراقبہ ہے اور جب خلوت و عزلت میں بیٹھے۔ ضرور ہے کہ شیخ اسکو اپنے ہاتھ سے پیراہن پہنادے
تاکہ بہ برکت اس جامہ کے روشنی اُسکو حاصل ہو اور خرقہ دینے سے یہی مراد ہے اور بعض مشائخ مثل
خواجہ فضیل بن عیاض اور خواجہ حسن بصری رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ ٹوپی اپنے مرید کو
اوڑھادے اور بعد اسکے تلقین ذکر کرے اور ذکر تین قسم پر منقسم ہے اول لا الٰہ الا اللہ دوم
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سوم یا حی یا قیوم ذکر لا الٰہ الا اللہ
اسطرح کرنا چاہیئے کہ نو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور دسویں مرتبہ محمد رسول اللہ کو شامل کرے
اور ذکر سبحان اللہ آخر اکثر مرتبہ کہے اگر یا حی یا قیوم کا ذکر کرے تو تیس مرتبہ کرے لیکن ہر
ایک ذکر بلند آوازی سے کرے کہ پڑوس کے رہنے والے بھی سن لیں اور ارشاد فرمایا کہ طبقہ جنیدیہ والے
اسکو بارہ مرتبہ کہتے ہیں اور ہمارے مشائخ سے منقول ہے کہ ذکر اسوقت تک کرتا ہے کہ ہر بن مو سے
آواز ذکر نکلنے لگے اسوقت یہی فرمایا کہ حضرت یحییٰ وقت ذکر کرنیکے بیہوش ہو جاتے تھے جنگل چلے جاتے
اور وہاں خلبات شوق سے باآواز بلند فرماتے کہ اے منزہ از مکان آپ ہی عزم کر کہ دل میرا تیرے
فراق میں خون سے بھر گیا۔ اگر تیرا ذکر میرا مونس نہ ہوتا ہر آئینہ روح میری اس کالبد خاکی سے پرواز کر جاتی

اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ نے فرمایا کہ مینے سراج الاسرار میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے تھے کہ پیر مرید کے واسطے مثال ایک دایہ کی ہے کہ جسوقت بچہ بد خوئی پر آتا ہے وہ اسکو کسی اور امر میں مشغول کر دیتی ہے وہ اُس سے موانست پکڑتا ہے اور اپنی بد خوئی بھول جاتا ہے۔ شیخ کو بھی موافق حال مرید کے حلم کرنا چاہئے۔ کبھی موافق حال اُسکے ذکر کرنے کا امر کرے اور کبھی قرآن شریف کی تلاوت کے واسطے فرمادے اور یہ نصیحت کرے کہ دنیا اور اہل دنیا سے پرہیز ضرور ہے کہ صحبت اُنکی درویش کے حق میں سم قاتل ہے کوئی صحبت دنیاوی صحبت سے بدتر نہیں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید اور پیر دونوں کو اوپر بیان کی ہوئی باتیں بجالانا چاہئیے۔ اب یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کسی شخص کو مرشد کامل نہ ملے پس اسکو کیا کرنا چاہئیے ایسے شخص کے مناسب حال یہ امر ہے کہ کتب اہل سلوک کے مطالعہ میں رکھے اور آنکی مطابعت کرے تاکہ مشابہ ارادت سے ہوئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ کو چاہئیے کہ مرید کو وصیت کرے کہ صحبت ملوک و اہل دنیا سے مجتنب رہے اور طالب شہرت و ثروت کا نہو اور بے مطلب بات نہ کہے اور بے ضرورت صومعہ یا خانقاہ سے قدم باہر نکالے کہ اصل اس راہ میں ترک علائق دنیاوی ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حب الدنیا راس کل خطیئۃ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صاحب سجادہ بے ضرورت اشد سجادہ سے نہ اُٹھے کہ اصحاب طریقت اور دانشمندوں کا فرمودہ ہے کہ جو عالم طلب دنیا کریگا پس حلال و حرام کون بیان کریگا اور جو صوفی سجادہ سے غیر حاضر ہوگا کوچہ و بازار میں پھریگا تلقین کون کریگا کیونکہ انکو دوسرا کام درپیش آپڑا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شبلی کا فرمودہ ہے کہ علامت زندگان راہ الٰہی کی یہ ہے کہ وہ جس طرح سے ہوسکتا ہے شب جمعہ کو زندہ رکھتے ہیں اور اُس شب کو ذکر یا تلاوت یا نماز میں گذارتے ہیں فاضلتر اُس شب کی احیا میں یہ ہے کہ نماز پڑھتا رہے کہ نماز صفت معراج کی رکھتی ہے الصلوٰۃ معراج المومنین مشہور ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سلوک

صفت اس طرح سے قائم رہ سکتا ہے کہ بندہ اپنے تئیں دنیا اور صحبت اغنیاء سے دور رکھے اور ہوائے نفس سے باز رہے اور صحبت صالحوں کی اختیار کرے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے صحبۃ الصالحین نور و رحمۃ للعالمین یعنے صحبت صالحوں کی ایک نور و رحمت واسطے اہل عالم کے ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما کر مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علی ذالک

مجلس ششم تاریخ یازدہم ماہ مذکور ۶۵۵ھ ہجری کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو بے نمازوں کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ بے نماز البتہ اپنی طاعت ماموره بجا نہیں لاتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مجھے وقت مسافرت نواح غزنی میں ایک شب کسی مسجد میں شب باش ہونے کا اتفاق ہوا وہاں چند درویش رہتے تھے ہر ایک انمیں سے حد سے زیادہ مشغول تھا میں رات بھر ان کی خدمت میں رہا جب صبح ہوئی وہاں سے روانہ ہو کر ایک حوض پر پہنچا ایک بزرگ حد سے زیادہ مشغول حوض پر تشریف فرما تھے اُنسے ملاقات ہوئی۔ میں نے سلام عرض کیا رد سلام کر کے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔ وہ بہت لاغر اور ضعیف الاندام زار و نزار تھے میں نے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ مجھے عارضہ شکم ہے۔ الغرض میں دن بھر انکی خدمت میں رہا جب رات ہوئی عارضہ انکا زیادہ ہوا ان صاحب کرامت کی عادت تھی کہ ہر شب ایک سو بیس رکعات نماز نفل ادا فرماتے تھے دو رکعت کے بعد انکو قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی تھی قضاء حاجت کے واسطے تشریف لیجاتے واپس آکر غسل کرتے اور دوگانہ ادا کرتے۔ پھر حاجت ہوتی جاتے اور غسل کر کے دوگانہ ادا فرماتے قصہ مختصر اس شب انکو ساٹھ مرتبے نہانا پڑا وہ ساٹھ مرتبہ نہائے اور اپنا وظیفہ ادا کیا۔ آخری بار جب نہانے تشریف لیگئے میاں آب ہی انتقال فرمایا سبحان اللہ کیا مضبوط اور راسخ الاعتقاد تھے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور ارشاد فرمایا اللہ اللہ اپنے ارادہ پر کسقدر مستحکم تھے کہ دم واپسین بھی اپنے ارادہ سے نہ ٹلے اور جبتک اپنا وظیفہ پورا نہ کیا انتقال نہ فرمایا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو اسکو جاننا چاہیے کہ یہ بیماری واسطے اسکے رحمت ہے کہ اسکو گناہوں سے پاک کرتی ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب میں بخارا میں بخدمت شیخ سیف الدین

باخرزی حاضر تھا ایک شخص آپکی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت میں مال رکھتا
ہوں آج کئی برس سے اُسمیں نقصان پاتا ہوں اور بعض وقت خود بھی بیمار ہو جاتا ہوں اس سبب
اور نقصان ہوتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی جب کسی مسلمان کے مال میں نقصان
دکھلائی دیوے جاننا چاہیئے کہ کوئی قصور دلمیں پیدا ہوا تھا اوسکی درستی کے واسطے یہ امر
سرزد ہوا کہ اُسکا ایمان درست ہو جاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صحابہ اور تابعین کے آثار میں
تحریر ہے کہ کل بروز قیامت آسنا و صدقنا فقراء کو ایسا درجہ دیا جائیگا کہ امیر لوگ رشک کرینگے
اور کہینگے کاشکے ہم دنیا میں رنجور رہتے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے کام
میں لگا رہے اور جب کوئی درد و محنت آوے خیال کرے کہ کہاں سے اور کیوں آئی۔ اسکا سبب
اُسکو معلوم ہو جائیگا کیونکہ آدمی طبیب نفس ہے اسکے بعد شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور
بیت پڑھی ؎ اے بساصد کاں ترا دا روست ✽ اے بسا شیر کاں ترا آہوست ✽ اسکے بعد
گفتگو دربارہ درویشاں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہر حال میں درویشوں سے عقیدہ اچھا رکھنا چاہیئے
تاکہ انکی برکت سے یہ شخص بھی حاجت حق میں رہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیر خاں والی ملتان
واوچ میرے حق میں عقیدہ اچھا رکھتا تھا میں اکثر اُسکی عدم توجہی سے یہ بیت زبان پر لاتا ؎
افسوس کہ از حال منت نیست خبر ✽ آنگہ خبرت شود کہ افسوس خوری ✽ تھوڑے روز نگذرے تھے کہ
کافر اُسکے ملک پر چڑھ آئے اور ملک اُسکا تاخت و تاراج کر ڈالا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس زمانہ میں یہ فقیر
ملک سیوستان کی سیر و سیاحت میں مصروف تھا ان ایام میں شیخ اوحد الدین کرمانی سے ملاقات ہوئی
انہوں نے ازراہ کرم مجھے بغل میں لیا۔ اور فرمانے لگے کہ جو مشائخ کی تونے خدمت کی ہے وہ تمہارے
واسطے سعادت ہے اور میرے پاس آنا بھی تمہارے واسطے اچھا ہوا۔ الغرض میں انکے ہاں مقیم ہوا
دس درویش اور بھی انکی مجلس میں حاضر خدمت تھے اور سب صاحب نعمت تھے گفتگو کرامت کے
بارہ میں کر رہے تھے ایک اُنمیں سے کہہ اٹھا کہ اگر ہر ایک انمیں سے صاحب کرامت ہے تو کچھ کرامت
ظاہر کیجے شیخ اوحد الدین کرمانی میر مجلس تھے سب کا اتفاق ہوا کہ اہل کرامت کا اظہار حضرت کریں کہ

کہ اس مجلس میں پیش قدم درویشان میں شیخ احدالدین کرمانی نے جب یہ سنا درویشوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے اعتقاد نہیں رکھتا ہے اور بعض وقت مجھے تکلیف دیتا ہے۔ عجب ہے کہ آج میدان سے سلامت آئے آپ یہ کلام ہنوز نہ فرما چکے تھے کہ ایک شخص بھاگا ہوا آیا اور مجلس میں کہنے لگا کہ اسی وقت بادشاہ اس شہر کا چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑا اور مر گیا۔ بعد اسکے وہ درویش میری طرف رجوع ہوئے اور کہنے لگے کہ اب آپ کرامت دکھلائیں میں نے سر مراقبہ میں کیا۔ تھوڑی دیر مراقب رہا اور سر اٹھا کر ان سب سے کہا ہاں آنکھیں کھولو۔ درویشوں نے آنکھیں کھولکر دیکھا تو اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا۔ تھوڑی دیر وہاں رہے پھر جہاں تھے وہاں آگئے ان سب نے مشاہدہ اس کرامت سے اقرار کیا اور کہا درویش ایسا ہی ہونا چاہئیے۔ جب میں کرامت دکھلا چکا تب اوحد شیخ احدالدین کرمانی نے اُنسے کہا کہ ہماری باری تو ہو چکی۔ اب تم دکھلاؤ۔ انہوں نے بہت خوب کہکر سر خرقہ میں ڈالا اور غائب ہو گئے۔ خرقے انکے خالی پڑے رہے درویش خرقوں میں نہ تھے اسکے بعد شیخ الاسلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ مولانا نظام الدین جو شخص خدا کی عبادت کرتا ہے اور اسکے حق خدمت میں تقصیر نہیں کرتا حقتعالی بھی اُسکی رضا کے موافق کام کرتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سیاحت ملک بدخشان میری ملاقات شیخ عبدالواحد نبیرہ ذوالنون مصریؒ سے ہوئی سو وہ شہر کے باہر ایک غار میں رہتے تھے بدرجہ اتم زار و نزار ہو رہے تھے ایک پاؤں انکا غار میں تھا اور دوسرا کاٹ کر باہر ڈال رکھا تھا۔ ایک ہی پاؤں پر عالم تحیر میں کھڑے تھے۔ میں اُنکے نزدیک گیا سلام کیا۔ جواب دیکر اُنہوں نے مجھے بیٹھنے کے واسطے اجازت دی اور عالم تحیر میں ہو گئے۔ میں حسب الارشاد بیٹھ گیا وہ تین رات دن تک عالم صحو میں نہ آئے اور مجھے التفات نکیا۔ بعد تیسرے روز کے عالم صحو میں آئے اور ارشاد فرمایا کہ اے عزیز میرے متصل مت آنا ورنہ جلجاؤگے اور دور بھی نہ ہو کہ مہجور رہو گے۔ الا میرا حال یہ سن لو کہ میں اس غار میں ستر برس سے ہوں اور خورش میری عالم غیب سے ہے ایک وقت ایسا اتفاق ہوا کہ ایک عورت اس راستے سے جاتی تھی میری نگاہ اُسپر پڑی بمقتضائے بشریت میری طبیعت میں میل آیا حجرہ سے باہر نکلنا چاہا کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعی یہی عہد تھا کہ سوا میرے دوسرے سے بھی آویزش کرے

چھری میری کمر میں تھی۔ یہ آواز سنکر میں متنبہ ہوا اور فی الفور اُس پاؤں کو جو باہر نکل آیا تھا کاٹ
کر پھینکدیا اس وقوعہ کو تقریباً تیس برس ہوئے ہونگے کہ میں حیران ہوں کہ بروز قیامت جب اس امر سے
سوال کرینگے کیا جواب دونگا۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ وہ شب ہمنے وہیں گذاری۔
بوقت افطار کچھ دودھ اور خرمے کہ گنتی میں پانچ تھے ایک طباق میں سگے ہوئے آئے ہمنے اُنکے آگے رکھے
فرمانے لگے کہ لے فرید ہر روز پانچ اُترتے تھے آج زیادہ ہیں یہ تمہارے حق کے ہیں تم نوش فرماؤ۔
ہمنے آداب بجالا کر اُن چھواروں کو کھایا۔ تھوڑی دیر میں وہ بزرگ پھر مشغول ہوگئے اُسوقت
خلیفہ بدخشاں مع اپنے ارکان دولت کے حاضر آیا اور آداب کرکے کھڑا ہوا آپنے اسکی جانب
مخاطب ہوکر فرمایا۔ کیا حاجت ہے خلیفہ نے عرض کی کہ سیوستان کا حاکم مال خراج ادا نہیں کرتا
میں اجازت چاہتا ہوں کہ اُسپر فوج کشی کروں وہ بزرگ متبسم ہوئے ایک لکڑی آگے پڑی تھی فوراً
اُسکو اُٹھا کر جانب سیوستان پھینکدی اور ارشاد فرمایا کہ والی سیوستان کو مار ڈالا۔ خلیفہ نے یہ
حال دیکھا اپنے مقام کو واپس آگیا۔ چند روز گذرے ہونگے کہ وہاں کے باشندے بہت سا مال لائے
اور بیان کیا کہ والی سیوستان دربار عام میں بیٹھا تھا ناگاہ دیوار شق ہوئی اور ایک شخص کا ہاتھ
دیوار سے مع لکڑی ظاہر ہوا جسنے وہ لکڑی بادشاہ کی گردن میں ماری جس سے سر اُسکا جدا ہوگیا اور
یہ آواز آئی کہ شیخ عبدالواحد بدخشان میں ہے یہ اُسکا ہاتھ تھا جسنے اُسکو مارا بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں
چند روز اُنکی خدمت میں رہا بعدہ حسب الاجازت روانہ ہوا۔ مجھے اُنسے بہت کچھ فیض پہنچا آپ یہ فرمارہے تھے کہ
اذان نماز ظہر کی ہوئی حضور نماز میں مصروف ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علے ذالک
مجلس ہفتم بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو کشف و کرامت حضرت
خواجہ ابو الغیث مدنی اور شیخ سعد حموی کے بارہ میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ
نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابو الغیث قدس سرہ بہت بڑے بزرگ تھے شیخ یوسف چشتی اور شیخ
شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ فریدالدین عطار اور خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس سرہم کے
ہمعصر تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب بلا مغل نازل ہوئی اور مغلوں نے یمن کا محاصرہ

شروع کیا والی یمن بیتاب ہو کر آپکی خدمت میں آیا اور بہت عرض معروض کی۔ اُسوقت آپکے دست مبارک میں پتلی سی چھڑی تھی آپنے وہ خلیفہ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا جسوقت آفتاب غروب ہو اور رات ہوجاوے لشکر مغل پر شبخون مارنا انشاءاللہ کام انجام کو پہونچیگا خلیفہ بعد بجا آوری آداب روانہ ہوا اور بوقت مقررہ بموجب ارشاد حضرت کے عمل میں لایا۔ لکڑی کے پھینکتے ہی لشکر مغل میں ہزیمت واقع ہوئی ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بھاگے۔ سواران یمن نے اُن کا تعاقب کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے ایک نفر قوم مغل سے زندہ واپس نہ آیا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ جلال الدین تبریزی خدمت شیخ بہاءالدین زکریا میں بمقام ملتان موجود تھے اُس روز قباچہ والی ملک اوچ خدمت شیخ بہاءالدین میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لشکر مغل نزدیک شہر پہنچ گیا ہے جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے حضرت شہید المحبت قدس سرہ کے ہاتھ میں اُسوقت ایک تیر چوبیں تھا آپنے وہ قباچہ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ جانب لشکر مغل تیر پرتاب کر وہ ارشاد خواجہ ہوتے ہی عمل میں لایا۔ اُسی وقت لشکر مغل میں ہزیمت پڑی اور ایک نے دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا ایک نفر بھی لشکر مغل سے باقی نہ بچا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانہ حضرت خواجہ ابو اللیث یمنی رحمۃ اللہ علیہ میں بر بلاد یمن قحط عظیم ہوا ایام بارش میں ایک بوند بھی آسمان سے نہ برسی۔ کنوؤں میں پانی بالکل نہیں رہا۔ زراعت خشک ہوگئی۔ چرندے بنی آدم و دواب سخت تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ خلیفہ یمن اور جملہ باشندگان اس عذاب سے تنگ ہو کر بخدمت حضرت خواجہ ابو اللیث یمنی رجوع لائے کہ دعائے بارش باراں مانگیں کہ بہ برکت دعائے حضرت خواجہ اللہ اس آفت جانکاہ سے نجات بخشے۔ آپنے منظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ فردا وقت صبح سب آدمی حاضر ہوں کہ شہر کے باہر جا کر نماز استسقا پڑھی جائے دوسرے روز حسب الارشاد شیخ ہر کہ ومہ حاضر میدان ہوئے اُسوقت حضرت نے ممبر پر چڑھکر حمد و ثنا جناب باری عز اسمہ بیان کی اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور پھر مونہہ جانب آسمان

اٹھا کر کہا کہ الٰہی اگر میری عبادت تیری درگاہ بے نیاز میں مقبول ہے۔ پس باران رحمت نازل فرما۔ یہ بات پوری زبان مبارک حضرت سے نہ نکلی تھی کہ گھٹا چھا گئی اور خلق اللہ بھیگتی ہوئی اپنے مکانوں کو گئی۔ پانی پانچ شبانہ روز برابر برستا رہا کہ ساکنین دریا نے یہ اقرار کیا کہ ایسی بارش ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسکے بعد حکایت انکی وفات کے بارہ میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال انکا قریب ہوا اور وہ صبح ہوئی جس کی شام کو آپ رحلت فرماویںگے آپ نے نماز صبح ادا کی اور وقت اشراق تک موافق معمول کے مصلے پر متمکن رہے۔ جب نماز اشراق سے فارغ ہوئے خادم کو طلب فرماکر حکم دیا کہ غسال کو بلا لاؤ۔ وہ حاضر آیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جامہ وسبو چہ آب تختہ وخوشبو بھی موجود کرا در مجھے دکھلا و۔ فرمان ہوتے ہی سب اشیا مہیا ہوگئیں اور سامنے شیخ کے لائی گئیں جب آپ نے ملاحظہ فرمایا ارشاد فرمایا کہ اس مقام کو خالی کرو۔ یہ فرماکر سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کی اور جب الیہ ترجعون پر پہونچے رحلت فرمائی۔ اُسیوقت مکان سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا یہ ارشاد فرماکر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ بیت ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ۔ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ اسکے بعد غلبات شوق میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب عمر حضرت موسے علیہ السلام کی پوری ہوئی اور وقت وصال آپہونچا آپ بازار میں مانند مستوں کے پھر رہے تھے کہ ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اُسنے سلام کیا آپنے جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ تم کون ہو۔ ملک الموت نے جواب دیا میں ملک الموت ہوں آپنے اُنکے موہنہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ یہ کہتے ہوئے واپس تشریف لیگئے کہ میں اب دوبارہ نہ آؤنگا جب ملک الموت اپنی جگہ پر پہونچے سربسجدہ ہوکر عرض کی کہ بار الٰہا تونے مجھے ایسے شخص پر بھیجا کہ اگر میں طمانچہ کھاکر اُسکے سامنے سے نہ ہٹ جاتا گمان غالب تھا کہ وہ مجھے مار ڈالتا۔ اس عرضداشت پر جناب باری تعالیٰ خطاب ہوا کہ اے ملک الموت ہم نے تجھے اسواسطے اُنپر بھیجا تھا کہ تمہیں معلوم ہو جاوے کہ ہمارے بندے ایسے بھی ہیں جنسے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے اُنکی

جان میں خود ہی قبض کرتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوسرے روز حضرت موسیٰ نماز پڑھکر بیت المقدس میں مستقبل قبلہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبریل آئے اور سلام کر کے ایک سیب بہشتی دیا جب آپنے اُسکو سونگھا خوشبوئے دوست سے مشام جان معطر ہوئی۔ آپنے ایک نعرہ مارا اور جان جان آفرین کے سپرد کی یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ اسقدر روئے کہ آپکا گریہ تمام حاضرین مجلس میں اثر کر گیا۔ ایک لخت آہ وزاری کی مجلس سے نکلنی شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر میں شیخ الاسلام روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎

در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ بہت سے مشائخ عظام مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ علےٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر حاضر ہوئے کہ مزار فائض الانوار سے آواز آئی کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ حاضرین سے ایک بزرگ کہہ اُٹھے کہ یہ نہایت عشق ہے۔ جب زندہ تھے اسی ذہن میں تھے۔ اب بعد مردن بھی وہی حال ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سننے میں آیا ہے کہ بروز حشر حضرت موسیٰ علیہ السلام لنگرۂ عرش پکڑکے یہ فرماینگے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ فی المشتاق فرشتے آپ کو پکڑینگے کہ ایسا نہو کہ تمام اہل قیامت شور اشتیاق سے برہم ہو جاویں۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین مرد کو لازم ہے کہ جس کام کو کرے مستحکم طور سے کرے ایسا نہ کرے کہ پھر اُسکو چھوڑ دیوے جب عشق ہی کرے چاہیئے کہ ہر وقت وہر ساعت محبت وعشق دوست میں مستغرق ہو اور بہ لحظہ عشق اُسکا مزید ہوتا جائے کہ شمار اُسکا سلف صالحین میں ہو۔ اسکے بعد غلبات شوق میں یہ مثنوی بار بار ارشاد فرمانے لگے ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان عاملان حق سے تھا جب عمر اُسکی تمام ہوئی ملک الموت نے اُسکو شرق سے غرب تک ڈھونڈھا لا پتہ اُسکا نہ پایا مجبوراً اپنے مقام میں آکر سربسجدہ ہو کر عرض کی کہ یا الٰہی اس جوان کو مینے شرق سے غرب تک ڈھونڈھا لا اُسکا پتہ نہ لگا اصنام اُسکا تختہ حیات سے پاک ہو گیا ہے ارشاد باری ہوا کہ جوان کو فلاں خرابہ میں تلاش کرو۔ ملک الموت اُس خرابہ میں بھی تشریف لیگئے

آئے وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا لاچار پھر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور عرض ثانی موافق عرض
اول حکم ہوا کہ اے ملک الموت تم ہمارے دوستوں کی روح قبض نہیں کر سکتے اور نہ انکو دیکھ سکتے
ہو اور نہ اُس جگہ کو پا سکتے ہو جہاں وہ دوست ہیں وہ لوگ میرے پاس ہیں میرے علم یا میری ہوا کے
پہنچتے ہی جان اپنی دیتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں ہوتی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں
میں آنسو بھر لائے اور زور سے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔ درکوئے
تو عاشقاں چناں جان بدہند * کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز * اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب شیخ
بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے انتقال کا وقت قریب آیا حضرت کے بڑے صاحبزادے مخدوم شیخ صدرالدین
عارف حاضر خدمت تھے کہ ایک شخص نے آکر ایک کاغذ حوالہ کیا اور کہا کہ یہ فرمان الٰہی ہے اسے
تم نہ کھولنا اور دست مبارک حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا میں دینا کہ وہی اسکو کھولینگے حضرت
شیخ صدرالدین نے عنوان نامہ پڑھا اور ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور اُس شخص سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم ملک الموت
ہو اور یہ فرمان طلب دوست ہے۔ تم خود ہی جا کر کیوں نہیں دیتے جواب دیا کہ مجھے حکم ہے کہ میں یہ
فرمان تمہارے ہی ذریعے سے خدمت شیخ میں پہنچاؤں۔ شیخ بہاؤالدین اُسوقت مشغولی میں تھے
جب فارغ ہوئے شیخ صدرالدین نے وہ نامہ حوالہ کیا۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نے حکم دیا کہ سب لوگ
یہاں سے ہٹ جاویں جب سب لوگ ہٹ گئے آپنے سر سجدہ میں رکھا اور جان جان آفرین کے سپرد کی
اُسیوقت مکان کے اندر سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا۔ یہ بیان فرما کر حضرت شیخ الاسلام
نے نعرہ مارا اور زار زار رونے لگے روتے روتے بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی پڑھی۔
درکوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند * کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز * اسکے بعد حکایت نقل رحلت
شیخ سعدالدین حمویہؒ کی بیان فرمائی۔ وہ بزرگ کامل تھے جب حج کو گئے تو سیدھے تشریف لے گئے۔ بعد
مراجعت بغداد میں آکر مسکن گزین ہوئے آپکے آتے ہی شہرہ آپکی ولایت کا بغداد میں پہنچ گیا اُن ایام
میں اکثر ساکنین بغداد کسی مرض میں مبتلا تھے آپنے آتے ہی منادی عام دی کہ جو شخص بیمار ہووے
میرے پاس آوے۔ اس حکم کے سنتے ہی بیماروں کے گروہ کے گروہ حاضر خدمت ہونے لگے۔ آپنے ہاتھ

ان پر پھیرنا شروع کیا جس پر ہاتھ رکھتے تھے وہ اچھا ہوجاتا تھا۔ بیماری بالکل زائل ہوجاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے روانہ ہوکر غزنی تشریف لائے۔ یہاں بھی کتنے ہی معیوب اور سقیم آدمیوں کو آپکے لمس انامل سے فائدہ ہوا۔ بعد اسکے وہاں سے روانہ ہوکر اوچ میں مقیم ہوئے۔ جب وقت وفات آپکا قریب پہونچا اور جس روز کہ انتقال فرمانیگے وہ روز آگیا آپ اپنے تمام خادموں اور جلیسوں کو ہمراہ لیکر جنگل تشریف لیگئے اور مستقبل قبلہ بیٹھکر سورہ بقر پڑھنی شروع کی بوقت اشراق وہ سورت ختم ہوئی اپنے پھر اُس سورت کو پڑھنا شروع کیا۔ جب ختم ہوئی سر سجدہ میں رکھکر انتقال فرمایا۔ ہاتف غیب نے اس مضمون کی آواز دی جو سب حاضرین نے سنی کہ بندۂ نیک بخت اپنے دوست سے ملاقی ہوا۔ یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ٹائے ٹائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی ~ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزیؒ کا قاعدہ تھا کہ نماز پڑھکر اُسی جگہ لیٹ جاتے اور خادم بعد گذرنے ایک ثلث شب کے بیدار کرتا اُسوقت آپ وضو کرتے مؤذن اذان نماز عشا کی دیتا پس نماز عشا با جماعت ادا فرماتے۔ سب لوگ نماز عشا پڑھکر رخصت ہوجاتے اور آپ صبح تک یاد خدا میں بیدار رہتے اسی طریقہ پر آپکی عمر تمام ہوئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ اُن ہی ایام میں ایک روز ایک شخص نے خواب دیکھا کہ دروازہ شہر بخارا سے ایک مشعل سوزان باہر نکلی اُسنے یہ خواب رو برو ایک بزرگ کے بیان کی اور طالب تعبیر ہوا اُنھوں نے جواب دیا کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ ایک بزرگ کاملین شہر سے انتقال کریگا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اُسی روز شیخ سیف الدین باخرزیؒ نے اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اشتیاق تیرے ملاقی ہونیکا ہمکو بہت ہے تمہیں آنا چاہیئے۔ اس خواب کے دیکھنے سے آپکو معلوم ہوگیا کہ زمانہ میری وفات کا قریب ہے اس روز سے برابر مجلس وعظ میں ذکر فراق ہی کیا۔ خلق اللہ حیران تھی کہ خیر باشد آپ ہمیشہ فراق و وداع کا ذکر کیوں فرماتے ہیں۔ جب آپ وعظ اخیر بیان فرما چکے تب حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہوکر خاص طور سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مومنین تحقیق جانو کہ

میں نے اپنے پیر دستگیر کو خواب میں دیکھا کہ مجھے طلب فرماتے ہیں پس اب میں روانہ ہوتا ہوں اور تمکو وداع کرتا ہوں۔ یہ فرماکر آپ منبر پر سے اتر پڑے اور خانقاہ کو تشریف لیگئے قصہ مختصر شب ہوئی اور تمام اصحاب حاضر خدمت تھے اور درد فراق حضرت سے مانند مشعل کے جلتے تھے شب گزر کر صبح ہوئی۔ قریب ایک تہائی کے روز گذرا ہوگا اُسوقت ایک شخص صوف پہنے ہوئے سیب ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور سلام کر کے زمین پر بیٹھ گیا اور وہ سیب آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اسکو سونگھا اور جان جان آفرین کے سپرد کی۔ یہ بیان فرماکر شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان دہند ✤ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ✤ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے حضرت شیخ بدرالدین غزنوی اور مولانا بدرالدین اسحاق کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس مثنوی کی تکرار کرو انہوں نے حسب الارشاد بار بار پڑھنا شروع کیا۔ خدمت شیخ الاسلام پر حالت طاری ہوئی جو انہیں کے سزاوار تھی کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ حضرت کو اسمیں کیفیت حاصل ہونیکی وجہ سے سب حاضرین مجلس پر ایک رقت ہوئی کہ حلاوت اور کیفیت اُسکی ابتک باقی ہے۔ یہ عالم تین رات دن رہا ہر دو اصحاب تین شبانہ روز برابر مثنوی مذکور پڑھتے رہے بعد تین روز کے حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے اور مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ✤

مجلس ہشتم تاریخ ۲۹ ماہ مذکور سنہ ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ کئی درویش خانقاہ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے آئے تھے گفتگو سلوک کے بارہ میں ہو رہی تھی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ درویشوں کا طریقہ تحمل ہے اور تحمل بھی اسقدر کہ جبتک اس حد تک پہنچے کہ اگر کوئی شخص ننگی تلوار گردن پر رکھے یا مارے تو بھی اُس سے راضی وخوش رہنا چاہیئے دم مارنا اور اُسکے واسطے بد دعا کرنا سزاوار نہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ ایک بڑھیا عورت زار و نالان خدمت مبارک میں حاضر ہوئی۔ حضرت اُسکے نزدیک تشریف لیگئے اور آہستہ فرمایا کیف حالک یعنے تیرا حال کیسا ہے بڑھیا نے عرض کی۔ اے بزرگوار آج عرصہ بیس سال سے

میرا لڑکا مجھ سے جدا ہے۔ اسکا حال مجھے مطلق معلوم نہیں ہے واللہ اعلم زندہ ہے یا مر گیا حضرت
شیخ الاسلام نے یہ سنکر مراقبہ کیا اور دیر تک مراقب رہے بعدہ سر اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ جا تیرا لڑکا گھر
آگیا ہے بڑھیا اپنے گھر چلی گئی۔ ہنوز اپنے گھر پہونچنے نہ پائی تھی کہ راستہ ہی میں لڑکا ملگیا بڑھیا
بہت خوش ہوئی اور فرط خوشی سے گھر کے اندر لیگئی حال پوچھنا شروع کیا کہ اس عرصہ تک کہاں
رہا۔ جوان نے جواب دیا کہ اسجگہ سے پندرہ سو کوس دور تھا کایکسر اول تجھسے ملنے کے واسطے چاہا
اور اس خیال سے کہ دیکھئے کب ملاقات نصیب ہو کنارۂ دریا پر کھڑا ہوا رو رہا تھا کہ ایک پیر نورانی
چہرہ خرقہ پہنے ہوئے میرے متصل آئے اور دریافت کیا کہ رونیکا کیا باعث ہے مینے اپنا حال عرض کیا۔
فرمانے لگے کہ اگر میں تجھے گھر پہونچا دوں تو کیسی بات ہو۔ یہ بات مجھے نہایت دشوار معلوم ہوئی
ہنوز مینے جواب نہیں دیا تھا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دو اور اپنی آنکھیں بند کرو
مینے ایسا ہی کیا۔ جب آنکھیں کھولیں تو مکان کے دروازے پر موجود تھا۔ عورت نے یہ ماجرا اسنکر
اپنے دلمیں خیال کیا کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام ہی تھے فوراً حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر قدموں
میں گر پڑی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی وظیفہ یا ورد
متعبدوں سے فروگذاشت ہو جائے وہ انکے حق میں موت سے بڑھکر ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
دفعہ میں حضرت ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک صوفی نے حاضر خدمت
ہو کر عرض کی کہ آج کی شب مینے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ موت تیری نزدیک ہے،
حضرت نے اتنا بیان سنتے ہی فی الفور ارشاد فرمایا کہ کل کے روز نماز صبح تجھ سے قضا ہوئی تھی۔
صوفی نے جب یہ حال سنا خیال کیا۔ پس فی الواقع حال ایسا ہی تھا۔ جیسا حضرت نے ارشاد فرمایا
تھا۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ تارک ورد کو ایسے خواب اسواسطے دکھلاتے ہیں کہ وہ متنبہ ہو بعد اس کے
ارشاد فرمایا کہ قاضی رضی الدین کا وظیفہ روز سورہ یٰسٓ پڑھنے کا تھا جس روز کہ انتقال فرما دیں گے
اسروز صبح یہ وظیفہ انسے قضا ہو گیا۔ آپ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے۔ اتفاقاً گھوڑا ابھڑکا
اور اُسکا پاؤں ایک گڑھے میں جا پڑا آپ گھوڑے پر سے گر پڑے اور پیر ٹوٹ گیا کا اُسی روز انتقال فرمایا

اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صاحب ورد کو لازم ہے کہ روز وظیفہ پڑھے اگر دن میں نہ ہو سکے تو رات کو پڑھنا چاہیئے اور اگر رات کا وظیفہ ہو اور وقت پر نہ پڑھ سکے تو دن کو پڑھنا لازم ہے بہر حال وظیفہ ترک نہ کرے اگر وظیفہ ترک ہو جائے تو جاننا چاہئے کہ یہ امر شومی بخت سے واقع ہوا اور یہ شومی بخت تمام ساکنان شہر پہ مؤثر ہوگی اور ممکن ہے کہ اسکی وجہ سے اہل شہر کسی بلا میں مبتلا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک سیاح نے مجھسے یہ حکایت بیان کی تھی کہ میں نے شہر دمشق کو اُجاڑ پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ وہاں کے بعض باشندوں نے وظیفہ ترک کیا تھا اور ایک سال تک برابر تارک رہے ناگاہ لشکر مغل اُنکے شہر میں آیا اور شہر کو ویران اور تباہ و خراب کر دیا اور بہت سے مسلمانوں کو بلا وجہ شہید کیا اور ہزارہا غلام بنا کر لیگئے۔ یہ سب شومی ترک ورد کی تھی۔ اسکے بعد فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ کی رسم تھی کہ اپنے پڑوسیوں میں سے جسکا انتقال ہوتا آپ اُسکے جنازے کے ہمراہ جاتے۔ نماز اور دفن کے بعد جب سب لوٹ آتے آپ تنہا اُسکی قبر پر بیٹھے رہتے اور وہ وظائف اور ادعیات جو لیے وقت میں پڑھنے آئے ہیں پڑھتے۔ بعد فراغت واپس تشریف لاتے۔ چنانچہ ہنگام قیام اجمیر ایک شخص جو آپکا ہمسایہ تھا انتقال کیا آپ حسب معمول اُسکے جنازے کے ہمراہ گئے اور موافق قاعدہ مستمرہ بعد لوٹ جانے جمیع اشخاص ہمراہیان جنازہ کے آپ اُس ہمسایہ کی قبر پر ٹھیر گئے۔ خواجہ قطب الاقطاب فرماتے ہیں کہ میں بھی اُسوقت اُنکے ہمراہ تھا میں نے دیکھا کہ رنگ آپکا متغیر ہوا اور پھر اُسی وقت اصلی رنگ پر آگیا اور آپ الحمدللہ فرماتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور مجھسے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ بیعت بھی عجیب چیز ہے میں نے حضرت سے اس معاملہ میں تغیر لون مبارک کو دریافت کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت اس مردہ کو قبر میں دفن کیا اور تمام لوگ چلے گئے صرف میں ہی بیٹھا رہا کیا دیکھتا ہوں کہ فرشتے عذاب کے آئے اور اُسکو عذاب کرنا چاہا معاً اُسی وقت حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس سرہٗ بھی تشریف لائے اور اُن فرشتوں سے کہا کہ یہ میرا مرید ہے اُسے تعذیب مت کرو۔ فرشتوں نے خدمت خواجہ میں عرض کی کہ بیشک یہ آپکا مرید ہے الا آپ کے خلاف تھا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تم بیان کرتے ہو یہ سب سچ ہے مگر اُسنے اپنی ذات کو اس فقیر کے ساتھ
وابستہ کیا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ اُسکو عذاب ہو۔ آپ یہ فرما رہے تھے کہ فرمان الٰہی ان فرشتوں
کے پاس آیا کہ اُسکو عذاب میں گرفتار نکرو۔ ہمیں خاطر حضرت کی منظور ہے یہ سُنکر فرشتے واپس چلے
گئے۔ حضرت شیخ الاسلام بیان فرما کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے بیعت بھی عجیب چیز
ہے الامر کو لازم ہے کہ ایک کا ہورہے بعدہٗ یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائی ؎

گر نیک نیم مرا از ایشان گیرند ٭ ور بد باشیم مرا بد ایشان بخشند ٭ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام
فرمانے لگے کہ اسوقت مجھے ایک حالت پیدا ہوئی ہے اگر کوئی قوال حاضر ہو تو اس رباعی کو
پڑھے اتفاقاً اُس روز کوئی قوال حاضر نہ تھا جب حضور کو یہ حال معلوم ہوا آپنے حضرت مولانا بدرالدین
اسحاق کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ وہ مکتوب جو قاضی حمیدالدین ناگوری نے لکھا تھا پڑھو۔ مولانا
بدرالدین اسحاقؒ نے تمام مکاتیب جو خدمت شیخ الاسلام میں ارسال آئے تھے اور ایک خریطہ
میں یکجا جمع تھے اپنا ہاتھ واسطے نکالنے مکاتیب کے اس خریطہ میں ڈالا کہ تمام خطوط کو نکالکر انہیں
تلاش کریں برکت حضرت شیخ الاسلام سے باوجودیکہ اُس خط کو آئے ایک عرصہ گذر گیا تھا سب سے
پہلے وہی مکتوب ہاتھ میں آیا۔ حضرت بدرالدین اسحاقؒ اُس مکتوب کو لیکر خدمت شیخ الاسلام میں
حاضر ہوئے اور اُس عریضہ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ فقیر و حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بندۂ
درویشان است و از سر دیدہ خاک قدم ایشان۔ حضرت مولانا نے صرف اسیقدر پڑھا تھا کہ
حضرت شیخ الاسلام کو اسیقدر عبارت کے استماع سے ایک حالت عجیب و غریب لاحق ہوئی کہ میری فہم
میں بیان اُسکا نہیں آسکتا۔ اُس مکتوب میں ایک رباعی تھی مولانا بدرالدین اسحٰقؒ نے یہ حالت دیکھکر
اُس رباعی کو پڑھنا شروع کیا رباعی آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد ٭ آن روح کجا کہ در جلال تو
رسد ٭ گیرم کہ تو پردہ برگرفتی ز جمال ٭ آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد ٭ اسکے بعد ذکر بیعت و ارادہ مسافر
اور بیعت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے واقع ہوا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب شیخ قطب الدین
بختیار کاکی اور شیخ جلال الدین تبریزیؒ ہر دو بزرگواروں کی ملاقات ہوئی اور حکایات سیاحی دریا

میں آئی میں بھی اُن کی خدمت میں حاضر تھا۔ شیخ جلال الدین تبریزیؒ نے ارشاد کیا کہ ایک دفعہ
میں ملک قریش میں مسافر تھا وہاں بہت سے بزرگوں کی زیارت سے مشرف ہوا اور اُنکی خدمت
سے بہت سی نعمت حاصل ہوئی۔ القصہ ایک بزرگ کی ملازمت کا ذکر ہے کہ وہ ایک غار میں جو
شہر سے متصل تھا رہتے تھے۔ جب میں اُنکے پاس پاس پہونچا وہ نماز میں مصروف تھے۔ میں نے
توقف کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اُسوقت مینے سلام کیا اُنہوں نے جواب سلام میرا نام
لے کر دیا۔ میں متحیر تھا کہ میرے نام سے اُنکو کیونکر اطلاع ہوئی۔ سب سے پیشتر مینے یہی سوال کہ کیا کہ آپکو
میرے نام سے کیونکر اطلاع ہوئی بجواب اسکے اُنہوں نے نَبَّانِیَ العلیم الخبیر یعنے بتلایا مجکو
جاننے والے خبردار نے جو تجھے یہاں لایا ہے اُسنے مجھے تمہارے نام سے اطلاع دی ہے میں یہ سنکر
قدموں پر گر پڑا آپنے مجھے اُٹھا کر بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الامر بیٹھ گیا اُنہوں نے اپنی
حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ تمہاری طرح سے میں بھی مسافرت کرتا تھا۔ اصفہان میں ایک
بزرگ سے ملاقی ہوا وہ بزرگ بڑے صاحب کمال تھے۔ عمر اُن کی ایک سو پچاس سال سے زیادہ تجاوز
کر گئی تھی۔ فرماتے تھے کہ میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ علیہ کا پڑتا ہوں۔ اہل شہر کو اُنسے بہت اعتقاد
تھا۔ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آتی اُنکی خدمت میں رجوع کرتا۔ آپکی دعا فرمانے سے اُسکی حاجت فوراً
پوری ہوجاتی تھی۔ کبھی ایسا اتفاق نہوتا تھا کہ آپکی دعا رد ہوگئی ہو یہ فرماکر اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ
مینے ایک ہزار ستر اولیا اللہ کی خدمت کی ہے۔ ہر ایک نے مجھے نصائح فرمائیں۔ آخری ملاقات
میری شمس العارفین سے تھی اور آخری نصیحت بھی انہیں کی نصیحت ہے حضرت شمس العارفین
ارشاد فرماتے تھے کہ اے درویش اگر تجھ کو واصل الی اللہ ہونا منظور ہے پس دنیا سے بیزار رہ
امور دنیاوی میں متعلق رہنا ہی سر تمام خطاؤں اور گناہوں کا ہے جو دنیا سے بیزار رہا وہی
واصل بحق ہوا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ میں رات کو مقیم رہا۔ وقت افطار دو روٹیاں عالم غیب سے
ہویدا ہوئیں۔ اُنہوں نے ایک میرے سامنے رکھی اور مجھ سے کھانیکو ارشاد فرمایا مینے کھائی۔
از حد کیفیت معلوم ہوئی۔ جب میں کھانے سے فارغ ہوا اُنہوں نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اس گوشہ

میں جاکر ایک ثلث شب مشغول بہ نماز و مراقبہ رہو۔ مینے تعمیل ارشاد کی۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا
کہ مراقبہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سبز پوش آیا اور اُسکے متصل سات شیر آئے اور سلام کرکے
اُنکے مقابل بیٹھ گئے۔ مجھے دیکھنے اس امر عجیب و غریب سے ایک تحیر ہوا کہ الٰہی تیرے ایسے بندے بھی ہیں کہ
شیروں نے اُنسے اُنس اختیار کیا ہے۔ الغرض اُنہوں نے کلام اللہ آغاز کیا اور آخر شب تک دس
مرتبہ کلام اللہ ختم کیا اور پھر تلاوت میں مشغول ہوئے تا اینکہ صبح ہو گئی۔ چنانچہ نماز صبح اُنکے ہمراہ
ادا کی۔ اُنہوں نے مجھے سبز پوش بزرگ سے ملاقی کرایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ بزرگ میرے بھائی حضرت
خضر علیہ السلام ہیں۔ اُنسے بغلگیر ہوا اور اُنہوں نے مجھپر بہت شفقت اور مرحمت فرمائی۔ بعدہ وہ بزرگ
مع شیروں کے چلے گئے۔ شیخ جلال الدین تبریزیؒ فرماتے ہیں کہ مینے بوقت اشراق اُنسے اجازت
روانگی طلب کی۔ فرمانے لگے اے جلال الدین جاتے ہو تو جاؤ۔ لازم ہے کہ ہمیشہ درویشوں
کی خدمت کرتے رہنا اور اپنی ذات کو اُنکے پلے میں باندھنا اور بجا آوری احکام خداوندی میں ذرا سستی
نہ کرنا ورنہ مقامات بلند سے رہ جاؤ گے۔ یہاں سے تھوڑی دور پر چشمہ آب ہے دو شیر اُسکے محافظ
ہیں کسیکو اُس راہ سے گذرنے نہیں دیتے جانیوالے کو آزار پہنچاتے ہیں۔ جب تم اُس مقام پر
پہنچو میرا نام اُن شیروں کے روبرو لینا وہ شیر تمکو راستہ دینگے اور کچھ ضرر نہیں پہنچائینگے۔ تم بسلامت
گذر جاؤ گے۔ حضرت شیخ جلال الدین تبریزیؒ فرماتے ہیں کہ میں بعد ان وصایا کے روانہ ہوا۔
جب اُس چشمہ پر پہونچا۔ وہ شیر نعرہ زنان مجھپر حملہ آور ہوئے اور چاہتے تھے کہ مجھے پارہ پارہ کر
ڈالیں مینے بلند آواز ہی سے کہا کہ فلانے بزرگ کی زیارت سے مشرف ہوکر پھر واپس جاتا
ہوں جب اُنہوں نے نام اُس بزرگ کا سنا حملے سے باز رہے۔ میرے پاس آکر میرے تلوؤں سے اپنی
آنکھیں ملتے تھے اور عاجزی کرتے تھے۔ میرے آگے روانہ ہونے پر واپس اپنے مقام پر گئے۔ اسکے
بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب شیخ جلال الدین تبریزیؒ نے اپنی سیاحت کی حکایات
تمام کی حضرت قطب الدین بختیار کاکی دہلویؒ نے اپنی مسافرت کی حکایت آغاز کی کہ میں
ابتدائے حال میں کسی شہر میں وارد ہوا جسکا نام مجھے یاد نہیں۔ اُس شہر کے باہر ایک ویران مسجد تھی

اُسمیں ایک بزرگ اقامت فرماتے تھے اور اس مسجد میں ایک مینار تھا جسکو ہفت منارہ کہتے تھے
اور اُسکے متعلق یہ ایک روایت مشہور تھی کہ اگر قاعدہ سات خاص دعائیں اس مینار کے زیر سایہ
مانگیں جاویں وہ مقبول ہوتی ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ تھی کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور وہ دعا جو
واسطے ملاقی ہونے حضرت خضر علیہ السلام کے آئی ہے مانگی جاوے ضرور حضرت خضر علیہ السلام
ملاقات ہوگی۔ حضرت شہید المحبت ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے عمل مذکورہ بالا کرنے کا ارادہ کیا اور
منارہ پر واسطے دعا پڑھنے کے چڑھا اور دعا ختم کرکے نیچے اُترا اور تھوڑی دیر حضرت خضر کی ملاقات
کے انتظار میں مسجد کے اندر بیٹھا رہا۔ ایک فرد بشر مسجد میں نہ آیا۔ میں ملاقات سے ناامید ہوکر مسجد سے
باہر نکلا۔ زینہ مسجد پر ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ اُسنے دریافت کیا کہ تم اسوقت اس مسجد میں
کس غرض سے آئے تھے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے ملاقات حضرت خضر کی آرزو تھی۔ الا شرف قدمبوسی
سے محروم رہا ناامید ہوکر اپنی جائے اقامت پر واپس جاتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ خضر کی ملاقات
سے تم کو کیا فائدہ حاصل ہوگا وہ بھی تمہارے موافق سرگردان ہے شاید تم طالب دنیا ہو جو خضر کی
ملاقات طلب کرتے ہو میں نے کہا خیر میں طالب دنیا نہیں ہوں۔ بجواب اسکے اُنہوں نے کہا کہ اس شہر
میں ایک بزرگ رہتے ہیں کہ بارہ مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام اُنکی ملاقات کے واسطے اُنکے گھر گئے
اور ملاقات میسر نہیں ہوئی۔ میں اور وہ بزرگ اس امر میں بحث کر رہے تھے کہ ایک بزرگ نورانی
چہرہ پاکیزہ رو کپڑے سفید پہنے ہوئے آئے۔ وہ بزرگ تعظیم تمام اُنکے استقبال کو گئے اور متصل
پہونچکر قدموں میں گر پڑے۔ میں اپنے مقام پر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب بہت متصل پہونچے اُس شخص سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اس درویش کو قرض دینا ہے یا طالب دنیا ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ اُنکو نہ
قرض دینا ہے اور نہ یہ طالب دنیا ہیں مگر آپکی ملاقات کی آرزو رکھتے ہیں۔ ہم یہ باتیں کر رہے تھے
کہ اذان ہوئی۔ ہر طرف سے صوفی آنے شروع ہوئے۔ تھوڑے عرصہ میں ایک مجمع ہوگیا۔
اقامت پڑھی گئی۔ ایک شخص نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی چونکہ ماہ رمضان تھا تراویح پڑھی گئی
اُنہوں نے تراویح میں [illegible] سیپارہ پڑھے۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر اور زیادہ پڑھے جاتے

تو بعد ہوتا نماز پڑھکر ہر شخص اپنے اپنے مقام کو چلا گیا۔ میں اُس مسجد میں شب باش رہا صبح تک وہاں رہا۔ صبح تک کوئی متنفس نہ آیا حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ ہر شخص اپنی جائے اقامت پر واپس آگیا۔ الحمد للہ علے ذالک +

مجلس نہم بتاریخ پنجم ماہ رمضان ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک میں ہو رہی تھی حضرت شیخ الاسلام دام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینا عجب بابرکت مہینہ ہے اس ماہ میں شیطان علیہ اللعنۃ کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑ دیتے ہیں کہ جمیع مسلمان اُس کے شر سے محفوظ رہیں۔ اس ماہ میں در رحمت واسطے عام مسلمانوں کے کشادہ کئے جاتے ہیں جس کا جی چاہے اس باب رحمت میں داخل ہو اور اس ماہ کے فیض عام سے محروم نہ رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ میں ہر روز ایک ایک فرشتہ ہر ایک مومن کے سر پر خوان رحمت لئے کھڑا رہتا ہے کہ جب وہ مسلمان روزہ افطار کرے وہ فرشتہ طبق رحمت اُسکے سر پر نثار کر دے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک عبادت کی جزا اور مکافات مقرر فرمائی ہے مگر روزہ کی کوئی جزا مقرر نہ فرمائی۔ بلکہ اسکی جزا کے بارہ میں فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے روزہ میرے واسطے ہے اور میں ہی اوس کی جزا دونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ روزہ درمیان خدا اور بندہ کے ایک راز ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ کے حق عز و جل نے تین حصے مقرر فرمائے ہیں اور ہر ایک کا جداگانہ نام رکھا ہے اول عشرہ کا نام عشرۂ رحمت ہے کہ اسمیں رحمت عام نازل ہوتی ہے دوسرے عشرہ کا نام عشرۂ مغفرت ہے کہ اسمیں ہر روز ہر لحظہ و لحہ لاکھوں مسلمانوں کی مغفرت اور رستگاری ہوتی ہے تیسرا عشرہ موسوم بآزادی از دوزخ ہے۔ اس عشرہ میں ہر ایک مومن جو ذرہ کے برابر ایمان رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسکو اپنے فضل و کرم سے بخشدیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص ماہ رمضان کے آنے سے خوش ہوتا

ہے اللہ تعالیٰ اُسکو سال بھر کبھی رنجیدہ نہ فرماوے گا اور اسکے کسب میں برکت عطا فرماویگا اور جو شخص کہ رمضان کے ختم ہونے سے دلگیر ہو اللہ تعالیٰ اُسکو سعادت دوجہانی نصیب فرماتا ہے اور وہ کبھی غمناک نہو گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے ہزار سال عبادت کا ثواب ملتا ہے اور بیشمار بدیاں اسکے نامۂ اعمال سے حک کیجاویں گی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے آخر عشرے میں شبقدر ہوتی ہے۔ بلکہ اصل تو یوں ہے کہ اس ماہ کے آخر عشرہ کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ان راتوں میں یادِ حق سے غافل نہ رہے کہ مبادا سعادت شب قدر سے محروم ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس طائفہ صوفیہ میں ایسے ایسے مرد ہیں کہ انکو سال کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ کیونکہ نعمت اس شب کی تمام راتوں میں مرکب ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں نے اس ماہ کی ہر شب کو ایک ایک قرآن تراویح کی بیس رکعتوں میں ختم کیا ہے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی ہر شب تراویح میں دو ختم قرآن شریف فرماتے تھے۔ اس حساب سے ساٹھ قرآن شریف تیس روز کی تراویح میں ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں ملک غزنی کی سیاحی میں مصروف تھا کسی شہر کی مسجد میں امام حداوی کی شرف قدمبوسی سے رمضان شریف مشرف ہوا اور ایک عرصہ تک انکی خدمت میں رہا۔ وہاں ایک اور بزرگ باعظمت و ہیبت صاحب کمال شیخ عبداللہ محمد بلخزی نامی رہتے تھے امامت اس مسجد کی اُنسے متعلق تھی۔ وہ بزرگ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کرتے تھے بلکہ چار سیپارے اور زیادہ پڑھ جاتے تھے یہ دعاگو انکے ساتھ رہا اور اس سعادت سے بھی بہرہ یاب ہوا انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ راہ سلوک میں جفاکشی اور محنت بہت ضروری ہے جبتک مجاہدات کاملہ اور ریاضات شاقہ نکروگے مقامات اعلیٰ کو نہ پہونچوگے۔ کیونکہ اہل صفہ کا فرمودہ ہے کہ اصل اس راہ میں مجاہدہ ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی نے ستر برس اللہ تعالیٰ کی عبادت اسطور سے کی کہ ایک ایک دو دو برس تک نفس کو پانی سے محروم رکھا اور اُسکی کوئی آرزو پوری نہ کی تب انکی رسائی بارگاہ رب العلامین

ہوئی۔ ہاتف نے آواز دی کہ ابھی انہیں آلائش دنیا باقی ہے پہلے اسے رفع کریں تب
حضوری حاصل ہوگی۔ حضرت بایزید ؒ نے عرض کی کہ یا الٰہی تو عالم الغیب ہے میری دانست میں
میرے پاس کوئی شے دنیاوی نہیں ہے میں کس چیز کو دفع کروں حکم ہوا کہ اپنے کپڑوں میں دیکھو
جب بغور دیکھا سوائے ایک پوستین اور ایک مٹی کے پیالے کے دوسری چیز نہ پائی۔ اپنے انکو
پھینک دیا اسوقت رسائی ہوئی۔ جب حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کر کے رو
پڑے اور فرمانے لگے کہ حضرت بایزید ؒ نے بسبب ایک پوستین اور مٹی کے پیالہ کے بار نہ پایا افسوس
اُن آدمیوں کا حال پر کہ انکے پیچھے اسقدر بکھیڑے لگے ہوئے ہیں وہ کیونکر بار پاوینگے۔ اسکے بعد
شیخ الاسلام نے سب کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ ماہ رمضان ہے میری خواہش ہے کہ اسمیں
ہر روز تراویح میں ختم قرآن کیا جاوے۔ تم میں سے کون کون اس امر کو پسند کرتے ہیں سب نے
قبول کیا اور عرض کی کہ یہ سعادت اگر یہ دولت میسر ہووے اُس روز سے شیخ الاسلام نے
تراویح میں دو ختم قرآن کرنے شروع کئے۔ بلکہ دس سیپارہ اور زیادہ پڑھتے تھے اور چوتھائی
شب باقی رہتی تھی۔ اس ماہ میں مَیں بھی (یعنے حضرت محبوب الٰہی ؒ) موجود تھا الحمد للہ علی ذلک
اسکے بعد گفتگو کشف و کرامت کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خدمت
شیخ جلال الدین اوچی ؒ میں حاضر تھا انکی خانقاہ میں چند نفر درویش قلندر وش لوہے کی میخیں
کمر میں باندھے ہوئے آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور کلام قلندرانہ سخت و درشت کرنے لگے آپنے
انکے واسطے کھانا منگوایا سب قسم کا کھانا تھا الا دہی اُسمیں نہ تھا۔ اُنہوں نے اپنی ایذادہی کی غرض
سے دہی طلب کیا۔ مگر دہی جماعت خانہ میں موجود نہ تھا حضرت شیخ جلال الدین ؒ نے دہی کی طلبی
سنکر میر اموہنہ دیکھا اور ہنسے انکے رخ انور پر نظر کی۔ فرمانے لگے کہ دہی تو دستیاب نہیں ہوتا۔
کیا بندوبست کیا جاوے۔ میں نے عرض کی کہ انکو حکم دیجئے کہ اُس موری پر جہاں سے پانی آپ کے
مطبخ کا باہر نکلتا ہے جاویں اور دہی لے آویں۔ شیخ نے مطابق میری عرضداشت کے انکو حکم دیا
یہ بات انپر از بس گراں معلوم ہوئی۔ انکی بدرروپر گئے وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بدررو

دہی سے معمور ہے جہاں تک انہیں منظور تھا اٹھا کر لائے۔ اور کھانا کھایا۔ بعدہ شیخ جلال الدینؒ
نے انکو اجازت روانگی دی۔ اسکے بعد حکایت مشعر بہ احوال بزرگی حضرت شیخ جلال الدین اوچیؒ
بیان فرمائی۔ ایک مرتبہ کوئی شخص ساکن اوچ برائے حصول سعادت حج زیارت مدینہ منورہ گیا تھا
وہاں آپ سے ملاقی ہوا حالانکہ شیخ اپنے مکان پر موجود تھے القصہ ایک عرصہ تک وہاں آپکے
ساتھ رہا اور مناسک حج بھی آپکے ہمراہ بجالایا۔ جب کعبہ شریف زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے
واپس آیا اور اپنے گھر رہنے لگا حضرت کی خدمت میں آتا جاتا تھا۔ ایک روز بر سبیل تذکرہ حج کا ذکر
درمیان آیا اُسنے اپنا اور آپ کا ماجرا جو ایام حج میں گذرا تھا بیان کرنا چاہا آپ روشن ضمیری
سے اُسکے ارادہ پر مطلع ہوئے اور خفا ہو کر ارشاد فرمایا کہ خبردار مردانِ خدا کا راز فاش نکرنا
یہ جسم جو اس کمبل کے نیچے ہے بخدا اگر ارادہ کرے پس ایک چشم زدن میں کعبہ شریف جا پہنچے
اور واپس چلا آوے اور اپنی جائے پر بھی موجود ہو۔ یہ ارشاد فرماکر اس شخص سے کہا کہ اپنی
آنکھیں بند کر اُسنے حسب الارشاد اپنی آنکھیں بند کیں ایک لحظہ کے بعد آپنے آنکھیں کھولنے
کو ارشاد فرمایا۔ جب اُسنے آنکھیں کھولیں اپنے تئیں اور حضرت خواجہ کو کوہ قاف میں متصل اُس
فرشتہ کے جو کوہ قاف پر موکل ہے پایا اور پھر اسی وقت اپنے آپ کو اور شیخ کو اسی جگہ موجود پایا
جہاں یہ گفتگو ہو رہی اُس شخص نے یہ کرامت دیکھکر اعتراف کیا کہ بیشک ارشاد والا صحیح ہے
مردانِ خدا کو سوائے خدا تعالیٰ عز اسمہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے
ارشاد فرمایا کہ شیخ جلال الدین اوچیؒ اوچ میں نماز کبھی نہ پڑھتے تھے جب وقت نماز کا ہوتا آپ
غائب ہو جاتے آخر معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں نماز پڑھتے ہیں حضرت شیخ
الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ ایک مرتاض (ریاضت کش) جوگی حاضر خدمت ہوا۔ زمین ادب
چومی ہیبت حضرت کی اسقدر اسپر مستولی ہوئی کہ اُسنے جو زمین چومنے کے واسطے سر جھکایا
تھا پھر نہ اٹھا سکا۔ دیر تک ویسا ہی رہا۔ آپنے یہ حال ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ سر اوپر اٹھاؤ
اُسنے فوراً سر اٹھایا اور ہاتھ باندھکر حضرت شیخ الاسلام کے سامنے کھڑا ہوا آپنے ارشاد فرمایا

کہ اے جوگی کہاں سے آتے ہو اور جوگی پر حضرت شیخ الاسلام کی ہیبت اسقدر غالب ہوگئی
تھی باوجودیکہ حضرت شیخ الاسلام نے تین مرتبہ دریافت حال کیا اُسنے کچھ جواب ندیا جب
چوتھی مرتبہ آپنے دریافت فرمایا۔ آہستہ سے جوابدیا کہ آپکی ہیبت مجھ پر اسقدر غالب ہوگئی ہے
کہ میری زبان سے کلمہ باہر نہیں نکلتا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے مجھے مخاطب ہوکر ارشاد
فرمایا کہ یہ جوگی کسی امر کا دعوے کرکے آیا تھا جب میرے سامنے پہونچا مجھے خیال آیا کہ سر اس
جوگی کا زمین سے لجائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تمنے مشاہدہ کرلیا ہے جب یہ جوگی اپنے ارادہ سے
مستغفر ہوا تب میں نے سر اُٹھانیکا حکم دیا اگر یہ اپنے ارادہ سے باز نہ آتا تا بقیامت سر اسکا زمین سے پیوست رہتا
اسکے بعد آپ اُس جوگی سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ تمنے اپنا کام کہانتک کمال کو پہونچایا ہے
اُسنے جوابدیا کہ جوگیوں کے ہاں کمال یہ ہے کہ جب چاہیں ہوا میں اُڑ جائیں۔ یہ کہہ کر ہوا میں
بلند ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام نے بھی اپنی جوتیاں ہوا میں روانہ کیں وہ جوگی کے سر سے اوپر چلی
گئیں اور اُسکے سر پر لگنے لگیں۔ جوگی جیسے جیسے بہت بہت چھپتا پھرا مگر جوتیوں نے پیچھا نہ چھوڑا
الغرض اُسے مار مار کر روبرو شیخ الاسلام کے لا کھڑا کیا۔ جوگی معترف ہوا کہ جس شخص کی جوتیوں
کا یہ مرتبہ ہے وہ خود کس درجہ میں ہوگا۔ یہ کہکر جوگی مشرف باسلام ہوا اور بعد تھوڑے عرصہ
کے یکے از واصلان الہی ہوگیا۔ بعد اسکے اُس جوگی نے حالات وکیفیت ماہ و روز بیان کرنے
شروع کئے کہ دنیا میں جو انسان نیک بد ہوتے ہیں اُنکا یہی سبب ہے کہ مرد مباشرت
بلا دریافت اوقات سعد ونحس کے کرتے ہیں۔ اگر وہ وقت نیک ہوا اولاد نیک ہوتی ہے اور
بوقت نحس مباشرت کرنیسے اولاد بدبخت ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ آدمی اوقات نیک بد
جانیں کہ اولاد صالح ہو۔ الغرض اُسنے اسکے متعلق تمام کیفیت ودیگر حالات بیان کئے ہیں
بنور ستارہا اور ان سب کو ذہن نشین کرکے شیخ الاسلام کی خدمت میں عرض کیا آپنے متبسم
ہوکر ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین بہتر ہوا جو تمنے سیکھا مگر تمکو اس سے فائدہ نہیں ہوچکا۔ بعد اسکے
چند نفر درویش صوف پوش جو بیت المقدس سے آئے تھے۔ شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے

آپ نے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ سب بیٹھ گئے اور شیخ الاسلام کی جانب نظر غور سے دیکھنا شروع
کیا ہر بار غائر نظر سے شیخ الاسلام کو دیکھتے تھے اور حضرت اپنا سر مبارک نیچے فرما لیتے تھے
جب اُن درویشوں کو یارائے ضبط نہ رہا بے ساختہ کہے گئے کہ ہم نے ایک کو بیت المقدس
میں جوا طوف دیکھا ہے اور جب ہم نے آپ سے نام دریافت کیا تھا فرید اجودھنی بتلایا۔ یہ سنکر
شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ لیکن تم نے عہد کیا "یہ بات ہم کسی
سے نہ کہینگے۔ اب وہ عہد فراموش کر گئے" یہ سنکر وہ سب شرمندہ ہوئے بعد اسکے شیخ الاسلام
نے ارشاد فرمایا کہ اے عزیزو اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی بندے ہیں کہ ہر جگہ موجود رہتے ہیں۔
خانہ کعبہ اور بیت المقدس میں بھی اور جہاں رہتے ہیں وہاں بھی یہ ارشاد فرمایا کر اُنسے فرمایا
کہ آنکھیں بند کرو انہوں نے آنکھیں بند کیں۔ پھر فرمایا کہ آنکھیں کھولو انہوں نے آنکھیں کھولیں
جو شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا تھا معائنہ کیا۔ سب درویش نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے جب
ہوش آیا مشرف بہ بیعت حضرت شیخ الاسلام ہوئے آپ نے انہیں سیوستان میں رہنے کے
واسطے ارشاد فرمایا اور ولایت سیوستان تفویض ان بزرگوں کے کی۔ بعد اسکے انہوں
کی زبانی معلوم ہوا حضرت شیخ الاسلام روزانہ ایک مرتبہ بیت المقدس جاتے ہیں اور وہاں سے
بعد جاروب کشی واپس تشریف لاتے ہیں اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے اپنی ریاضت
اور مجاہدہ کی حکایت بیان فرمائی کہ میں بیس برس عالم تفکر میں کھڑا رہا بالکل نہیں بیٹھا
میرے پاؤں سوج گئے تھے اور خون لگنے بہتا تھا مجھے یاد نہیں کہ ان بیس سال میں میں نے کچھ
کھایا ہو۔ شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ درویش شہاب الدین غزنوی کہ یاران اعلیٰ
شیخ الاسلام سے تھے تشریف لائے آپ نے انہیں بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا وہ حکم پا کر بیٹھ
گئے شاید والی لاہور نے اُن کو سو دینار شیخ الاسلام کو نذر دینے کے واسطے دیئے تھے شہاب الدین
نے پچاس نذر کئے اور پچاس آپ رکھے چونکہ حضرت شیخ الاسلام روشن ضمیر تھے آپ نے قبول
فرما کر ارشاد فرمایا کہ شہاب الدین نے خوب تقسیم برادر نصفا نصفی کی ہے۔ درویشوں کو بات

لازم نہیں وہ شرمندہ ہوئے اور فوراً بقیہ دینار نکال کر حضرت کی خدمت میں نذر گذرانی حضرت شیخ الاسلام نے دو سو دینار انہیں عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ یہ بات اس واسطے کہی گئی کہ خیانت بڑا گناہ ہے۔ خائن اگر کتنی ہی عبادت کرے الا مقصود کو نہ پہونچے گا ماسکے بعد شیخ شہاب الدین نے از سر نو بیعت کی کہ انکی ابتدائی بیعت میں خلل آ گیا تھا اور بعدہ تلقین اور ہدایت سے مقامات اعلے کو پہونچا کر اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک +

مجلس سی ہم۔ بتاریخ پنجم شوال بکرم ۶۵۵ھ ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ جمال الدین ہانسوی مرشیخ بدرالدین غزنوی مولانا بدرالدین اسحاق اور بہت سے اصفیائے عظام حاضر خدمت تھے۔ وہ جوگی بھی حاضر تھا۔ میں نے جوگی سے دریافت کیا کہ طریقہ تمہارے جوگ کا کیا ہے اور اصل کام درمیان تمہارے کونسا ہے اُسنے جواب دیا کہ ہمارے مسلک میں نفس آدمی میں دو عالم ہوتے ہیں ایک عالم علوی۔ دوسرا عالم سفلی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ فی الواقع یہ سچ کہتا ہے۔ عالم سفلی میں نگہداشت پاکی اور پارسائی کی ہے۔ یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اس کا یہ کہنا بہت اچھا معلوم ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص دعوئے دوستی حق تعالےٰ سبحانہ کا کرے اور اسکے دل میں محبت دنیاوی ہو وہ کاذب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح کتاب تاریخ میں تحریر فرماتے کہ نزول رحمت الٰہی سکے تین وقت ہیں۔ اول حالتِ سماع۔ دوم وقت کھانا کھانے کے جبکہ کھانا بہ نیت قوت برائے اطاعت الٰہی کھایا جاوے۔ سوم درویشوں کے اجتماع کے وقت جبکہ آپس میں بیٹھیں اور ذکر و مکالما میں مشغول ہوں۔ شیخ الاسلام قدس سرہ شروع فرماتے تھے کچھ یا سات نفر درویش وارد ہوئے سب خورد سال الا صاحب نعمت خاندان عالیہ چشتیہ کے مرید تھے۔ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنکی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اُنہوں نے خدمت شیخ الاسلام میں عرض کی کہ ہم میں سے ہر ایک کو کچھ کہنا ہے اگر حضرت اپنے کسی خادم کو حکم دیں پس وہ ہمارا ماجرا لکھے۔ حضرت شیخ الاسلام نے منظور کیا مجھے حکم دیا کہ تم

جاؤ اور مولانا بدرالدین اسحاق کو اپنے ساتھ لو اور اُنکا ماجرا سنو۔ القصہ میں اور بدرالدین اسحٰق اُن کا ماجرا سننے لگے۔ اسقدر نرمی سے گفتگو کرتے تھے کہ مجھے اور بدرالدین اسحاق کو اُن کی حُسنِ تقریر سے گریہ طاری ہوگیا۔ اور ہم دونوں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کیا عجب ہے کہ یہ فرشتے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری تعلیم کے واسطے بھیجا ہو کہ مکالمہ اس نہج سے کرنا چاہئیے۔ جب ہم اُن کا ماجرا سُن چکے اور خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوکر اُن کا ماجرا عرض کیا۔ حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھرلائے اور فرمانے لگے کہ ماجرا اسی طرح بیان کرنا چاہئیے کہ ہنگام تقریر رگِ گردن بھی جنبش نہ کرے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ایک شخص کھانا بہ نیت قوت برائے طاعت کھاتا ہے یہ کھانا اُسکا کھانا نہیں ہے بلکہ عبادت ہے اسکے بعد گفتگو حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شان میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ خزانۂ علم ہیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں مجلس حضرت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ میں حاضر تھا۔ رئیس نام ایک شخص میرا ہم خرقہ تھا اُسنے حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہو عرض کی کہ مینے آج کی رات ایسا خواب دیکھا کہ ایک قبہ ہے اور حوالی قبہ میں خلق اللہ کا اژدحام ہے۔ ایک شخص اُس قبے کے اندر سے باہر آتا ہے اور پیغام خلایق لے کر پھر اندر جاتا ہے میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ اس قبہ میں کون صاحب تشریف فرما ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ اس قبہ میں حضرتِ رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور یہ شخص جو آتے جاتے ہیں خواجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اُن کے نزدیک گیا سلام عرض کیا اور ملتجی ہوا کہ مجھے بزیارت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونے کی خواہش ہے۔ میرا یہ بیان سنکر حضرت خواجہ عبداللہ بن مسعودؓ اندر تشریف لیگئے اور باہر آکر ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تجھے ابھی اہلیت ہماری نیابت کی نہیں ہوئی ہے لیکن میرا سلام حضرتِ خواجہ قطب الدین بختیار

کاکی تھے اور اتنا اور کہو کہ آپ پیشتر ہمیشہ تحفہ بھیجا کرتے تھے وہ پہونچتا تھا۔ مگر اب تین روز سے نہیں آیا مانع اسکا بخیر ہو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے حالات مجاہدات حضرت خواجہ شہید المحبت رح بیان فرمانے شروع کئے کہ بیس برس تک آپ رات کو مطلق نہ سوئے اور اور زمین سے پہلو نہ لگایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی میں خواب حرام ہے کیونکہ درویش کو خواب و قرار حرام ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ شمس دبیر حاضر خدمت ہوئے اور قدمبوسی کے بعد کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضور کی مداح میں ایک قصیدہ کہا ہے اگر اجازت والا ہو قصیدہ سنایا جائے۔ حضرت شیخ الاسلام نے اجازت عنایت فرمائی۔ شمس دبیر نے کھڑے ہو کر سنانا شروع کیا جب قصیدہ ختم ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے۔ حضرت نے دوبارہ پڑھنے کے واسطے ارشاد فرمایا وہ پڑھنے لگے۔ آپ سنتے جاتے تھے۔ کسی شعر پر استحسان فرماتے اور کسی کسی شعر میں مناسب حال اصلاح بھی دیتے تھے۔ جب تمام قصیدہ سن چکے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ عرض کرنا ہو کرو۔ شمس دبیر حضرت شیخ الاسلام کے قدموں میں گر پڑے اور عرض کی کہ میری صرف ایک بڑھیا ماں ہے جسکی پرورش سے میں قاصر ہوں کہ نہایت تنگی معاش رکھتا ہوں۔ شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اچھا شکرانہ لاؤ۔ الغرض شمس دبیر گھر جاکر چند جیتل لگانی لائے اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے روبرو رکھے آپ نے فاتحہ پڑھ کر تقسیم کا حکم دیا۔ ہر کسی کو موافق قسمت کے کم و بیش پہونچے چار مجھے بھی ملے تھے برکت دعا شیخ الاسلام سے شمس دبیر کو وسعت و فراخی حاصل ہوئی چند روز میں وہ سلطان غیاث الدین بلبن (شہنشاہ دہلی) کے دبیر ہوگئے اور کام نکل گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس پانزدہم پنجم ماہ شوال ۶۵۵ ہجری میں دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ والی اجودھن نے اپنے کارکنوں کے ہاتھ تین گاؤں کی معافی کی مثال اور دو سو روپیہ نقد بطور نذرانہ روانہ کئے تھے وہ حاضر لائے گئے اور نقدانہ مع مثال دیہات خدمت شیخ الاسلام میں پیش کیا گیا۔ آپ نے تبسم کر فرمایا کہ میں نے آج تک کوئی شے مثل دیہات وغیرہ کسی سے قبول نہیں کی اور نہ یہ سنت ہمارے مشائخ چشتیاں کی ہے تم واپس لیجا کر کہدو کہ اسکے طالب بہت ہیں انہیں دینا چاہئیے۔ اسکے بعد

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ایک حکایت مناسب اسی معنے کے بیان فرمائی کہ سلطان ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ (جو سلطان غازی کہلاتے ہیں) کے زمانے میں سلطان غیاث الدین بلبن (وزیر سلطان غازی) بروقت واپسی از ملتان بجانب دہلی میری ملاقات کے واسطے اجودھن میں آئے اور جب مجھ سے ملاقی ہوئے مثال چار گاؤں کی اور کسی قدر نقد میرے نذر کیا اور عرض کی مثال چار گانوں حضرت کے واسطے اور نذرانہ درویشوں کے لئے ہے۔ مینے جواب دیا کہ آپ اسکو واپس لیجائیں طالب اسکے بہت ہیں انکو دینا چاہیئے کہ ہمارے خواجگاں کی یہ رسم نہیں ہے۔ بعد اسکے شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے کہ اگر میں دیہات قبول کروں اور مال تم سے لوں۔ پس مجھے درویش نہ کہینگے مالدار کہینگے اور درویش دیہہ دار میرا لقب ہوجائے گا پس کیوں یہ بات خلق اللہ سے کہلوائی اور نیز بعد اسکے یہ موہنہ درویشوں میں دکھلانے کے قابل نہ رہے گا اور میں انکے درمیان کھڑا نہ ہوسکوں گا۔ حاشا وکلا مجھے یہ امر منظور نہیں اسکو واپس لیجاؤ اور دوسروں کو دو کہ طالب اسکے بہت ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خدمت شیخ الاسلام خواجہ بختیار کاکی میں وزیر سلطان شمس الدین التمش انار اللہ برہانہ حاضر آیا اور مثال چھ گانوں کے اور ایک طشت پر از زر نذر کیا اور عرض کی کہ یہ سلطان شمس الدین کی جانب سے ہدیہ ہے۔ حضرت شہید المحبت متبسم ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھے قبول کرنے میں عذر نہوتا۔ اگر میرے خواجگان قبل نے بھی قبول فرمایا ہوتا۔ جبکہ انہونے قبول نہیں کیا میں کیونکر قبول کرسکتا ہوں اگر آج کے دن میں انکے طریقہ پر نہ چلا اور متابعت نہ کی۔ توکل کے روز کس طرح سے انکے روبرو سرخرو ہونگا اسکو واپس لیجاؤ کہ طالب اسکے بہت ہیں کہ اسکے واسطے ٹوپی سر سے اُتار کر نیچے رکھ دیتے ہیں۔ بعد اسکے گفتگو احادیث مشارق الانوار کے بارے میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ صاحب مشارق نے لکھا ہے نہایت صحت کے ساتھ لکھا ہے سب احادیث مشارق الانوار کی صحیح ہیں تین ہزار حدیثیں مشارق میں منقول ہیں۔ اسکے بعد مولانا رضی الدین صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ جب انہیں روایت حدیث میں مشکل درپیش ہوتی اور خلق

کو نزاع وہ خدمت صاحب مشارق میں رجوع کرتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نماز کے وقت تنہا بیٹھے تھے سوائے عبداللہ بن
عباص کے اور دوسرا شخص موجود نہ تھا آپنے عبداللہ بن عباس رض کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کیا
وہ ہٹ کر اپنی جگہ چلے گئے۔ حضرت نے دوبارہ پھر ایسا ہی کیا۔ پھر وہ ہٹ کر اپنی جگہ چلے گئے۔
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے دریافت کیا کہ برابر کیوں نہیں کھڑے رہتے
عبداللہ بن عباس رض نے عرض کیا کہ اس نخیف کی مجال نہیں جو حضور کے برابر کھڑا ہو۔ آپ کو
اُنکی یہ حسنِ ادب کی بات بہت اچھی معلوم ہوئی۔ اُنکے حق میں دعا کی اَللّٰھُمَّ فَقِّہْهُ فِی الدِّیْنِ
(یعنی بار خدایا اسکو دین میں فقیہہ کر) اسکے بعد گفتگو کشف و کرامت کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے
ارشاد فرمایا کہ کرامت کا اظہار نکرنا چاہیئے کہ یہ کام پست حوصلہ لوگونکا ہے مشائخ طبقات نے
اس اظہار کو پسند نہیں کیا اس سے نفس کو ایک طرح کا تکبر پیدا ہوتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا
کہ خواجہ حسن نوری رح دریائے دجلہ کے کنارہ پر تشریف لیگئے۔ ایک ماہی گیر نے دریا میں جال
ڈال رکھا تھا آپنے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر مجھ میں کرامت ہوگی ضرور ایک مچھلی ڈھائی من
وزنی بلاکم و بیش اس جال میں آنی چاہیئے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ماہی گیر نے جب جال کھینچا
ڈھائی من کی مچھلی جال میں سے نکلی۔ جسوقت یہ خبر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
کو پہونچی اپنے ارشاد فرمایا کہ کاش اُس جال میں ایک سانپ پھنستا اور حسن نوری کو ڈستا اور
وہ شہید وفات پاتے۔ اب معلوم نہیں اُنکی عاقبت کیسی ہوگی۔ اسکے بعد شیخ سعدالدین حموی
رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ میرا اور اُن کا بہت ساتھ رہا ہے فرماتے تھے کہ جس نے
کرامت ظاہر کی اُسنے ایک فرض ترک کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ برادرم شیخ سعدالدین حموی رح
فرماتے تھے کہ والی شہر مجھسے عقیدہ نرکھتا تھا ایک روز میرے مکان پر آیا اور اپنا حاجب اندر واسطے
خبر اسکے بھیجا کہ صوفی سے کہو کہ باہر آوے ہم اُسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ حاجب نے اندر آکر پیغام
بادشاہ کا مجھ سے کہا میں نے اُسکی بات پر کچھ التفات نکیا اور نماز میں مصروف ہوا۔ حاجب نے

باہر نکلکر ماجرا گذشتہ پادشاہ سے کہا۔ پادشاہ سواری سے اُتر کر اندر آیا میں اُسے آتا دیکھکر واسطے تعظیم کے اُٹھا معانقہ کیا اور دونوں ایک جگہ بیٹھ گئے اُسوقت میں نے خادم کو اشارہ کیا کہ ایک طباق میں سیب لگا کر لاوے جب سیب لائے گئے میں نے سیب کو پارہ پارہ کر کے خود کھانا اور پادشاہ کو دینا شروع کیا اس طباق میں ایک سیب سب سے بڑا تھا اُسے دیکھ کر پادشاہ کے دل میں گذرا کہ اگر شیخ کو صفائی باطن حاصل ہوگی تو یہ سیب مجھے اُٹھا کر دینگے۔ پادشاہ کے دل میں اس خیال کا گذرنا تھا کہ میں نے وہی سیب اُٹھایا اور پادشاہ کی جانب مخاطب ہو کر یہ حکایت بیان کی کہ ایک مرتبہ سفر مصر میں میرا گذر کسی شہر میں ہوا اس شہر میں ایک جماعت دیکھی کہ ایک بقال نے ایک گدھے کی دونوں آنکھیں کپڑے سے باندھیں اور اس مجمع میں ایک شخص کے ہاتھ میں اپنی انگوٹھی اُتار کر دی اور اُس گدھے کو اُن آدمیوں کے حلقے میں چھوڑ دیا۔ گدھا چشم بستہ اس مجمع میں ہر کسی کو سونگھتا پھرتا تھا یہانتک کہ اس مرد کے پاس جسکے ہاتھ میں انگشتری تھی آیا اُسکو سونگھہ کر کھڑا ہوگیا۔ بقال نے پہنچکر انگشتری اس سے لے لی۔ بعد اس تقریر کے پادشاہ کی جانب مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اگر میں کشف و کرامات سے کوئی بات کروں تو اپنے تئیں اُس گدھے کے برابر کروں اگر نہ کروں اور کرامت دکھلاؤں پس تمہارے دل میں یہ خیال گذریگا کہ اس درویش کو صفائی باطنی حاصل نہیں ہے یہ کہکر وہ سیب بادشاہ کو دیدیا یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور فرمانے لگے کہ مردانِ خدا نے اپنی ذات کو پوشیدہ رکھا ہے کسی شخص کے آگے ظاہر نہیں کیا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما ہی رہے تھے کہ بانگ نماز ہوئی حضرت اُٹھ کر نماز میں مصروف ہوئے۔ اور خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے

الحمد للہ علی ذالک +

مجلس دوازدہم۔ بتاریخ دہم ماہ شوال ۶۱۶ھ ہجری علی صاحبہا الف الف تحیۃ والسلام سعادت قدمبوسی میسر ہوئی۔ شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے صوفیائے کرام حاضر خدمت تھے گفتگو امیرالمومنین عمر بن الخطابؓ کے عدل کے بارہ میں ہو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبتک امیرالمومنین

عمر بن الخطاب رض ایمان نہ لائے تھے بانگ نماز کی غار میں دیجاتی تھی جسوقت امیر المومنین ایمان
لائے تلوار ننگی کھینچکر کھڑے ہو گئے اور بلال رض سے کہا کہ منبر خانہ کعبہ پر چڑھکر اذان دو۔ ایسا ہی کیا
گیا جب اذان علانیہ ہوئی کافروں میں لرزہ پڑ گیا کہ آج کیا سبب ہوا جو یاران محمد صلے اللہ علیہ
وسلم علانیہ اذان دیتے ہیں۔ اُس مجمع کفار سے ایک نے کہا کہ آج عمر بن الخطاب رض ایمان لائے ہیں سنتے
ہی کمر جملہ کفار کی ٹوٹ گئی۔ آپس میں کہنے لگے کہ آج ہمارے مذہب میں خلل پڑ گیا کہ عمر رض نے دین محمدی
قبول کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز عمر بن الخطاب رض درہ لئے ہوئے جا رہے تھے ایک دہی والا رستہ
کھڑا ہوا رو رہا تھا آپنے اُس سے دریافت کیا کیوں روتا ہے اُسنے جواب دیا کہ آپ اس امر کو روا رکھتے ہیں کہ
آپکے عہد میں دہی میرا گر پڑے اور زمین اُسے پی جائے۔ امیر المومنین رض کو یہ سن کر ایک حالت پیدا
ہوئی وہیں کھڑے ہو گئے اور دُرّہ اُٹھا کر نعرہ مارا کہ اے زمین دہی دیتی ہے یا نہیں ورنہ اس
دُرّے سے عدل کرونگا ہنوز یہ کلمات آپکے دہن مبارک سے پورے نکلے بھی نہ تھے کہ زمین پھٹ
گئی اور دہی اوپر نکل آیا۔ اس دہی والے نے سب چھاپنا پڑیا اور چلا گیا اسکے بعد حضرت امیر المومنین رض
کی بزرگی کے بارے میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز آپ بیٹھے ہوئے اپنے خرقہ میں بخیہ کر رہے
تھے پشت مبارک آپکی جانب آفتاب تھی۔ تمازت آفتاب سے پشت مبارک گرم ہو گئی۔ آپنے نگاہ
غضب سے آفتاب کی طرف دیکھا معاً فرشتوں کو حکم ہوا کہ نور آفتاب کا محو کریں کہ گستاخی سے حضرت
عمر رض کے ساتھ پیش آیا۔ فرشتوں نے فی الفور تعمیل کی اور نور آفتاب سے لیلیا۔ تمام جہان تاریک ہو گیا
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اُس زمانہ میں حیات تھے از حد غمناک ہوئے فرمانے لگے
شاید قیامت قائم ہوئی جو نور آفتاب سے لیا گیا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت جبرئیل ع نازل ہوئے۔
اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ قیامت قائم نہیں ہوئی۔ نور آفتاب بوجہ گستاخی کرنے خدمت عمر رض
بن الخطاب میں لیا گیا ہے کہ انکی پشت مبارک پر اسکی تیز شعاعیں پڑیں کہ وہ گرم ہو گئی اور
اُنہوں نے نگاہ گرم سے جانب آفتاب دیکھا۔ حقتعالی نے حکم دیا کہ نور اس کا لیا جاوے۔ اور
[illegible] نور ادیں اوسکو واپس شد حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے یہ ماجرا سنکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور شفاعت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاف
فرمایا کہ اگرچہ مینے غصہ سے آفتاب کو دیکھا تھا لا حضور کے حکم سے معاف کرتا ہوں۔ فی الفور
جہان روشن ہوگیا۔ اسی طرح انکی بزرگی کے بارہ میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ
آپنے قیصر روم کے پاس ایلچی روانہ کیا کہ وہ مال نہ بھیجتا تھا ہمیشہ حیلہ حوالہ اور عذر لاطائل
پیش کرتا تھا۔ اُسکو اُن دنوں فقر امیر المومنین رضی اللہ عنہ خبر ہوگئی تھی اُسنے بھی دو ایلچی آپکی خدمت میں
روانہ کئے کہ وہ آپکے حالات دیکھکر قیصر کے سامنے اسکا اظہار کریں اگر لائق ہوں تو مال بھیجا
جاوے ورنہ خیر۔ جب فرستادگان قیصر مدینہ شریف میں آئے اور امیر المومنین کے مکان پر گئے
آپ وہاں تشریف فرما نہ تھے لوگوں سے دریافت کیا کہ امیر المومنین کہاں تشریف فرما ہیں
لوگوں نے جواب دیا کہ حظیرہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ الغرض وہاں گئے دیکھا کہ آپ خرقہ میں بخیہ کر
رہے ہیں۔ ایلچیوں نے پہنچتے ہی سلام کیا۔ امیر المومنین اپنی روشنضمیری سے دریافت کیا کہ یہ
فرستادگان قیصر روم ہیں پس انکی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ مال لائے اُنہوں نے عرض کیا
نہیں قیصر مال نہیں دیتا۔ آپکے سامنے دُرہ رکھا ہوا تھا اُٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ ہم نے قیصر کو
تخت سے گرا دیا۔ ایلچی حیرت زدہ ہوکر واپس گئے اثنا راہ میں انکو خبر پہونچی کہ قیصر تخت پر بیٹھا
دربار کر رہا تھا ناگاہ دیوار پھٹی اور ایک ہاتھ مع دُرہ نکلا جو قیصر کی گردن میں لگا جس سے اُس کا
سر جُدا ہوکر گر پڑا۔ اُنہوں نے یہ کیفیت بوجہ معائنہ خود کی تھی مفصل بیان کی بعد اسکے
سقدر مال آیا جسکا حساب نہیں اور ہزارہا کفار معائنہ اس کرامت سے مسلمان ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک
مجلس سیزدہم بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو دربارۂ ترک دنیا
ہو رہی تھی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ پانی پر مصلا بچھائے نماز پڑھ رہے تھے۔
جب فراغت پاچکے یہ دعا مانگی کہ بارِ خدایا خضر کو کیا بات ہے تو یہ نصیب کر اُسی وقت
حضرت خضر علیہ السلام بھی آئے اور کہا اے برادر مجھ سے کیا کام ہے سنو وہ بات ہے جسکی میں توبہ
کروں اُنہوں نے کہا تو نے بیابان میں ایک درخت نصب کیا ہے جسکے سایہ میں بیٹھتا ہے اور کہتا

ہے کہ واسطے بندہ کے تب لگا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام فی الحال مستغفر ہوئے۔ اسکے بعد
آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھکو تمام دنیا بخشی جاوے اور واسطے قبول کرنیکے کہیں اور یہ بھی کہا جاوے
کہ تم اسکا حساب تم سے نہیں لینگے اور یہ بھی کہیں کہ اگر قبول نہ کریگا پس تجھے دوزخ میں ڈالینگے
پس میں دوزخ قبول کرونگا دوزخ کو دنیا پر ترجیح دونگا۔ حضرت خضر نے اسکا سبب دریافت کیا
فرمایا چونکہ دنیا مبغوضہ خدا ہے اللہ عزوجل دنیا کو دشمن رکھتا ہے پس اسکی نظر سے دوزخ قبول
کرونگا اور دنیا کو نہیں۔ اسکے بعد گفتگو درباره شغل حق ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے کہ
ہر حال میں حق میں مشغول رہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص
نے حق تعالیٰ سے بکمال آرزو درخواست کی کہ بوقت مشغولی حق میرے حق میں جو فرمان ہو
اسے مجھے بتا دیا جائے۔ فرمایا اس امر کا کہ ایسے وقت میں تیری یاد آوے اور میں دعا کروں
اسکے بعد گفتگو درباره علم کتاب فرمانے لگے۔ کتاب تبتل آپکے روبرو رکھی ہوئی تھی آپ نے اسکے
بعض فوائد بیان فرمانے شروع کئے۔ اسی درمیان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی آدمیوں پر دو منت
ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی۔ منت ظاہری یہ ہے کہ اُسنے ہدایت کے واسطے پیغمبر علیہم السلام
بھیجے دوسری منت باطنی عقل ہے کیونکہ اگر علم ہو عقل نہ ہو تو علم سے کچھ فائدہ نہ پہنچیگا۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار تابعین میں لکھا دیکھا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر حضرت
جبرئیل نازل ہوئے فرمان ہوا کہ علم و عقل بھی لیجاؤ۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ
آپ علم و عقل دونوں حضرت کی خدمت میں لائے حضرت آدمؑ متفکر ہوئے کہ اسمیں سے کسکو قبول
کروں۔ پس بعد بہت غور کے عقل کو آپنے قبول فرمائی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ
کو اُن کے صحیفہ میں فرمان ہوا تھا کہ جملہ عاقلوں اور صالحوں کو واجب ہے کہ چار ساعت
سے غافل نہ رہیں۔ اوّل ایک ساعت چاہیئے کہ اس میں اپنے خداوند سے ملاقات کریں۔
یعنی نماز پڑھیں اور نماز کے آخیر میں ساتھ دعا کے کہ ساعۃ فیہا مناجی ربہ اور دوسری
ساعت وہ ہے کہ ہر شخص اپنی حالت پر غور کرے اور دیکھے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ کیا

کھاتا ہوں کیا پیتا ہوں۔ کیسے اعمال مجھ سے سرزد ہوتے ہیں اور ایک ساعت مجاہدت بالنفس
کی ہونی چاہیے کہ کھانے پینے وسوسے سے اپنے نفس کو اسکی مراد کو پہنچا دے و ساعة
یجالس عند الاخوان یتفکرون عنّی سو یہ ہے ایک ساعت یہ شخص اپنے بھائیوں کے
پاس بیٹھے اور جو انکی برائیاں انکی نظر میں آویں کسی شخص سے نہ کہے ورنہ وہ کہ مردان خود نشست
ناپسندیدہ کے نہ بیٹھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدرستیکہ علم و عقل دونوں شریک ہیں کہ جدا نہیں ہو سکتے
کیونکہ عقل کو بغیر علم کے چارہ نہیں۔ پس فاضل ترین مردمان وہ ہے جو اپنی ذات کو پہچانے
وہی صاحب عقل ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
ہر چیز کی غایت ہے اور غایت عبادت کی علم ہے۔ اور عبادت بے علم رنج بیہودہ ہے اور
علم بغیر عقل بیہودہ ہے اور بہت روز قیامت یہاں عقل ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
حضرت امام اعظم سے پوچھا کہ آپ آیت و حدیث سے ہزارہا مسائل استنباط فرماتے ہیں۔ یہ
کس چیز سے فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا عقل سے اگر عقل نہ ہوتی تو ایک مسئلہ بھی استخراج نہیں کر
سکتا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام موجودات مندرجہ بالا سے معلوم
ہوا کہ عقل شریف ترین جملہ اشیاء ہے۔ اگر عقل نہ ہوتی معرفت اللہ تعالیٰ کسی طرح ممکن نہ تھی لکھنے
میں اول نماز کی ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعاگو نے اپنے مقام پر واپس
مجلس چہارم بتاریخ دوم ماہ ذی قعدہ ۶۵۶ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو علم اور
فضل کے بارہ میں ہو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ علم تمام عبادتوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اور اسکا مشغل نماز روزہ حج و خیرات سے زیادہ ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ علم کی عزت و منزلت عالم ہی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت
اور علوم میں ایک ایسا علم ہے کہ عالم بھی اسکو نہیں جانتے اور کام ان دونوں سے باہر ہے مرد کو
لازم ہے کہ ان دونوں امور سے گذر جائے اور اپنے دلکو سب طرف سے قطع کرکے مشغول الی اللہ

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آدمی درجۂ علم جانیں تو تمام کاموں کو چھوڑ دیویں اور علم میں مشغول ہوجاویں کیونکہ علم ایک ابر ہے باران رحمت کا۔ جسنے اُسپر ہاتھ مارا تمام معاصی سے پاک ہوا اُسیوقت ایک حکایت بھی فرمائی کہ عالم مثال ایک چراغ کے ہے قندیل آبگینۂ پاک میں کہ تمام عالم علوی اور سفلی اور عالم ملکوت اُس میں روشن ہے۔ پس جو شخص علم سے مشغول ہے اسے تاریکی سے کیا واسطہ۔ کیونکہ وہ روشنی علم میں ہے بعد اسکے اسی محل میں فرمایا کہ علماء علم سے غافل ہیں دنیا کو انہوں نے اپنا قبلہ گاہ بنایا ہے اور ساتھ غرور نادانی کے اپنے نفس کو مغرور کیا ہے اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے کہ اب قوت و برکت علم میں نہیں رہی کیونکہ عمل اُسپر نہیں رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح علماء میں لکھا ہے کہ فردائے قیامت آمَنَّا وَصَدَّقْنَا صلعا اور اہل علم کو کہ دنیا میں اہل دنیا سے مشغول ہیں اور علم پر کاربند نہیں فرمان الٰہی ہوگا کہ انکو عرصات قیامت میں حاضر لاویں۔ جب حاضر ہونگے۔ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ علمہائے آتشین انکی گردنوں میں ڈالکر دوزخ میں ڈالدیں اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ یہ عالموں کا وہ گروہ ہوگا کہ ظاہر میں خلق کو علم اور پارسائی کا حکم کرتے تھے اور خود علم پر کاربند نہیں ہوتے تھے اور حیلہ و بہانہ سے اہل حق کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ راحت الارواح میں قاضی حمیدالدین ناگوری تحریر فرماتے ہیں کہ جب آدمی طریقہ علم اختیار کرینگے اور اُسپر کاربند ہونگے حق سبحانہ وتعالیٰ انکو ایسی توفیق عطا فرماویگا کہ حق کو باطل سے جدا کرینگے اور نیک کو بد سے پہچانینگے۔ اور حرام سے حلال کو علیحدہ کرینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علم کی کئی قسمیں ہیں۔ عالم مطلق اس شخص کو کہا جاویگا جو علم نبوی صلعم جانتا ہو اور علم نبوی صلعم علم آسمانی ہے کہ وحی پروردگار عالم کی تھی کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی اور آپکے ذریعہ سے وہ باتیں ہمکو پہونچیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ معرفت واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جبتک کسی شخص کو اپنی معرفت نہیں ہوتی وہ دوسروں کے پیچھے مبتلا پھرتا ہے لیکن جب اُسکو محبت حق سبحانہ تعالیٰ کی ہوجاتی

ت اُسکے بعد اگر اُسکے پاس فرشتے اور ہجدہ ہزار عالم آوے وہ اپنی ان آنکھوں سے بھی دیکھیگا
اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اہل معرفت کا ایسا فریق ہے کہ اگر عرش اعلےٰ سے
تحت الثریٰ تک کے جمیع فرشتے اور ملائک مقرب مثل جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام
اسکی خدمت میں آویں وہ محبت باری تعالےٰ میں ایسا مستغرق ہوگا کہ انکو نہیں پہچانیگا
اور نہ انکے آنے جانے سے اُسکو خبر ہوگی۔ اگر اسکو یہ حال معلوم ہوجائے تو جاننا چاہیئے کہ وہ
مدعی دروغگو ہے اُسے کچھ مشغولی نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں شیخ شہاب الدین
عمر سہروردیؒ کی خدمتمیں حاضر تھا وہ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کو اپنی
دوستی کی نعمت عطا فرمائے اپنے ذکر کا دروازہ اُسپر کھولدیتا ہے اور سرائے فردانیت میں
داخل فرماتا ہے کہ وہ محل جلال عظمت اُسکا ہے۔ پس وہ عارف ربانی حفظ حق تعالیٰ سبحانہٗ
میں رہتا ہے سکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک روز میں خدمت شیخ الاسلام معین الدین چشتیؒ
میں حاضر تھا وہ فرماتے تھے کہ اہل معرفت کو توکل اوقات ہے اور وہ علم علوی ہے شوق کی
قسمت اگر اُسکو ایسے وقت جلاویں اُسے مطلق خبر نہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت
کو دعویٰ اور گفتگو کرنی اُسوقت درست ہوگی کہ وہ اول اپنا ثمرہ معرفت خلق کو دکھلادیں۔
اور جو لوگ اُنکے پاس بطریق بحث آویں زور اپنی کرامت سے انکو ملزم گردانیں۔ اسکے بعد
حکایت وصال شیخ جلال الدین تبریزیؒ کی بیان فرمائی کہ آپ وقت انتقال بیعت مسکرا تے
تھے اُسوقت آپکے ایک مرید نے دریافت کیا کہ اسوقت یہ کیسا تبسم ہے آپنے جوابدیا کہ اہل معرفت
کا ایساہی حال ہوتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عشق اور معرفت میں وہی کامل ہے جسکو
کسی حال میں سوائے یاد باری تعالیٰ کے دوسرا خیال نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میںنے زبانی
شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ کے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ درخت معرفت
کو فکر کا پانی دینا چاہیئے کہ خشک نہو اور درخت غفلت کو آب جہل دیں کہ خشک ہوجائے اور
درخت توبہ کو آب ندامت دینا چاہیئے کہ پژمردہ نہو اور درخت موت کو آب موافقت دینا

اول وہ دل جسکے اندر دنیا نہ تھی دوسرے وہ دل جسکے اندر یہ اندیشہ تھا کہ کل کیا کرونگا
سوم وہ دل جسکے اندر موجود حسد و حقد کا ذرہ نہ تھا۔ چہارم وہ دل جسکے اندر دوستی شرف جاہ
نہ تھی۔ اگر ان چاروں میں سے ایک خصلت بھی اسکو معلوم ہوئی۔ اُسنے فوراً اس دل سے کنارہ کیا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور برادرم بہاؤ الدین زکریا ایک جگہ جمع تھے گفتگو زہد کے بارہ میں چلی
شیخ موصوف نے ارشاد فرمایا کہ زہد تین چیزیں ہیں جسکے اندر یہ تین چیزیں نہیں ہیں وہ زاہد نہیں ہے
اول جاننا دنیا کا اور اس سے ہاتھ اُٹھا لینا۔ دوم طاعت مولا کرنا اور آداب کی رعایت رکھنا۔
سوم [illegible] آخرت کی اور اسکو طلب کرنا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فضیل بن
عیاض فرماتے تھے کہ روز قیامت دنیا بن سنور کر عرصات قیامت میں پھرے گی اور اپنی ترتیب
اور عمدگی کا حال بیان کرے گی وہ کہیگی بار الٰہ العالمین تو مجھکو سزاوار ایک بندے کا کر۔ حضرت عزت
کی بارگاہ سے جواب آئیگا کہ اے دنیا نیست میں تجھے پسند کرتا ہوں اور نہ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہوں
جو تجھے دوست رکھتے ہیں۔ پس دنیا ہباءً منثوراً ہو جائیگی۔ اسکے بعد مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ
درویش کو چاہیئے کہ دنیا کو نفیس نہ کرے ورنہ کل اسکے ساتھ دوزخ میں جانا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ جسقدر نقد کہ میرے پاس آتا ہے اگر میں جمع کروں تو ایک خزانہ جمع ہو جائے۔ لیکن جو کچھ آتا
ہے میں اسکو صرف کر دیتا ہوں۔ وہ اللہ کی راہ میں صرف ہو جاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ
مودود چشتی مشتاق اولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام برائیوں کو ایک جگہ جمع کیا اور
اسکی کنجی دنیا کی [illegible] دی۔ پس جو شخص [illegible] وہ گرد اس خانہ اور اس کنجی کے نہیں بھٹکتا۔
بعدہٗ [illegible] میں سے تفسیر امام زاہد حضرت شیخ الاسلام کے سامنے رکھی ہوئی تھی اُسے
دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ نجا المخففون وھلک المثقلون یعنی رستگار ہوئے سبکبار اور ہلاک
ہوئے وہ لوگ جو گرانبار تھے۔ اسکے بعد گفتگو ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہ کے ذکر کے بارہ میں واقع ہوئی۔
ارشاد فرمایا کہ ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہ کا تمام [illegible] زیادہ بزرگ ہے چنانچہ جو لوگ اسکے شایاں حال
نہیں الٰہی نعمت عظمیٰ سے محروم رہتے اور جو اپنی عمر اسکے ذکر میں صرف نہ کریں اسکے بعد ارشاد

فرمایا کہ اللہ تعالٰی کے ایسے بھی بندے ہیں کہ جب اُسکا نام سنتے ہیں تو اپنا جان و مال فدا کرتے ہیں چنانچہ
آثار تابعین میں لکھا ہے کہ ایک درویش جنگل میں۔ اٹھارہ برس عالم تحیر میں کھڑے تھے ناگاہ غیب سے
یا اللہ کی آواز آئی۔ انہوں نے جب نعرہ سنا بمجرد سننے کے زمین پر گر پڑے اور جان جان آفرین
سپرد کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر اہل سلوک کسی وقت ذکر اللہ تعالٰی سے غافل ہوتے ہیں تو اُس وقت
انکو یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم مر گئے۔ اگر زندہ ہوتے تو ذکر مولا فوت نہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایک بزرگ تھے ہر روز تین ہزار بار ذکر یا اللہ اُنکا وظیفہ تھا۔ ایک روز یہ وظیفہ اُنسے فوت ہو گیا
عالم غیب سے آواز آئی کہ فلان ابن فلاں مر گیا اہل شہر یہ آواز سنکر اُسکے مکان پر گئے دیکھا
تو زندہ تھے سب متعجب ہوئے اور معذرت کی اُنکے معذرت کرنے سے وہ بزرگ متبسم ہوئے اور فرمانے لگے
اسمیں تمہارا کچھ قصور نہیں فی الواقع جسوقت وہ آواز دیگئی میں مردہ تھا کیونکہ میرا وظیفہ مجھ سے
فوت ہو گیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان پر ذکر مولا جاری رکھنا نشان ایمانداری کا ہے
اور بیزاری ہے نفاق سے اور ذکر اللہ تعالٰی کا حصار ہے شر و آفت سے اور یہی ذکر آتش دوزخ
سے خلاص کرانے والا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح مشائخ میں مرقوم ہے کہ جب مسلمان
ذکر اللہ تعالٰی میں زبان کھولتے ہیں۔ آسمان سے آواز آتی ہے کہ اللہ تعالٰی تم پر رحمت کرے خدا تعالٰی
نے تمہارے گناہ بخشدیئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملک سیوستان میں مینے ایک درویش کو دیکھا کہ
کھڑے ہوئے ذکر اللہ تعالٰی عزاسمہ کر رہے تھے میں اُنکے پاس ٹھیرا ایک روز اُنکو ہوش ہوا مجھ سے
فرمانے لگے جنکو سعادت ابدی نصیب کرتے ہیں دروازہ ذکر کا اُسپر کشادہ کرتے ہیں وہ شخص سوتے جاگتے
اُٹھتے بیٹھتے ذاکر ہی رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سوائے وقت قضائے حاجت کے اور
سب وقت ذکر کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے جنکو حدیث میں مشکل واقع
ہوتی تھی اُنکے پاس آتا وہ اس مشکل کو رفع فرماتے تھے وہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ یہ علم اُن کا ذکر کے
سبب سے تھا۔ اسکے بعد گفتگو کنگھا کرنیکے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ داڑھی میں کنگھا کرنا
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی طریق دیگر پیغمبرین علیہم السلام کا تھا

جو شخص رات کو داڑھی میں کنگھا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکو آفت فقر و تنگدستی سے پناہ میں رکھیگا اور ہر ایک بال کے بدلے ہزار بردوں کے آزاد کرنیکا ثواب لطف فرمائیگا۔ اگر آدمی کنگھا کرنیکے ثواب کو جان لیویں کہ اُسکا کس قدر زیادہ ثواب ہے۔ پس دیگر عبادات کی طرف ملتفت نہوں اور اسی عبادت میں مصروف رہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کا کنگھا دوسرے شخص کو نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے جدائی واقع ہوتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے کہ کئی حیات میں ایک شخص کے دو بچے توام پیدا ہوئے جو آپس میں جُڑے ہوئے تھے یہ خبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی گئی۔ اور عرض کیا گیا کہ انکے جدا کرنے کی تجویز فرمایئے آپ متفکر تھے کہ حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ ان دونوں کے سروں میں ایک ہی کنگھا کرنا چاہیئے علاحدہ ہو جاوینگے ایسا ہی کیا گیا وہ دونوں علیحدہ ہو گئے اسکے بعد گفتگو نماز جماعت کے بارہ میں ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام نے اس بارہ میں نہایت غلو فرمایا۔ فرمانے لگے کہ اگر دو آدمی بھی ہوں تو جماعت کر لینی چاہیئے اگرچہ دو آدمیوں کی جماعت نہیں ہوتی مگر ثواب جماعت کا ملتا ہے جتنے آدمی نماز جماعت پڑھیں پس برابر کھڑے ہوں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ اطراف لاہور میں ایک بزرگ مجھ سے ملاقی ہوئے۔ صاحب نعمت تھے جب اُنسے ملاقات کی مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ جب ذکر باریتعالیٰ کرتے وقت چھ باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ جب ذکر شروع کرتا ہوں میرا دل حاضر ہوتا ہے اور اُس مقام تک عروج حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ساتھ چشم دل کے دیکھنے لگتا ہے دوم بوقت ذکر اللہ تعالےٰ مجھے معاصی سے دور رکھتا ہے۔ دلمیں خیالات دنیاوی نہیں آتے اور جسکے دل سے وقت ذکر خیالات دنیاوی دور نہوں یہ علامت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دور رکھتا ہے سوم ذکر باریتعالیٰ کرنے سے شرف دوستی اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے اور دوستی اُسکے دلمیں مستحکم ہوتی ہے چہارم یہ۔ جب ذکر خدا تعالیٰ کا بہت کرے شرف دوستی حق تعالیٰ حاصل ہونیسے شر و آفت دیو دیری

سے امن میں رہتا ہے۔ پنجم خاتمہ ذاکر کا بخیر ہوگا۔ ششم خدائے تعالیٰ گور میں اُسکا مونس ہوگا۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی ذکر بہتر از ذکر خدائے تعالیٰ عز اسمہ نہیں ہے اور اسمیں سب سے بڑھ کر
پڑھنا کلام اللہ کا ہے کہ ثمرہ اُسکا عام عبادتوں سے فاضل تر ہے۔

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی قطب الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے
سُنا تھا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ ملک کا نام توریت میں مانعہ
ہے اور فارسی میں ماثورہ کا ترجمہ باز رکھنے والا عذاب گور سے ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات
کو سورہ یٰس پڑھے شب قدر کے برابر ثواب پاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تھے
رات دن اللہ اللہ کہتے تھے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا جسوقت وہ راہ میں جا رہے تھے ایک لکڑی
اُنکے سر پر گری جس سے اُنکا سر زخمی ہوگیا اور خون بہنے لگا ہر ایک قطرہ جو زمین پر گرتا تھا اُس سے نقش
اللہ منقش ہوتا تھا۔ پس یہ تحقیق جاننا چاہیئے کہ خیال ہی پھلتا پھولتا ہے۔ جو شخص جس کام میں مستغرق
ہوگا اُسکا خاتمہ بھی اسی میں ہوگا اور وہ اسی خیال میں اُٹھیگا۔ اسکے بعد گفتگو دعا کے بارے میں واقع
ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ فتاوی کبریٰ میں لکھا ہے کہ ابی ہریرہؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیس شئ اکبر عند اللہ من الدعاء یعنے کوئی شے اللہ تعالےٰ
کے نزدیک دعا سے زیادہ بڑی نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ
مرقدہٗ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ سے روایت کی ہے کہ قوت القلوب میں تحریر
ہے کہ ان اللہ یحب المسلمین فی الدعاء یعنے دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُن مسلمانوں کو جو بہت
دعا مانگتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملتان میں یہ دعاگو اور خواجہ بہاء الدین زکریا ایک جگہ بیٹھے تھے
گفتگو دعا کے بارے میں ہو رہی تھی ایک بزرگ صاحب نعمت بھی اُس جلسہ میں موجود تھے اُنہوں
نے ارشاد فرمایا جب آدمی تین باتوں سے مجتنب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے تین چیزیں اُٹھا لیتا ہے۔
اول جو شخص زکوٰۃ چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ برکت اُسکے مال میں سے اُٹھا لیتا ہے دوم جو شخص ترک قربانی
کرتا ہے اللہ تعالےٰ عافیت اُس سے اُٹھا لیتا ہے۔ سوم جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ

اُس سے بوقت مرگ ایمان جدا کر دیتا ہے نعوذ باللہ منہا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص بغداد میں شیر کے سامنے بغرض تلف کئے جانے کے ڈالا گیا۔ سات روز تک وہ شیر کے سامنے پڑا رہا شیر نے اُسکو مضرت نہ پہونچائی سلامتی اُسکی اس دعا کے پڑھنے سے تھی وہ اسم اعظم یہ ہے یَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَّیَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ یَا کَبِیْرُ یَا قَدِیْمُ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو دفع اذیت دشمن چاہے وہ پیوستہ اس دعا کو پڑھتا رہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ہر کسی کا دشمن نفس امارہ اور شیطان لعین ہے حضرت یہ فرما رہے تھے کہ آذان نماز ظہر کی ہوئی شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

مجلس شانز دہم بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ ۶۱۸ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو فضیلت ماہ ذی الحجہ کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی نور اللہ مرقدہ میں بروایت ابو ہریرہؓ منقول ہے کہ جو شخص اول ماہ بہ نیت ذی الحجہ دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعدہ فاتحہ آیتہ اول سورہ انعام یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ تا وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ پڑھے اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ قل یا ایہا الکافرون ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ ثواب حج کرنیوالوں کا اُسکے نامۂ اعمال میں ثبت فرما دیگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ایک جوان بدرجہ غایت فاسق و فاجر تھا جب اُس نے انتقال کیا خلق کو اُسکی طرف سے بہت تاسف تھا کہ حال اس جوان کا قبر کے اُس تنگ و تاریک کوٹھے میں کیسا ہوگا اسی اثنا میں ایک بزرگ نے اس جوان کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُسنے جواب دیا کہ جب لوگ مجھے دفن کرکے واپس چلے آئے فرشتگان عذاب ہاتھوں میں گرز ہائے آتشیں لئے آئے اور مجھے عذاب کرنا چاہتے تھے کہ فرمان اُس ذات کی طرف سے جو ہمیشہ ہے اور کبھی نہیں مریگا اور اُس قایم کی جانب سے جو کبھی فنا نہیں ہوگا آیا کہ ہاتھ عذاب کا اس بندہ سے روکو کہ میں نے اسکو بخشدیا جگہ اسکی بہشت ہے کیونکہ وہ ایک حج کرنیوالوں سے تھا

فرشتگان عذاب نے ہاتھ تعذیب کا میری جانب سے روک کر عرض کی کہ بار خدایا یہ جوان فاسق و فاجر و مرائی (ریاکار) تھا اس نے کونسی ایسی نیکی ہوئی جو تو نے اسکو بخشدیا۔ فرمان الٰہی ہوا کہ اے فرشتو حال ایسا ہی ہے جو تم کہتے ہو۔ لیکن یہ جوان ماہ ذی الحجہ کی اول رات کو ہر سال دو رکعت نماز پڑھتا تھا میں نے اسکو اس جہت سے بخشدیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہب بن منبہؓ سے منقول ہے کہ حقتعالیٰ عز اسمہ جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تحفہ بھیجا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے موسیٰؑ اول عشرہ ذی الحجہ کے دس روزہ آپکے اور آپکی امت کے واسطے بہتر ہیں عبادت ہزار سالہ سے اور یہ کلمات نہایت بافضیلت ہیں۔ پس آپ اپنی قوم کو فرمادیں کہ ہر ایک سو سو مرتبہ پڑھے یہ ایسا ہوگا گویا اسنے توریت کی بارہ ہزار مرتبہ تلاوت کی اور ان کلمات کے کہنے والوں کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھی جاوینگی اور اسیقدر بدیاں محو ہونگی اور ہزار فرشتے اسکے حق میں دعا کرینگے اور عمل اسکے تمام روئے زمین کے عمل کرنیوالوں سے افضل ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عوارف میں شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بستان فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ میں لکھا ہے کہ یہ کلمات انجیل میں نازل ہوئے ہیں۔ اسوقت ایک نابینا تھا۔ برکت پڑھنے ان کلمات کے بینا ہو گیا اور بصارت اسکی گئی ہوئی پھر عود کر آئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ ان کلمات کی کمال تعظیم و خدمت کرے جو شخص انکی تعظیم مرعی رکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اسکا اثر دیکھے گا وہ کلمات یہ ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پہلے روز کلمات مندرجہ بالا سو مرتبہ پڑھے اور دوسرے روز یہ کلمات سو مرتبہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَّلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا تیسرے روز سو مرتبہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ چوتھے روز سو مرتبہ یہ کلمات کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یا کہیں روز سوم تسبیح اللہ و کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن دَعیٰ لَیسَ وَرَاءَ اللّٰہِ المُنتَہیٰ سُبحَانَ مَن
تَعَزَّزَ بِالعِزِّ وَلَا یَعِزُّ اِلٰی رَحمتِہٖ کہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ روز ششم پھر سے
بیت شروع کرے اور وہی ترکیب پڑھنے کی ملحوظ رکھے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز
ارشاد فرمایا کہ جو شخص عشرہ ذی الحج میں کسی رات کو دو رکعت نماز بعد از وتر سونے سے پیشتر اسطرح
پڑھے کہ رکعت اول میں سورۂ فاتحہ سورۂ کوثر و اخلاص ایک ایک بار اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اسقدر
ثواب عطا فرماویگا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرا اسکو حصر نہیں کر سکے گا اور اس نماز کا پڑھنے والا
جبتک جگہ اپنی بہشت میں نہ دیکھ لیگا نہ مریگا۔ اسکے بعد ایک حکایت ملایم اسی معنے کی ارشاد فرمائی
کہ شیخ سعد الدین حموی رح کو بعد انکے وصال کے خواب میں دیکھا پوچھا کَیفَ حَالُکَ انہوں نے جواب دیا
کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو بخشدیا ہر عبادت کا ثواب موافق اسکے اندازہ کے ملا ان دو رکعتوں کے بدلے
اسقدر ثواب ملا کہ اسکو سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرا نہیں جانتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایام
عشرہ ذی الحج میں جمعہ کی رات کو چھ رکعت نماز اس ترکیب سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ
کے سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ بار اور بعد ہر سلام کے دس مرتبہ درود شریف اور بعد اسکے یہ کلمات
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ المَلِکُ الحَقُّ المُبِینُ کئی مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر ثواب عطا فرمائے گا
کہ اسکی نہایت ہوگی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغامبرن کا ثواب ملے گا اور دوسرے برس تک کوئی
گناہ اسکے نامہ اعمال میں نہ لکھا جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے ایک دوست جو نہایت صالح
اور متقی تھے یہ نماز پڑھا کرتے تھے جب اُن کا وصال ہوا لوگوں نے خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ
اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا انہوں نے جواب دیا کہ بخشدیا اور سبب میری بخشائش کا
یہ نماز ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الحق والدین حسن سنجری میں لکھا
ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ والضحیٰ ایام عشرہ
ذی الحج میں پڑھیگا حضرت عزت جل جلالہ اسکو بخشدیگا اور جو تمام عشرہ ذی الحج میں ہر بعد سورہ والضحیٰ
پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے اسکو نجات عطا فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد

بعد رحلت شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رضؓ کو خواب میں دیکھا منکر و نکیر کا حال دریافت کیا کہ وہ وقوعہ شدنی آپکے ساتھ کیونکر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمام مشکلات اپنے فضل و کرم سے آسان کیں۔ جب مجھکو زیر عرش لیگئے میں نے سر زمین پر رکھا آواز آئی کہ سر اوپر اٹھاؤ۔ اتنا کس واسطے ڈرتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ الٰہی میں تیری شان جباری سے ڈرتا ہوں۔ فرمان ہوا کہ اے معین الدین جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اسکے کام میں ہیں۔ جو شخص ایام عشرہ ذی الحج میں سورۂ والفجر پڑھے گا اسکو ڈرنے سے کچھ کام نہیں جاؤ ہم نے تمکو بخشدیا اور یکے از واصلان درگاہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا سورۂ والفجر کا ایام عشرہ ذی الحج میں نہایت فائدہ مند ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روز ترویہ میں چھ رکعت نماز پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورہ والعصر ایکبار اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ سورۂ لایلاف قریش ایکبار۔ رکعت سوم میں بعد فاتحہ سورۂ کافرون ایکبار۔ رکعت چہارم میں بعد فاتحہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ ایکبار پڑھے اور باقی دو رکعتوں میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اسکا ثواب اسقدر ہے کہ اگر تمام مخلوق جمع ہو اور اس ثواب کا حصر کرنا چاہے الا حصر نہ کرسکے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عرفہ ذی الحج میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی سو بار پڑھے حقتعالیٰ کاتبان ثواب کو حکم دے گا کہ اس شخص کے نامۂ اعمال میں ثواب ایک ہزار حج مقبول شدہ کا لکھو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت میں جانب اجمیر شریف مسافر تھا جب وہاں پہونچا۔ روضۂ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ میں معتکف ہوا اور اس سعادت کو پایا۔ چنانچہ یہ نماز عرفہ والی حضرت خواجہ کے مزار متبرک پر پڑھی اور روضہ مخدوم جہانیان شیخ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے متصل بیٹھکر تلاوت قرآن شریف میں مشغول ہوا۔ تہائی رات گذری ہوگی کہ میں پندرہ سیپارہ پڑھ چکا تھا بتحقیق یاد نہیں شاید سورۂ کہف یا سورۂ مریم پڑھ رہا تھا اتفاق سے ایک حرف ترک ہوگیا۔ روضۂ مخدوم سے آواز آئی کہ اس حرف کو پھر پڑھو میں نے دوبارہ پڑھا آواز آئی کہ خوب پڑھتے ہو۔ خلف صالح تمہارے

ہی موافق ہونا چاہیئے۔ جب میں ختم قرآن شریف سے فارغ ہوا سر پایانِ مزار خواجہ میں رکھ کر روئے لگا اور مناجات کی کہ الٰہی مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طائفہ سے ہوں آیا از امر زیدگان ہوں یا از راندگان۔ جو نہی یہ اندیشہ میرے دل میں گذرا روضۂ متبرکہ سے آواز آئی کہ اے مولانا فرید جس شخص نے یہ نماز جو تم نے آج یعنی بروز عرفہ عید الضحیٰ پڑھی۔ تحقیق وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے تب دوبارہ تصدق مزار خواجہ ہوا اور خاطر میری جمع ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ چند روز میں میں وہاں سے روانہ ہوا پایان روضہ مبارک سے مجھے نعمت بے حد و عد حاصل ہوئی کہ حصر میں نہیں آسکتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے روز درمیان ظہر و عصر کے چار رکعت اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار اور بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اسکو اسقدر ثواب عطا ہوگا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اسکو دوسرا زبان سے کہہ نہ سکے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز عرفہ قبل از غروب آفتاب ان کلمات کو سو مرتبہ کہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسکے پڑھنے والے کے حق میں اللہ تعالیٰ منادی کراتا ہے اور خوش ہو کر فرماتا ہے کہ اے میرے بندے مجھ سے سوال کر جو تو طلب کریگا عطا کروں گا۔ اور ان کلمات میں ایک بڑی تاثیر یہ ہے کہ جو شخص بوقت سونے اور سو کر اٹھنے کے ان کلمات کو پڑھے گا شر شیاطین سے امن میں رہے گا وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوقُ الْخَيْرَ إِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ إِلَّا اللّٰهُ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عید الضحیٰ میں بارہ رکعت آئی ہیں اُنکے پڑھنے سے حج و عمرہ میں شرکت ہوتی ہے اور مال میں برکت۔ وہ بارہ رکعت اس طور پر پڑھنی چاہیئے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ مرسلات ایک ایک مرتبہ۔ اگر سورہ مرسلات یاد نہ ہو تو سورۂ والشمس پانچ پانچ بار پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ آخر روز ماہ ذی الحج

کہ وہ آخر روز سال کا ہے اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ تمام سال اسکو اپنی حفظ و امان میں رکھے گا
وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَةِ مِمَّا نَھَیْتَنِیْ
عَنْهُ وَلَمْ تَرْضَهُ وَنَسِیْتُهُ وَلَمْ تَنْسَهُ وَحَلُمْتَ عَنِّیْ بَعْدَ قُدْرَتِکَ عَلٰی عُقُوْبَتِیْ وَدَعَوْتَنِیْ اِلَی التَّوْبَةِ بَعْدَ
جُرْأَتِیْ عَلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاسْتَغْفِرُکَ مِنْهُ یَا غَفُوْرُ فَاغْفِرْلِیْ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ
عَمَلٍ تَرْضَاهُ عَنِّیْ وَوَعَدْتَنِیْ عَلَیْهِ الثَّوَابَ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ
اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ خَیْرَ ھٰذِہِ السَّنَةِ وَقِنِیْ فِتْنَتَھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ میرے محترم شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز
آخر ماہ ذی حج میں اس ترتیب سے کہ بعد سورہ فاتحہ سو آیت قرآن شریف کی پڑھے اور بعد سلام کے
سات مرتبہ اسی دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکے تمام سال کے گناہ معاف فرماتا ہے یہ فوائد بیان فرما کر
شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ دعاگو اور خلق اپنے اپنے مقام پر چلی آئی الحمد للہ علی ذالک
مجلس ہفتم۔ ہم تاریخ ہفتم ماہ ذی حج ۶۱۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو مذہب
کے بارہ میں ہو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اول مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
دوسرا امام شافعیؒ کا تیسرا امام احمد حنبلؒ کا چوتھا امام مالک رحمہم اللہ کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ آدمی اگر ان چاروں میں سے ایک پر شک لاوے وہ مسلمان طریقہ سنت و جماعت سے نہ ہوگا۔ اور
جاننا چاہیئے کہ مذہب امام اعظمؒ کا حق ہے اور دیگر مذاہب ثلاثہ بھی حق ہیں۔ ان مذہب جو قرار دیا
گیا وہ امام اعظم کا ہے واضح الثقلین وافضل المتقدمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ میں مذہب امام اعظمؒ کا رکھتا ہوں یہ مذہب صواب ہے الا احتمال خطا رکھتا ہے اور
دیگر مذہب بھی ایسے ہی ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ہر چہار مذہب سنت و جماعت ہیں اسکے مجتہدوں
میں سے کسیکو ہوائے نفس سے میل نہ تھا اور بدعت کے پاس بھی نہ تھے انہوں نے انکی متابعت کتاب خدا
تعالیٰ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوے ظہیریہ میں
مرقوم ہے کہ جب آخر بار امام اعظم نے حج کیا۔ فرمانے لگے معلوم نہیں دوبارہ حج نصیب ہو یا نہ ہو یہ کہکر

مجاوران خانہ کعبہ سے کہا دروازہ حرم کا کھول دو اور اجازت دو کہ ایک ساعت اللہ عزوجل کی عبادت حرم میں کروں انہوں نے عرض کی کہ اے امام یہ تیرا ہی کام ہے یہ دولت کسی کو آپ سے پہلے نصیب نہیں ہوئی اور سبب آپکو حاصل ہونیکا یہ ہے کہ آپنے علم پھیلایا اور مردمان زمان کی مقتدائی پیشوا امام اندر تشریف لیگئے اور دو ستون کے درمیان پنجے راست پر کھڑے ہو کر نصف قرآن شریف پڑھا۔ اور بعدہ داہنا پاؤں اُٹھا لیا بایاں ٹیک کر بقیہ نصف ختم کیا۔ جب فارغ ہوئے مناجات کی کہ بار الہا مجھ سے کوئی عبادت بن نہ آئی اور نہ میں نے تجھے شناخت کیا۔ جیسا کہ حق شناخت کرنیکا تھا میرے تمام نقصانات اور زلات بخشدے۔ آپ یہ فرما رہے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے ابی حنیفہ بحقیقت تم نے ذات باری کو پہچانا اور جیسا کہ حق جاننے کا تھا جانا اللہ تعالیٰ نے تمکو بخشدیا اور فرماتا ہے کہ جو شخص تمہاری پیروی کریگا وہ بھی بخشدیا جاوے گا۔ یہ روایت بیان فرما کر حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں حضرت کا پیرو ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ امام محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ حضرت عزت نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھکو بخشدیا اور یہ فرمایا کہ اگر مجھکو تیرا معذب کرنا منظور ہوتا پس میں تجھے دولت علم نہ دیتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے انسے سوال کیا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں انہوں نے جواب دیا کہ درمیان میرے اور انکے فرق زمین و آسمان کا ہے پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حال کچھ تم کو معلوم ہے فرمانے لگے کہ وہ علیین میں ہیں اسکے بعد حکایت فرق مذاہب کے بارہ میں واقع ہوئی کہ بہترین مذہب کونسا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ امام اعظم کے رتبہ کا ذکر کس زبان سے ہو سکتا ہے انکے ایک شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انکے گھوڑے کی رکاب پکڑ کر ہمراہ چلتے تھے پس اس سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ درمیان ان ہر سہ مذاہب کے کسقدر فرق ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ جلال الدین تبریزی اور شیخ بدر الدین غزنوی قدس اسرارہم مسجد جامع دہلی میں چند روز معتکف رہے ہر ایک نے دو ختم قرآن شریف رات دن میں اپنے ذمہ لازمی کئے تھے۔ ایک شب سب نے

آپسمیں صلاح کی کہ اگر ہو سکے آج کی شب ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور
دو رکعتوں میں تمام رات گذار دیں۔ آپنے یہ صلاح پسند کی۔ جب رات ہوئی قاضی حمید الدین
ناگوری نے سب کی اقتدا کی اور ایک پاؤں پر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں ایک قرآن شریف
ختم کیا بلکہ چار سیپارہ اور زیادہ پڑھے اور رکعت دوم میں بقیہ چھبیس سیپارے ختم کئے اور سلام
پھیرا اسکے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ دعا کے واسطے اٹھائے اور دعا مانگی کہ ہم سے تیری عبادت جیسی
کہ چاہیئے تھی نہ ہو سکی۔ پس ہم کو بخش اور تیری خدمت میں جو نقصان ہم سے ہوا ہے معاف
فرما جب دعا سے فارغ ہوئے گوشہ مسجد سے آواز آئی کہ تحقیق تم نے ہماری عبادت میں کمی کچھ
نہیں کی ہم تم سے بہت خوش ہیں ہمنے تمکو بخش دیا اور جو تمہارا مطلوب تھا عطا کیا۔ یہ سنکر سب
بزرگ وہاں سے متفرق اور جدا ہو گئے۔ ہر ایک کسی جانب مسافر ہوا اسکے بعد گفتگو شجرہ پیراں
کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر مرید کو اپنا
شجرہ جاننا چاہیئے کہ کتنے واسطوں سے حضرت الوہیت سے ملتا ہے بلکہ یہ امر مرید پر فرض ہے۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تجھسے دریافت کریں کہ تو کس مذہب میں ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ امام اعظمؒ
کے مذہب میں ہوں اور وہ امام حماد کے مذہب میں تھے اور وہ مذہب امام ابراہیم نخعیؒ
میں اور وہ مذہب امام عبد اللہ بن مسعودرض میں اور وہ مذہب ابی ہریرہؓ میں اور وہ مذہب
محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور آپ مذہب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں اور آپ
مذہب نوح علیہ السلام میں اور آپ مذہب آدم علیہ السلام میں اور آپ مذہب جبرئیل میں اور آپ
مذہب میکائیل میں اور آپ مذہب عزرائیل میں اور آپ مذہب اسرافیل میں تھے۔ پھر اگر تجھسے
سوال کریں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کس مذہب میں تھے۔ پس کہنا چاہیئے کہ درمیان حضرت
اسرافیل اور حضرت صمدیت جل جلالہ کے ایک خاص اسرار ہے کہ اسکو کوئی نہیں جانتا۔ اسکے
بعد حکایت ادعیہ ماثورہ اور آیات قرآن شریف کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آدمی
کو دعا میں آیات کلام اللہ ضرور پڑھنا چاہیئے اور پیوستہ دعا میں مصروف رہے کہ اللہ تعالیٰ کی امان

میں ہے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ نماز تہجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی اور ہمارے واسطے سنت ہے اور وہ آٹھ رکعت میں جو کچھ قرآن شریف میں سے یاد ہو ان رکعات میں پڑھے کوئی خاص سورۃ مقرر نہیں ہے۔ لیکن اس امر میں کوشش کرنی چاہیئے کہ قرات دراز ہو کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قراءت دراز پڑھی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ شیخ یحیی معین الدین گرامی بہت باکمال تھے کہ وصف اظہار کمالات انکے سے زبان قاصر ہے ایک روز نماز تہجد انکے قضا ہوگئی اُسکی پاداش میں دروازہ اُن کو سیدا ہوا جو ایک عرصہ تک رہا۔ انھوں نے فکر کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے ناگاہ الہام ہوا کہ سبب اسکا قضائے تہجد بکروزہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ روزہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری کا مرقوم ہے کہ جو شخص ہر روز سورہ بقر کی دس آیتیں اس ترتیب سے پڑھے کہ قبل آیۃ الکرسی کی چار آیتیں اور بعدہ چار آیتیں اور آخر سورہ سے دو آیتیں اسکی برکت سے شیطان اُسکے گھر پر مسلط نہ ہوسکے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک درویش سے منقول ہے کہ کلمات لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی خواص رکھتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ میں اُسوقت موجود تھا اُسنے عرض کی کہ مجھکو معاش میں نہایت سخت تنگی ہے۔ شیخ الاسلام نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو۔ یہ تنگی رفع ہوجائے گی اُس نے سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا بعدہ معلوم ہوا کہ وہ چند روز میں امیر ہوگیا تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ان کلمات کو بہت دفعہ کہے گا اللہ تعالیٰ اُسکو آفت درویشی سے محفوظ رکھے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر پر وحی بھیجی تھی کہ عجب ہے کہ چار گروہ چار باتوں سے غافل ہیں اول تعجب ہے اُس گروہ سے جو غم میں گرفتار ہیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ نہیں کہتے یہ دفع غم گرفتار کے واسطے تریاق اکبر ہے اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ایوب علیہ السلام بلائے جسمانی میں مبتلا تھے

چالیس برس اس بلا میں مبتلا رہے جب وقت شفایابی آیا بارگاہ ایزدی میں مناجات کی حکم ہوا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بہت پڑھا کرو حضرت نے کئی روز اس آیت کی مداومت حسب فرمان باری تعالیٰ کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو بلائے عظیم سے خلاص کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان کو ہارون رشید نے گرفتار کیا اور یہ چاہتا تھا کہ ہلاک کرے وہ بندیخانے میں بند تھا۔ ایک بزرگ اسکے قریب گذرے جوان کو از حد غمگین دیکھا۔ انکو اس کے حال پر ترس آیا۔ چلتے وقت یہ آیت اسکو بتا گئے۔ اسنے اسیوقت سے اس آیت کو پڑھنا شروع کیا چند روز میں خلاص ہو کر خدمت خاص پر مقرر ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات تنبیہ میں یہ لکھی ہے کہ مجھے اس گروہ سے تعجب ہے کہ وہ کسی شے سے ڈرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک پادشاہ از حد ظالم تھا باد غرور اسکے سر میں سمائی تھی کہ دعوے خدائی کرتا تھا۔ خاک اس ناپاک کے موںہہ میں ہوجیو۔ اسنے ایک روز اپنے دلمیں یہ خیال کیا کہ ایسا حیلہ کرنا چاہئے جس سے اس دعوے کو استحکام کی صورت ہو۔ یہ حال اسنے وزیر سے بیان کیا وہ بڑا مکار تھا اسنے مشورہ دیا کہ دو تین باتیں ایسی ہیں اگر آپ کر سکیں دعویٰ خدائی آپکا قائم ہوجاویگا۔ اول یہ کہ اس شہر میں دانشمند بہت ہیں انکو حکم دیجئے کہ آپ کی مملکت سے چلے جاویں جب وہ چلے جاوینگے کوئی اسلام کا تلقین کرنیوالا نہ رہیگا۔ جو آپ کا دعوے ہوگا سب منظور کرلینگے بادشاہ نے یہ رائے اسکی منظور کی اور جسقدر دانشمند اور واعظ تھے سبکو حکم دیا کہ فوراً چلے جاویں سب چلے گئے اور جو باقی رہے تھے بادشاہ نے انکو مروا ڈالا جب انمیں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر وزیر سے پوچھا اب دوسری بات کہو اسنے کہا کہ دوسری تجویز یہ ہے کہ کاتبان کتب مروا ڈالے جائیں اور کتابیں جلوادی جاویں کیونکہ وہ علم تحریر کرتے ہیں اور لوگ انسے فیض پاتے ہیں۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ تب مسلمانان شہر ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہوئے بادشاہ علانیہ اپنے دین سے پھر گیا اور اپنے دعوے میں مصر ہوا۔ الغرض ایک بزرگ حضرت خواجہ حسن بصری نور اللہ مرقدہ کی اولاد سے

تھے وہ یہ کلمات مذکور بہت پڑھتے تھے۔ جب انکو واسطے حصول اجازت قتل بادشاہ کے روبرو
لائے بادشاہ فوراً تخت سے تلے اتر آیا اور بہت سی معذرت کی بعد کہا کہ انکو چھوڑ دو اور بعد
دینے خلعت کے روانہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد وزیر نے بادشاہ سے کیفیت اس ماجرے کی پوچھی۔
بادشاہ نے ڈرتے ہوئے کہا کہ جس وقت انکو میرے سامنے لائے تھے بچشم خود دیکھا کہ ایک داہنے بائیں سانپ
دو بچھرتے۔ موہنھ انکے اسقدر بڑے کہ زمین اور آسمان کا ایک لقمہ کر جائیں۔ اگر ایک موہنھ سے نکلتی
تھی سب مجھے دیکھنے ہی چاہا کہ نگل جائیں میں نے عجز وزاری کی اور گڑگڑا کر کہا کہ مجھے ان حضرت سے
کچھ پرخاش نہیں۔ میرے اس کہنے پر انہوں نے مجھ سے طرح دی اور مجھے نگلنے سے چھوڑ دیا وزیر نے
اس کلام کے سننے کے بعد ان صاحب کمال بزرگ سے جاکر پوچھا کہ آپ ایسی کونسی دعا پڑھتے
تھے جو اسوقت کام آئی اور وجہ آپ کی خلاصی کی ہوئی آپنے جواب دیا کہ میں یہ کلمات حَسْبِیَ اللّٰہُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ بیشمار پڑھتا رہتا ہوں جو شخص ان کلمات کو پڑھتا رہے گا اسکو مطلق کوئی آزار
نہ پہونچے گا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امر سوم جس سے تعجب ہے
یہ ہے کہ جب کوئی شخص دشمنوں سے ڈرتا ہے اور یہ کلمات نہیں کہتا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا اسکے بعد حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت خواجہ حسن بصریؒ حجاج بن یوسف کے سامنے
جاتے اس آیت کو پڑھکر تشریف لیجاتے۔ حجاج قسمیہ بیان کرتا تھا کہ میں کبھی کسی شخص سے ایسا
نہیں ڈرا جیسا حضرت سے ڈرتا تھا۔ جب آپکی شکل مجھے نظر آتی تھی لرزہ میرے اندام پر پڑجاتا تھا
میں دیکھتا تھا کہ دو شیر آپکے ساتھ آتے تھے اور مجھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے آپ انکو روکتے تھے۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ امر چہارم جس سے تعجب ہی یہ ہے کہ آدمی بہشت کی آرزو کرتے ہیں اور اس دعا کو نہیں
پڑھتے مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اللہ
تعالی فرماتا ہے فَعَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آثار تابعین میں
مرقوم ہے کہ ایک جوان فاسق وفاجر تھا ہمیشہ علے الدوام معصیت میں مبتلا رہتا۔ لیکن صبح اٹھتے

وقت اور سوتے وقت کلمات مذکورہ بالا بہت کہتا تھا۔ بعد اسکے دوسرے کاروبار میں معروف ہوتا۔ القصہ جب وہ مرگیا بعد وفات اُسکو خواب میں دیکھا کہ بہشت بریں میں خراماں ہے۔ دیکھنے والوں کو مشاہدہ اس امر سے تعجب ہوا دریافت کیا کہ یہ سعادت تجھ کو کس سبب حاصل ہوئی۔ جوان نے جوابدیا کہ اگرچہ میں مدتہا الا سونے سے اُٹھتے ہی اور سوتے وقت یہ کلمات مَا شَآءَ اللّٰہُ سُبحَانَ اللہِ بہت کہتا تھا۔ اسکے بعد گفتگو ہیبت قبر اور پرسش منکر و نکیر کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے عرض کی کہ مجھکو ہیبت قبر اور پرسش منکر و نکیر سے سخت کاہش ہتی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی چیز بتلاتا ہوں اگر تو اُسکو عمل میں لائیگا اس میدل یہ طمانیت ہو جائے تجھے چاہئیے کبھی ترک نکرے وہ عمل یہ ہے کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل رفع ہیبت گور کے واسطے اکسیر ہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اُس شخص نے اس نماز کی ہر شب جمعہ کو مواظبت کی۔ شرح اولیا میں مرقوم ہے کہ بعدہٗ اُسکو کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ منکر و نکیر کے پنجے سے کیونکر چھوٹے۔ اُسنے جوابدیا کہ جب منکر و نکیر باشکل مہیب آئے اور مجھ سے سوال کیا میں اُسکے جواب سے عاجز ہوا۔ چاہتے تھے کہ مجھے گرزہائے آتشین سے معذب کریں۔ ناگاہ فرمان باری تعالیٰ پہنچا کہ اس شخص کو عذاب اور گرفتار تکلیف نکرو ہمنے اسکو بخشدیا ہے۔ یہ سنکر انہوں نے ہاتھ مجھ سے علیحدہ کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے سوال کیا کہ ھَلْ عِندَ شیٔ یحفظہ من ضغطۃ القبر یعنے آیا نزدیک آپکے کوئی ایسا عمل ہے جو ضغطہ قبر سے پناہ میں رکھے انہوں نے جوابدیا کہ ہاں میرے پاس ایسا عمل ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص ضغطہ گور سے بچنا چاہے اُسکو لازم ہے کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ اذا زلزلت الارض پندرہ پندرہ بار اگر سورۂ زلزال یاد نہو۔ پس قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پندرہ

پندرہ بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ امان حق میں رہے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہنگام میری
موجودگی بخدمت شیخ الاسلام میں ایک مرد نے حضرت شہید المحبت سے ایسا ہی سوال کیا
تھا۔ آپ نے بھی اسکو یہی عمل ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ نماز پڑھے گا اسکو پندرہ
قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب ملیگا اور وہ ضغطہ گور سے امن میں رہے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ کتاب روضہ میں تحریر ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول
میت کا [illegible] اللہ تعالیٰ اسکو عذاب گور سے نجات بخشیگا اور تنگی و تاریکی قبر کی اس سے چالیس برس
تک اٹھا لی جائے گی۔ اسکے بعد مولانا شیخ شہاب الدین قریشی مفتی شہر دہلی جو حاضر خدمت شیخ
الاسلام تھے فرمانے لگے کہ میں نے ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ان چند سورتوں یعنی
سورہ واقعہ والشمس واللیل اور الم نشرح کو پڑھتا رہیگا اللہ تعالیٰ اسکو عذاب گور سے امن
میں رکھیگا اور تنگی معاش اسکی مبدل بہ فراخی ہوگی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد
فرمایا کہ ایک درویش نے جو خواجگان چشت کے خانوادہ میں منسلک تھا انتقال کیا۔ جب اسکو
دفن کر کے لوگ واپس آئے۔ فرشتوں نے آکر سوال معمولی کیا اسنے جواب دیا بعد اسکے
اسکی قبر میں روشنی اور فراخی پیدا ہوئی کہ اسکی دوری پر نظر کام نہ کرتی تھی کسی نے ان کو
خواب میں دیکھ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا انہوں نے جواب دیا
کہ مجھکو بخشدیا اور اسقدر عنایتیں میرے پر مبذول فرمائیں جسکا حد و حساب نہیں اور فرمان
ہوا کہ یہ بخشش تجھکو اس سبب سے دیگئی ہے کہ تو ان قبل الذکر سورتوں کی مواظبت رکھتا تھا
بعد اسکے حضرت شیخ الاقدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ بہت احادیث مسطور ہیں کہ حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد ادائے فریضہ فاتحہ ایک مرتبہ اور
انا امن تین مرتبہ اور درود تین مرتبہ اور بعد اسکے ایک مرتبہ یہ آیت وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا پڑھ کر آسمان کی جانب دم کرے اللہ تعالیٰ

اسکو تین نعمتیں عنایت فرمائیگا۔ اوّل درازی عمر۔ دوم تونگری۔ سوم برخورداری۔ عاقبت
اور اسکو بےحساب بہشت میں داخل فرماوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما
رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک
مجلس ہفتم بتاریخ بستم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز بوقت چاشت جماعت خانہ میں تشریف فرما تھے اور بہت بزرگ اور مسافر بھی حاضر
خدمت تھے۔ اس دعاگو نے جمال انور کی زیارت سے مشرف ہو کر سر زمین پر رکھا۔ فرمان ہوا
اٹھاؤ۔ مینے حسب الحکم سر اٹھالیا۔ ارشاد فرمایا بہت خوب تشریف رکھئے۔ یہ سنکر میں بیٹھ گیا
حضرت شیخ الاسلام نے عام حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ مینے خدا سے چاہا ہے کہ
جو کچھ نظام الدین طلب کرے وہ اُسے عطا ہو۔ اسکے بعد گفتگو درود شریف کے پڑھنے کے بارہ
میں واقع ہوئی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مینے آثار اولیا میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے
گویا اسی وقت اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک لاکھ نیکیاں اُسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی
ہیں اور نام اُسکا زمرۂ اولیا میں تحریر ہوتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صحابہؓ تابعین اور طبقات
مشائخ نے اپنی ذات پر کوئی وظیفہ لازم کر لیا ہے کہ وہ اُسکو اوقات معینہ پر ادا کرتے اگر دن میں
نہ ہو سکے تو رات کو پڑھتے ہیں اور اگر رات کو اُنسے صلوٰۃ فوت ہو جاوے تو وہ اپنی ذات کو مردوں
میں شمار کرتے ہیں اور تعزیت میں بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اگر ہم زندہ ہوتے صلوٰۃ حضرت خواجہ
کائنات ہم سے فوت نہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یحییٰ معاذ رازیؒ کا وظیفہ شب کو تین ہزار
درود حضرت خواجہ کائنات پر بھیجنے کا تھا۔ ایک شب اُنسے فوت ہو گیا۔ جب صبح ہوئی آپ ماتم
میں بیٹھے خلق واسطے تعزیت کے آتی تھی اور وجہ اس حال کی دریافت کرتے آپ فرماتے یہ ماتم
اسوجہ سے ہے کہ میں ایک بڑی نعمت عظمیٰ سے محروم ہوا حضرت یحییٰ معاذ رازیؒ یہ حکایت بیان
کر رہے تھے کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے یحییٰ ہر روز تم کو درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا تھا آج کی

روز یا اللہ تعالیٰ نے تم کو اور دنوں سے سو درجہ زیادہ ثواب مرحمت کیا یہ بیان فرما کر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ ثنائی علیہ الرحمۃ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنا روی مبارک بہت چھپاتے ہیں خواجہ ثنائی دوڑے اور حضرت کے قدموں میں گر پڑے اور پائے مبارک کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا ہو اسکا کیا سبب ہے جو آپ اپنا روئے مبارک اس نحیف سے موڑتے ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے خواجہ ثنائی کو اٹھایا بغلگیر ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے خواجہ ثنائی تم نے اسقدر درود مجھپر بھیجا ہے کہ میں تم سے شرمندہ ہوں کہ ساتھ کس چیز کے عذر کروں۔ یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے بیٹھے زور سے روتے تھے جب افاقہ ہوا فرمانے لگے کہ ایک وہ لوگ تھے کہ بسبب بہ کثرت درود کے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اُنسے شرمندہ تھے۔ بس ہزار رحمت اُنکی جان پر ہو جو کہ اس درجہ کو پہونچے اور اسی طرح سے زندہ رہے اور اسی طرح انتقال کیا۔ اب اور اسی خیال میں اٹھ گئے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک گروہ کسی مقام پر بیٹھا تھا ایک مسلمان درویش آیا اور اُنسے کچھ درخواست کی کہ اسی محل میں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے۔ یہودیوں نے ازراہ تمسخر کہا شاہ مردان تشریف لاتے ہیں۔ جا اور اُنسے مانگ درویش نے حضرت کو نہ دیکھا دوبارہ دریافت کیا کہاں ہیں اُنہوں نے کہا وہ آتے ہیں۔ آلغرض درویش حضرت کے پاس گیا سلام کرکے اپنے فقر و فاقہ کا حال بیان کیا۔ امیر المومنین کے پاس اُسوقت کچھ نہ تھا اُنکو کیا دیا جاوے مگر آپنے بفراست دریافت کیا کہ یہودیوں کے واسطے آزمائش کے بھیجا ہے۔ قصہ مختصر امیر المومنین نے ہاتھ اُس درویش کا پکڑا اور دس مرتبہ درود شریف پڑھکر اُسکے ہاتھ پر دم کیا اور کہا اب مٹھی بند کرکے اُنکے پاس جا اُسنے مٹھی بند کی اور اُن یہودیوں کے پاس گیا اُنہوں نے بطریق تمسخر سوال کیا کہ تجھے کیا ملا۔ درویش نے جواب دیا کچھ نہیں مگر اُنہے دس مرتبہ درود شریف پڑھکر میرے ہاتھ پر دم کیا اور کہا مٹھی بند کرکے چلا جا۔ یہودیوں نے یہ

سنکر اور زیادہ ہنسی اڑائی۔ الغرض اس سے مٹھی کھولنے کی فرمائش کی۔ جب اس درویش نے ہاتھ کھولا دس اشرفیاں کف دست میں تھیں۔ اس کرامت کو دیکھکر کئی ہزار یہودی اسی وقت مسلمان ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نور اللہ مرقدہ بیمار ہوئے چھ ماہ سخت بیمار رہے کہ ضعف اُنپر نہایت غالب ہوا اور قریب تھا کہ جان بدن سے نکلجاوے۔ قضارا شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ اُسکے دروازے کے سامنے سے گذرے۔ یہ خبر ہارون رشید کو معلوم ہوئی کہ امام ابوبکر شبلی محل کے نیچے سے جا رہے ہیں ہارون رشید نے اپنے وزیر کو بھیجا اور بہت سی منت کی وزیر امام ابوبکر شبلی کو بلا کر لیگیا۔ جب آپ ہارون رشید کے پاس پہونچے اُسسے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رکھو تو اچھا ہے یہ فرما کر درود شریف کئی مرتبہ پڑھا اور ہارون رشید کے موںھ پر دم کیا۔ ہارون رشید اُسیوقت اچھا ہوگیا۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت درود شریف بھیجتا ہے اگر نہ بھیج سکے اور فرصت نہو تو ہر روز پانچ مرتبہ تو ضروری بھیجے۔ درود شریف تمام دروں سے بہتر ہے اگر تمام رات عبادت کریں تو ایک وقت درود شریف پڑھنے کے برابر ثواب نہ ملیگا گو درود شریف مختلف ہیں ہر ایک کی فضیلت جدا ہے وہ پانچ درود جن کا ابھی ذکر ہوا یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ مولانا فقیہہ ابوالحسن زندوسی ؒ اپنی کتاب روضہ میں دربارہ فضیلت درود شریف حکایت تحریر فرماتے ہیں فضیلت اول یہ کہ امام شافعی ؒ کو بعد اُنکی نقل کے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا آپنے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کرم سے بخشدیا اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ میں پانچ درود ہر روز پڑھتا تھا۔ فضیلت دوم یہ ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب مانند نجوم کے آپکے گرد حلقہ زن تھے حضرت ابوبکر ؓ آپکے داہنے طرف متمکن تھے۔

ایک جوان نے آکر سلام عرض کیا حضرت خواجہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالاتر حضرت
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بیٹھے۔ حضرت ابوبکر صدیق متامل ہوئے اور دیگر اصحاب نے جانا کہ شاید
یہ خضر علیہ السلام ہیں ورنہ اصحاب میں کسی کا رتبہ بالاتر حضرت صدیقؓ سے بیٹھنے کا نہیں ہے۔
حضرت نے اس خطرہ پر واقف ہوکر ارشاد فرمایا کہ اس جوان نے اسقدر مجھ پر درود بھیجا ہے
جسکی انتہا نہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے۔ یہ جوان کھانے
پینے اور کسی دوسرے کام میں مشغول ہوتا ہے یا نہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ کھانا پینا اور تمام کام
کرتا ہے لیکن ہر روز ایک بار درود مجھ پر بھیجتا ہے اور یہ کبھی اُسنے ناغہ نہیں کیا اور وہ
درود شریف یہ ہے جو اوپر بیان کیا گیا حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز یہ بیان فرماتے
تھے کہ پانچ نفر درویش آئے اور زمین ادب چوم کر بیٹھ گئے۔ عرض داشت کی کہ ہم مسافر ہیں حج کو
جانیکا ارادہ رکھتے ہیں الاخرچ پاس نہیں شیخ الاسلام نوراللہ مرقدہ نے جب یہ حال سُنا استغراق میں
اور مراقبہ کیا جب سر اُٹھایا چند ٹھیکریاں آپکے سامنے پڑی تھیں اُٹھاکر اُن درویشوں کو
عطا فرمائیں۔ درویشوں کو حیرت ہوئی کہ ان ٹھیکریوں کا کیا کریں۔ حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز نے روشن ضمیری سے اُنکا یہ خطرہ دریافت فرماکر اُنسے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اپنی
جانب نگاہ کرو حیران مت ہو۔ انہوں نے جب بغور نظر کی ٹھیکریاں زر خالص ہوگئی تھیں مجھے شیخ
بدرالدین اسحق سے معلوم ہوا کہ آپنے اُن ٹھیکریوں پر درود شریف پڑھکر دم کیا تھا۔ بعد ازاں
گفتگو آیت الکرسی کی فضیلت میں واقع ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد
فرمایا کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی ستر ہزار فرشتے جو گرد آیت الکرسی کے تھے ہمراہ حضرت
جبرائیل علیہ السلام نیچے اُترے تھے اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکو ساتھ اعزاز کے لیا آنکھوں اور سر پر رکھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو اسکو پڑھیگا ہر حرف کے بدلے ثواب عبادت ہزار سالہ اُسکے
نامہ اعمال میں لکھا جائیگا۔ اور یہ ستر ہزار فرشتے جو اسکو گھیرے ہوئے ہیں اس آیۃ الکرسی کا ثواب اسکے نام

لکھتے ہیں اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ فتاوی ظہیریہ میں لکھا
ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو پڑھکر گھر سے
باہر نکلے حضرت عزت عم نوالہ ستر ہزار فرشتے اُسکے ہمراہ کرتا ہے جبتک کہ وہ پڑھنے والا واپس
گھر میں نہ داخل ہووے اُسکے ہمراہ رہکر اُسکے واسطے آمرزش طلب کرتے ہیں اسکے بعد حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی اوشی چشتی رح نے فرمایا ہے کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھکر گھر سے باہر نکلے حضرت رسالت پناہ
صلعم نے اُسکی شان میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ آفت درویشی اُسکے گھر سے دفع کرتا ہے اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ جامع الحکایات میں مرقوم ہے کہ بغداد میں ایک درویش تھا ایک رات اُسکے مکان
میں دو چور آئے درویش گھر میں نہ تھا آیۃ الکرسی پڑھکر باہر نکلا تھا۔ چور گھر میں داخل ہوتے ہی اندھے
ہو گئے جب درویش واپس گیا حال معاینہ کرکے اُنسے دریافت کیا تم کون ہو اور کس لئے آئے تھے۔
چوروں نے جواب دیا کہ ہم چور ہیں اور واسطے چوری کے آئے تھے کہ اندھے ہو گئے اگر آپ دعا کریں البتہ
آپکی دعا سے اللہ تعالیٰ ہماری آنکھوں میں روشنی بخشیگا اب ہم اس کام سے توبہ کرتے ہیں اور
دایرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں صاحب خانہ نے تبسم کیا اور ارشاد فرمایا آنکھیں کھولو تو دونوں نے
آنکھیں کھولیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب بینا ہو گئے تھے۔ دونوں نے معاینہ اس کرامت
کے بعد توبہ کی اور مسلمان ہوئے الحمد للہ علے ذالک ۔

مجلس نوزدہم بتاریخ ۲۰ ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۲۵ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو دعاؤں کے
بارہ میں واقع ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ امام محمد حسن شیبانی رح کی کتاب میں مرقوم ہے کہ حضرت
امام جعفر صادق رح کو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے کہ جس شخص کو غم ہو یا
کوئی ایسی مہم درپیش ہو جسکی اصلاح اُسکی طاقت سے باہر ہو اُسکو لازم ہے کہ صبح کی نماز پڑھکر سورہ
یہ دعا پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا أَحَدُ يَا
صَمَدُ فَإِنْ لَمْ تَقَعْ قُلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَاو غم دور ہوگا اور مہم انشاء اللہ انجام کو پہونچیگی۔ اسکے بعد

ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خدمت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی رح میں حاضر تھا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جس شخص کی معاش میں تنگی ہو اُسے لازم ہے کہ اکثر اوقات یہ دعا پڑھتا رہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا دَائِمَ الْعِزِّ وَالْمُلْکِ وَالْبَقَاءِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْجُوْدِ وَالْفَضْلِ وَالْعَطَاءِ یَا وَدُوْدُ ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت درماندگی جو شخص ایک ہزار مرتبہ ان اسماء کو پڑھیگا اُسکی مہم بالقطع کفایت کو پہونچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں اقوی معین واھدی دلیل بحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر امام زاہد میں لکھا ہے کہ جس کی یہ خواہش ہو کہ اعمال اُسکے مقبول ہوں اُسے لازم ہے کہ پیوستہ یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جب چاہے کہ تنگی دنیا و آخرت سے خلاصی ہو اور دوزخ سے چھٹکارا ملے یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جب چاہے کہ ہر حال میں صابر رہے اور قدم اُسکا تمام امور میں ثابت اور دشمنوں پر فتح ہو اس آیت کو پڑھا کرے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اور جب چاہے کہ دل اُسکا ساتھ ایمان کے امان میں رہے اور رحمت حق کی اُسپر نثار رہے اس آیت کو پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور صحابہ آپکے گرداگرد جمع تھے حکایات انبیاء پیشین علیہم السلام کی ہو رہی تھی اتنے میں ایک صحابی نے زمین ادب چوم کر گذارش کی کہ یا رسول اللہ ایمان سے کسطرح امن میں رہیں اور وقت نزع ایمان تلف نہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے اُسیوقت مہتر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیہ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا الخ واسطے سلامتی ایمان کے از بس مفید ہے جو اسکی ملازمت کریگا ایمان سے جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اولیاء خدا کے زمرہ

میں شامل ہو اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ہ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس آیت کی ملازمت کریگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو بروز حشر زمرۂ محبان خود میں محشور فرمائے گا ہم سبکو مناسب نہیں کہ اپنے تئیں اس سعادت سے محروم رکھیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو حاجت پیش آوے یا بردہ بھاگ جاوے یا یہ چاہے کہ فرزند شائستہ ونیکبخت اُسکو عطا ہو وہ اس آیت کی مواظبت کرے نہایت مجرب ہے رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ط اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر زکریا علیہ السلام نے یہی آیت پڑھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو یحییٰ سا فرزند نصیب فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ حضرت یحییٰ پر خوف باری تعالیٰ نہایت طاری تھا۔ آغاز جوانی میں خوف خدا سے اسقدر روئے کہ گوشت و پوست اُنکے رخساروں کا بہ گیا مہتر زکریا اور انکی بیوی یعنے والدۂ حضرت یحییٰ نے اس حال کو دیکھکر محبت سے کہا کہ اے فرزند تم ابھی لڑکے ہو اتنی بہت اور اسقدر خوف نہیں چاہئیے آپنے فرمایا کہ اے ماں تو دیگ کے تلے چولہے میں آگ جلاتی ہے جبتک کہ چھوٹی لکڑیاں آگ کے اوپر نہیں رکھتے آگ نہیں سلگتی۔ پس ایسا ہی حال ہے بروز حشر بچوں کو دوزخ میں بوڑھوں سے آگے بھیجینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ملک سیوستان میں مسافر تھا وہاں بہت سے اصفیا سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ ایک روز خدمت شیخ محمود سیوستانی میں حاضر تھا وہ ایک بزرگ صاحب نعمت و صاحب ولایت تھے حکایت سلوک کے بارے میں ہو رہی تھی۔ خانقاہ مبارک کے درویشوں کو اسمیں تذکرہ تھا اتنے میں ایک درویش آیا اور اُنکے روبرو بیٹھ گیا حضرت نے روشنضمیری سے اُسکا حال ملاحظہ فرماکر اُس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو حاجت لیکر آئے اُسنے عرض کی فی الواقع یہی حال ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اس آیت پر مواظبت کرو اللہ تعالیٰ فرزند شائستہ عطا فرمائیگا اور وہ آیت یہ ہے رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ یہ سنکر وہ چلا گیا۔ چنے بعد ایک مدت کے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو برکت نفس شیخ سے فرزند صالح روزی فرمایا تھا جو سجادہ نشین ہوا اور جسنے ستر حج پاپیادہ و پابرہنہ کئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص چاہتا ہے کہ نیک ہو جاوے اور بروز حشر عذاب حشر سے امن میں رہے وہ یہ آیت بہت پڑھا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اسکے بعد ایک حکایت ملائم اسی معنے کی ارشاد فرمائی کہ بخارا میں ایک شخص فسق و فجور میں نہایت مشہور تھا جب مر گیا لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان اولیاء خدا کے کھڑا ہے اسکو دیکھنے اُس تعرفی سے حیرت ہوئی۔ پوچھا تجھے یہ دولت کیونکر ملی جواب دیا کہ میں نے تفسیر کشاف میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص آیہ ربنا آتنا ما وعدتنا الخ اکثر پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو نیک بندوں کے ہمراہ رکھیگا میں اسکو صدق دل سے پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جو اندک پذیر اور بسیار بخش ہے اُسنے میری اس طاعت کو قبول فرما کر مجھے بخشدیا اور ہمراہ نیک مردوں کے رہنے کو ارشاد فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اُسکو ظالموں کی صحبت سے نجات ہو وہ پیوستہ اس آیت کو پڑھے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ط پس اس آیت کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ نعمت اپنے دوستوں کی روزی فرماویگا اور دروازہ فتح اور نصرت کا اُسپر کشادہ فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علیؓ جنگ غول بیابانی میں درماندہ ہو گئے تھے اور سخت تکالیف میں مبتلا تھے اپنے عرضی متضمن بر نیحال حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کی اور تحریر کیا کہ جسقدر حیلہائے جنگ تھے وہ سب میں کر چکا الا کسی طرح فتح حاصل نہیں ہوئی۔ جب یہ مکتوب خدمت انور و اقدس حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچا آپ از حد تنگدل ہوئے اور متفکر تھے کہ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الخ اور بیان کیا کہ آیت ہذا آپ حضرت علیؓ کو لکھ بھیجیں وہ اُسکی مواظبت کرنے سے مظفر و منصور ہونگے آپنے یہ آیت حضرت علیؓ کو لکھ بھیجی انہوں نے چند روز مواظبت کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں فتحیاب ہوئے اور اُس غول بیابانی کو زندہ گرفتار کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر مولانا برہان الدین زاہدؒ میں مسطور ہے کہ جب کوئی شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکت و رحمت اُسپر نازل ہو اور

روزی اسکی فراخ ہوجائے اور کسی کا محتاج نہو لازم ہے کہ وہ اس آیت کا ورد کرے رَبَّنَا اَنْزِلْ
عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ہ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں تھی ان
سب نے راہ کفران نعمت اختیار کی اللہ تعالیٰ نے جو مائدہ اُنپر نازل ہوتا تھا اُٹھا لیا اور جو شکل اُن
اُنکی ہوئی سب کو معلوم ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہے کہ ساتھ ظالموں کے جمع نہو
اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اُسپر رحمت کرے اُسکو لازم ہے کہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ہ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ زندگی ساتھ
خیریت سے گذرے اور مونس اُسکا اسلام ہو اُسکو لازم ہے کہ آیت بہت پڑھے رَبَّنَا اَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اکثر
آدمی ظالموں کے پنجے میں گرفتار ہوجاتے ہیں اُنکو لازم ہے کہ اس آیت کی مزاولت کریں رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور جب کوئی شخص
یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو باایمان لوگوں میں اُٹھاوے اور زندگی میں سلف صالحین کے مراتب
کو پہنچاوے اُسے لازم ہے کہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ
وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ہ بعد اسکے حضرت شیخ
الاسلام قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام بعد
ایک مدت کے ملاقی ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام روز جدائی سے ہمیشہ سجدہ میں آیت فاطر السموٰت
والارض الخ پڑھتے تھے جب بادشاہ ہوئے اس آیت کا پڑھنا چھوڑا سجدہ میں رو رو کر دعا
مانگتے تھے کہ الٰہی تونے مجھے بادشاہی لطف فرمائی مگر میری یہ خواہش نہ تھی یہ تیسری خواہش تھی جو
وقوع میں آئی میری خواہش تب ہے کہ تو مجھکو بروز حشر زمرہ بادشاہان میں نہ اُٹھائیو مجھ بیچارہ مسکین
ضعیف کی یہ طاقت نہیں کہ میان بادشاہان لوگ میرا حشر ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چاہے کہ شر
دیو سے کی امن میں رہے اور اولاد کی بُت پرستی میں مبتلا نہو اس آیۃ کو بہت پڑھا کرے رَبِّ اجْعَلْ

هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نور اللہ
مرقدہٗ نے ارشاد فرمایا کہ شانِ نزول اس آیت کی یہ ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب آپکے گرد حلقہ کیے ہوئے بیٹھے تھے اور پند (نصیحت)
سُن رہے تھے اسی اثنا میں ایک اعرابی آیا زمین ادب چوم کر عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھکو ایسی دُعاء
تلقین فرمائیے جو حرز از شر شیطان و دیو و پری ہو اور نیز یہ کہ میری اولاد بت پرست نہو حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے کہ ایسی کونسی جامع دعا تلقین کروں جو تمام امور پر مؤثر ہو
اسیوقت جبرائیل اسکو لیکر نازل ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمان
باری تعالیٰ ہے کہ یہ آیت اس اعرابی کو سکھلائے کہ یاد کرکے پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے اُسکو
و اسکی اولاد کو شرِ بت پرستی و مکائد شیطانی و شر آفت دیو و پری سے اپنی حفظ و امان میں رکھے گا
اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہے کہ کفار اُسپر
مستولی نہوں اس دعا کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا
رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ جب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز ان فوائد کو بیان
فرما چکے میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سبب ترغیب تمہاری حکایت کے واسطے
بیان کی کیونکہ پیر مرید کے حق میں بجائے مشاطہ کے ہے چاہیئے کہ اسوقت تک مرید کو آلائش سے
پاک نکرے اور جو کچھ شرائط طریقت میں ہیں وہ اسکو نہ بتلائے اور ہر قسم کی ترغیب کرے اسے نہ
چھوڑے ورنہ وہ بیچارہ چاہ ضلالت سے باہر نہ آسکے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو دن میں ایک مرتبہ پڑھے گر وہ اسی دن مرے گا
تو زینۂ اہل بہشت سے ہوگا اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عباس رض

سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ جب یہ دعا میں نے زبانی آنحضرت صلعم کے سنی تھی ہر نماز فریضہ
کے پیچھے ایک مرتبہ پڑھتا ہوں کبھی قضا نہیں کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وفات اُن کو
خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے بخش دیا۔ بہشت روزی کی یہ برکت اس دعا کے جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمائی تھی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر چھ ہزار بلائیں
روزانہ نازل فرماتا ہے جو شخص کہ نماز تسبیح اور دعا میں مشغول ہوتا ہے وہ بلا بزور
دعا کے رد ہو جاتی ہے کیونکہ خبر میں آیا ہے کہ جب بلا آسمان سے اُترتی ہے اور
وہ شخص دعا میں مصروف ہوتا ہے اِدہر سے دعا آسمان پر چڑھتی ہے۔ اُدہر سے وہ بلا نیچے اُترتی
ہے دعا بلا کو راہ میں سے واپس ہٹا دیتی ہے اگر دعا میں صدق اور اخلاص نہ ہوا تو بلا دعا پیچھے
اُتارتی ہے اور اُس آدمی پر اُتر کر اُسے ہلاک کر دیتی ہے الا میں نے زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام
خواجہ شہید المحبت رضؓ سے سُنا ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہر حال میں دعا کرنے سے خالی نہ رہے اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ شیخ الاسلام ابوطالب مکی نے کتاب قوت القلوب میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو رات دن میں ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُسے ہر بلا
سے محفوظ رکھے گا وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَآءْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ
شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی امام شعبی رحؒ نے اپنی کتاب
لفائیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد بڑا عابد تھا مرد معمر اُسکی ایک لونڈی تھی از بس شکیل
وجمیل نوعمر وہ زاہد اُس لونڈی کے خطرہ میں نہ آتا تھا لونڈی اس سے منغص رہتی تھی ہر آئے گئے کے
روبرو زاہد کا گلہ کرتی اور تدبیر پوچھتی کہ مجھے زاہد سے کسطرح خلاص ہوں اتفاقاً ایک بڑھیا سے اُسکی

ملاقات ہوئی جو زاہد کے ہمسایہ میں تھی اُسنے کہا سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہیں کہ میں تجھ کو تھوڑا سا زہر ہلاہل دوں اور تو اسکو پانی میں ملا کر زاہد کو دے اسکا کام تمام ہو جاوے۔ لونڈی نے زہر لیلیا اور پیکر پانی میں ملایا اور بوقت افطار زاہد کو دیا اُس سادہ دل نے لاعلمی سے بلا خوف و خطر پی لیا زہر نے زاہد پر ذرا اثر نہیں کیا۔ کنیزک اسبات کی منتظر تھی کہ کسوقت زاہد کا انتقال ہو جب صبح ہوئی زاہد حسبِ معمول خلوت سے باہر نکلا۔ کنیزک کو دیکھتے ہی ضبط کی طاقت نرہی زاہد کے روبرو تمام داستان زہر خورانی بیان کی اور عرض کیا کہ آپ خواہ مجھے سزا دیں خواہ معاف فرمائیں میں نے آپکو زہر دیا تھا معلوم نہیں کسوجہ سے اُسکا اثر نہوا زاہد نے تبسم ہو کر کہا کہ میں ہر روز ایک ایسی دعا پڑھتا ہوں کہ زہر تو کیا چیز ہے اگر ہزار بلائیں مہلک بھی نازل ہوں پس بہ برکت اس دعا کے میں امن میں ہونگا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امام شعبیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ زاہد یہ دعا پڑھتا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ شَافِی بِسْمِ اللّٰہِ کَافِی بِسْمِ اللّٰہِ مُعَافِی بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شرائطِ دعا بہت ہیں اگر میں ان سب کا بھی ذکر کروں سخن دراز ہوگا لیکن بعض شرائط کا بیان ضروری ہے کہ آغاز دعا بنام پروردگار جل جلالہ و عم نوالہ کرنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَاْ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبْتَرُ لازم ہے کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اور بعد اسکے دعا مانگے تاکہ جلد مستجاب ہو شرط دوم یہ ہے کہ اپنے اہل کو ایسے زیورات کے پہننے سے منع کرے جسمیں آواز ہو مثل چھاجھن وغیرہ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ قَوْمٍ یَّکُوْنُ مِنْ نِسَاءِھِمْ یَلْبَسْنَ الْخَلْخَالَ مَعَ الصَّوْتِ تیسری شرط یہ ہے کہ آغاز دعا سے پیشتر کچھ صدقہ دیوے امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ جس کسیکو کوئی حاجت ہو بادشاہ کو قبل از عرض حاجت نذر گذرانی ہوتی ہے۔ اسیطرح جب کسی شخص کو دعا مانگنی ہو اللہ تعالیٰ سے پس قبل از دعا درویش کو صدقہ دے کہ وہ اُسکا وسیلہ ہو درویش ترجمان بارگاہ سبحانی ہیں حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی

آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعا گو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے الحمد للہ علی ذالک
تمت بالخیر۔ بتاریخ غرہ ماہ محرم الحرام ۶۵۵ھ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی جماعت خلق اجودھن کیا
غریب کیا امیر مشائخ درویش مسکین و امیر حضرت شیخ الاسلامؒ کی خدمت میں باریاب ہو کر دست مبارک کو
بوسہ دیتے تھے اور حضور دست مبارک زیر مصلا لیجا کر تنکہ زر و جیتل جسقدر اسکی قسمت کا ہوتا نکال کر
دیا کرتے تھے پھر وہ آنیوالا چلا جاتا تھا اسی طرح ہزارہا خلقت آرہی تھی نیاز ہر ایک آنیوالا کچھ
شیرینی اپنے ہمراہ لاتا تھا اسوجہ سے شیرینی کا ایک انبار لگا ہوا تھا آپ اسمیں سے بھی تقسیم فرماتے تھے
درویشان خانقاہ کو بھی حصہ ملتا تھا اسروز خدمت شیخ الاسلام کے خلیفہ سے اجودھن کا یہ کہتے
تھے محرم ہر ماہ اور حضرت شیخ الاسلام کی یہی رسم تھی کہ آپ ہر ماہ کا چاند دیکھ کر یہی بیت شیخ احمد
فرماتے تھے۔ ایک روز حضرت شیخ الاسلام نے دروازہ عطا و کرم کا کھول ہی رکھا تھا کہ اسی اثنا
میں شیخ عبداللہ محمد لمی کہ ایک واصلان حق سے تھے تشریف لائے اور آداب بجا لاکر بیٹھ گئے بعد
شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا اور ذکر فرمانے لگے اسقدر ذکر فرمایا کہ بیہوش ہو کر گر پڑے ... بعد
حضرت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ... اسلام کے جسم اطہر پر ... العرض کچھ ہی
دیر میں ہوش آیا۔ حاضران مجلس قدوم مبارک میں گر پڑے۔ آپنے شیخ عبداللہ محمد لمی سے مخاطب ہو کر فرمایا
برادرم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی نے اسیوقت انتقال پایا انکے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہے اٹھئے
نماز جنازہ پڑھیں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کے ارشاد فرماتے ہی سب حاضران مجلس کھڑے
ہوگئے اور نماز جنازہ ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئے آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھنی
درست ہے کیونکہ امیر المومنین حمزہؓ اور دیگر یار جو شہید ہوئے تھے آنحضرت صلعم نے انکی نماز جنازہ غائبانہ
پڑھی تھی بلکہ ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی تھی بعد ازاں ... روز عاشورہ ہوئی
حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ دیگر اذکار و اشغال دنیاوی میں مشغول نہ ہونا
چاہیے بلکہ تلاوت قرآن مجید اور وہ دعائیں جو اس روز کے واسطے پڑھنی آئی ہیں ضرور پڑھے کیونکہ
روز عاشورہ میں دو صفتیں ہیں ایک صفت قہری ہے دوسری صفت رحمتی۔ بہت مشائخ

نے اس روز عاشورہ میں تکلیف اختیار کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے نظام الدین تم جانتے کہ بروز عاشورہ خاندان نبوی صلعم پر کیا آفت گذری ہے آپکے جگر گوشہ کس کس طرح سے زار و زار کیے شہید کئے گئے ہیں اکثر انکے تشنگی سے شہید ہوئے اور ظالموں نے ایک قطرہ پانی نہ دیا۔ جب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے - آپنے ایک آہ کھینچی اور نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے - جب ہوش میں آئے فرمانے لگے زہے سنگدلان زہے بیوفایان زہے عاقبتان زہے بے سعادتاں و بیمہران جانتے تھے کہ یہ فرزند اُس پادشاہ دنیا و آخرت کے ہیں اور باوجود اس جاننے کے زار زار مارتے تھے ہائے اسقدر انکو خیال نہ آیا کہ کل بروز حشر ہم کس منہ سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہونگے تب اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ غرہ ماہ محرم کے واسطے یہ دعا آئی ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَدِيْمُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْاَلُكَ فِيْهِ الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنْ شَرِّ السَّلَاطِيْنِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ مِّنَ الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ فِيْ ذَالِكَ وَ اَسْاَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ه

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ میں نے لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص اول شب ماہ محرم میں چھ رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار اور اخلاص پندرہ بار اللہ تعالیٰ اسکو بیحد ثواب عطا فرماویگا اور ایک روایت صحاح میں صحیح طور سے آیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ انعام ایکبار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ یٰس ایکبار۔ اللہ تعالیٰ اسکو بہشت میں دو ہزار کوشک عطا فرماویگا ہر کوشک میں نو ہزار دروازے یاقوت کے ہونگے اور ہر دروازہ میں ایک تخت زبرجد کا ہوگا اور اسپر ایک حور بیٹھی ہوگی اور گذرانتے کل اس نماز سے چھ ہزار بلائیں دور ہونگی اور چھ ہزار نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاوینگی - اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا

فرمایا کہ شیخ کفایہ امام شعبیؒ میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ماہ محرم میں ہر روز سوم تیراں کلمات
کو کہیگا اللہ تعالیٰ اسکو آتش دوزخ سے نجات دیگا وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ
بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا
رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اس دعا کو پڑھکر ہاتھ پر دم کرے اور مونہہ پر مل لیوے گناہوں
سے ایسا پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے
کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ہ

مجلس بست وہفتم بتاریخ نہم ماہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر شیخ جمال الدین ہانسوی
شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے صوفیا حاضر خدمت مبارک تھے گفتگو برکت روز عاشورہ کی بابت
ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا بزرگ روزہ ہے کہ اسکی فضیلت میں حدیث شریف سرور
کائنات وارد ہے مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ یعنے جسنے روز عاشورہ کا روزہ
رکھا گویا اسنے تمام سال کے روزے رکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوم عاشورہ کو ہوا خواہان و دوستی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی دوستی کے سبب سے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتے
تھے آدمیوں کے حال پر افسوس و تعجب ہے کہ وہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ آدمیوں کا اس روز
روزہ نہ رکھنا موجب خواری ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ
انہوں نے جب قصہ شہادت امیر المومنین حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہما کا سنا اپنے سر کو اسقدر زمین پر
مارا کہ سر سے جوئے خون رواں ہوئی اور تھوڑی دیر میں زمین پر گر کر مر گئے کسی بزرگ نے اسی رات
انکو خواب میں دیکھا کہ امیر المومنین امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے روبرو کھڑے ہیں پوچھا کہ
اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجھکو بخشدیا اور دوستداران خاندان مصطفوی
میں میرا نام لکھا اور حکم دیا گیا کہ خدمت امین میں میں حاضر رہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
روز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع اصحاب ایک جا تشریف رکھتے تھے معاویہؓ یزید کو اپنے

پر سوار کئے ہوئے گذرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم کیا کہ سبحان اللہ دوزخی بہشتی کے
کندھے پر چڑھے ہوئے ہیں۔ ارشاد والا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ سنکر دریافت کیا یا رسول اللہ فرمائیے پس
معاملہ کیونکر دوزخی ہوگا آپنے فرمایا اے علی یہ یزید بدبخت وہ ہے جو میرے حسن و حسین رضی اور انکی تمام اولاد
کو شہید کریگا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اُٹھے اور تلوار میان سے کھینچی اور چاہا کہ یزید پلید
کو مار ڈالیں آنحضرت صلعم مانع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حکم باری تعالیٰ کا ایسا ہی ہے مخالفت تقدیر
کی نکرنی چاہئیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تعمیل حکم بیٹھ گئے اور رو پڑے اور دریافت کیا کہ یا رسول
اللہ آپ اسروز انکے سر پر ہونگے آپنے فرمایا جبتک میں اسروز زندہ نہوں گا دریافت کیا کہ
آپکے یاران اپنے میں سے کوئی زندہ ہوگا۔ حضرت نے فرمایا نہیں حضرت علی رضی نے پھر پوچھا
کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اسروز زندہ ہونگی آپنے فرمایا نہیں یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو
پڑے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ماتم بیت غریبوں کا کون کریگا آنحضرت صلعم نے ارشاد
فرمایا کہ ماتم اہلبیت امتی کرینگے۔ اسکے بعد حضرت رسول مقبول صلعم اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ رو پڑے اور شہزادوں کو بغل میں لیکر نعرہ مارتے تھے کہ اے ہمارے غریبو ہم نہیں جانتے
کہ حال تمہارا دشت کربلا میں کیا ہوگا اور وہ دن رات کسطرح سے گذرینگے۔ اسکے بعد حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز امیر المؤمنین حسین رضی شہادت پاوینگے
اس شب ایک بزرگ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی کو خواب میں دیکھا کہ تمام انبیا علیہم السلام کی ازواج
مطہرات کے ہمراہ تشریف لائے ہیں اور دامن مبارک سے دشت کربلا میں جھاڑو دیتی ہیں اور
آنکھوں سے آنسو رواں ہیں انکو دامن مبارک سے پاک فرماتے ہیں انہوں نے پوچھا کہ اے خاتون
جنت اے دختر شفیع روز محشر یہ معاملہ کیا ہے جواب دیا کہ اس مقام پر کل میرا حسین شہید ہوگا۔
اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم میں سے بروز واقعہ کربلا کوئی زندہ نرہے گا پس تعزیت اہلبیت
کی کون کریگا جواب دیا کہ یا رسول اللہ آپکے فرزندوں کی تعزیت آپ کے امتی کرینگے اور وہی

ماتم برپا کرینگے اور آسودہ چیزیں جو ان ایام میں دودھ دینگے اور ماتم حسینؑ ہر سال قائم ہوتا رہیگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عاشورہ میں چار رکعت نماز پڑھنی آئی ہے اسکو ضرور پڑھنا چاہیئے
طریق اسکا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے
اور جب نماز سے فارغ ہو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام
خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
بروز عاشورہ بعد برآمد ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد فاتحہ جو قرآن سے یاد ہو
پڑھے بحد بے اندازہ ثواب پاویگا اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ مَا خَلَقْتَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ
وَتَخْلُقُ اٰخِرَ مَا تَخْلُقُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرًا لِمَا اَوْلَيْتَ فِيْهِ اَنْبِيَاءَكَ
وَاَصْفِيَاءَكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَايَا وَاَسْهِمْهُمْ فِيْ مِثْلِ مَا اَعْطَيْتَ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی
اوشیؒ میں مرقوم ہے کہ جو شخص عاشورہ کے روز چھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ
سورۂ والشمس ۔ انا انزلنا ۔ اذا زلزلت الارض ۔ اخلاص و معوذتین علی الترتیب ایک بار
پڑھے جب نماز سے فارغ ہو سر سجدہ میں رکھکر قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور حاجت طلب
کرے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت روا ہوگی ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسی کتاب میں مرقوم ہے کہ جو
شخص بروز عاشورہ ستر مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اللہ تعالیٰ اسکو بخشدے گا اور
نام اسکا زمرۂ مشائخ و اولیا مکبار میں تحریر کیا جاوے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص تھا
جو پیشہ نباشی (کفن چوری) کرتا تھا اور اسنے دو ہزار دو سو سے زیادہ آدمیوں کے کفن چرائے
تھے جب وہ بدست حق پرست حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ تائب ہوا اس سے مسلمانوں
کا حال پوچھا گیا کہ جب تونے کفن چرایا ان کا حال کیسا تھا اسنے جواب دیا کہ اگر میں ہر
ایک کا حال بیان کروں سخن بہت دراز ہوگا لیکن میں چند آدمیوں کا حال بیان کرتا ہوں ۔

یک شخص کی جب میں نے قبر کھولی صاحب قبر کو دیکھا کہ موںھ اوسکا سیاہ ہو رہا ہے اور ہاتھ پاؤں
میں زنجیرہائے آتشیں پڑی ہیں زبان باہر نکلی ہوئی موںھ سے پیپ جاری ہے اور پیٹ پھول گیا
ہے اور اُسمیں سے سڑی ہوئی بو آرہی ہے اگر ایک قطرہ اس گندگی کا دنیا میں گر جاوے -
تمام اہل عالم کو اُس سے نفرت ہو - الغرض میں اسکا یہ حال دیکھ کر بھاگا اُسنے آواز دی کیوں
بھاگتا ہے میرا حال سنتا جا جسکے سبب سے اس بلا میں گرفتار ہوں کہ باعث تنبیہ دیگراں ہو رہا ہوں
میں یہ آواز سنکر واپس آیا دیکھا کہ فرشتوں نے طوق و سلاسل میں جکڑ لیا ہے میں نے دریافت
کیا تو کون ہے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان زادہ ہوں الا میں شراب پیتا تھا اور
زنا کرتا تھا - مرتے دم تک فسق و فجور میں مبتلا رہا یہانتک کہ حالت مستی میں بے توبہ مر گیا اُسی وقت سے
گرفتار عذاب ہوں میں نے یہ حال دیکھکر ایک اور قبر کشادہ کی - صاحب اُس قبر کا بھی گرفتار رنج و محن تھا
موںھ سیاہ ہو رہا تھا گرداگرد آگ دہک رہی تھی فرشتگان عذاب آگے کھڑے تھے صاحب مزار نے
مجھے دیکھا دیکھتے ہی فریاد کی کہ اے خواجہ مجھے تھوڑا پانی پلا کہ تشنگی سے عاجز آرہا ہوں جب
اُسنے لجاجت کی مجھے رحم آیا اور چاہا کہ پانی دوں ایک فرشتے نے ڈانٹ کر مجھ سے کہا کہ خبردار
اسکو پانی نہ دینا یہ تارک الصلوٰۃ تھا اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ اسکو پانی نہ دیا جائے یہ سنکر میں نے
اُس سے پوچھا کہ تو اپنا حال بتا اُسنے جواب دیا کہ میں مسلمان تھا الا کبھی بھولکر اللہ تعالی کو سجدہ
نہ کیا - مرتے دم سے اسوقت تک گرفتار اسی عذاب کا ہوں اسکے بعد میں نے ایک اور قبر کشادہ کی
اُس میں ایک جوان کو دیکھا نہایت حسین میں نے کبھی ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا تھا اسکی
جائے نشست کے چاروں طرف سبزی اُگی ہوئی تھی - حوض بھرے ہوئے حوران بہشتی
حاضر خدمت تھیں - میں نے اس جوان سے پوچھا کہ آپ اپنا حال بیان فرمادیں آپنے ایسے کیا
عمل کئے تھے جسکے مبادلے میں اسقدر مورد عنایات ہوئے اُسنے جواب دیا کہ اے خواجہ میں بھی
موافق کس چور تھا لیکن ماہ محرم عاشورہ کے روز ایک واعظ سے سنا تھا کہ جو شخص آج کے
روز چہار رکعت نماز پڑھے گا اللہ تعالے اُسکو بخشدے گا میں نے اُسی وقت نماز پڑھی اور اپنی

ذات پر واجب گردانیں کہ جبتک زندہ رہوں گا انشاء اللہ تعالی کبھی قضا نکروں گا۔ چنانچہ ہمیشہ
اس سعادت سے مشرف ہوتا رہا۔ اور اسی سبب سے یہ درجہ عطا ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
حضرت رسول مقبول صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اسکے مدعی راضی ہوں پس وہ
بروز عاشورہ چار رکعت نماز خوشنودی خصمان پڑھے اللہ تعالے انکے مطالبے اسکے ذمہ سے
دور کردیگا سوال منکر ونکیر وعذاب گور سے امن میں رکھیگا حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرماتے
[illegible] حضرت سے خلق اپنے اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

مجلس بست و دوم تاریخ چہارم ماہ صفر ۶۵۵ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ بندہ کو
چند روز ہوئے حضرت شیخ کی خدمت سے ایک ازیاران اعلی حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار
اوشی [illegible] گیا تھا جب واپس آیا اور دولت قدمبوسی میسر ہوئی میں نے سر زمین پر رکھ فرمایا
بیٹھ جاؤ۔ بندہ حسب الارشاد بیٹھ گیا بعدہ وہ مکتوب جو حضرت برہان الدین صوفی نے دیا تھا
حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں پیش کیا آپنے اسے ملاحظہ فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تم
دیر میں واپس آئے میں نے دوبارہ قدمبوس ہو کر عرض کیا کہ فی الواقع دیر ہوئی الا یہ تن خاکی دہلی میں
تھا اور دل یہاں حضرت مخدوم کی قدمبوسی کے واسطے پھڑک رہا تھا حضرت نے ارشاد فرمایا۔
کہ تم سچ کہتے ہو تمکو اکثر یہاں پہونچنے کا اشتیاق اسطور غالب ہوتا تھا کہ افسوس کرتے تھے کہ کاش
میرے پر لگجائیں جنمیں اڑکر اجودھن پہونچوں۔ اسکے بعد حاضرین مجلس کی جانب مخاطب ہو کر
فرمایا کہ مرد اور فرزند ایسا ہی ہونا چاہئے جیسے مولانا نظام الدین ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
تمنے ایک خط ہانسی سے بھی لکھا اسمیں تمام حال اور ذکر اشتیاق قدمبوسی درج تھا اور ایک
رباعی بھی تمنے لکھی تھی مجھے بہت پسند آئی اسکو یاد کرلیا جو وقت تمہاری یاد آتی تھی اس
رباعی کو پڑھ لیتا تھا وہ رباعی از حد بے نظیر ہے اگر یاد ہو تو پڑھو میں اسکو سننا چاہتا ہوں میں نے بعد
بجا آوری آداب کھڑے ہو کر وہ رباعی پڑھی رباعی زاں روز کہ بندۂ تو دانستند مرا ٭ بر مردمک
دیدہ نشاندند مرا ٭ لطف عامت عنایتے فرمودہ است ٭٭ ورنہ کیم و چہ ام چہ خواندند مرا ٭ جب

میں نے یہ اشعار پڑھے حضرت شیخ الاسلام پر ایک حالت طاری ہوئی کھڑے ہو کر رقص فرمانے لگے کہ اُسکی حد و نہایت نہ تھی۔ چاشت کے وقت سے دوپہر تک آپ حالت رقص میں تھے جب تسلی ہوئی مجھے بلایا اور خرقہ خاص عنایت ہوا اور اُسی روز عصا اور کھڑاؤں اور مصلّٰی حضرت نے عطا ... دعا گو آداب بجا لایا اور شکریہ عطائے مخدوم ادا کیا آپ مجھ سے بغلگیر ہو کے فرمانے لگے کہ مولانا نظام الدین اب وہ وقت قریب ہے کہ میں اور تم جدا ہوں۔ واللہ اعلم بعد اس جدائی کے میں تمہیں دیکھوں یا نہ دیکھوں آج ہی کے روز سے تم کو وداع ہے لیکن چند روز اور قیام کرو کہ میں تمکو پیٹ بھر کر دیکھ لوں کہ دیدار غنیمت ہے بعد اسکے شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی؎

دیدار دوستان موافق غنیمت است ✤ چون یافتیم حیف بعد گر زنیم ✤

اسی اثنا میں چند درویش سفر و مقدس سمت آئے تھے قدمبوسی شیخ الاسلام سے مشرف ہوئے آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے طعام موجود تھا اُنکو کھلایا گیا۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ نہایت کربت و صعوبت والا ہے جب یہ ماہ آتا آنحضرت صلعم متگدل ہوتے اور اُسکے ختم ہونیکی خوشی فرماتے یہ تغیر صرف اس ماہ کی گرانی کے سبب سے تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے بشارت دے خروج صفر کی میں اُسکو بشارت دخول جنت دیتا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی ہر سال دو لاکھ اسی ہزار بلائیں آسمان سے نازل فرماتا ہے منجملہ اسکے صرف اس ماہ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں جو شخص اس ماہ کو طاعت اور عبادت آلہی میں گذاریگا اُسپر ان بلاؤں کا اثر نہ ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے ایک بزرگ کی زبانی سُنا ہے کہ جو شخص چاہے کہ بلائے ماہ صفر سے امن میں رہے وہ اس ماہ میں اس دعا کو بہت پڑھا کرے دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الزَّمَانِ وَاسْتَعِيْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ الزَّمَانِ اَعُوْذُ بِكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَاَمَالِ قُدُسِكَ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ مُفْسِدِ السَّنَةِ وَقِنِيْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ فِيْهَا وَاَكْرِمْنِيْ

وَ بِحُرْمَۃِ بِلَسْتَوْ ہمہ بیدا و اسعد ذریۃ لاھلی و اولیائی و اقرباءی و جمیع امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوّل شب ماہ صفر میں واسطے عصمت جمیع مسلمانان چار رکعت نماز آئی ہے بعد عشا پڑھنی چاہیئے ترتیب اسکی یہ ہے کہ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ قل یا ایھا الکافرون پندرہ دفعہ اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ اخلاص پندرہ دفعہ اور رکعت سوم بعد سورۂ فاتحہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پندرہ دفعہ ور رکعت چہارم میں بعد سورۂ فاتحہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پندرہ دفعہ پڑھے اور بعد سلام کے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سو مرتبہ کہے بعدہ درود شریف پڑھے یہ نماز قبل از وتر پڑھنی چاہیئے اللہ تعالیٰ اُسکو اُس روز کی جمیع آفات و بلیات سے اپنے حفظ و امان میں رکھے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری میں لکھا ہے کہ تمام صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور سب ایام سے زیادہ روز آخری چار شنبہ میں ان بلاؤں کا نزول ہوتا ہے پس روز آخری چار شنبہ ماہ مذکور میں چار رکعت نماز نفل اس ترتیب سے پڑھنی چاہیئے کہ بعد فاتحہ سورہ کوثر ایک سو بیس مرتبہ اور اخلاص پانچ بار ہر رکعت میں پڑھے اور بعدہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکو تمام بلاؤں سے جو اس روز نازل ہوتی ہیں پناہ میں رکھیگا اور دوسرے سال تک بلاؤں سے امن میں رکھے گا اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا شَدِیْدُ الْقُوٰی وَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ یَا مُفَضِّلُ یَا مُکْرِمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ اسکے بعد اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا میں مبتلا ہوتا ہے اسی ماہ صفر میں ہوتا ہے چنانچہ نقل کی گئی ہے کہ حضرت آدم نے بہشت بریں میں گیہوں کا دانہ اسی ماہ میں کھایا تھا کہ سبب انکے بہشت میں سے نکلنے کا ہوا آپ تین سو برس تک بوجہ اس ذلت (لغزش) کے روتے رہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی چیز انکے بدن میں باقی نہ رہا تھا گوشت پوست انکا ہیبت الٰہی سے گل گیا تھا اسکے بعد انکو حکم توبہ کا ہوا آپنے توبہ کی وہ مقبول ہوئی یہ واردات جو اُنپر گذری کل گرانی ماہ صفر کی وجہ سے تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہابیل و قابیل دونوں بھائی ماہ صفر میں واسطے کھیلنے شکار کے گئے تھے حضرت آدم ؑ نے انکو اس

مرت منع کیا تھا کہ ماہ صفر میں شکار کھیلنے نہ جاویں انہوں نے یہ قول حضرت کا یاد نہ رکھا یا پاس
نہ کیا، الغرض جب جنگل میں پہونچے درمیان دونوں بھائیوں کے تکرار ہوئی قابیل نے تلوار
سے ہابیل کو مار ڈالا بعدہ اپنے کردار سے نادم ہوا جس وقت یہ خبر حضرت آدمؑ کی خدمت میں پہنچی
آپ بے حد تنگدل ہوئے اسی اثنا میں مہتر جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ فرزندان ہابیل تمام مسلمان ہونگے اور قابیل کی اولاد یہود ترسا و مشرک ہوگی کیونکہ اُسنے
ماہ صفر میں اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر نوح علیہ السلام کی قوم
اسی ماہ میں غرق ہوئی اور مہتر ابراہیم علیہ السلام اسی ماہ میں آگ میں ڈالے گئے وہ روز اول
صفر یا روز آخری چہار شنبہ کا تھا اور مہتر داؤد علیہ السلام جو بلا میں گرفتار ہوئے اسی ماہ صفر
میں ہوئے تھے اور یونسؑ کو اسی ماہ صفر میں مچھلی نگل گئی تھی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام
قدس سرہ العزیز چشم مبارک میں آنسو بھر لائے اور نہایت نعرہ مار کر رو پڑے کہ روتے روتے بیہوش
ہوگئے جب ہوش ہوا فرمانے لگے کہ جملہ انبیا پر جو بلائیں نازل ہوئیں وہ اسی ماہ صفر میں
ہوئی تھیں ماہ صفر نہایت گراں ہے اللہ تعالیٰ مجھ کو تم کو اس ماہ کی گرانی سے پناہ میں رکھے آپ بیان
فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک
مجلس بست و سوم بتاریخ بست و پنجم ماہ صفر ۶۱۵ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو درباب
مجاہدہ ہو رہی تھی عزیزان اہل صفہ و سلوک مثل شیخ برہان الدین ہانسوی شیخ بڈھن لاہوری
شیخ جمال الدین ہانسوی حاضر خدمت شریف تھے اور چند نفر صوفی بھی جو خاندان چشت سے تھے
آئے تھے وہ بھی حضوری مجلس شریف سے مشرف تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز
نے ستر برس تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے عبادت کی کہ غایت مشغولی سے یہ نہ جانا کہ آج کونسا
روز ہے یا کونسا مہینہ ہے الغرض اُنکے ان مجاہدات کا حال پوچھا گیا بیان کیا کہ تیس برس تک
عالم حیرت و تفکر میں کھڑا رہا اس عرصہ کا اُٹھنا بیٹھنا اور سونا مجھے یاد نہیں ہمیشہ کھڑا رہنے کی
وجہ سے میرے پیروں سے جوتے خون رواں ہوئی تھی اور پشت پا پھٹ گئی تھی اسکے بعد وصال

میں عالمِ صحو میں رہا۔ اس عرصہ میں ایک ساعت یا ایک لحظہ و لمحہ نفس کو پانی یا کھانا پیٹ بھر
نہ دیا مہینے یا دو ہفتہ میں تین یا دو تولہ کھا لیتا تھا بعد اسکے جب کام میں کاہلی دیکھی ایک سال کامل نہ دیا
اسکے بعد نفس کو آرزو انار شیرین کی ہوئی میں اسکو ہر روز وعدہ وعید پر ٹالتا رہا یہانتک کہ ایک مدت
کے بعد وہ پکار اٹھا کہ یہ وعدہ خلافی کب تک۔ میں نے جواب دیا دم واپسیں تک۔ باقی اگر میں اپنے
حالات مجاہدات تم سے بیان کروں تم تاب سماع نہ لا سکو گے اور وہ معاملات و تنگیاں میں جو میں نے
اپنے نفس پر کی ہیں اسکے سننے سے تم پر ہیبت اور تعجب غالب ہو گا الغرض جب ستر سال گذر گئے
حجاب میرے درمیان سے اٹھا لیا گیا آواز آئی کہ اندر آ میں گیا فرمان ہوا کہ جسقدر حق مجاہدہ تھا وہ تم نے بجا لائے
اور اسمیں بالکل تقصیر نہ کی پس ہم پر واجب ہوا کہ ہم تجھے تجلی کریں اس آواز کے آتے ہی خواجہ
بایزید بسطامیؒ نے نعرہ مارا اور جان بحق ہوئے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے
ارشاد فرمایا کہ حال وفات خواجہ بایزید بسطامیؒ یہ تھا جو بیان کیا گیا اسکے بعد ارشاد فرمایا
آرے (الحق) جو شخص مجاہدہ کرتا ہے اسکو مشاہدہ بھی ہوتا ہے بعد اسکے یہ مثنوی بیان فرمائی۔
؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ایک بزرگ سے پوچھا گیا مجاہدہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اپنے نفس کو زار زار رکھیں یعنی
کوئی خواہش اسکی پوری نہ کریں پس جب طاعت کرے اس سے راضی ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ اے نفس اگر آج کی رات
تو مجھ سے موافقت کرے تو دو رکعت نماز میں ختم قرآن شریف کروں ہر روز ایسا فرماتے تھے
ایک روز انکے نفس نے موافقت نہ کی دو رکعت نماز کی انسے فوت ہو گئیں دوسرے روز بوقت مناجات
اسکے پاداش میں یہ عہد کیا کہ بیس برس تک اسکو سیراب پانی نہ دونگا اور سبب اسکا یہ تھا کہ شب
گذشتہ حضرت کے نفس نے خواہش آب کی تھی آپ نے اسکو سیر ہو کر پانی پلایا تھا اور اسے پینے دیا
تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ چالیس سال تک نہیں سوئے تھے اتفاقاً
ایک روز سو گئے حضرت عزت کو خواب میں دیکھا بعد اسکے ہمیشہ اپنے ساتھ بستر رکھتے تھے کہ یہ

دولت و سعادت میسر ہو۔ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے شاہ شجاع وہ ثمرہ چالیس سال نہ سونے کا
تھا اب پھر بیداری کرو گے تو البتہ وہ دولت حاصل ہوگی بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب وقت نقل حضرت شاہ شجاع کرمانیؒ کا پہونچا اُس روز
انہوں نے ایک ہزار رکعت نماز پڑھی اور مصلّے ہی پر سو گئے۔ حضرت عزت کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے
ہیں۔ اے شاہ شجاع آتے ہو یا کچھ دن اور دنیا میں رہو گے۔ عرض کی کہ بار خدایا مجھے جو تیرے
نزدیک ہے میں نہیں رہنا چاہتا۔ یہ خواب دیکھکر آپ بیدار ہوئے وضو کیا اور دو رکعت نماز
پڑھی [illegible] سجدہ ہی میں [illegible] جان بحق ہوئے۔ یہ ارشاد فرما کر حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے
نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد کی ع ہر کوئے
[illegible] جان بدہند تو کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت
بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ آپ اپنے مجاہدہ کی نسبت ایک حکایت بیان فرمائیے جواب دیا کہ مجھکو
[illegible] نہیں تاہم تم بہ طاعت نہ لا سکو گے اُن معاملوں کو جو میں نے اپنے نفس کے ساتھ
کئے ہیں اور کئے رہتا ہوں۔ ایک رات میرے نفس نے مجاہدہ میں کاہلی کی اور وہ اسوجہ سے تھی کہ اُس روز
[illegible] معمولی خوراک زیادہ کھائی تھی الغرض نفس میرے ساتھ موافق نہ تھا جب صبح ہوئی
اپنے عہد کیا کہ اب خرما نکھاؤنگا۔ چنانچہ پندرہ برس تک نفس کو ترسا دیا اور وہ اسی آرزو میں رہا
اسکے بعد ایک روز نفس نے کہا کہ جو کچھ تم کہوگے کرونگا مجھے کبھی ضد نہ ہوگا۔ اُسوقت میں نے اُسکو خرما
دیئے۔ اس واقعہ کے بعد جو میں اُس سے کہتا تھا وہ کرتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ذوالنون
مصریؒ سے کہا گیا کہ آپ اپنا کام کہاں تک کمالیت کو پہنچا پائے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہاں تک پہنچا
چکا ہوں کہ دو یا تین سال ہو گئے ہیں کہ نفس کو پانی نہیں دیتا ہوں اور دس برس ہوئے ہیں کہ اسکو
سیر ہوکر پانی پینے نہیں دیا ہے اور ہر شب جبتک تمام قرآن شریف ختم نہیں کر لیتا دوسرے کام میں
مشغول نہیں ہوتا۔ اسکے بعد حکایت نقل (وفات) حضرت ذوالنون مصریؒ کی بیان فرمائی کہ
ایک روز حضرت خواجہ ذوالنون مصریؒ مع یاران بیٹھے ہوئے تھے حکایت دربارہ موت اولیا

بعد ہی بھی اسی اثنا میں ایک شخص خوبرو حسین سبز جامہ پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک سیب لیکر آیا
زمین بوسی کے بعد بیٹھ گیا حضرت اسکی جانب مخاطب ہوئے اور بار بار فرماتے تھے کہ خوش آمدی
تھوڑی دیر تک ایسا ہی حال رہا۔ بعدہ اس شخص نے وہ سیب حضرت کی نذر کیا آپنے قبول فرمایا
متبسم ہوئے اور اس جوان کو رخصت کیا۔ جب وہ چلا گیا حضرت ذوالنون مصری رح نے خلق
کو رخصت کیا اور مستقبل قبلہ ہو کر قرآن شریف پڑھنا شروع کیا جب پڑھ چکے اُس سیب کو سونگھا
اور جان بجان آفریں کے سپرد کی آپ کی تجہیز و تکفین کر کے جب جنازہ اُٹھا کر باہر لائے اور مسجد
میں واسطے ادائے صلوٰۃ جنازے کے رکھا جونہی بانگ تمام ہوئی اور موذن نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا۔ خواجہ نے کفن سے ہاتھ نکال کر انگلی کھڑی کرلی۔ ہر چند خلق نے
چاہا کہ انگلی بٹھا دی جاوے الا میسر نہ ہوئی آواز آئی اے مسلمانو انگلی کہ ذوالنون نے نام
محمد رسول اللہ تعالیٰ ہے جبتک رسول مقبول صلعم ہی نہ پکڑلینگے نہ بیٹھے گی۔ آپ شیخ الاسلام
قدس سرہ العزیز ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے
تو عاشقان چنان جاں بدہند ✦ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ✦ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عبد اللہ
سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا اور خلق اُنکے جنازے کو باہر لائی ایک جماعت یہودیوں
کی شہر میں از حد منکر تھی یا بجنہٖ پیدا ہوئی اور نزدیک جنازہ شیخ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے آکر کہا
کہ جنازہ کو نیچے اُتارو کہ ہم مسلمان ہوں جب جنازہ نیچے اُتارا ایک یہودی متصل جنازہ
حضرت آیا اور باآواز بلند کہا کہ اگر آپ مجھے تلقین فرمادیں تو میں مسلمان ہوتا ہوں اور میرے ساتھ
ایک ہزار آدمی اور مسلمان ہونگے وہ یہ بات پوری کہہ نہیں چکا تھا کہ خواجہ نے کفن سے ہاتھ باہر
نکالا اور دونوں آنکھیں کھولکر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ جب ان لوگوں نے یہ کرامت معائنہ کی تمام آنیوالے مسلمان ہو گئے۔ اسکے بعد لوگوں
نے پوچھا کہ تم نے ایسی کونسی دلیل دیکھی جو گھر سے یا برہنہ بھاگے آئے تھے۔ ان یہودی نے
جوابدیا کہ جب تم لوگ جنازہ نکال کر باہر لے چلے مینے ایک سخت آواز آسمان سے سُنی اپنے مکان

سے بار بار کر زیارت کروں کہ یہ آواز کیسی ہے جانب آسمان جو آنکھ اٹھا کر دیکھا مجھے بہت
سے فرشتے آسمان سے طبقہائے نور ہاتھ میں لئے اترتے ہوئے نظر آئے وہاں سے طبقہائے نور کو
حضرت خواجہ حبیب اللہ کے جنازے پر نثار کرتے تھے ہم اس حال کو دیکھ کر مسلمان ہوئے ہیں کہ
واقعی اللہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے آدمی ہیں جنکے واسطے ایسی نوازش ہے۔
یہ سنکر حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ مثنوی زبان
مبارک سے ارشاد فرمائی ع در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت
نگنجد ہرگز۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ شیخ علی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا
کہ عرش میں نے سر پر اٹھایا ہوا ہوں۔ جب صبح ہوئی فکر کیا کہ یہ خواب کسکے روبرو بیان کروں
پھر یہ خیال ہوا کہ بجز اس شہر میں سوائے حضرت خواجہ بایزیدؒ کے اور کوئی نہیں ہے
کہ ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھنی چاہئے یہ خیال کر کے خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان
تشریف لیگئے وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ آج شب میں شیخ نے انتقال فرمایا۔ یہ سنکر ایک
نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو شیخ مرحوم کے مکان کے اندر گئے اور جنازہ خواجہ رحمۃ علیہ کو کندھا
دیا پھر [illegible] ارشاد فرمایا کہ اے علی تمہارے خواب کی یہی تعبیر ہے اور وہ
عرش یہی جنازہ ہے۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ تیس برس تک دعاگو
عالم تحیر میں رہا۔ اس عرصہ میں نہ دن کو جانتا تھا کہ روز ہے اور نہ شب کو شب متحیر کھڑا
ہوا تھا البتہ جب وقت نماز کا آتا نماز پڑھتا۔ پھر عالم تحیر میں ہو جاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
جس روز خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگا انتقال سے تھوڑی
دیر پیشتر آپ مجلس شریف میں تشریف لائے نشست رکھتے تھے البتہ دور ونزدیک سے آپکے جسم
مبارک میں [illegible] تھا۔ الغرض ایک آدمی آیا اور ایک پرچہ کاغذ کا آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اس
کاغذ کو ملاحظہ فرمایا اس میں حق تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا آپ پر اس کاغذ کو دیکھتے ہی ایک
حالت طاری ہوئی اور اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ تمام عالم میں ندا دی گئی کہ خواجہ

قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ الغرض جب غسل دیکر جنازہ باہر لائے کسی
مجال نہ تھی کہ جنازہ اٹھائیں سب متحیر کھڑے تھے ناگاہ آواز سخت آئی کہ تمام خلق ڈر کر ہٹ گئی
پھر جمع ہوکر نماز پڑھی اور چاہتے تھے کہ جنازہ اٹھائیں بفرمان خدائے عزوجل جنازہ ہوا میں
معلق چلنے لگا اور خلق جنازہ کے پیچھے رواں ہوئی۔ اس خرق عادت کو دیکھکر بہت سے بیگانہ
آئے اور مسلمان ہوئے دفن کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ فرشتے جنازے کو اُٹھائے ہوئے تھے۔
حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ حکایت بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔
اور رونے لگے اور ایک نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے دیر تک بیہوشی رہی جب ہوش میں آئے یہ
مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ✽ کانجا
ملک الموت نگنجد ہرگز ✽ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرمارہے تھے کہ
اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علےٰ ذالک

مجلس بست و چہارم بتاریخ ۲۔ ربیع الاول ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی
حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے اس روز اس نحیف کو خلعت خاص عطا فرمایا۔
اُس روز بہت سے عزیزان اہل صفہ حاضر خدمت شریف تھے آپنے سب کی جانب مخاطب ہوکے
ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین کو ولایت ہند عطا کی گئی اور صاحب سجادہ کیے گئے۔ میں نے
جس وقت یہ ارشادِ عالی سُنا دوبارہ حضرت مخدوم کے قدموں میں گر پڑا آپنے از راہ نوازش مجھے
یہ کہکر اُٹھایا کہ "سر اُٹھا اے جہانگیر عالم" یہ کہکر فی الفور دستار مبارک حضرت خواجہ شہید محبت
قطب الدین اوشی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو زینت وہ سر مبارک تھی اپنے دستِ شفقت سے میرے
سر پر رکھ دی اور عصا بھی مرحمت فرمایا اور خرقہ خواجگان چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو
سلسلہ بسلسلہ چلا آتا تھا آپ نے دستِ مبارک سے اس نحیف کو پہنایا اور فرمایا کہ دوگانہ
نماز شکرانہ ادا کرو۔ جب میں نماز پڑھنے کے واسطے مستقبل قبلہ ہوا آپنے میرا ہاتھ پکڑ اور آسمان
کی جانب مونھ کیا اور ارشاد کیا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب میں اسد چیزیں

دیا ہو کہ تم دم والپسیں میرے پاس اجودھن میں موجود نہ ہوگے اور یہ واسطے تسلی اس فقیر کے ارشاد فرمایا کہ میں بھی وقت وصال اپنے مرشد کے دہلی میں موجود نہ تھا۔ ہانسی میں تھا اسکے بعد شیخ بدرالدین اسحٰق سے ارشاد فرمایا کہ مثال خلافت لکھ کر اُن کو دو۔ شیخ بدرالدین اسحق نے حکم ہوتے ہی مثال تحریر کی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مجھے عطا فرمائی اور بغلگیر ہو کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ خدا کو سونپا اور تم کو واصل بحق کیا۔ اسکے بعد ارشاد کیا کہ ہانسی میں شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے ملاقات کرتے جانا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اچھا آج اور ٹھیرو کہ عرس حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کل چلے جانا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کفایہ میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے دس روز اور واسطے معجزہ کے رکھا تھا کہ اندام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے وہ خوشبو آتی تھی کہ تمام عطریات عالم کی خوشبو پر سبقت رکھتی تھی۔ بعد وفات بھی ایسی ہی خوشبو آتی رہی جیسے حالتِ زندگی میں آتی تھی ایک ذرہ بھی کم نہ ہوئی تھی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اس معجزہ کو دیکھکر کئی ہزار یہودی مسلمان ہوئے ان دس روز میں کھانا غربا کو بکثرت تقسیم کیا جاتا تھا آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) نو حجرے تھے نوروز انکے ہاں سے دیا گیا۔ دسویں روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسقدر دیا کہ تمام خلق مدینہ نے سیر ہو کر کھایا۔ اس روز آپ دفن کئے گئے۔ اسی وجہ سے مسلمان بارھویں ربیع الاول کو عرس کرتے ہیں اور اسی سبب سے آپکی وفات ۱۲۔ ربیع الاول کو مشہور ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو بیماری لاحق ہوئی۔ آپ تین روز مسجد میں تشریف نہ لائے۔ تیسرے روز حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے آکر در حجرہ پر آواز دی الصلوٰۃ یا رسول اللہ

آپ (صلے اللہ علیہ آلہ وسلم) اُٹھ کھڑے ہوئے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ابوبکر رضؓ عمرؓ عثمانؓ و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا دیں تاکہ مسجد کو چلوں۔ پس آپ چاروں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لے گئے اور امامت کرنی چاہی لیکن نہ کر سکے۔ حضرت ابو بکر رضؓ کو پیش امام کیا۔ اصحاب رونے لگے اور آواز بلند ہوئی کہ جگر غم سے پھٹتے تھے۔ الغرض نماز کے ادا کرنے کے بعد آپ حجرے کو لوٹ آئے اور اصحاب با دل پریشان واپس چلے گئے۔ مکان میں آپ ایک کالی کملی اوڑھ کر لیٹ گئے تھوڑی دیر میں ایک اعرابی نے آکر در حجرہ پر دستک دی اُسکی دستک سے لرزہ دیوار میں پڑا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر تشریف لائیں اور ارشاد فرمایا کہ اے اعرابی رسول مقبول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سخت بیمار ہیں یہ موقع اور محل ملاقات کا نہیں ہے بجھے تکلیف ہوئی لوٹ جا۔ ہر چند حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا معذرت فرماتی تھیں الا وہ مطلق نہ سنتا تھا چنانچہ جب یہ آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں پہونچی آپنے حضرت فاطمہؓ کو طلب فرما کر ارشاد کیا کہ اے جان پدر یہ آواز اعرابی کی نہیں ہے یہ آواز اُس شخص کی ہے کہ اگر دروازہ بند کرو تو دیوار میں سے نکل آئے یہ شخص فرزندوں کو یتیم کرنیوالا ہے اور عورتوں کو بیوہ کرنیوالا ہے۔ اُسنے حرمت تیرے باپ کی نگاہ رکھی جو اجازت طلب کرتا ہے اسے اجازت دو کہ اندر آوے اور جس امر کا اُسکو حکم ہوا ہے انجام دے۔ در و دیوار سے نعرے بلند ہوئے کہ ملک الموت آتے ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور زمین ادب چومی۔ آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکر آنا ہوا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے آپکی زیارت کا حکم ہوا ہے اسلئے حاضر ہوا ہوں اور حکم تھا کہ بے ادب وارد نہ جانا جب طلب فرمائیں جائیو۔ اور نیز یہ عرض ہے کہ اگر آپ ارشاد فرمائیں تو روح پرفتوح آپکی قبض کر دوں ورنہ واپس چلا جاؤں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت ذرا صبر کرو اور تھوڑی دیر ٹھہرو کہ بھائی جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے آپنے دریافت فرمایا کہ اے اخی جبرئیل کہو کیا حال ہے اُنہوں نے

نے جو دیکھا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم جملہ ملائک آسمان طبقہائے نور ہاتھ میں لیئے ہوئے
نظر آئے۔ صد ہا کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑے ہیں اور
دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ہیں۔ اور ارواح انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام منتظر آپکے
تشریف آوری کی اور حوران بہشتی آپکے دیدار کی مشتاق ہیں۔ رضوان (داروغہ بہشت)
نے بہشت کو سنوار رکھا ہے تاکہ آپ تشریف لاویں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اے اخی جبرئیل
علیہ السلام میں تم سے یہ دریافت نہیں کرتا میں یہ پوچھتا ہوں کہ میرے بعد حال میری امت
کا کیسا ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی فرمان حق تعالیٰ ہے کہ آپ اپنے امتی میرے
سپرد فرما دیجئے۔ فردائے قیامت آپکے سپرد کر دیئے جاوینگے۔ اسکے بعد آپنے ارشاد
فرمایا کہ مقصود میرا یہی تھا۔ اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے ملک الموت
علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ آؤ اپنا کام (جس کے لئے تم آئے ہو) شروع کرو۔ جونہی
ملک موت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آپکے پاؤں میں لگایا آپ نے فرمایا کہ پانوں پارہ
پارہ ہوگئے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اندر ڈال کر روح مبارک کو
قبض کرنا شروع کیا۔ اس وقت ایک پیالہ سرد پانی کا بھرا ہوا آپ کے روبرو رکھا تھا۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم بار بار دست مبارک اُس پانی میں ترکرکے سینہ مبارک پر
پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ یعنے بار خدایا مجھ
جان کندن آسان فرما۔ جب وقت حلق تک روح قبض ہوگئی۔ آپ ہونٹھ مبارک ہلاتے
تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے کان لگایا کہ سنوں آپ
کیا فرما رہے ہیں میں نے سُنا کہ آپ یہ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جان دادن محمد
(علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام) برامتیانش رحم فرما۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے۔
کہ آپ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جان دادن محمد رحمت کنی برامتیان من + آخر لفظ
آپ کے یہی تھے۔ جب حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز اس حکایت کو بیان

فرما چکے حاضرین مجلس مبارک نے ایک آہ کھینچی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک نعرہ مارا اور زار زار رونے لگے۔ حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔ جس وقت ہوش میں آئے۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جس کے واسطے جملہ عالم پیدا ہوا۔ اور یہ مملکت اُسکی دوستی کی وجہ سے آشکارا ہوئی۔ جب اُس کو ہی عالم سے اُٹھا لیا۔ پس میں اور تو کون ہیں جو دم زندگی کا ماریں۔ ہم کو چاہیے کہ اپنے تئیں جلنے والوں میں شمار کریں اور غفلت کا پردہ درمیان سے اُٹھا دیں۔ ہر وقت زاد و راحلہ کی تدبیر میں لگے رہیں کہ فردائے قیامت کو شرمندگی حاصل نہ ہو۔ جب حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرما چکے۔ شمس دبیر نے اُٹھکر عرض کی کہ مجھکو ایک مثنوی کلام خواجہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ متضمن اسی معنے کی یاد آئی ہے اگر ارشاد عالی ہو سناؤں آپنے اجازت بخشی شمس دبیر نے مثنوی پڑھنی شروع کی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز پر استماع اُس مثنوی سے ایسا اثر ہوا کہ ایک پہر بیہوش رہے وہ عجب باراحت وقت تھا۔ آپنے شمس دبیر کو پیرہن خاص عنایت فرمایا اور بعدہ تلاوت قرآن شریف میں مصروف ہوئے۔ ایک گان اجودھن سے ایسا سنا گیا کہ اسکے بعد ارتحال کے وقت تک آپ کسی سے مشغول نہیں ہوئے سوائے مشغولی حق کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ والیہ المرجع والمآب۔

نظم کہ شمس دبیر نے پڑھی تھی یہ ہے +

مثنوی

جہان چیست بگذر ز نیرنگ او
رہائی پچنگ آر از چنگ او

مقیمے نہ بینی دریں باغ کس
تماشا کند ہر یکے یک نفس

دریں چار سوئے ہیچ ہنگامہ نیست
کہ کیسہ بر و مرد خود کامہ نیست

درو ہر دم از نوبرے میرسد
یکے مے رود دیگرے میرسد

جہان گرچہ آرام گاہے خوش است ❊ شتابندہ را نعل در آتش است

دو در دارد این باغ آراستہ ❊ در و بند ترسیں ہر دو برخاستہ

دراز در باغ بنگر تمام ❊ ز دیگر درے باغ بیروں خرام

اگر زیرکی با گلش خو مگیر ❊ کہ باشد ازو ماندنش ناگزیر

دریں دم کہ داری بہ شادی بسیچ ❊ گزانندہ و رفتنی ہیچ است ہیچ

یکے را درآرد بہ ہنگامہ تیز ❊ دگر را ز ہنگامہ گوید کہ خیز

نظامی سبک بار یاران شدند ❊ تو ماندی بہ غم غمگساران شدند

تمام ہوئے فوائد سلوک جو زبان فیض ترجمان حضرت حریق المحبت شیخ الشیوخ العالم حضرت فرید الحق والشرع والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہ سے سُنے تھے وہ اس مجموعہ میں لکھے گئے۔ الحمد للہ علی ذلک ۔

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۝

اما بعد خادم خادمانِ درویشان بہ تراب نعالِ اقدام ایشان غلام احمد خان بریان بن جناب فیضمآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر الساجدین حامیہ خاصگان مولانا بالفضل والاولانا بالکمال حضرت مولنا مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی سلیمانی متوطن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ کتاب مستطاب راحت المحبین کا جسمیں حضرت سلطان المشائخ بدر الطریقت قطب الحقیقت سلطان العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت طوطی ہند ملک الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے للہ الحمد والمنۃ کہ یہ جوہر پنجم از جواہر خمسہ یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایک باب اور دو فصل میں تقسیم ہو کر اتمام کو پہونچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۝

باب پنجم ترجمہ ملفوظات راحت المحبین از ملک الشعرا طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ منقسم بر دو فصل ۝

فصل اول مختصر حال حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز از جانب بندہ غلام احمد خان مترجم ۝

فصل دوم ترجمہ ملفوظ راحت المحبین جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

باب پنجم فصل اول

مبتدے از احوال برکت اشتمال حضرت سلطان المشائخ والاولیا فخر العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم دہلوی زراللہ مرقدہٗ تبرکاً و تیمناً صورت تحریر یافت

واضح ہو کہ تذکرہ والسلام خاندان سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ کے تمام [illegible] و اسم گرامی صاحب ملفوظ ہذا موسوم بہ راحت المحبین سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین محمد بن احمد رضی اللہ عنہ آپ از سادات حسینی ہیں [illegible] چار واسطوں سے حضرت امام الارض فی السماء سلطان [illegible] حضرت [illegible] شہید کربلا رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے کہ اسم مبارک دادا جد حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ العزیز کا سید خواجہ احمد بن سید خواجہ علی الحسینی البخاری بن سید عبداللہ بن سید حسن بن سید امیر علی بن سید میر احمد بن سید میر ابی عبداللہ بن سید میر علی بن عزبن سید جعفر بن سید علی الامام بن سید علی الہادی النقی بن سید امام محمد بن الجواد بن الامام الشہداء حضرت امام علی موسیٰ الرضا بن الامام موسیٰ الکاظم الغیظ بن الامام الہمام حضرت جعفر الصادق بن الامام محمد الباقر بن الامام علی حضرت امام زین العابدین بن الامام فی الارض و السماء سلطان الشہداء حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور جد مادری بی بی حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کے نیز از سادات حسینی ہیں کہ سلسلۂ نسب از جانب مادر سلسلۂ نسب پدری حضور سے بعد چار واسطوں کے جا ملتا ہے کہ نام مبارک آپکی والدۂ ماجدہ کا بی بی زلیخا بنت سید خواجہ عرب الحسینی البخاری بن سید محمد بن سید حسن رحمہم اللہ علیہم حضرت سید حسن نور اللہ مرقدہ جد مادری و پدری آپکے ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ خریق المحبت فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ کتب سیر میں مرقوم ہے کہ آپکے دادا خواجہ علی بخاری اور آپکے نانا خواجہ عرب رضی اللہ عنہما بخارا سے وارد ہندستان ہوئے اور چند مدت تک لاہور میں سکونت گزین رہے بعدہ شہر بداؤن میں جو اس زمانہ میں قبۃ الاسلام

تھا تشریف لائے اور سکونت اختیار کی۔ خواجہ علی بخاری رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند موسوم بہ خواجہ احمد تھے اور حضرت خواجہ عربؒ کے دو فرزند اور ایک دختر رابعہ عصر بی بی زلیخاؒ تھیں چونکہ ہر دو حضرات وطن مالوفہ سے بمعیت عازم ہند ہوئے اور بعد ازیں لاہور میں بھی ساتھ ہی ساتھ اقامت گزین رہے اور بداؤں بھی ساتھ ہی آئے پس واسطے مزید استحکام اخوت رشتہ مناکحت خواجہ احمد و بی بی زلیخا رضی عنہا باندھا گیا ان دونوں نیکبختوں سے ساعت سعید و آوان حمید میں حضرت سلطان الشائخ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ کیا خوب فرماتے ہیں ؎ آفرین از خدائے بر پدرے + کہ از و ماند چنین پسرے + و لقد احسن قائل ؎ پدرے کہ آنچنان خلف است + مادرے را کہ اینچنیں پسر است + آفتابش برآستین قبا است + ماہتابش بر آستان درست + ابھی آپ خورد سال ہی تھے کہ حضرت کے والد کو سفر آخرت پیش آیا اور سرزمین بداؤں میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ۔ آپکی والدہ ماجدہ رابعہ عصر بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا بعد انتقال خواجہ احمد نور اللہ مرقدہ کے متکفل آپکی پرورش و تربیت کی ہوئیں جس وقت عمر شریف پانچ سال چار ماہ چار روز کی ہوئی۔ آپکی والدہ ماجدہ نے مکتب میں برائے تعلیم قرآن مجید و فرقان حمید بھیجا آپنے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن شریف پڑھا اور دیگر کتب متداولہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے انہی ایام میں عمر شریف آپکی بارہ برس کی تھی اور آپ کتب لغت پڑھتے تھے۔ ایک شخص جسکا نام ابوبکر قوال تھا ملتان سے آیا آپکے اُستاد کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کرنا شروع کیا کہ میں نے شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کی مجلس میں راگ گایا اور یہ اشعار پڑھے ؎ قد لسعت حیۃ الھوٰی کبدی (یعنے ہر آئینہ ڈسا ہے مار عشق نے میرے جگر کو) مصرعہ دوم اسوقت اسکو یاد نہ آیا۔ آپنے یاد دلایا وہ یہ حال دیکھ کر آپکی جانب مخاطب ہوا بعدہ ابوبکر مذکور نے حالات سفر اپنے بیان کرنے شروع کئے اور خانقاہ شیخ بہاؤالدین زکریاؒ اور وہاں کے درویشوں کے مجاہدے کے ذکر بیان کیا کہ خانقاہ شیخ موصوف میں ہر شخص ذاکر ہے حتی کہ لونڈیاں جو آٹا گوندھتی ہیں ہنگام

بہنگام مشت زنی بھی ذکر سے فارغ وخالی نہیں رہتے ہیں ایک عرصہ تک وہاں رہ کر بعدہ
روانہ ہو کر ایک پٹن میں آیا۔ اور وہاں زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہٗ
سے مشرف ہوا آپ اسقدر باعظمت وہیبت ہیں کہ حال شریف آپکا اور درویشان خانقاہ میں
بیان نہیں ہو سکتا۔ ذات حضرت شیخ شیوخ العالم کی ایک عجیب دریائے فیض ہے کہ آنیوالا
کیسا ہی بدبخت ہو خانقاہ مبارک سے محروم نہیں جاتا۔ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ
کو بوجہ سننے ان کلمات کے عشق غائبانہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کا ہوا اور
محبت شیخ الاسلام کی حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے دل پر مستولی ہوئی کہ ہر حالت میں
بعد از نماز شب ذکر خیر حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ کا فرماتے تھے اٹھتے بیٹھتے سوتے
جاگتے اپنی اوقات مبارک ذکر خیر شیخ شیوخ العالم قدس سرہ سے معمور رکھتے۔ بدایوں سے بعد فراغت
تحصیل برائے حصول علم دہلی تشریف لائے اور شمس الملک کی خدمت میں جو صدر ولایت دہلی تھے
حاضر رہکر مقامات حریری کے چالیس مقالہ پڑھے اور علم حدیث کی سند حاصل کی بعدہ بشوق
ارادت شیخ فرید الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجودھن تشریف لے گئے اسوقت عمر
مبارک آپ کی بیس سال کی تھی۔

تحفہ راحت القلوب جسمیں حضرت سلطان المشائخ نے ملفوظات اپنے پیر کے جمع فرمائے ہیں
خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری دعاگو بمقام اجودھن حاضر خدمت
شیخ العالم ہوا شرف بیعت حضور سے مشرف ہوا آپ نے نوازش بے حد فرمائی اور خرقہ و نعلین چوبیں
دستار کلاہ اولیٰ مرحمت کیں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی دوسرے شخص کو
تفویض کرنیکا تھا مگر راستہ میں تھے کہ مجھ پر الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے جب وہ
حاضر ہو تب عنایت کرنا چاہیئے۔ میں یہ سنکر قدم بوس ہوا اور اُس شوق ملازمت کا بیان کیا
جو مجھے واسطے حضوری کے تھا۔ از زبان نے یاری نہ دی اور دہشت شیخ الاسلام
انتہا غالب آئی۔ آپ نے دو شعر میرے واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ جا بے دہشت بمقام

مقام خوف نہیں ہے لِکُلِّ دَاخِلٍ دَهْشَةٌ (واسطے ہر داخل ہونیوالے کے دہشت ہے)
اور نیز زبان مبارک سے ارشاد فرمایا سه آتش فرقت دلہا کباب کردہ ❊ سیلاب اشتیاق
جانہا خراب کردہ ❊ اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے
ہیں کہ جس سال حضرت سلطان المشائخ شرف بیعت حضرت شیخ شیوخ العالم سے مشرف
ہوئے خدمت مرشد میں عرض کی کہ اگر حکم صادر ہو میں ترک تعلیم کرکے اوراد ونوافل میں مصروف
ہوں۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ میں کسی کو تعلیم وتعلم سے منع نہیں کرتا
یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو۔ غالب ہے اپنے مطلوب کو آپ ترک کرو گے۔ درویش کو کسی قدر علم ضرور ہونا
چاہئیے۔ جب آپ جانشین شیخ ہوئے تو آپ خانقاہ میں مصروف بیادگار ہوئے اور طریقہ مجاہدہ وریاضت کو
اختیار کیا۔ جیسا کہ ملفوظات مبارک راحت القلوب سے ظاہر ہے آپ آٹھ ماہ خدمت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز میں حاضر رہے۔ بعد ازاں شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے نہایت [illegible] آپکی ملاحظہ کی اور خرقہ
خلافت سے ممتاز فرماکر دہلی روانہ کیا آپ دہلی تشریف لائے اور دہلی سے تین مرتبہ زمانہ حیات
حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بغرض حصول زیارت جسمانی اجودھن تشریف لیگئے
مگر وقت رحلت حضرت شیخ شیوخ العالم رحمۃ اللہ علیہ اجودھن میں تشریف فرما تھے منقول ہے
کہ اوائل حال میں آپ کو اسقدر تنگی معاش تھی کہ باوجود اتنی ارزانی کے کہ ایک پیسہ میں دو آدمی
دونوں وقت بخوبی شکم سیر ہوتے تھے آپ کو کئی کئی روز تک زحمت فاقہ کشی کی کھینچنی پڑتی تھی
سیر الاولیاء میں سید محمد مبارک المعروف بخواجہ امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے
زبانی شیخ نصیر الدین محمودؒ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے خود حضرت سلطان المشائخ قدس
سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ان دنوں جب یہ دعاگو دہلی میں متصل دروازہ مندر رہتا تھا دو
دو تین تین روز گذر جاتے تھے کہ مجھے اور میرے متعلقان کو بالکل نہ [illegible] سختی پہونچتی تھی میری
والدہ کی عادت تھی کہ جس روز گھر میں غلہ نہ ہوتا مجھ سے فرماتیں کہ بابا نظام ہم آج [illegible] خدا کے
مہمان ہیں۔ مجھکو ان الفاظ سے ایسی خوشی پیدا ہوتی کہ میں اسکو بیان نہیں کرسکتا۔ الغرض ایک روز

ات بالکل پروائے طعام نہتی اتفاقاً ایک شخص بطریق نذر کے ایک روپیہ کا غلہ والدہ کو دے گیا
سو چند روز متواتر کھانا نصیب ہوا۔ میں تنگ آگیا اپنے دل میں کہتا تھا کہ وہ غلہ جلد ختم ہوگا
کہ والدہ فرماویگی کہ ما مہمان خدائیم۔ آخرش وہ غلہ ختم ہوگیا اور والدہ نے مجھ سے بوقت افطار
کہا بابا نظام الدین ما امروز مہمان خدائیم۔ مجھ پر سنتے ہی ان الفاظ کے ایک حالت طاری ہوئی
جو بہت با راحت تھی کہ اُسکی صفت بیان نہیں ہوسکتی۔ صاحب سیر الاولیا تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے
اپنے والد سید محمد کرمانی سے سنا ہے کہ جس وقت تشریف وری حضرت سلطان المشائخ کی بمقام غیاث پور
خانقاہ مبارک میں دسترخوان پھرایا جاتا تھا تو ساکنان خانقاہ کو عدم موجودگی علوفہ معلوم ہو جاتی
تھی۔ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ جسوقت سلطان معز الدین کیقباد
بادشاہ دہلی نے شہر نو متصل غیاث پور آباد کیا خلق کا مجھ پر ہجوم ہوا آمد و رفت امراء و ملوک کی
کثرت ہوئی میرے دل میں آیا کہ اس جگہ سے چلا جانا مناسب ہے۔ اسی اندیشہ میں تھا کہ اسی روز عصر
کے وقت ایک جوان صاحب جمال بنہایت نحیف البدن آیا اور مجھے دیکھتے ہی یہ مثنوی زبان پر لایا
آنروز کہ مہ شدی نمیدانستی ٭ کانگشت نمائے عالمے خواہد شد ٭ امروز کہ زلف دل
خلقے بر بود ٭ در گوشہ نشستنت نمیدارد سود ٭ اسکے بعد یہ بات کہی کہ آدمی کو اول مشہور
نہ ہونا چاہیئے اور جسوقت مشہور ہوا پھر اُسکو گمنام ہونے کا خیال نکرنا چاہیئے ورنہ فردائے قیامت
حضرت رسول مقبول صلعم کے روبرو شرمندہ ہونا ہوگا۔ اسکے بعد کہا کہ کسقدر پست ہمتی اور
کم حوصلگی کی بات ہے کہ خلق سے گوشہ گیر ہو کر حق سے مشغول ہوں بلکہ مردوں کا یہ کام ہے کہ
باوجود کثرت آمد و رفت خلائق حق سے مشغول رہیں جب وہ خاموش ہوا کسی قدر طعام موجود تھا اسکے
روبرو رکھا الا انہوں نے نہیں کھایا۔ میں نے اُسیوقت نیت کی کہ یہیں رہونگا۔ جسوقت میں نے یہ نیت
کی انہوں نے ہاتھ کھانے میں ڈالا اور کسیقدر تناول فرمایا۔ پانی پیا اور چلے گئے۔ بعد اس واقعہ کے
میں نے انکو کبھی نہیں دیکھا۔ جب حضرت محبوب الٰہی رضی نے نیت اقامت درست فرمائی۔ اللہ تعالےٰ
نے انکو قبولیت تامہ عنایت فرمایا خاص و عام بجانب حضرت کے رجوع لائے اور دروازے فتوح

کے حضرت پر مفتوح ہوئے کہ ایک عالم نے اس سے فائدہ اُٹھایا حضرت باوجود اس شوکت وعظمت کے ریاضات اور مجاہدات میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آخر عمر میں جب سن شریف آپکا اسی برس سے تجاوز کر گیا تھا۔ آپنے بدرجہ غایت مجاہدہ شروع کیا ہر روز روزہ رکھتے۔ اور بوقت افطار بہت ہی تھوڑا کھاتے۔ سحری اکثر تناول نہ فرماتے تھے ایک اہل خانقاہ نے عرض کی کہ حضور بوقت افطار بہت کم کھانا کھاتے ہیں اور سحری بھی تناول نہیں فرماتے اس سبب سے آپکی قوت بہت کم ہوجاویگی۔ آپ یہ سنکر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ بہت سے درویش و مساکین مساجد اور دُکانوں کے گوشوں میں بھوکے پیاسے فاقہ زدہ پڑے ہوئے ہیں الکا یہ حال ہو اور میں شکم سیر ہوں۔ اس حالت کی یاد آوری سے کھانا میرے حلق کے نیچے نہیں اُترتا ایسی ہی باتیں فرماکر زار زار رونے لگتے۔ گریہ کے وقت جب ہوتے پر لوگ دسترخوان سامنے سے بڑھا لیتے اور خود حضرت سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ بہنگام سفر ایک روز تنہا کشتی میں ہمراہ شیخ شیوخ العالم رض کے سوار تھا۔ شیخ نے مجھ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ دہلی میں مجاہدہ اختیار کرنا بیکار رہنا اچھا نہیں ہے روزہ ہمیشہ رکھنا۔ روزہ نصف راہ دین ہے اور دیگر اعمال نصف راہ دیگر۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نظام الدین میں تیرے واسطے خدا سے چاہا ہے کہ جو کچھ تو طلب کرے اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کرم سے تجھے عطا فرمائے۔ منقول ہے کہ آپ رات کو حجرۂ خاص کا دروازہ اندر سے بند فرما لیتے تھے اور تمام شب راز و نیاز میں مصروف رہتے صبح کے وقت دروازہ کھولتے بوجہ شب بیداری چشمہائے مبارک سرخ رہتی تھیں جس کی نظر آپکے جمال مبارک پر پڑتی وہ تصور کرتا کہ ایک مست و طافح (مخمور) ہیں۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اسی ضمن میں کیا خوب فرماتے ہیں سہ توشبانہ می نمائی ببر کہ بودی امشب ٭ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد ٭

نقل ہے کہ پروانہ رہائی کسی شخص کا گم ہوگیا تھا اُسے بہت تشویش۔ خدمت شریف میں برائے طلب دعائے خیر حاضر ہوا آپکا وقت خوش تھا آپنے فرمایا کہ حلوہ بروح پاک حضرت گنجشکر بدہ۔ وہ حسن اعتقاد سے روپیہ لیکر حلواگر کی دُکان کو گیا اور حلوہ مول لیا حلوا بانیکا لے نے حسب قاعدہ

کاغذ میں لپیٹ کر شیخ مطلوب دی۔ اُس نے کاغذ کو دیکھا وہی پروانہ رستگاری تھا ❁
منقول ہے کہ آپنے رحلت سے چالیس روز پیشتر کھانا بالکل چھوڑ دیا تھا اور وقت غلبہ بیماری جب
آپ بیہوش ہوجاتے اور پھر ہوش میں آتے یہی ارشاد فرماتے کہ مینے نماز پڑھ لی ہے یا نہیں
اگر کہا جاتا کہ آپ ادا فرما چکے ہیں ارشاد فرماتے کہ ایک مرتبہ اور پڑھ لوں پس مکرر سہ کرر نماز
ادا فرماتے اور اکثر ارشاد فرماتے کہ میرویم میرویم و میرویم ❁ جسوقت حضرت کا وقت قریب
آیا آپنے اقبال خادم خانقاہ کو طلب فرمایا اور اُس سے ارشاد کیا خانقاہ میں کسی چیز کو نہ رکھو۔
کیونکہ روز حشر مجھ سے حساب لیا جائے گا۔ خادم اُسیوقت گیا اور تمام اسباب لٹا دیا الا لنگر میں بقدر
مدد جو صوفیہ و درویشان برائے چند روز تھا باقی رکھا۔ اس حال کے دریافت ہونے سے آپ
ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ غلہ کیوں اسقدر رکھ چھوڑا ہے ابھی تقسیم ہو اور انبار خانوں میں
جاروب پھیرو۔ اقبال نے حسب حکم اُسیوقت انبار خانے کشادہ کئے درویش و فقرا ایک ساعت
میں جمع ہوئے اور تمام غلہ لوٹ کر لے گئے انبار خانوں میں جھاڑو دیگئی ایک صاع بھی غلہ
باقی نہ رکھا۔ اسکے بعد خادمان خانقاہ اور متوسلان حضرت نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کی
کہ اللہ تعالی نے حضور کی عمر اس شان و شوکت سے گذاری کہ بادشاہان عصر کو آپکی عظمت
دیکھکر رشک و حسد ہوتا تھا۔ آپکے طفیل ہم لوگونکو کسی سے ملتجی ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بعد
مخدوم کے ہمارا کیا حال ہوگا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میرے طریقے پر بیٹھے رہو گے میری
خانقاہ میں تمکو اسقدر پہونچیگا کہ تمہاری حاجات کے واسطے کافی ووافی ہوگا ❁
قصہ مختصر ذکر حالات و خوارق عادات حضرت سلطان المشائخ نور اللہ مرقدہ کے اسقدر
ہیں کہ اس مختصر میں درج نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شمہ انکا بیان ہو تو مفصل بجائے خود ضخیم کتاب
ہوجائے گی طالب صادق کو چاہئے کہ رجوع بطرف کتب سیر و تاریخ کرے سیر الاولیا حضرت کے
حالات و ارشادات میں جامع و مستند کتاب ہے۔ اس نیازمند داعی الخیر غلام احمد خان بریاں
نے ترجمہ کر کے اپنے مطبع مسلم پریس میں طبع کیا ہے جو مطبع مسلم پریس دہلی سے دستیاب

ہو سکتا ہے امید ہے کہ ناظرین شائقین بعد خرید کرنیکے اسکے مطالعہ سے بہرہ مند ہونگے۔ وفات شریف آپکی بعد طلوع آفتاب روز چہار شنبہ ہجدہم ماہ ربیع الثانی ۷۲۵ھ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا مرجع حاجات خلائق زیارت گاہ خاص و عام دہلی سے تین کوس بسمت دکن قدس اللہ سرہ العزیز۔ کسی نے یہ قطعہ آپکی وفات کا خوب موزوں کیا ہے اللہ تعالی اسکو جزائے عظیم عطا فرمائے ؎ نظام دو عالم شہ ملوطین ✤ سراج دو عالم شدہ بالیقین ✤ چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب ✤ ندا داد ہاتف شہنشاہ دین ✤ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ ✤

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت المحبین

مجلس اول روز دوشنبہ بستم ماہ رجب المرجب ۷۰۹ھ نبوی صلعم گفتگو دربارۂ آفرینش مہتر آدم علیہ السلام واقع ہوئی۔ بندہ گنہگار امیدوار رحمت پروردگار خسرو لاچین کو یکے از بندگان حلقہ بگوشان حضرت سلطان المشائخ ہے یاوری بخت سے دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ عزیزان اہل صفہ حاضر خدمت تھے بندہ واسطے عرض کرنیکے دست بستہ کھڑا ہوا تھا آپنے مجھے کھڑا ہوا دیکھکر ازراہ کرمت فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جو کچھ کہنا ہو عرض کرو میں نے دوبارہ قدمبوسی کی آپنے ازراہ نوازش مجھے اٹھایا اور بار دیگر ارشاد فرمایا کہ تمکو اجازت ہے جو عرض کرنا ہو کرو۔ مینے عرض کیا کہ اس نحیف نے قبل ازیں جسقدر انفاس نفیسہ زبان مبارک سے سُنے تھے انکو قلمبند کیا کہ ایک کتاب مرتب ہو گئی۔ بندہ نے اسکا نام افضل الفوائد رکھا ہے کتاب مذکور شرف ملاحظہ حضور مشرف ہو چکی ہے اب میں طالب اجازت ہوں کہ جو ترغیب زبان مبارک حضرت مخدوم سے سنوں اُسے سلک تحریر میں لاؤں مگر میرا مدعا یہ ہے کہ حضور آئندہ ذکر حضرات انبیاء عظام علیہم السلام فرماویں کمال بندہ نوازی ہوگی۔ بندہ کی عرضداشت ختم ہوتے ہی آپنے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ بہت خوب مینے تمہارے آنیسے پیشتر ہی یہ حکایت آغاز کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش عزیز سُن کہ جس وقت حق تبارک تعالی نے خزانہ بلا پیدا کیا صرف واسطے انبیاء اور اولیا کے پیدا کیا۔ فرشتوں نے جب اُس خزانہ کو دیکھا ہیبت سے

جبرئیل نے اور سر سجدہ میں رکھکر عرض کی کہ یہ خزانہ کن لوگوں کے واسطے ہے فرمان الٰہی ہوا کہ اے
فرشتو تم اس نعمت سے فارغ ہو یہ نعمت ہم نے اپنے خلیفہ کے نصیب کی ہے جسے تم زمین میں
دیکھو گے یہ بلا حضرت آدم اور انکی اولاد کے واسطے ہے جو میرے محب ہیں انپر اس بلا کو نازل کرکے
انکا امتحان کرونگا اور جو شخص دعویٰ محبت کریگا اسپر یہ بلا بالخصوص نازل کیجاویگی وہ اس کے
لئے خواہشمند ہونگے کہ ہم پر بلا نازل کریگا اور وہ ہمیشہ آرزو خواہش کرینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ اے درویش یہ طائفہ جو عشق دوست میں مستغرق ہے شب و روز بلا کی آرزو مندی میں گذارتا
ہے کیونکہ جو بلا دوست کی جانب سے ہے وہ بلا نہیں ہے بلکہ ایک نعمت ہے کہ از جانب دوست
پہنچتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک عاشق صادق ہر روز صبح اٹھکر یہ دعا مانگتا
تھا کہ الٰہی رزق میرا سوا بلا کے دوسری شے نکر کہ بہترین خورش میری یہی تیری بلا ہے کسی نے
اُنسے دریافت کیا کہ تم یہ بات کیسی کہتے ہو اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ بیان میرا نہایت صحیح ہے کیونکہ
ایک دن دوست کا بلا میں ہے بسبب اگر میں اسکی خواہش نکروں ہر آئینہ درمیان سلوک ثابت قدم
ہونگا۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ رباعی ارشاد
فرمائی۔ رباعی۔ ہر جا کہ بلاے تست بر جانم باد ٭ چوں درد رضائے تست بر جانم باد ٭ گر بر سر
عاشقان بلاہا باشد ٭ یکجا بلاے تست بر جانم باد ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت آدم
پیدا ہوئے اور روح اُنکے قالب میں ڈالی گئی آپنے اُٹھنا چاہا اُسیوقت چھینک آئی۔ آپنے
الحمد للہ کہا مہتر جبرئیل علیہ السلام کھڑے تھے آپنے جواب میں یرحمک اللہ کہا اُسیوقت فرشتوں
پر فرمان جاری ہوا کہ اے ملائکہ تم کہتے تھے کہ یہ قوم فساد کرے گی اور ناحق خون بہاوے گی۔
اب دیکھا اُسنے اُٹھتے ہی حالانکہ پورا کھڑا بھی نہیں ہوا تھا میری حمد و ثنا میں رطب اللسان ہوا
چنانچہ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ [illegible] ونحن نسبح
بحمدک ونقدس لک۔ فرشتوں نے سر سجدہ میں رکھا اور موافق اس قول باری تعالیٰ کے عرض
کی قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ یعنے تو پاک ہے

اور ہم کچھ نہیں جانتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپکے جسم میں روح داخل ہو گئی تو حضرت جبریل و میکائیل
و اسرافیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ بہشت میں جا کر حلہ بہشتی لاؤ اور حضرت آدم کو پہناؤ۔ حضرت جبریل
حلہ بہشتی لائے اور میکائیل براق اور اسرافیل نے تاج حاضر کیا اور حسب فرمان باری تعالیٰ حضرت آدم کو پہنایا گیا
حکم ہوا کہ براق پر سوار کرا کے بہشت میں لیجاویں اور تخت مرصع پر بٹھاویں جسوقت حضرت آدم
تخت پر بیٹھے جملہ ملکوت کو حکم ہوا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کقولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ پس جملہ فرشتوں نے سجدہ کیا الا ابلیس سجدے
سے باز رہا نہ کیا سو وہ راندہ درگاہ ہوا تمام فرشتوں نے یہ دیکھکر آواز بلند کہا لعنت ابلیس پر پھر
فرمایا کہ خواجہ ادام اللہ تقواہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا اے درویش ابلیس
پر ایک لعنت ہوئی تھا اس زمانے میں بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے
ہیں اور ہر روز ہزار ہا مرتبہ لعنت پروردگار انپر نازل ہوتی ہے انکو لعنت سے مطلق خبر نہیں
محض غافل ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم نے جنۃ الماوی میں مقام کیا اور
تمام ملکوت سکنائے زمین و زمان نے انکا یہ اعزاز و اکرام و احترام دیکھا سب انکی جانب رجوع
لائے بعد اسکے فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام سے سبق پڑھا کریں کیونکہ ان کو آپکے برابر علم نہ تھا
بعد اس کرامت کے حضرت آدمؑ کو اختیار دیا گیا کہ آپ سب نعمتیں بہشت کی کھاویں الا دانہ گندم
تناول نہ فرماویں مگر خواہش حق اسمیں تھی کہ انکو دنیا میں اتارا جائے اور آتش عشق مولود ہو گندم
انکے منہ میں ڈالی گئی کہ جب کھانا ایک دانہ گندم کھایا فوراً تاج کرامت سر سے گر گیا اور حلہ بدن سے
الگ ہو گیا اور آپ برہنہ سر اور جسم عریاں ہو گئے درخت سے آواز آئی کقولہ تعالیٰ فَاَكَلَا مِنْهَا
فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ
فَغَوٰى یعنی اے عاصی بہشت سے باہر چلا جا کہ یہ جگہ تیرے رہنے کی نہیں ہے آدمؑ ہر درخت کے
متصل جا کر اس سے اعانت چاہتے تھے کہ ستر عورت کے واسطے کچھ ورق حاصل کریں درخت سے
آواز آتی تھی کہ تم عاصی ہو ہم عاصی کے روادار نہیں چنانچہ جب آپ درخت انجیر کے متصل

جا کر جس سے عانت چاہی اُس نے ستر پوشی کے واسطے کچھ پتے دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے دریافت کیا کہ تو نے کیوں پتے دیئے۔ درخت انجیر نے عرض کی کہ یا الٰہی میں نے اسکی عزت بتدائی دیکھی تھی اور مجھ کو تیرے فضل سے یہ بھروسہ ہے کہ آخر میں تو پھر اُسکی عزت ویسی ہی کر دیگا اس سبب سے پتے دینے میں دریغ نہیں کیا۔ پس فرمان الٰہی ہوا کہ اے درخت انجیر میں نے تجھکو میان خلق سرسبز کیا۔ کتب تفاسیر میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے کوہ سراندیپ (جو اب لنکا یا جزیرہ سیلون کے نام سے مشہور ہے) کی سرزمین میں اُترے اور مقام کیا۔ تین سو برس تک اس زلّت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے چنانچہ گوشت و پوست انکے رخساروں کا بہ گیا تھا اور چڑیوں نے اکر انکے رخساروں میں گھونسلے بنائے تھے اُنکو خبر بھی نہ تھی۔ آپکے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور گھاس اگ کر اسقدر بلند ہوگئی تھی کہ وجود مبارک اُسمیں پوشیدہ ہوگیا تھا حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرما کر چشم پُرآب ہوگئے کہ آدم نے آغاز صبح اربعین صباحا اسی مقام سے جب آنکھ کھولی نظر جمال عشق پر پڑی آخر اسی شعلہ نے اثر کیا شارستان بہشت سے پاؤں اٹھا کر بہ طرف خرابۂ دنیا کے رکھا کیونکہ سبق عشق کی تکرار بہشت میں نہیں ہو سکتی تھی مگر خرابۂ دنیا میں کہ قول ان اللہ ابتلاءہ فی الاولیاء و اشد منھا فی الانبیاء درست لگے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ آدمی عاشق رنج بلا کو ساتھ آرزو و خواہش کے زاری سے چاہا ہے تب واصلان حق سے ہوتے ہیں المحبۃ فی المحبین اسکے بعد ارشاد فرمایا اول شخص جس نے دنیا میں سب سے پیشتر بلائے عشق قبول کی وہ آدم صفی اللہ علیہ السلام تھے خمیر حضرت آدم علیہ السلام کا خاک بہشت سے تھا اگر خاک بہشت آدم علیہ السلام کی سرشت میں نہ ہوتی اُنکی اولاد کو کبھی عشق نہوتا جبکہ اول عشق انکو ہوا اثر انکا اُنکی اولاد میں باقی رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو دولت عشق الٰہی اولیا میں ہے وہ سب حضرت کے طفیل سے ہے یہ بیان فرما کر آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ رباعی ارشاد فرمائی۔ رباعی از بہر رخ تو مبتلائے باشم + وانندہ غم عشق تو بلائے باشم + نہ یاد جمال تجنیان

مشغولم ذکر خود خبر نیست کجا می باشم + اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم کو
ایک عرصہ عجز و زاری کرتے گذرا فرمان الٰہی ہوا کہ روزہ ہائے ایام بیض رکھو کہ توبہ تمہاری قبول
ہو جب تینوں روزے رکھنے شروع کیئے کہ توبہ حضرت آدم کی بعد تین سو برس کے مقبول ہوئی۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ ایک درویش ایک مدت کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ
آپ بہشت میں بھی رہے اور اس دنیا میں آئے ایک عرصہ گذرا آپکو کبھی اپنی بہشت یاد آئی یا نہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں جب میں تین سو برس بلا میں مبتلا ہوا اُسوقت
مجھے میری مراد حاصل نہ ہوئی ہر دم رنج جو اُسوقت مجھ پر ہوتا تھا باعث کشائش ایک سر (راز)
تھا۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ چھ نفر درویش خانقاہ میں آئے اور
حاضر خدمت ہوئے مگر سلام جو سنت اسلام ہے نہ کیا۔ اور نہ تعظیم و تحیہ
ادا کی۔ بلکہ صحن جماعت خانہ میں کھڑے ہو کر رقص کرنے لگے تھوڑی دیر میں بیٹھ گئے۔ اُن
درویشوں کی زبان میں لگام نہ تھی جو چاہتے تھے خواہ اچھی بات ہو یا بُری بکتے تھے خواجہ
ذکر اللہ بالخیر نے اپنے اس خلق محمدی سے جو حضرت کو حاصل تھا اُنکے کہنے سننے کی پروا
نہ کی بلکہ مجھ سے اور مولانا فخر الدین زرادی اور میرے لڑکوں سے کہا کہ طعام حاضر لاکر ان
درویشوں کے سامنے رکھو یعنی کھانا کھلا دینگے اور جو انکو مطلوب ہوگا عطا کیا جاویگا ہم لوگ حسب
فرمان مخدوم کھانا لیکر اُنکے پاس گئے اُنہوں نے طعام ہمارے ہاتھ سے لیکر پھینکدیا اور سخت
سست کہنے لگے۔ ہم حیران تھے کہ اگر حضرت یہ حال دریافت کرینگے ہم کیا کہینگے الغرض
ہمارے عرض کرنے سے پیشتر یہ حال حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کو معلوم ہوا حضرت کسیقدر کھانا
لیکر اُنکے سامنے آئے اور چند خادم بھی کہ اُسوقت حضرت کے ساتھ تھے آپنے درویشوں کو سلام
کیا اُنہوں نے رد نکیا (یعنے جواب سلام نہ دیا) اور نہ التفات کیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر کھانا لئے
ہوئے معذرت کرتے تھے اور وہ اپنی بیہودہ سرائی میں مشغول تھے اس ہنگامہ میں تھوڑی دیر
گذری یکایک خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اُنسے کہا کہ اے درویشو اس کھانے کو کیوں نہیں کھاتے

گیا یہ کھانا۔ اس کھانے سے بھی گذرا ہوا ہے جو تم نے قرن میں کھایا تھا یا اس طعام سے صد ہزار بار بہتر ہے۔ درویش اس بات کے سنتے ہی حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کے قدموں میں گر پڑے اور اٹھکر ایک پاؤں سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ تکلیف نہ فرمائیں بیٹھ جائیں ہم کھانا کھاتے ہیں ہم نے صرف انکو مردیا ہے اس واقعہ کے بعد حضرت خواجہ ادام اللہ بقاءہٗ تشریف لیگئے بندہ اور مولانا فخر الدین مرزادی آن درویشوں کو کھانا کھلانے لگے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے ہم نے سوال کیا کہ آپ ہمکو وہ ماجرا بتائیں جو باعث انفعال کا ہوا درویشوں نے کہا کہ وہ معاملہ اس طرح سے ہے کہ ہم بجانب قرن مسافر تھے ایک ایسے مقام میں پہونچے جہاں آبادی کا نشان نہ تھا ہم لوگ اس وادی میں بسبب ملنے خورش کے بہت حیران ہوئے تین روز تک مطلق ہمیں طعام نہ پہنچی جب جان سے تنگ آئے اور اس مقام پر پہونچے جہاں اویس قرنی نے اپنے تئیں دانت توڑ کر زمین میں دفن کئے ہیں قصہ مختصر ہم نے زیارت کی اور فارغ ہو کر آگے روانہ ہوئے راستہ میں مرا ہوا ونٹ پڑا تھا کہ گوشت اسکا سڑا اور چمڑا اسکا الگ ہوا صرف ہڈیاں باقی تھیں از بسکہ ہمکو بھوک کی از حد تکلیف تھی کیونکہ کئی روز کھائے ہوئے ہوگئے تھے آپس میں صلاح کر کے کسی قدر گوشت اس مرے ہوئے اونٹ کا کاٹکر چقماق سے آگ جلا کباب کر کے کھایا یہ ایک راز تھا کسی کو ہمارے اس حال سے خبر نہ تھی آج خواجہ نظام الدین نے اس سر کا مکاشفہ کیا حضرت کا یہ کشف دیکھکر ہمیں اقرار ہوا کہ روشنی یہی ہے جو خواجہ نظام الدین کو حاصل ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی شیخ الاسلام فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں بغداد جا رہا تھا مسجد کہف میں شیخ احد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ اور کئی صوفیائے زمانہ سے ملاقات ہوئی انکی مجلس میں یہ ذکر تھا کہ اسکی وجہ کیا ہے کہ بنی آدم کی صورتیں اور انکے اطوار ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس تذکرہ میں حضرت شیخ احد الدین کرمانی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کتاب لاثار انبیا میں لکھا دیکھا ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راوی حدیث نے آنحضرت صلعم سے

سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آدم صفی اللہ علیہ السلام کو کن عناصر سے پیدا کیا کہ اُنکے فرزند کی صورتیں اور طبائع مختلف ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عبداللہ عباس حق سبحانہ وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے مونھ کو زمین کعبہ سے اور سر کو خاک بیت المقدس سے اور پشت کو خاک بہشت سے اور تھوڑی کو خاک کوثر سے اور ہاتھ پاؤں اور آنکھ کو خاک دنیا سے اور دونوں سرینوں کو خاک زمین ہند اور اُنکے اعصاب کو خاک مجمع الجزائر سے پیدا کیا۔ پس اے عبداللہ عباس اگر اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو ایک ہی جگہ کی مٹی سے پیدا کرتا اُنکی اولاد ایک ہی صورت ہوتی اور ایک دوسرے سے تشخص نکیا جاتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب مہتر آدم دنیا میں کوہ سراندیپ پر اُتارے گئے آپنے کوہ سراندیپ پر بیٹھکر غم بہشت سے رونا شروع کیا۔ اور اسقدر روئے کہ اثر اُنکے گریہ کا پہاڑ اور پتھروں پر بھی ہوا کہ وہ بھی اُنکا رونا دیکھکر رونے لگے۔ پس اللہ تعالیٰ نے واسطے تسکین آدم کے ایک مکان یاقوت سرخ کا بہشت سے پردۂ دنیا میں اُتارا اور وہ اُسجگہ نصب کیا جہاں آج خانہ کعبہ ہے جس وقت وہ نصب ہوچکا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اُسکی زیارت کا حکم دیا اور فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ جبرئیل حج کرائیں اُنکو مناسک حج کی تعلیم دو حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا۔ اور ہر سال میں ایک مرتبہ واسطے حج کے جاتے تھے اب اُس مکان کو آسمان چہارم پر مقابل خانہ کعبہ کے رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے ہر روز اُسکے گرد طواف کرتے ہیں اور تا روز قیامت اسی طرح کرتے رہینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت کسیکا کام کمالیت کو پہنچتا ہے جس جگہ کہ خزانہ بلا ہے اُسپر نامزد کرتے ہیں واسطے اثبات فقر اُسکے کہ طاقت اُٹھانے بھاری بلاؤں کا رکھتا ہے یا نہیں اگر درویش صاحب کمال ہے تمام بلاؤں کا طعمہ کیر جاتا ہے بلکہ فریاد هل من مزید کرتا رہتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر کے سُنا ہے فرماتے تھے کہ سفر بخارا میں میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ غار میں مصروف عبادت تھے از حد بزرگ صاحب علم صاحب نعمت و صاحب نفس تھے اُنکی بہت بڑی ہیبت و عظمت تھی۔ الغرض جب مجھے اُن کی قدمبوسی حاصل ہوئی مجھے بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الاجازت بیٹھ

گیا ایک نور انکے روئے مبارک سے ساطع تھا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے اے فرید سالہا
برس سے میں اس غار میں بیٹھا ہوں ہر روز طرح طرح کی بلائیں مجھ پر نازل ہوتی ہیں اور میں ان سب کا
طمع کرتا ہوں بلکہ جس روز مجھ پر بلا نازل نہیں ہوتی ہیں بہزار خواہش و آرزو طلب کرتا ہوں کیونکہ
بلا کسوٹی محبت کی ہے اور محب بلاؤں پر صبر کرنے سے پہچانا جاتا ہے اسیوجہ سے محب بصد خواہش
انکے چاہتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید راہ راستاں ہے جس نے اس رستہ میں سچائی سے قدم رکھا
اور دعویٰ محبت کیا ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر بلائیں اُسپر نازل کیجاتی ہیں۔ پس صادق کو چاہیئے کہ صبر
کرے جسوقت حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر اس حکایت کو تمام بیان فرما چکے ہائے ہائے کر کے
رونے لگے اور یہ رباعی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی رباعی در عشق ہمہ درد و جفا باشد
واندر رہ عشق تو بلا باشد پس مردم اوست مرد عشق کہ او پیوستہ بعشق در جفا باشد
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے ساتھ
دنیا میں کیا معاملہ کرتا ہے آپنے ارشاد فرمایا یفعل اللہ باولیائہم فی الدار الدنیا ما یفعل اللہ
باعدائہ فی الدار العقبیٰ یعنے اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے ساتھ دنیا میں وہ معاملہ کرتا ہے جو اپنے
دشمنوں کے ساتھ دار آخرت میں کریگا۔ یعنے اس دار فانی میں اولیاء اللہ رنج و محن میں گرفتار ہوتے ہیں
اور بلائیں اُنپر نازل کی جاتی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شبلی رح کی آرزو تھی کہ شیطان کو
دیکھیں ایک شب شیطان خواب میں دکھلائی دیا۔ انکو اُس سے خوف معلوم ہوا۔ شیطان نے کہا مت
ڈرو میں ابلیس ہوں۔ شیخ شبلی نے اُس سے کئی سوال کئے منجملہ اُسکے پوچھا کہ تجھے کسیوقت اولیاء
خدا پر دسترس ہوتی ہے یا نہیں ابلیس علیہ اللعنۃ نے جواب دیا کہ ہاں ایک وقت سماع میں مجھے دسترس
حاصل ہوتی ہے کہ جب وہ غیر حق کے واسطے سماع سنتے ہیں دل انکے بیہوش و غافل ہو جاتے
اسوقت مجھے دسترس حاصل ہوتی ہے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ رنجیدہ
کرنا مومن کے دل کا رنجیدہ کرنا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اے درویش مومن وہ ہے کہ اگر وہ مشرق میں ہو اور
مغرب میں ایک مسلمان بھائی کو تکلیف پہونچے اُسکے رنج و فکر و خیال ہو اسکے بعد ارشاد

فرمایا کہ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ مسلمان کا رنجیدہ کرنا کیسا ہے آپ نے جواب دیا
اسکا رنجیدہ کرنا اللہ تعالیٰ کا رنجیدہ کرنا ہے۔ میں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی
زبانی سنا ہے کہ جس نے مومن کو دکھ پہونچایا اُسنے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اُسنے حق سبحانہ
وتعالیٰ کو ایذا دی اور دوسرا حکم اسکا یہ ہے کہ مومن کا آزردہ دینے والا خانہ کعبہ کے انہدام میں اعانت
کرتا ہے اسکے بعد گفتگو سعایت (یعنی غمازی) کرنیکے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا
کہ اقبح الافعال (بدترین کار) غمازی کرنا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز یوسف ؑ کو
اُنکے بھائیوں نے کنوئے میں ڈالا اور ایک بھیڑیئے کو پکڑ کے حضرت یعقوب ؑ کی خدمت میں لیگئے
کہ اُسنے یوسف ؑ کو ہلاک کیا ہے حضرت یعقوب ؑ نے اُس بھیڑیئے سے پوچھا کیا تو نے میرے یوسف
کو ہلاک کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ خیر (یعنی نہیں) آپنے دوبارہ اُس سے دریافت فرمایا کہ آیا یہ جانتا ہے
کہ یوسف کہاں ہے تو اُسنے جواب دیا اے حضرت مجھے معلوم نہیں۔ اگرچہ میں جانور ہوں تاہم
چغلی و غیبت گوئی نہیں کرتا۔ اسکے بعد خواجہ ملک اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج آنحضرت صلعم
نے ایک فرقہ گنہگاروں کا دیکھا کہ انکی زبانوں میں سوراخ کردیئے گئے ہیں اور زبانیں انکی لٹک رہی
ہیں آپنے حضرت جبرئیل ؑ سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ یا رسول
اللہ یہ لوگ غماز تھے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ کعبہ میں ایک پتھر ہے اُسکو حجر اسود کہتے ہیں۔
منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو بوسہ دیا ہے اور لب مبارک آپکے اُس پتھر سے لگے
ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بحالت اسلام روئے مبارک آنحضرت صلعم ایک مرتبہ دیکھا
اُسکے ستر برس کے گناہ معاف کیئے جاتے ہیں اور بعد نقل آنحضرت حجر اسود کی زیارت کا بھی یہی
ثواب ہے۔ آپنے بعد ارشاد فرمایا۔ ایک عزیز نے ابلیس علیہ اللعنۃ سے پوچھا کہ سبب پھٹکار تیری
کا کیا ہوا اُس نے جواب دیا کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا میں اور ہزار فرشتے اُسے دیکھنے
گئے۔ دوزخ میں کئی منبر تھے ایک منبر سب سے زیادہ بلند تھا میں نے مالک یعنی داروغہ دوزخ سے
دریافت کیا کہ یہ منبر کسکے واسطے ہے اُسنے جواب دیا کہ تو مجھے معلوم نہیں الا یہ منبر ایک فرشتہ کا ہے

کر وہ راندۂ درگاہ حق تعالیٰ ہوگا۔ یہ سنتے ہی اُس منبر پر چڑھا وہ بیٹھ گیا اور خیال کیا کہ یہ منبر میرے واسطے ہے یہی سبب میری پھٹکار کا تھا کہ رحمتِ حق سے ناامید ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی مجھے بارہ ہزار زبانیں دے کہ ہر زبان سے تیرا ذکر کروں اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی اور بلائے کرمان (کیڑوں) میں مبتلا کیا حضرت ایوبؑ کے جسم میں بارہ ہزار کیڑے تھے اور سب تسبیح حق میں مشغول رہتے تھے اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ انبیاء و اولیاء نے بلائیں ساتھ آرزو کے چاہی ہیں اسوقت انہیں قرب باری تعالیٰ حاصل ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے مناجات میں کہا کہ یا الٰہی ہرگز کوئی شخص عبادت کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں نہیں پہنچ سکتا تاوقتیکہ تو بلائیں اُسپر نازل نکرے پس بلا حضرت زکریا علیہ السلام پر نازل ہوئی اور وہ آرہ ہزار دانتوں کا تھا اُس سے تنگ جسم کو چیرا اور انہوں نے صبر کیا تب منزل گاہ عزت تک پہونچے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی کہ یا الٰہی مہمان طعام بہت ہیں مگر مہمان طالب جان نہیں۔ فرمان ہوا کہ اے ابراہیم جبتک ہم تجھ کو بلا کی کسوٹی سے آزمانہ لینگے اسوقت تک تجھے محب نہ جانینگے۔ پس اے درویش اس راہ میں کل جفا و بلا ہے مرد کو چاہیئے کہ بلا و جفا دوست میں ثابت قدم رہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عارف نے بلاؤں کی سختی سے تنگ آکر عرض کی کہ الٰہی مجھ میں زیادہ طاقت نہیں فوراً فرمان ہوا اگر اس نعمت کی طاقت نہیں رکھتا اس طریقہ سے اُٹھا کہ بلائیں دوسرے کو دیجائیں۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ میں نے ایک درویش کی زبانی یہ شعر کسقدر اچھا سنا ہے ؎ داری سر ما گر نہ دور از برما ✦ ما دوست کشیم تو نداری سر ما ✦ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کسی زمانہ میں ایک اعرابی مع چار خورد سال اطفال کے جو بدن ہے ننگے اور اسقدر بھوکے تھے کہ پیٹ اُن کا بسبب شدت بھوک کے پیٹھ سے جا لگا تھا اپنی جھولی پتھروں سے بھر کر نزدیک خانہ کعبہ کے آیا اور غصہ سے جانب کعبہ مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ مجھے بعد

سیر ہوسکے پکونا کو کھانا ملے … خراب کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک
دن بام خانہ کعبہ پر … توڑا اشرفیوں کا اُسکے ہاتھ میں تھا آگے اُس اعرابی کے ڈالا
اعرابی نے کہا کہ اسکو میں کیا کروں مجھے دو روٹیاں مطلوب ہیں اُسیوقت دو روٹیاں پیدا
ہوئیں جو اعرابی نے بخوشی کھائیں اور بیت اللہ کو بھی دیں جسوقت وہ کھانا کھانے سے
فارغ ہوا عوام الناس نے اس سے سوال کیا کہ یہ کیا بیوقوفی کی کہ توڑا اشرفیوں کا رد کیا اور
دو روٹیوں پر قناعت کی اعرابی نے جواب دیا کہ مقصود میرا زر نہ تھا مقصود صرف نمک تھا کہ
روٹی کھا کے حق نمک بجا لاؤں۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ حکایت بیان فرما کر رونے لگے پھر
ارشاد فرمایا کہ نمک کا بہت بڑا حق ہے آدمی کو لازم ہے کہ حق نمک نگاہ رکھے اسکے بعد گفتگو پردہ
پوشی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عہد مبارک شیث علیہ السلام میں ایک شخص کا گدھا
گم ہو گیا تھا اُسنے بعد تجسس بسیار حضرت شیث علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپنے ازراہ
ترحم حسنات شبانہ روز اُسکے حق میں دعا کی الا گدھا نہ ملا ساتویں روز جبریل ؑ حضرت شیث کے
پاس آئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پردہ پوش ہوں کسی کا پردہ فاش کرنا نہیں
چاہتا آپ دعا سے ہاتھ اُٹھائیں کہ یہ قبول نہوگی اُسوقت حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں
میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ درویش کو پردہ پوشی کرنی چاہئیے کہ سلوک میں پردہ پوشی
تمام عبادات سے افضل ہے اور پردہ پوشی کے یہ معنے ہیں کہ عیب دیکھکر چھپائے کسی سے اُسکا
ذکر نکرے یہ صفت اللہ تعالیٰ کی ہے درویش کو متصف باوصاف اللہ ہونا چاہئیے۔ اسکے بعد
گفتگو چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارہ میں واقع ہوئی کہ خسوف اور کسوف کا کیا سبب ہے آپنے
ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب
معراج زیر قبہ فلک دو آدمیوں کو دیکھا کہ گلا امت کا کر رہے تھے کہ الٰہی ہم انکے گناہ سے عاجز آگئے
ہیں تیرے حکم کے منتظر ہیں اگر تو حکم دے ہم انکو ہلاک کریں اُسوقت اُنکو فرمان پہونچا کہ تم روز اُن
سے زیادہ دیکھنے اور جاننے والے ہو انکا کوئی گناہ ہم سے پوشیدہ نہیں تمہیں اس امر سے کچھ

سے نہیں میں اہل گناہگار ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنجا موجود تھے جسوقت آپنے یہ فرمان
سُنا غصہ سے گیسوے قمر کے منہ چوٹی آفتاب کی پکڑی اور بنظر عتاب کے اُنکو دیکھا فوراً چہرہ آفتاب و
ماہتاب کا سیاہ ہوگیا مالک داروغہ دوزخ کو حکم ہوا جو بیٹھے تھے کہ آفتاب ماہتاب کو اُنکے حوالہ
کیا اور ارشاد فرمایا کہ انکو گرد آسمان کے پھراؤ۔ اس دنیا میں یہی رسم ہے کہ جو شخص چغلخوری و عیب جوئی
کرتا ہے تو منہ اُسکا سیاہ کرتے ہیں ہر کوچہ و بازار میں پھراتے ہیں الغرض جسوقت آنحضرت صلعم
معراج سے واپس تشریف لاتے تھے آفتاب و ماہتاب دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم
مبارک میں گرے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اپنے خلق عظیم سے ہمارے حق میں دعا فرماویں
کہ نور بازگشتہ ہمارا واپس ہو ہم اپنے ارادہ سے مستغفر ہیں آیندہ کبھی شکایت زبان پر نلاوینگے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روے رحم اُنکے حق میں دعا کی نور بازگشتہ اُن کا واپس ملا۔ الا آپنے
ارشاد فرمایا کہ میری وفات کے بعد ہر سال اسی طرح سے ایک یا دو مرتبہ تھوڑے عرصے کیلئے نور
تمہارا لیا جاویگا اور چہرہ تمہارا سیاہ ہوگا انہوں نے رو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ جب آپ موجود
نہونگے ہمارے حق میں کون دعا کریگا۔ قصور معاف ہو آپنے ارشاد فرمایا کہ میری امت تمہارے
حق میں دعا کرے گی۔ اُنکے بالاخانہ ہونگے جسوقت کسوف و خسوف ہوگا وہ بالاخانوں پر چڑھینگے
اور مجھ پر درود بھیجیں گے اور استغفار کرینگے اُسوقت تم کو نور واپس ملیگا اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ
بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک حدیث اس مضمون کی دیکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ جس شخص نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا تمام عمر کے گناہ اُسکے معاف کئے جاتے ہیں
اور اسکو بروز محشر پلصراط گذرنے کو ایک نور دیا جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت آدم
کو پیدا کیا آنحضرت کا نور اُنکی پشت مبارک میں رکھا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ نماز باقتدار آدم ع
صفی اللہ پڑھیں اسی حکایت سے فرشتے لیا کرتے ہیں کہ اصل میں سجدہ آدم کو نہ تھا مگر نور محمدی کو تھا
الغرض آدم نے مناجات کی کہ یا الٰہی وہ نور مجھے دکھلا وہ نور پشت سے پیشانی آدم علیہ السلام میں منتقل کر دیا گیا
بہشت کی حوریں اُس نور کو دیکھنے کے لیے بے اختیار ہوگئیں اور فرشتے روز حضرت آدم کی خدمت

میں دست لبستہ حاضر رہتی تھیں اسکے بعد حضرت آدم نے دعا مانگی کہ یا الٰہی اس نور کو ایسی جگہ منتقل فرما کہ آٹھ پہر میں اُسے دیکھتا رہوں وہ نور پیشانی سے انگشت شہادت حضرت آدم علیہ السلام میں منتقل کیا گیا۔ ایک مدت تک انگشت مسبحہ آدم علیہ السلام میں رہا ایک روز حضرت آدم سوتے تھے وہ نور غائب ہوا جسوقت آدم علیہ السلام بیدار ہوئے نور نظر نہ آیا دیوانہ و بیقرار ہوئے۔ سرگردان بہشت میں ڈھونڈھتے پھرتے تھے جب نزدیک درخت گندم کے پہونچے ایک پرتو اس نور کا درخت گندم میں نظر آیا۔ آپنے دیکھکر اُس دانہ کو کھا لیا آواز آئی کہ اپنے مقصود کو پہونچے اب دنیا میں جاؤ کہ وہ مطلوب تمہارا اُسی جگہ پیدا ہوگا پس آدم علیہ السلام دنیا میں آئے۔ مفسروں نے قصہ نزول آدم از بہشت میں ایک یہی روایت بیان کی ہے واللہ اعلم بالصواب حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر خاموش ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علے ذالک +

مجلس دوم روز چہارشنبہ ۲۷۔ رجب المرجب ۶۵۶ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا فخرالدین زرادی مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہما و دیگر اصفیاء حاضر خدمت تھے ذکر خیر مہتر نوح علیہ السلام کا ہورہا تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ مہتر نوح علیہ السلام نے عمر ہزار سال کی پائی اور ساڑھے نوسو برس پیغمبری کی۔ اس عرصہ دراز میں ستر آدمی اُنکی قوم سے ایمان لائے یہ حکایات کتب قصص میں مرقوم ہیں ایک روز آپ کی قوم نے ہنگام وعظ فرمائی اسقدر اینٹ اور پتھر مارے کہ تلم پنڈلی آپکی خون سے آلودہ ہوگئی شدت درد کی تاب نہ لاکر آپ مقام وعظ سے روان ہوئے اور مکان میں پہنچکر دعا کی کہ بار خدایا مجھے سخت تکلیف ہے اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ فرماتا ہے کہ ہمنے دنیا میں تنگی سختی اور بلائیں واسطے انبیاء و اولیاء کے پیدا کی ہیں اگر طاقت صبر کی نہیں رسالت کی چادر اُتار دے کہ ہم کسی دوسرے شخص کو عطا کریں جو ہمارے ہدایا (یعنے بلا و رنج) کا متحمل ہوسکے۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماتے ہوے آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب یہ ارشاد سنا دم نہ مارا اس کے بعد جو تکلیف اور رنج پہونچے اُنپر صبر کیا بلکہ نزول بلاسے خوش ہوکر ھل من مزید کہتے تھے اسکے بعد ارشاد

فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی رسم تھی کہ ہر روز رات کو ایک ہزار رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے
اور قریب صبح سر سجدہ میں رکھ کر زاری کرتے اور عاجزانہ کہتے الٰہی بندے ایسی طاعت نہیں کی جو تیرے
ور لیا سجدہ بجا نہ لایا جو لایق تیرے مجھے معلوم نہیں کل بروز قیامت میرا کیا حال ہوگا۔ جسوقت
اس مناجات سے فارغ ہوتے ذکر کرتے کہ ہر بن موسے آپکے خون روان ہوتا اور ہر ایک قطرے
سے جو زمین پر گرتا نقش تسبیح پیدا ہوتا۔ آپ رات بھر عبادت کرتے تھے اور دن بھر ہدایت قوم میں مشغول
رہتے۔ اسی نہج پر آپ کی عمر تمام ہوئی۔ مگر ذرا اپنے قاعدہ سے انحراف نکیا۔ اسکے بعد ایک شخص نے سوال
کیا کہ دریاؤں کی پیدایش کا سبب ارشاد فرمایئے آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل پیدایش دریا کی
طوفان نوح علیہ السلام سے ہے اور قصہ اُسکا اس طرح سے ہے کہ جسوقت غضب الٰہی قوم نوح پر
نازل ہوا اور سب غرق ہوئے قولہ تعالیٰ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ
عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۔ پس زمین سے پہلے چشمے جاری ہوئے جیسا کہ اس آیت سے
ظاہر ہے کہ وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا۔ اور وہ اس طرح تھا کہ زمین اور پہاڑ پانی سے غرق ہوگئے
تھے پانی زمین اور پہاڑوں پر دوڑتا تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ گزند آسمان کا زمین کو نہ پہونچے
اور زمین سلامت رہے چالیس روز پانی برستا رہا اگر تمام زمین پانی سے ڈھکی ہوئی نہوتی تو سرا ئینہ
قطرات باران سے زمین پاش پاش ہو جاتی اور لایق تخم ریزی نہ رہتی۔ پانی پہاڑوں کے اوپر تک
پھیل گیا تھا۔ پہاڑ اور زمین مطلق نظر نہ آتی تھی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پانی پہاڑوں سے
چالیس ہاتھ اونچا نکل گیا تھا۔ الغرض جب چالیس روز مدت طوفان ختم ہو چکی۔ حق سبحانہ تعالیٰ
نے آسمان کو حکم دیا کہ اپنا پانی پھیر لے کقولہ تعالیٰ يَا اَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِي وَغِيضَ
الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ○ پس زمین
نے اپنا پانی پی لیا الا وہ پانی جو آسمان سے نازل ہوا نہ پی سکی کیونکہ وہ پانی کھاری تھا کہ خشم
باری تعالیٰ سے کھاری ہو گیا تھا جہاں وہ پانی ٹھیرا وہ سمندر کہلائے گئے اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ وجہ طوفان ایک یہ بھی تھی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا مانگی رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِي

مگر خواہش الہی اسکے خلاف تھی وہ ہلاک نہوا اور کشتی میں امن سے رہا اسکے بعد گفتگو دربارہ ابو طالب عم نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم ہوئی کسی نے عرض کیا کہ مینے سُنا ہے کہ ابو طالب فردائے قیامت کو دوزخ میں نہونگے آپنے فرمایا ہاں دوزخ میں نہونگے۔ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی مینے کئی غرائب سوال اُنسے کیے منجملہ اُسکے یہ بھی ایک تھا مینے خضرؑ سے پوچھا کہ اے خضرؑ مینے سنا ہے کہ فردائے قیامت کو ابو طالب دوزخ میں نہونگے بہشت میں ہونگے انہوں نے جوابدیا ہاں بہشت میں ہونگے کیونکہ مینے زبانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سُنا ہے فرماتے تھے کہ ابو طالب فردائے قیامت کو بہشت میں جائینگے خواجہ شفیق بلخی فرماتے ہیں مینے مکرر دریافت کیا کہ اسکی کوئی وجہ اور دلیل بھی فرمائیے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اسکی ایک دلیل یہ ہے کہ جس روز اُنکا انتقال ہوا وہ حالت کفر میں تھے ابلیس اُنکے انتقال سے غمناک ہوا اُسکی قوم نے دریافت کیا سبب غمناکی کا کیا ہے اُسنے جوابدیا کہ اگرچہ آج دنیا سے وہ بے ایمان گئے مگر کل ایمان لاکر بہشت میں داخل ہونگے کیونکہ میں نے زبانی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ابو طالب ایمان لاکر بہشت میں جائینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دلیل دوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آخر زمانہ میں دنیا میں اترینگے اور معجزہ احیاء اموات سے ایک مردہ زندہ کرینگے اور وہ ابو طالب ہونگے تلقین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمان ہونگے اور کلمہ پڑھینگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس دولت ایمان سے مشرف ہوکر داخل دار النعیم ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نواز شہائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے بارہ میں بیشمار ہیں حق تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے انکو زندہ از دست عیسے علیہ السلام کریگا۔ تاکہ وہ ایمان لاویں اور داخل بہشت ہوں اسکے بعد گفتگو دربارہ قیامت واقع ہوئی حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کسی کو معلوم نہیں قیامت کب آویگی لیکن ایک معایت میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آویگی انہوں نے اشارہ

پانچ انگلیاں اٹھا کر کیا جب اُنسے اُن کا حال پوچھا اُنہوں نے کچھ نہیں بتلایا واللہ اعلم کیا اشارہ
ہے اُسکا بھید معلوم نہیں ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دربارہ
قیام قیامت سوال کیا گیا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری عمر میں پانچ سال باقی ہیں میرے وصل
کی تاریخ سے قیامت ہی سمجھو کیونکہ شب معراج مجھے معلوم ہوا کہ یا محمدؐ مرنے والے کی طرف سے
قیامت اُسی روز قائم ہوتی ہے جس روز اُسکا انتقال ہو اور انتقال بیار سخت ترین امور ہے کہ
وحی منقطع ہوگی علم آسمانی بند ہو جائیگا۔ الموت قیام القیامۃ۔ پس اے یارو یہی موت قیامت
ہے اور یہ کہ قیامت کب ہی کس روز اور کب قائم ہوگی۔ اسکا علم کسی کو نہیں ہے لیکن مجھے شب
معراج معلوم ہوا کہ یا محمد تو دنیا میں پندرہ سو برس نہ رہے گا اسکے بعد کسی شخص نے دریافت کیا
کہ جب آدمی نماز میں مصروف ہوتا ہے اُسکو تمام اگلی پچھلی بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں اسکا سبب
کیا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ مینے حدیث شریف کی کتب میں دیکھا ہے کہ الصلوٰۃ نور یعنے نماز روشنی
روشنائی ہے وقت نماز کوئی شے پنہاں نہیں رہ سکتی۔ پس آدمی جب نماز پڑھتے ہیں اُنکو تمام
بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں روشنائی نماز سب کو درک کرتی ہے۔ تفاوت حال سبب روشنائی
نماز سے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شفیق بلخی ؒ سے پوچھا الصلوٰۃ نور کے معانی بیان فرمائیے
آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز روشنی ہے کہ شرق سے غرب تک نور اُسکا چمکتا ہے اسکی روشنی میں کوئی شے
پوشیدہ نہیں رہتی۔ منقول ہے کہ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جسوقت میں نماز میں مصروف
ہوتا ہوں آسمان میں حجاب عظمت اور زمین میں تحت الثریٰ تک کل اشیا میری نماز کی روشنی
میں ظاہر ہو کر مجھے دکھلائی دیتی ہیں۔ اسکے بعد گفتگو ماہ رجب بعد نماز خواجہ اویس قرنی ؒ کے بارہ
میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ماہ رجب کی
تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخوں میں صائم ہو میں اسکے دخول بہشت کا ذمہ دار ہوں
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ماہ رجب کو نماز خواجہ اویس قرنی پڑھنی چاہیئے اسکی بارہ رکعتیں تین سلام ہیں چار رکعت
اول کے واسطے قرأت معین نہیں جو قرآن شریف یاد ہو پڑھے اور بعد فراغت کے سر مرنے

اِذَا اَلّذِی لا الٰہ الا انت سبحانک الحق المبین لک درمیان کی دو رکعتوں میں بعد فاتحہ اذا جاء نصر اللہ
ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد قرأت ستر مرتبہ اقول مستعین واحد دلیل یعنی ایاک نعبد و
وایاک نستعین پڑھے اور چار رکعت آخر میں بعد سورہ فاتحہ تین تین مرتبہ سورہ اخلاص ہر رکعت
میں پڑھے اور بعد فراغت ستر مرتبہ سورہ الم نشرح بالتسمیہ پڑھے اور ہاتھ سینہ پر رکھ کر دعا مانگے
انشاء اللہ تعالیٰ مقرون باجابت ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی شیخ الاسلام فریدالدین
مسعود گنجشکر رضی اللہ عنہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص روزہ رکھکر ستائیسویں ماہ رجب
میں صلوٰۃ اویس قرنی پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکی دعا قبول فرمائیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
اور روایت میں آیا ہے کہ اسی تاریخ میں جب نماز ظہر پڑھ چکے چار رکعت نماز نفل پڑھے۔
ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار قل اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق ایک بار اور سورہ
انا انزلنا تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے اور بعد سلام وقت عصر تک مستقبل قبلہ
بیٹھا رہے اور دعا مانگے اسکی خاصیت مثال اکسیر ہے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے جو اس وقت
مانگی جاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کے
سنا ہے فرماتے تھے کہ ریاحین میں مسطور ہے کہ جو شخص ستائیسویں ماہ رجب میں بارہ رکعت
نماز ایک سلام سے پڑھے گا اور اُسمیں جو قرآن سے یاد ہو وہ پڑھے اور بعد سلام سو مرتبہ کلمہ
تمجید اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے بعدہ سجدہ میں جا کر جو اللہ تعالیٰ
سے طلب کریگا ہر آئینہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ نے اس
رات کو ہمیشہ خالصۃً للہ زندہ رکھا ہے یہ رات شب معراج آنحضرت صلعم ہے اس شب میں
جاگنے سے بہت برکات حاصل ہوتی ہیں تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رات کو غنیمت
جانکر معروف بیاد کردگار رہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک واصل الی اللہ ہمیشہ اس رات میں
جاگتے تھے کہ سعادت اس شب کی میسر ہو۔ آخر کار ایک شب آنکی نخل امید میں پھل لگا یعنی
جب وقت معین آیا وہ جاگ رہے تھے ناگاہ دیکھا کہ دروازے آسمان و زمین کشادہ کئے گئے

ہیں اور حجاب عظمت سے تحت الثریٰ تک کے تمام راز کھول دیئے گئے اور جو کچھ کہ عالم موجودات میں ہے وہ کھول دیا گیا ہے یہ سب اس وصل کی نگاہ سے گذرا وہ یہ دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور عرض کی الٰہی میں نے یہ نعمت ملاحظہ کی اب مجھے منظور نہیں کہ بعد معائنہ اس نعمت کے اشیائے دنیاوی دیکھوں وہ یہ کہنے نہ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی دعا قبول فرمائی اور انتقال ہو گیا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد کیا کہ جب کام آدمی کا کمالیت کو پہنچ جاتا ہے اُسے جگہ رہنے کی نہیں ملتی کہ دنیا میں اُسے چھوڑیں۔ یہ فرما کر آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ چو جان محبان ز جہان بر گیرند ✽ آنجا ملک الموت کجا باید جائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے دوست جب متحیر عالم تحیر میں ہوتے ہیں اُنکو دنیا و مافیہا سے مطلق خبر نہیں ہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک عارف تلاوت کلام اللہ فرماتے تھے سورہ نوح کی اس آیت میں فکر کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا سوچنے لگے کہ اس آیت میں حکم ہوتا ہے کہ جو کچھ تمہیں پہنچا ہے تم اُسکو نہیں جانتے ایک شخص خدا تعالیٰ کو جانتا ہے پس کیوں اُس سے نہیں ڈرتا کیونکہ دیکھا جاتا ہے ہیبت حق تعالیٰ سے بہت سے دل کم ڈرتے ہیں وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور پیدا کیا اُسنے تمہارے تئیں ایک حال سے دوسرے حال میں کہ تم کو آب گندہ سے پیدا کیا اول وہ تمہاری پشت میں نطفہ تھا بعد اُسکے رحم میں آکر علقہ ہوا بعدہ علقہ سے مضغہ بنا پھر اُسمیں ہڈی پیدا کی اور پھر گوشت و پوست رگ و پے اور خون پیدا ہوا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہیں دیکھتے ہو کس طرح پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو تلے اوپر وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا اور چاند کو آسمان میں متجلے کیا کہ اوسمیں نور پیدا کر کے شب کی تاریکی مبدل بروشنی کی وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور آفتاب کو تمہارے واسطے بطور چراغ کے بنایا کہ اُسکی روشنی میں کام کرو وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور خدائے عزوجل تمہارے واسطے اگاتا ہے زمین میں سے نباتات ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا پھر پھیر لیجائیگا تم کو بیچ اُسکے یعنے زیر زمین وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا اور نکالیگا تم نکالنے کر یعنے بروز

حشر تمکو زمین میں سے واسطے ادائے حساب کے نکالیگا اُس سوفی نے یہانتک سورۂ نوح پڑھی اور اُسکے معانی خیال کئے جب یہ آیت پڑھی ایک نعرہ مار کر زمین پر گر پڑا۔ چنانچہ ایک شبانہ روز بیہوش رہا جب ہوش آیا متحیر ہوا۔ کہتے ہیں کہ وقت وفات تک وہ درویش عالم تحیر میں رہا۔ کبھی عالم صحو میں نہ آیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقتِ وفات اُس درویش کا آیا اُسنے سر سجدے میں رکھا اور اسی حال میں انتقال کر گیا۔ آپ یہ بیان فرما کر رونے لگے کہ آپکے گریئے نے تمام حاضرین میں اثر کیا اور پھر زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بیت چوں جان محبان ز جہاں برگیرند ✣ آنجا ملک الموت کجا یابد جائے ✣ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش جسکو اپنا والہ و حیران بناتے ہیں اُسکو چشم بینا عنایت فرماتے ہیں کہ وہ تمام عجائب و غرائب زمین و آسمان و ما فیہا دیکھتا اس سے اُسکی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور مرتبہ عشق اُسکو حاصل ہوتا ہے پھر وہ قرار نہیں پکڑتا عالم سکر میں ہو جاتا ہے حضرت یہ بیان فرما رہے تھے کہ عالم سکر آپ پر طاری ہوا اُٹھ کھڑے ہوئے اور دیر تک متحیرانہ کھڑے رہے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ ✣

مجلس سوم روز پنجشنبہ۔ دوم شعبان المعظم سنہ مذکور۔ گفتگو در ذکر مہتر ابراہیم خلیل اللہ ع ہو رہی تھی۔ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ اُسوقت مجلس شریف میں مولانا برہان الدین غریب اور مولانا شمس الدین یحییٰ اور دیگر اصفیائے عظام حاضر تھے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھے بہت نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ دنیا میں بہت کم آدمیوں کو یہ بات نصیب ہوئی ہے اول یہ کہ مجھے اُمت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پیدا کیا ہے دوسرے یہ کہ میں ملت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں ہوں۔ تیسرے یہ کہ بدل تابع مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح کا ہوں۔ چوتھے یہ کہ مجھے مسلمان پیدا کیا اور اس کلمہ پاک کا صدق دل سے کہنے والا بنایا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل ع کو اس دنیا میں پیدا کیا۔ انکے والد نے خوف نمرود مردود سے آپ کو ایک غار میں پھینکدیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اُنھیں وہاں پرورش کیا ایسے آپکے انگوٹھے سے جوئے شیر جاری کی کہ اُس سے

اپکا طعمہ ہو۔ چنانچہ ابراہیم ؑ اُس غار میں چودہ برس تک رہے ایک روز حضرت ابراہیم ؑ بہنگام
شب غار سے باہر نکلے ماہ کو درخشان پایا۔ آپ نے اس خیال سے کہ پیدا کرنیوالا جہان کا
یہی ہے اُسے سجدہ کرنا چاہا اس تہیہ میں تھے کہ وہ غروب ہوگیا آپنے خیال کیا کہ اپنی حالت
پر برقرار نہ رکھنے والا خدائی کے قابل اور سزاوار نہیں اُسکو ڈھونڈھنا چاہیئے جسنے اُسکو پیدا کیا
ہے۔ اسی حال میں شب گذری دن نکلا۔ آفتاب برآمد ہوا آپنے اُسکی نسبت بھی سوچا کہ یہی
آفرینندہ ہے مگر پھر چاند کا خیال کیا کہ وہ بھی ایساہی روشن اور چمکدار تھا الا قائم نہ تھا۔ شاید یہ
بھی ویساہی ہو دوپہر کے بعد آفتاب کو زوال شروع ہوا اور بوقت شام زرد ہوکر غروب ہوگیا
آپکو اُس کی جانب سے بھی بدظنی ہوئی۔ اور اس امر کی تلاش ہوئی کہ معبود حقیقی کو دریافت کریں
غار سے نکل کر اپنے باپ آذر کے گھر آئے یہ آذر بت تراش تھے ایسے اچھے بُت بناتے تھے کہ اُس
زمانہ میں اُنکا ثانی نہ تھا اور بُت بناکر حضرت ابراہیم کو دیتے کہ آپ اُنہیں بازار میں بیچ لاویں آپ
انکی گردنوں میں رسیاں باندھکر بازار میں لیجاتے اور بیچکر اُسکی قیمت اپنے والد کو دیتے۔ یہ خبر
نمرود کو پہونچی کہ آذر بت تراش کا لڑکا ابراہیم نام ہمارے بتوں کی توقیر میں رخنہ اندازی کرتا ہے
اور اُنکے گلے میں رسّی باندھکر بازار میں فروخت کے لئے لاتا ہے کچھ عظمت بتوں کا خیال نہیں کرتا۔
اسکی وجہ سے میرے ملک میں خلل پڑیگا کہ اُسکا نام سنتے ہی میرے بدن میں لرزہ ہوتا ہے اسکا
زندہ رہنا اچھا نہیں۔ الغرض قصص میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ بروز عید جبکہ آذر نے بتخانہ نمرود
کو آراستہ کیا کہ نمرود اُسروز واسطے زیارت کے آنیوالا تھا البتہ اُسکے آنے میں کچھ دیر تھی کہ آذر کو
گھر کا کوئی کام یاد آیا حضرت ابراہیم سے یہ کہکر کہ بادشاہ کے آنے تک تم بیٹھے رہو اور خوب محافظت
کرو میں بھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں چلا گیا۔ ابراہیم ؑ در بتخانہ پر بیٹھے تھے یکایک غیرت پیغمبری نے
جوش کیا۔ تبر لیکر بتخانہ کے روبرو گئے اُنکے آگے طرح طرح کے کھانے چُنے ہوئے تھے آپنے اُنسے مخاطب
ہوکر کہا یہ گرم گرم کھانے کسواسطے نہیں کھاتے کیا تمہیں کھاتے ہوئے شرم آتی ہے جب اُنہوں نے کچھ
جواب دیا آپنے تبر سے اُنکی شکلیں بگاڑدیں ہر ایک بُت کو سقیم الاعضا کردیا اُنکے درمیان ایک بُت

بہت بڑا تھا اُسکے بھی کئی ضربیں لگائیں اور وہ تبر اُسی کے کندھے پر رکھدیا اور آپ باہر آکے اور چوکسی کرنے لگے تھوڑی دیر میں آقدر آئے اور بتخانہ میں جاکر بتوں کا حال خراب پایا باہر نکلے اور ابراہیمؑ سے پوچھا کہ اے ابراہیم انکو کس نے خوار کیا آپ نے جواب دیا مجھے اندر کا حال معلوم نہیں البتہ باہر سے میں نے دیکھا ہے کہ یہ بڑا بت کھڑا ہوا اور تبر سے تمام بتوں کے سر توڑ ڈالے اور پھر اپنے مقام میں آکر بیٹھ گیا آذر نے کہا کہ چلنا پھرنا کام جانداروں کا ہے انمیں جان نہیں ہے کیونکر چل پھر سکتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جب یہ کسی صرف کے نہیں چلنا پھر تک نہیں جانتا یہ شفاعت کیا خاک کرینگے ایسی چیز سزاوار پرستش کے نہیں ہے آذر یہ سنتے ہی تائب ہوئے اور خیال کیا کہ یہ پیغمبر ہیں جنکا حال صحیفوں میں مسطور ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس قصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے پاس حضرت جبرائیلؑ کو بھیجا اور حکم دیا کہ نمرود کے پاس جاکر اُسے تلقین کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد پر ایمان لائے حضرت ابراہیم اس حکم کے ہوتے ہی نمرود کے پاس تشریف لیگئے اور رسالت ربانی ظاہر کی سب آپکا روئے مبارک دیکھتے ہی سب نمرود کے اجسام میں لرزہ پڑا نمرود سے کہنے لگے کہ نمرود تیرا قائم ہوا ہماری دولت و عظمت تو اس مرد سے خلل پذیر ہوگئی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تقویت ہوئی اور اظہار نبوت علانیہ کیا گیا نمرود مردود نے حضرت ابراہیم کو بلا کر کہا کہ اگر آپ کوئی معجزہ برائے اثبات رسالت دکھلاویں ہر آئینہ ہم دین حق اختیار کرینگے آپ نے جواب دیا کہ جو معجزہ تم طلب کروگے میں باذن حق دکھلا سکتا ہوں کافروں نے آپسمیں صلاح کی اور بعد صلاح کے کہا کہ آپ مردہ زندہ کریں اگر مردہ زندہ ہو گیا ہم آپکی نبوت کے قائل ہو کر دین حق اختیار کرینگے آپ نے منظور کیا اور مشرکوں سے کہا کہ بیجان چیز لاؤ انہوں نے چار مرغ مار کر یکجا کو قیمہ کئے کہ گوشت ایک دوسرے کا آپسمیں مل گیا کچھ امتیاز علاحدگی باقی نہ رہا القصہ ان چاروں مرغ کے گوشت کو ملا جلا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لائے اور عرض کی کہ آپ ان چاروں کو زندہ کریں حضرت ابراہیمؑ نے دعا مانگی فرمان باری تعالیٰ ہوا کچھ مضائقہ نہیں ہم ان کافروں کی خواہش تمہارے ہاتھ سے پوری کرینگے آپ اس فرمان کو سنتے ہی خوش

ہوئے اور اُن مشرکین سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم انکو آمیختہ کر لائے یہ خوب کیا اور اب اگر چاہو
انکے گوشت کو جابجا ڈال سکتے ہو کافروں نے یہ سنتے ہی چار حصے اس گوشت کے کئے اور انکے
متصل چار پہاڑیاں تھیں وہ پار چہائے گوشت پہاڑیوں پر ڈال آئے۔ حضرت ابراہیم عؑ نے
اُن مرغوں کو طلب کیا کہ باذن حق چاروں مرغ زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے آپکے پاس آئے
کافر یہ معجزہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے جو انمیں عقلمند تھے ایمان لائے الا نمرود مردود نے اپنی
بے دینی ولا یعقلی وشقاوت سے اس معجزہ کو سحر بتلایا۔ آپ برابر ہدایت نمرود میں مصروف رہتے
تھے کہ نمرود تنگ آگیا تھا۔ ایک روز اُسنے اپنے اعیان دولت سے صلاح کی کہ ایسی تجویز نکالی جاوے
جس سے حضرت ابراہیمؑ کا خرخشہ جاتا رہے اُن مردودوں نے صلاح دی کہ آپ ایک آتش خانہ بناویں
اور آگ دھکا کر حضرت ابراہیمؑ کو اُس جلتی ہوئی آگ میں ڈالیں کہ جلکر راکھ ہو جاویں اور یہ
قضیہ مٹے۔ روایت ہے کہ نمرود نے انکے اس کہنے پر عمل کیا اور ایک آتشکدہ بنایا جسمیں ہزاروں
من لکڑی ڈالی گئی کہ طپش اُسکی اسقدر تھی کہ ساٹھ کوس تک گرمی پہونچتی تھی جانور ہوا میں
نہ اُڑ سکتے تھے اگر اُڑتے سوختہ ہو جاتے۔ الغرض جبکہ آگ بہمہ وجوہ کامل ہو گئی تب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر تنبیہ کی اور انکو باز نہ آتے دیکھکر اُس آتش افروختہ میں ڈالا۔ تمام آسمان
اور زمین کے فرشتے اس تماشہ کو دیکھنے آئے۔ اور حضرت کے آگ میں پڑتے ہی کہنے لگے
یہ عاشق صادق الٰہی حضرت راہ میں تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف
لائے اور عرض کی کہ آپ کو اگر حاجت امداد ہو فرمایئے کہ میں اپنے پر سے اس آگ کو ٹھنڈا کر دوں
آپنے جواب دیا کہ مجھے تجھ سے طلب نصر وعون (مدد) نہیں ہے۔ جسنے مجھے اس آگ میں ڈالا ہے
وہ آپ میری مدد کریگا۔ حضرت جبرئیلؑ نے یہ سنتے ہی سر بسجدہ ہو کر درگاہ خداوندی میں عرض
کی الٰہی جو صدق اور محبت میں نے حضرت ابراہیمؑ میں دیکھی وہ آجتک کسی میں نظر نہ آئی۔
الغرض جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت جبرئیلؑ سے یہ بات کہی اُسیوقت اُس آتش افروختہ کو فرمان
ہوا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ یعنے اے آگ سرد اور سلامتی والی

ہو جا ابراہیم کے حق میں اس فرمان کے پہونچتے ہی کل آتش بدل بباغ ہوگئی فرد آتش دوزخ
باغ و بستان تازہ شد ✤ صبح راز بوئے گل جان تازہ شد ✤ قصہ مختصر اُس آتش میں جو نرغہ
ہوگئی تھی ایک تخت پیدا ہوا۔ حضرت ابراہیم نے اس تخت پر جلوس فرمایا دختر نمرود بھی اپنے
محل کے اوپر اس تماشہ کو دیکھنے چڑھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو اُسپر فضل کرنا منظور تھا تمام پردے
ظاہری اُسکی نگاہ سے اُٹھائے گئے اور عین معاملہ اُسنے دیکھا کہ آتش گلزار ہوگئی ہے اور
حضرت ابراہیم ہزاران جاہ و جلال ایک تخت پر متمکن ہیں وہ فوراً ایمان لائی اور صدق دل
مسلمان ہوئی۔ اسقدر بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور
ارشاد فرمایا کہ اگر خطاب سلامت رکھنے کا نہوتا ہر آئینہ حضرت ابراہیم کو سردی سے نقصان
پہنچتا اور وہ شدت سردی سے انتقال فرماتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُس آگ کے بجھ جانے
کے بعد حضرت ابراہیم باہر نکلے اور سب مشرکین نے آپکو صحیح و سلامت پایا اور حد خجل ہوئے
اور نمرود نے بلاکر کہا اے ابراہیم تم علم سحر میں کامل ہو کہ ہلاکت سے اپنی جان بچا لیتے ہو
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت گمراہی نمرود کی کمال کو پہونچی اور وہ باوجود نصیحت
بسیار ایمان نہ لایا حق تعالیٰ نے اُسکو اور اُسکی قوم کو بلائے پشہ میں مبتلا کیا وہ سب ہلاک
ہوئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
سرہ سُنا ہے کہ جس وقت لشکر نمرود مردود کی ہلاکی کے واسطے لشکر پشہ نامزد ہوا ایک پشہ
آدمی کی ہلاکی کے لئے تقسیم ہوا تھا کہ وہ پشہ اس شخص کی آبرو پر ڈنک مارتا اور وہ شخص
اُسکے زہر سے مرجاتا تھا اے درویش مقصود اس سے دکھلانا تھا کہ پشہ جیسی کم مقدار
چیز انسان کی ہلاکت کو کافی ہے اور احسان محض ہے اگر ایکذرہ قہر باری تعالیٰ کا
ہو اس دنیا و مافیہا کی ہلاکت کو کافی ہے شرق سے غرب تک زیر و زبر ہو سکتا ہے اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ قصص انبیاء میں مرقوم ہے کہ جس پشہ نے نمرود کو ہلاک کیا وہ لنگڑا تھا
اور ایک پر اُسکا ٹوٹا ہوا تھا جسوقت لشکر پشہ برائے ہلاکت قوم نمرود نامزد ہوا اس لنگڑے

پشہ نے التجا کی الٰہی میں ضعیف ہوں لنگڑا ہوں ایک پر میرا ٹوٹا ہوا ہے مجھ سے کیا کام بن
آویگا تو ہی فضل اپنے سے میری معذوری کا خیال کرکے مجھے معاف فرما دیگا۔ حکم الٰہی ہوا
کہ اے پشہ فکر نکر۔ ہم نے تیری یہ عجز اور زاری قبول کی اور قوت ہلاکت اُس مردود کی تجھے
عنایت کی ہے تو اُسکو ہلاک کریگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ستانا کسی چیز کا مطلق
اچھا نہیں ہے جو دوسرے کو بیکل کریگا آپ بیکل تبھی پاویگا۔ نمرود نے حضرت ابراہیم ع کو ایذا
دی جیسا اُسکا بدلہ پایا ظاہر ہے جو بوویگا وہی کاٹیگا اگر گیہوں بوویگا گیہوں کاٹیگا کشت کار دنیا
کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد ہلاکت نمرود حضرت ابراہیم ع کو حکم تیاری خانہ کعبہ ہوا۔
آپنے عمارت خانہ کعبہ طیار کی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ابراہیم ع کو فرمان ہوا کہ جو شے آپکے
نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہو آپ اُسے راہ حق میں قربان کریں اُسی رات خواب میں بھی دیکھا
کہ ایک کہنے والا کہتا ہے کہ اے ابراہیم ع دوست ترین از جملہ اشیاء تمکو اسماعیل ہے اُسے اللہ
کی راہ میں قربان کرو۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تجدید وضو کی اور اسماعیل علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ میں لیگئے اور اُنکو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دنبہ بہشتی لے
آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے قربانی اسمٰعیل ع کی قبول کی وعدہ محبت
میں تم کو صادق پایا اب بجائے اسماعیل کے اس گوسپند بہشتی کی قربانی کیجیے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ اول صاحبزادے آپکے مہتر اسحاق ع ہیں۔ جبکہ متولد ہوئے حضرت ابراہیم بہت شاد ہوئے۔
شکر خدائے عزوجل ادا کیا اسی اثنا میں جبرئیل ع تشریف لائے اور سلام پروردگار عالم پہونچایا اور
کہا کہ اے ابراہیم فرمان حق ہے کہ اس لڑکے سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہونگے اور یہ لڑکا خود پیغمبر
مرسل ہوگا اور ہم نے تجھ کو صاحب ملت کیا قول تعالیٰ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ جسوقت مہتر
ابراہیم ع نے یہ سنا فوراً اپنی جگہ سے اُٹھے تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا فرمائی الغرض
بعد مہتر اسحٰق ع مہتر اسمعیل ع متولد ہوئے مہتر اسحاق ع بی بی سارہ سے اور مہتر اسماعیل ع بی بی ہاجرہ
سے تولد ہوئے تھے جسوقت تولد فرزند کی خبر پہونچی بہت شاد ہوئے اور شکر باری تعالیٰ

اہل صفہ رحمہم اللہ علیہم حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ مبارک رمضان عجب بابرکت مہینا ہے یہ ماہ کل رحمت وبرکت سے مملو ہے۔ حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سال میں جسقدر خیر وبرکت نازل ہوتی ہے اتنی ماہ رمضان میں ہر روز نازل ہوتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک کے آتے ہی تمام کام چھوڑ کر خلق سے عزلت اختیار فرماتے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ماہ رمضان رحمت وغنیمت ہے اور اسکی مثال اسطرح ہے کہ جب ایک فتحیاب لشکر اس سرزمین پر پہونچتا ہے جہاں وہ لشکر جو فرار ہوا مقیم تھا اور آپنے چاروں طرف مال غنیمت پڑا ہوا دیکھتا ہے اسی طرح ماہ رمضان المبارک میں ہر چہار طرف سعادت وغنیمت ہی بکھری ہوئی ہے آدمیوں کو چاہیئے کہ جو کچھ اُنسے ہو سکے اس ماہ میں ریاضات ومجاہدات کریں کہ ثواب بے اندازہ اُنکو حاصل ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فریدالحق والدین قدس سرہ کی عادت تھی کہ بعد تراویح آپ دو رکعت نماز ختم قرآن شریف فرماتے تھے اور اُسی وضو سے نماز فجر ادا فرماتے۔ بیس سال تک حضرت نے یہی ورد رکھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتے ہیں فرمان ہوتا ہے کہ ہمنے انکو مع اہلبیت کے آتش دوزخ سے خلاصی بخشی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزند تھے یوسف علیہ السلام سب سے چھوٹے تھے حضرت یعقوب ع سب سے زیادہ حضرت یوسف کو محبوب رکھتے تھے کبھی اپنے پاس سے جُدا نکرتے تھے اور وقت وعظ حضرت یوسف کو سامنے بٹھا کے وعظ فرماتے تھے بڑے بھائیوں کو اس امر سے رنج پہونچا۔ آپسمیں صلاح کی کہ کوئی حیلہ پیدا کرکے یوسف ع سے یعقوب ع کو جدا کرا دیں پھر یعقوب ع خالص ہمارے واسطے ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ آفتاب و ماہتاب مع تمام سیارگان مجھے سجدہ کرتے ہیں آپ یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور یہ خواب اپنے والد سے کہا کہ آپنے ارشاد فرمایا اے جان پدر یہ خواب اپنے بھائیوں کے آگے نہ کہنا ورنہ تجھے اچھا نہوگا کقولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ

أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے یوسف شیطان دشمن قدیم کمینگاہ میں ہے اگر تونے اس خواب کو ظاہر کیا اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالے گا۔ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام خورد سال تھے خواب اپنے دل میں پوشیدہ نہ رکھ سکے بھائیوں سے اظہار خواب کیا بھائی جو سب سے بڑا تھا اُسنے جواب دیا کہ یہ بادشاہ ہوگا اور والد اس خواب کو سنکر اور زیادہ محبت رکھنے لگیں گے۔ القصہ اس روز سب جمع ہوکر یعقوبؑ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم شکار کو جاتے ہیں یوسف کو بھی ہمارے ساتھ بھیجدیجئے کہ اسکی طبیعت کشادہ ہو حضرت یعقوبؑ نے انکار کیا لیکن انکا الحاح زیادہ دیکھکر اجازت دی اور اُسنے کہا کہ محافظت یوسف کی بہت اچھی طرح کرنا ایسا نہو کہ بھیڑیا کھا جائے اور تم شکار میں مصروف رہو۔ اُنہیں خاصا بہانہ ہاتھ لگا۔ یہ بیان فرماتے ہی خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ جب وقت نازل ہوتا ہے تو عقل زائل ہو جاتی ہے اچھی بات سجھائی نہیں دیتی اللہ تعالیٰ یاد نہیں آتا۔ اگر حق یاد آوے ہر آئینہ بلا نازل نہو۔ اگر مہتر یعقوبؑ یوسف علیہ السلام کو سپرد حق تعالیٰ کرتے ہر آئینہ رنج و محن انکو بالکل نہ دیکھنا پڑتا لیکن انہوں نے لڑکوں کے سپرد کیا تھا اسوجہ سے بلائے فراق میں مبتلا ہوئے۔ الغرض وہ شکار کھیلنے گئے اور بر وقت واپسی یوسف کو کنوئیں میں ڈال آئے۔ مہتر جبریل علیہ السلام کو اسوقت فرمان ہوا کہ اے جبریل برادران یوسف نے اسکو کنوئے میں ڈالا ہے جلد جا کر گرنے سے اُسکو ایذا نہ پہنچے اور کنوئیں میں اُسکو وحشت نہو کہ وہ تنہا اور لڑکا ہے۔ القصہ جبریلؑ ایک چشم زدن میں پہونچے اور یوسف علیہ السلام کو گود میں سنبھال کر ایک اچھی جگہ اُتارا اور خرقہ لاکر پہنایا۔ اصل خرقہ اسی جگہ سے ہے وقت عشا برادران یوسف حضرت یعقوب علیہما السلام کے پاس آئے زاری کرتے تھے روتے ہوئے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا لے گیا۔ ہر چند ہمنے پیچھا کیا الا نہ پایا۔ حضرت یعقوبؑ یہ سنتے ہی نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا کہنے لگے کہ ع خود کردہ خویش را چہ درمان ۔ جو شخص مخلوق کا بھروسا کریگا۔

کہ وہ خشکی میں رہبری گمراہاں کرتے ہیں۔ ان چاروں اولوالعزم پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے عمر
ابد عطا فرمائی ہے یہ ہر چہار انقراض عالم زندہ تک موجود رہینگے اور بوقت خاتمہ عالم انتقال
فرماوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت ادریس ع کو بہشت میں لیگئے اور اُنسے کہا گیا
کہ آپ یہیں رہیں مقام آپکا یہی ہے آپ بفراغ خاطر عبادت الٰہی کیجیے آپ بہشت میں رہتے تھے
ایک روز تمام مکانات بہشت اُنہیں دکھلائے گئے آپنے ہر ایک قصر کے متعلق پوچھا یہ کس کی
ملکیت ہے اللہ تعالیٰ نے انکو بتلایا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قصر کے متصل پہونچے
ایک عالیشان قصر معائنہ کیا کہ اُسکے متصل چار بڑے بڑے محل اور بھی تھے۔ آراستگی میں یہ محل
بہشت کے مکانوں سے ہزار حصہ زیادہ آراستہ۔ آپنے دریافت کیا کہ یہ محل کسکے واسطے ہیں جواب آیا
کہ یہ محل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بقیہ چار محل آپکے چاروں یار کے ہیں
پس حضرت ادریس ع نے دعا مانگی کہ الٰہی کاشکے میں بھی از امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا تو خوب
تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب حضرت اسحٰق علیہ السلام بی بی سارہ سے متولد ہوئے اُس شب
تمام بتان کفار سرنگوں ہوگئے اور [illegible] سے آواز آئی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ اسحٰق نبی اللہ
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت اسحٰق جوان ہوئے اور رتبہ پیغمبری انکو عطا ہوئی پیوستہ
شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے کسیوقت خوف و ہیبت الٰہی سے غافل نہ ہوتے تھے
ہر وقت انکا جسم مطہر خوف الٰہی سے لرزہ براندام رہتا تمام رات بکثرت عبادت الٰہی میں مصروف رہتے
اور صبح سے تاشام دعوت حق کرتے۔ راوی نے روایت کی ہے کہ کل عمر حضرت کی اسی طریقہ پر
تمام ہوئی اور یہ معجزہ انکا کسقدر عظیم الشان ہے کہ ستر ہزار پیغمبر انکی اولاد میں ہوئے۔ آپ صاحب
ملت بنی اسرائیل ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت اسحٰق ع سے ایکدفعہ وظیفہ اُن کا فوت
ہوگیا۔ آپکو نہایت خوف و رنج ہوا ستر برس تک اس سبب سے روتے رہے کہ تمام گوشت و پوست
انکے رخساروں کا بہ گیا تھا ان ستر برس میں آپنے اسقدر دراز سجدے کیے کہ ایک سجدہ ایک
سال یا اس سے کچھ کم و بیش کا ہوتا تھا ایک بزرگ نے اُنسے دریافت کیا کہ اے اسحٰق جسقدر تم روتے

ہو جاتا اور بھی کوئی روتا ہوگا آپ نے جواب دیا کہ اے مسلمان بھائی یہ سب گریہ شرمندگی روز قیامت کی وجہ سے ہے جس روز مجھے زندہ کرینگے مبادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لیجا کر کہیں کہ یہ اُنکا فرزند ہے اس سے وظیفہ قضا ہو میں شرم سے منھ نہ دکھلا سکونگا۔
حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ انبیاء اور اولیا اللہ پر ایک تقصیر کی وجہ سے بھی عتاب ہوگا حسنات الابرار سیئات المقربین اسی جگہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی تقصیر کی اسقدر عذر خواہی کی ہے اور ایک تقصیر ہونے سے کئی سال تک اُسکی پاداش میں اپنے نفس کو تکلیف پہونچائی ہے اور برسوں اسکے بعد ڈرتے رہے ہیں کہ اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے گناہ معاف فرمائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ انسان کو ہر حال میں درمیان خوف و رجا کے رہنا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ بعد فراغت نماز و اوراد و وقت مجمع حکایت انبیاء علیہم السلام کی بیان فرماتے تھے کہ بیان حالات انبیاء و اولیا کفارہ گناہاں ہے جو شخص انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتا ہے اور اُنکے طریقہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ آتش دوزخ اُسکے جسم پر حرام فرماتا ہے اور وہ شخص بروز قیامت زمرۂ انبیاء و اولیا میں مبعوث ہوگا اور اُنکے ساتھ بہشت میں جائیگا حضرت خواجہ دام اللہ برکاتہ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ تہیہ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

مجلس پنجم بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک و قصہ یعقوب یوسف علیہما السلام و فوائد دیگر میں ہو رہی تھی حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر صحن جماعت خانہ میں تشریف فرما تھے اس نیاز مند نے پہونچتے ہی قدمبوسی کی آپنے سر قدموں سے اُٹھا کر نوازش فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ نیکو آمدی اے افضل الشعراء میں دوبارہ شکر عنایت مخدوم کا بجا لایا آپنے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا کہ اُسروز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخر الدین زرادی مولانا شہاب الدین مذکور اور بہت سے اصفیاء

فرما رہے تھے کہ حضرت جبرائیل ع تشریف لائے اور کہا ابراہیم ع آپکے اس فرزند سے ایک بھی
پیغمبر تولد نہ ہوگا البتہ یہ خود پیغامبر مرسل ہیں۔ اتنا بات اس کلام سے حضرت ابراہیم ازحد
دل تنگ ہوئے کہ ایک فرزند سے استقدر پیغمبر تولد ہونگے اور اس سے ایک بھی نہیں۔ تھوڑی دیر
میں حضرت جبرئیل ع بار دوم نازل ہوئے اور کہا اے ابراہیم تم اسقدر دل تنگ کیوں
ہوتے ہو میں ذریت اسمٰعیل ع سے ایسا پیغمبر پیدا کرونگا جسکے باعث زمین آسمان پیدا
ہوئے اور وہ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب حضرت ابراہیم نے یہ مژدہ جانفزا
سنا ہزار رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد
فرمایا کہ اے درویش دنیا میں کوئی شخص خالی از سعادت نہیں ہر شخص میں سعادت شامل
ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی۔ البتہ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جنہیں یہ دونوں سعادتیں
نصیب ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب خطاب خلیل کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
آیا حضرت جبرئیل علیہ السلام واسطے امتحان کے آئے اور بام خانہ کعبہ پر کھڑے ہو کر ایک
مرتبہ سبوح قدوس کہا حضرت ابراہیم ع وہاں موجود تھے اس نام پاک کے سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور
بیہوش ہو گئے۔ جب تھوڑی دیر میں ہوش آیا چاروں طرف دیکھا کہ اس
کا کہنے والا نظر آوے کوئی نظر نہ آیا۔ جب نگاہ بالائے بام خانہ کعبہ پڑی ایک شخص کو دیکھا
کہ وہ کھڑا ہوا ذکر کر رہا ہے۔ حضرت ابراہیم ع اسکے نزدیک گئے اور کہا کہ اے خدا کے دوست ایک
مرتبہ وہ نام پاک پھر لے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں بغیر شکرانہ لئے وہ نام اب نہیں لیتا
آپنے فوراً اس سے کہا کہ میں اپنا تمام مال فدا اس نام کے کرتا ہوں اُنھوں نے ایک مرتبہ اللہ
کہا۔ آپ مدہوش ہو گئے جب ہوش آیا پھر فرمائش کی جبرئیل ع نے کہا اب کیا دوگے۔ حضرت
نے کہا اب جان فدا اس نام کے کرتا ہوں۔ حضرت جبرئیل یہ بات سنتے اپنے مقام کو واپس
گئے اور وہاں پہنچکر سر بسجدہ ہو کر عرض کی کہ الٰہی فی الواقع ابراہیم صادق اور جیسا تونے
جسقدر خیال کیا تھا اس سے صد چندان انکو زیادہ پایا۔ اسکے بعد گفتگو درباره مہر نبوت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ مہر نبوت کا دیکھنے والا آتش دوزخ
میں نہ جائیگا کیونکہ زیارت مہر نبوت سے آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے چنانچہ مروی ہے کہ
ابو جہل نے حیلہ برائے زیارت مہر نبوت کیا یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے طالب کشتی
ہوا۔ آپ نے قبول فرمایا وہ کپڑے اتار کر چاہتے تھے کہ زبان پہنچایا محمدؐ کپڑے پہنے ہوئے
کشتی کی جائے کہ وہ بوجہ نہ دیکھنے مہر نبوت کے دوزخ میں جاوے۔ اگر مہر نبوت دیکھ لیگا۔
آتش دوزخ اُسپر حرام ہو جاویگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم مہر نبوت آپکے جسم اطہر سے اُٹھا لی گئی تھی۔ آپکے نہلانیوالوں سے منقول ہے کہ انہوں نے وقت
غسل شریف مہر نبوت نہیں دیکھی تھی۔ وہاں حضرت جبرئیلؑ آکر لیگئے اور اُس سے دروازہ ہائے
آسمان پر ہو گئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سنا ہے کہ ہر سال شب برات کو حضرت جبرئیلؑ
مع ہزارہا ملائکہ مقربین بام خانہ کعبہ پر تہلیل گزارش پیش امت محمد صلعم کرتے ہیں۔ آپ فوائد
بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضرت تہیہ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ

مجلس چہارم۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو مہتر
ادریسؑ و مہتر اسحاق علیہما السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی۔ مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا برہان الدین
غریب و مولانا فخر الدین زرادی و دیگر یاران رحمہم اللہ علیہم حاضر مجلس شریف تھے آپ نے ارشاد
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے مہتر ادریسؑ کو دولت علم سے اسقدر مالامال فرمایا تھا کہ آپکے برابر
عالم اور دوسرے پیغمبر نہیں ہوئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ادریسؑ علم رمل میں بھی کامل تھے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُسوقت کے تمام طالب علم حضرت ادریسؑ کی خدمت میں برائے حصول علم حاضر
ہوتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک روایت میں دیکھا ہے کہ موجد علم رمل کے مہتر
دانیال ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب متقدمین میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار پیغمبروں کو عمر ابد عطا
فرمائی ہے اول حضرت ادریسؑ اور وہ بہشت میں زندہ موجود ہیں دوم عیسےٰؑ اور وہ آسمان چہارم میں زندہ
موجود ہیں سوم مہتر خضرؑ کہ انکو عمر ابد دیکر دریا میں رکھا ہے چہارم مہتر الیاس علیہ السلام

اور خالق سے غافل ہوگا اُسے یعنی یعقوب کو بیٹا اگر وقت رخصت میں یوسف کو سپرد حق کرتا۔ البتہ وہ مجھ سے جدا نہ ہوتا۔ یہ کہکر بیخود ہو گئے اور کہنے لگے رَضِینَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ یعنے میں راضی ہوں ساتھ قضائے خدا تعالیٰ کے۔ الغرض مہتر یعقوب فراق یوسف میں اسقدر روئے کہ آنکھیں اُنکی جاتی رہیں۔ گھر کا نام بیت الاحزان رکھا تھا چالیس برس تک یہ حال تھا کہ آپنے روز کو روز نہ جانا اور نہ شب کو شب۔ فراق یوسف میں رات دن رونے سے کام تھا حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ رباعی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی رباعی یعقوب چہل سال زہجران بگریست ✦ نابینا شد زدرد چندان بگریست ✦ سوز دل او کسے چہ داند کہ چہ بود ✦ او داند و آنکس کہ زہجران بگریست ✦ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر یعقوب کو بھوک لگتی حضرت یوسف کا نام لیتے کہ پیٹ بھر جاتا اور سات روز تک احتیاج طعام نہ ہوتی۔ ایک روز حضرت جبرئیل تشریف لائے اور یہ طعنہ دیا کہ اے یعقوب اگر تم یوسف کے پیدا کرنیوالے ہوتے ہر آئنہ اُنکی دوستی میں مشغول رہتے دیگر خلق کا کیا حال ہوتا آپنے فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل یہ طعنہ روز اول دینا چاہیئے تھا اب جبکہ دل دوستی و محبت سے بھر گیا لا حاصل ہے جبرئیل نے کہا کہ اے یعقوب دوستی یوسف کی کم کرو اب اُس سے کیا فائدہ ہے یہ فرماکر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی مشائخ رضی اللہ عنہم سُنا ہے کہ اہل سلوک کا مقولہ ہے کہ درویش جسوقت محبت حق کا کرکے غیر اُسکے سے مشغول ہوتا ہے اُسپر صعب ترین بلائیں نازل کیجاتی ہیں چنانچہ مہتر یعقوب علیہ السلام نے دعوئے محبت کیا تھا۔ بعدہ محبت یوسف نے اُنکے دل میں جگہ پکڑی۔ اسی سبب سے بلائے فراق اُنپر نازل ہوئی کہ چالیس سال تک فراق یوسف میں مبتلا رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب سنتے ہیں ایک عرصہ گذرا فرمان حق ہوا کہ اگر آئندہ نام یوسف کا زبان پر لاؤگے نام تمہارا جریدہ پیغامبران سے خارج کیا جائیگا اے درویش سوائے حضرت یعقوب کے اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اس فرمودہ کو بجا لاتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت

حضرت یوسفؑ کو انکے بھائی قعر چاہ میں ڈالکر چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں ایک سوداگروں کا ایک طائفہ
وہاں سے گذرا کئی آدمی اس گروہ میں پیاسے تھے کنوئے پر پانی نکالکر پینے کے واسطے آئے۔ ڈول اندر
ڈالا حضرت یوسفؑ نے ڈول پکڑلیا وہ اس امر سے ناواقف تھے۔ ڈول کے کھینچنے میں دقت کی
وجہ دریافت کرنے کو کنوئے میں نظر کی۔ آپ پر نظر پڑی فوراً باہر نکالا۔ اور دریافت کیا آپ کون ہیں
حضرت نے جوابدیا کہ نبی آدم ہوں قصہ بیر طویل ہے ؎ قصتی طول + وانت ملولؔ +
[illegible] نے روایت کی ہے کہ حضرت یوسفؑ کے نکلتے ہی آوازہ انکے حسن کا ملک کنعان میں ہوا آپکے
بھائیوں نے یہ قصہ سنکر خیال کیا کہ شاید یوسف کنوئے میں سے نکلا ہو سب جمع ہوکر کاروان میں گئے
اور اہل کاروان سے کہا کہ یہ ہمارا غلام ہے۔ آپسے سوداگروں نے دریافت کیا کہ تم انکے غلام ہو آپنے
فرمایا ہاں میں انکا غلام ہوں۔ سوداگروں نے کہا اگر تم بیچتے ہو ہم خریدار ہیں انکا یہی ارادہ تھا سوداگروں
نے کہا [illegible] قیمت کہو۔ انہوں نے جوابدیا جو تم عنایت کرو منظور ہے۔ سوداگروں نے صلاح کرکے کہا ہمارے
نزدیک انکی قیمت سترہ کھوٹے روپے ہیں انہوں نے غنیمت جانکر وہی طلب کئے۔ یوسف علیہ السلام
رو پڑے اور اپنے دل میں کہا سبحان اللہ یہی میری قیمت ہے جب کلمہ نا امیدی آپکی زبان سے نکلا
فرمان حق ہوا کہ اے یوسف جبکہ تونے اپنے آپ کو کمتر جانا دیکھ اب ہم تیری قیمت تجھے دکھاتے ہیں۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکا سبب یہ تھا کہ ایکدفعہ یوسف علیہ السلام نے آئینہ لیکر اپنا مونھ
دیکھ کر کہا تھا۔ سبحان اللہ زہے آفریننده جس نے مجھے پیدا کیا اگر مجھے بازار میں لیجائیں ہر آئینہ
میری قیمت بہت ہو کہ کوئی شخص ادا نہ کرسکے۔ پس اے درویش چونکہ یوسف علیہ السلام نے خود بینی
کی تھی یہی سبب تھا کہ انکی قیمت سترہ کھوٹے روپے مقرر ہوئے۔ پس جو شخص اپنی ذات کو یہ سمجھتا
ہے کہ من ہم چیزے ہستم اسکا یہی حال ہوتا ہے جو حضرت یوسف کا ہوا اور جو اپنی ذات کو ناچیز جانتا
ہے اسکی قیمت سوائے حق کے دوسرا نہیں جانسکتا۔ منقول ہے کہ سوداگر یوسف علیہ السلام کو خرید کر
روانہ ہوئے مصر میں پہونچکر برسر بازار کھڑا کیا۔ مصر کے سوداگر جمع ہوئے ہر شخص قیمت بڑھاتا تھا
چنانچہ یہ خبر وزیر مصر کو پہونچی وہ اپنے تمام اعیان دولت سمیت واسطے خریداری کے بازار میں آیا

اور کہا ؎ بازار حسن جملہ خوبان شکستہ شد ٭ نیست کز تو ہیچ خریدار بگذرد ٭ ڈھیر ساخزانہ حوالہ کر کے یوسف علیہ السلام کو خریدا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ روپیہ کے توڑے بیشمار میری قیمت میں ادا ہوئے افسوس کیا کہ اگر آج کے روز میرے بھائی موجود ہوتے تو میری قیمت دیکھتے جونہی یہ بات آپ نے خیال کی اُسیوقت فرمان ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے یوسف ؑ قیمت تیری وہی ہے جو بھائیوں کے روبرو ہوئی تھی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب اُنپر اس سبب سے تھا کہ خود بینی نہ پیدا ہو اور غرور دل میں نہ سما جائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے وہ آدمی جو واصل الی اللہ ہو اسکو ایسی صورت میں یہی خطاب ہوگا۔ جو حضرت یوسف ؑ کو ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فراق یعقوب ؑ کو وصال یوسف ؑ سے بدلنا چاہا ملک کے بھائیوں کی معرفت خبر پہونچی تب حضرت یعقوب علیہ السلام روان ہو کر مصر تشریف لائے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پیشوائی کی۔ افواج اور ملوک صف بصف روان ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک ٹیلہ پر کھڑے تھے۔ ہر فوج و گروہ کو دیکھکر ارشاد فرماتے کہ میرا یوسف شاید ان میں ہو۔ فوجوں کے نکلنے کے بعد یوسف علیہ السلام کی سواری آئی۔ آپنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اُترنا چاہا اور اُترے کہ حضرت یعقوب ؑ کی بھی نگاہ پڑی غایت شوق سے دوڑ کر حضرت یوسف ؑ سے لپٹ گئے۔ اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت یوسف ؑ سے کہا کہ اے یوسف تمنے گھوڑے سے اُترنے میں دیر کی اور بہت جلد نہ اُترے اسوجہ سے تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہ ہوگا ٭ الغرض جب مہتر یعقوب ؑ نے حضرت یوسف ؑ کو بغل میں لیا بغایت نحیف پایا کہ ایک مشت استخوان تھے متعجبانہ دریافت کیا۔ میں سمجھتا تھا کہ تم اس ناز و نعمت میں خوش و خورم اور موٹے ہوگے مگر کیا وجہ ہے کہ نتیجہ برعکس ظہور میں آیا آپنے جواب دیا کہ قبلہ من آپ کا فرمانا صحیح و بجاہے مگر جسوقت میں کھانے میں ہاتھ ڈالتا تھا جبرئیل ؑ آکر مجھے متنبہ کرتے تھے کہ اے یوسف تیرے فراق میں تمہارے باپ نے نقش آب بھی نہیں دیکھا تم کو بھی لازم نہیں کہ کھانا کھاؤ پس اے مخدوم وہ تمام کھانا مجھے زہر معلوم ہوتا تھا اور آجتک میرا وہی حال تھا۔ اس کے بعد

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حسن خوبی کے بیس حصے مقرر کئے ہیں منجملہ اُنکے اُنیس حصے یوسف علیہ السلام
عطا فرمائے اور ایک حصہ جملہ خلق کو عنایت فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا
رنگ اسقدر شفاف تھا کہ تمام کھانا پینا اور اُسکا رنگ حلق سے نیچے اُترتے ہوئے نمودار ہوتا
تھا بعد ازیں ارشاد فرمایا کہ ایک وقت زمانہ یوسف علیہ السلام میں بملک مصر قحط عظیم ہوا اور بارہ
برس تک رہا کہ خلق شدت گرسنگی و تشنگی سے عاجز آئی۔ اور ہلاک ہونی شروع ہوئی۔ پھر یوسف
علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر مناجات کی۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے
یوسف علیہ السلام فرمان حق ہے کہ خلق ہلاک ہوگی اور مرجائے گی۔ تم کو لازم ہے کہ بالائے قصر کھڑے ہو
اور تمام خلق کو بلا کر برقعہ سو منہ سے اُٹھا دو۔ کہ خلق تمہارا منہ دیکھکر آفت گرسنگی سے نجات پاوے
قصہ مختصر ایسا ہی کیا گیا۔ جوق جوق آدمی آتے تھے اور آپکا روئے انور دیکھکر سیر ہوکر واپس چلے جاتے
تھے۔ انکو سات روز تک خواہش خورش آب طعام نہ رہتی تھی آپکا منہ دیکھنے سے ایک صورت
مستغرق میں رہتے تھے۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد
فرمایا کہ اہل سلوک نے اسباب میں ایک قول عارفانہ کہا ہے کہ خلق کو حضرت یوسف علیہ السلام کے منہ
دیکھنے سے ایک ہفتہ سیری رہتی تھی کل بروز قیامت حق تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے جمیع
مسلمانوں کو داخل بہشت کرکے اُنپر اپنی تجلی کریگا۔ اور دولت دیدار سے مشرف فرماویگا۔ کیا
عجب ہے کہ ایک مرتبہ کے دیکھنے سے ستر ہزار برس تک مدہوش رہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب
حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلاتے آپکے گرد و گرد پردے کھڑے کرتے کہ کسی کی
نظر نہ لگے۔ اور اسوقت کہ حضرت یوسف علیہ السلام سوداگروں کے ہاتھ فروخت ہوئے اور چشمہ
آب پر پہونچے سوداگر دوم نے کہا کہ ہاں جاکر نہا آؤ۔ پھر یوسف علیہ السلام پانی میں قدم رکھتے
ہی رو پڑے اور کہنے لگے سبحان اللہ میرے باپ یعقوب علیہ السلام میری اسقدر حفاظت
کرتے تھے کہ جب مجھے نہلانے لگتے پردے کھڑے کرتے اور آج یہ روز ہے کہ تن عریان جانور آبی وغیرہ
دیکھیں گے جونہی آپنے یہ خیال کیا پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بہشت کی قناتیں لیجاکر یوسف کے آس پاس

نصیب کرو کہ جانوران آبی اُنکے جسم کو نہ دیکھیں۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھوں
میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ہر صاحب عزت کو آخر میں خواری نصیب ہوتی ہے اور ہر
خوار کو عزت دیجاتی ہے الا وہ لوگ جنکو اللہ کے نام لینے کی وجہ سے عزت ہے ہمیشہ عزیز رہتے ہیں۔
آپ یہ بیان فرما کر حجرہ میں تشریف لیگئے مجلس برخاست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ +

مجلس ہشتم بتاریخ بستم ماہ مذکور روز پنجشنبہ۔ گفتگو مہتر اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ میں ہو رہی
تھی دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ مجلس مبارک میں مولانا شمس یحیٰ اور مولانا برہان الدین
متوکل عزیزانِ دیگر حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام نے
دوگانہ نماز شکرانہ بنائے خانہ کعبہ مع اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام ادا کی جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئے اور کہا اے ابراہیم خلیل اللہ تمہارا یہ لڑکا پیغامبر مرسل ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام سنکر
ازحد شاد ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے اخی جبرئیل اس لڑکے
کی اولاد سے کس قدر پیغامبر ہونگے۔ آپنے کہا خیر یعنے نہیں ان کی نسل سے کوئی پیغامبر نہوگا۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر دل تنگ ہوئے کہ ایک لڑکے کی نسل سے ستر ہزار انبیا ہونگے اور ایک کی
نسل سے ایک بھی نہوگا۔ اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے ابراہیم فرمان حق ہے کہ
میں اسماعیل کی اولاد میں ایک ایسا پیغمبر پیدا کرونگا کہ وہ ستر ہزار کے نعم البدل سے بہتر ہے وہ نبی
آخر الزمان ہونگے۔ زمین و آسمان و مافیہا صرف اسکی وجہ سے میں نے پیدا کئے ہیں اے ابراہیم اگر میں
اسکو پیدا نکرتا۔ ہر آئینہ زمین و آسمان و ہیجدہ ہزار عالم کو بھی پیدا نکرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسروز
مہتر ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تجویز کی اور آپکو قربان گاہ میں لیگئے
بغیر ہاتھ پاؤں باندھے قربان کرنا چاہتے تھے کہ مہتر اسماعیل نے فرمایا کہ اے پدر آپ میرے ہاتھ اور
پاؤں باندھ دیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ مبادا بوقت ذبح میں شدت تکلیف سے ہاتھ پاؤں ہلاؤں
اور وہ موجب بے فرمانی ہو اور مجھے و نیز آپ کو درمیان انبیا علیہما السلام شرمندہ ہونا پڑے اور
روز قیامت کہا جاوے کہ یہ محب صادق نہ تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت زکریا

علیہ السلام کے سر مبارک پر آرہ رکھا اور چیرنا شروع کیا آپنے شدت درد سے چلانا چاہا آواز آئی کہ
اے زکریا اگر آہ آپنے سینہ سے نکالی تمام تمہارا جریدہ پیغامبران سے خارج کر دیا جاوے گا۔ اس کے
بعد گفتگو دربارۂ دعا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے دعا آمرزش گناہ مانگی
یہ فرمان ہوا کہ اے آدم علیہ السلام جب تک تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو گے دعا تمہاری
قبول نہوگی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درود شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھ کر دعا
مانگی قبول ہوئی۔ کقولہ تعالی فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ط حضرات مفسرین نے اسکی
تفسیر میں بیان کیا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے۔ اَلصَّلٰوۃُ عَلَى النَّبِيِّ اُمِّيِّ پس اے درویش جب
دعا موافق شرائط کے مانگی جاوے البتہ قبول ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں مشہور ہے اور
کلام اللہ میں ان الفاظ سے مسطور ہے اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ
عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْاِجَابَةِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایک شخص شیخ ہرات کے مریدوں میں سے سفر کو گیا اور ساٹھ برس کے بعد پھر حاضر خدمت
شیخ ہوا انہوں نے دریافت کیا کہ اس سفر میں تم نے کس کس اولیاء اللہ کی زیارت کی مرید نے
جوابدیا کہ میں قطب العالم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ شیخ ہرات نے دریافت کیا کہ
تم نے اُنسے یہ بھی دریافت کیا کہ مرد کامل کون ہے اور نیم مرد کون۔ مرید نے کہا البتہ میں نے
سوال کیا تھا اور اُنہوں نے جوابدیا کہ مرد کامل وہ ہے کہ جو محنت کر کے ایک شے حاصل کرے اور
اپنے بھائی کے سامنے لاکر رکھے اور وہ دونوں تناول کریں اور نیم مرد وہ ہے کہ ہوا میں اُڑے
اور پانی پر سجادہ بچھا کر نماز پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ
بمعیت بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا دریائے دجلہ کے کنارے گئے۔ جب وقت نماز
ہوا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے مصلا پانی پر بچھایا اور نماز پڑھنے لگے اور رابعہ بصری نے
ہوا میں زمین سے علیحدہ مصلا بچھایا اور نماز پڑھنے لگیں۔ خواجہ حسن بصریؒ نے بعد نماز کے رابعہ
بصریؒ کو نہ دیکھا متحیر ہو کر سر اٹھایا ہوا میں مصلا بچھائے نماز پڑھتے پایا۔ جب وہ نماز سے فارغ

جس مقام میں اوریا مدفون تھا تشریف لیگئے وہ ایک کنواں تھا آپنے جاکر آواز دی کہ اے اُوریا تم
مجھ سے راضی ہو آواز آئی کہ ہاں میں تم سے راضی ہوں۔ اسپر حکم باری تعالیٰ ہوا کہ تم پوچھنا نہیں
جانتے تم کو چاہیئے کہ اپنے اس جرم کا نام لیکر معافی چاہو کہ توبہ تمہاری قبول ہو۔ چونکہ وقت قبول
توبہ آگیا تھا اللہ تعالیٰ نے اوریا کو حضرت پر مہربان کیا آپنے دوبارہ کنوئیں پر جاکر کہا کہ اے اُوریا
مینے تجھے میدان حرب میں اسواسطے بھیجا تھا کہ تو وہاں جاکر شہید ہو اور میں تیری زوجہ سے
نکاح کروں تو مجھ سے راضی ہے یا نہیں اُسنے یہ سنکر جواب دیا کہ اے داؤد میں تم سے راضی ہوں
اُسوقت توبہ داؤد علیہ السّلام کی قبول ہوئی۔ اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ
حضرت داؤد علیہ السّلام از حد خوش آواز تھے جسوقت آپ زبور پڑھتے وہ جانور جو ہوا میں اُڑتے
تھے آپکی خوش آوازی سے ٹھیر جاتے اور آپکے سر مبارک پر سایہ افگن ہوتے اور آپکی خوش الحانی
سے سب بیہوش ہو جاتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال مہتر داؤد علیہ السّلام قریب
پہونچا حضرت جبرئیل علیہ السّلام تشریف لائے اور صحیفہ کاغذ حضرت کے حوالہ کیا۔ اسمیں دیس مسئلے
لکھے تھے کاغذ دیکھکر کہا کہ یا حضرت فرمان حق ہے کہ آپکے صاحبزادوں میں جو ان مسائل کا جواب
دے وہ بعد آپکے شایان خلافت ہے انگشتری ملک اُسے دینی چاہیئے۔ آپنے اپنے تمام فرزندوں
کو جمع فرمایا اور اُنسے جواب مانگا کوئی جواب نہ دے سکا جسوقت نوبت مہتر سلیمان علیہ السلام کی آئی
آپنے تمام مسائل کا جواب شافی دیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جب
ازل میں ملک بنام مہتر سلیمان علیہ السّلام لکھا تھا اُنہوں نے اُن مسایل کا جواب دیا اور شایان
خلافت ہوئے۔ اما اے درویش کس قدر عظیم ملک پایا کہ اُنکے بعد کسیکو اسقدر حکومت میسر نہوئی
اور نہ اُنسے پیشتر کسی کو حاصل ہوئی تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مہتر سلیمان کو ایسا
الہام عطا فرمایا تھا کہ وہ تمام جانوران آبی و خشکی کی زبان سمجھتے تھے اور وہ سب اُنکے تابعدار تھے
تمام جن و انس اور شیاطین اُنکے مطیع و منقاد و فرمانبردار تھے۔ مہتر سلیمان علیہ السلام کے
پاس ایک تخت ایسا وسیع تھا کہ بارہ ہزار بنی اسرائیل اسپر بیٹھتے تھے اور آپ ہوا کو حکم دیتے

تخت زمین سے بلند ہو کر ہوا میں پرانی تھا ایک ماہ کا راہ ایک روز میں طے کرتا تھا۔ صبح کہیں اور شام کہیں ہوتی۔ خرچ مطبخ مہتر سلیمان علیہ السلام کا اسقدر تھا کہ ستر ہزار اونٹ روزانہ نمک لاتے تھے اور وہ روز خرچ ہو جاتا تھا اس سے قیاس کر لینا چاہیئے کہ غلہ و ترکاری کس قدر خرچ ہوتی ہوگی۔ لیکن نے درویش آپ اسمیں سے خردل وار بھی نہ کھاتے تھے زنبیل بنکر بازار میں فروخت کرتے اور اُسکی مزدوری سے بسر اوقات فرماتے تھے۔ رات کو درویشوں کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ مساجد میں جاتے۔ غریبوں کی خبر لیتے اور اُنکے اپنے حق میں دعا خیر کراتے حضرت خواجہ یہ بیان فرماکر یادِ حق میں مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

مجلس بستم روز پنجشنبہ تاریخ بست و پنجم ماہ شوال ۶۵۶ھ کو دولت قدمبوسی میسر ہوئی اُس روز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا برہان الدین غریب و مولانا فخر الدین زرادی و شیخ نصیر الدین محمود و مولانا یوسف کاکھیری و دیگر اصفیار رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب مہتر موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے فرعون لعین سوتا تھا ناگاہ چونک پڑا اور لرزہ اُسکے جسم میں تھا فوراً اپنے وزیروں کو بلا کر کہا کہ اسوقت وہ شخص پیدا ہوا ہے جس سے میری مملکت میں خلل واقع ہوگا۔ منقول ہے کہ فرعون لعین نے دفیعہ اس امر شدنی کے واسطے پیشتر سے دایہ قوم بنی اسرائیل پر تعینات کر دی تھیں کہ جسکو حمل ہو اُسکا حمل گرادیں یا کوئی لڑکا تولد ہو اُسکی خبر کریں کہ وہ ہلاک کیا جائے۔ القصہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے لوگوں نے خبر دی اُس لعین نے تنور گرم کرا کے حضرت موسےٰ کو آگ میں ڈالا اور تھوڑے عرصے کے واسطے سپاہی تنور پر متعین کئے۔ جب وہ چلے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن آئیں اور انہوں نے تنور کو دیکھا کیا دیکھتی ہیں کہ آتش سرد ہو گئی ہے اور مہتر موسےٰ علیہ السلام صحیح و سالم اپنا انگوٹھا چوستے ہوئے زندہ موجود ہیں وہ دوڑتی ہوئی والدہ کے پاس گئیں انہوں نے آکر نکالا۔ الا خوف فرعون لعین سے نہر میں خدا کے سپرد کرکے ڈالا۔ اُسوقت ہوا کو حکم ہوا کہ یہ گہوارہ فرعون کے محل میں لیجا ہوا نے

تعمیل کی۔ فرعون اور اُسکی بی بی آسیہ دونوں اسوقت لب نہر بیٹھے تھے اُنکی نظر گہوارہ پر پڑی آسیہ نے کہا اے فرعون دیکھ گہوارہ دریا میں کیا ہے۔ فرعون نے اُسیوقت ملاحوں کو طلب کر کے کہا کہ ہاں جاؤ اور گہوارہ نکال لاؤ۔ حکم کی دیر تھی۔ ملاحوں نے فوراً گہوارہ لاکر حاضر کیا۔ جب گہوارہ کھولا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا صاحب حسن و جمال اپنا انگوٹھا موتھ میں لئے ہوئے چوس رہا ہے فرعون اُنکی شکل دیکھتے ہی سہم گیا اور آسیہ سے کہا اے آسیہ یہ لڑکا اگرچہ ہدیہ ہے الا ہمارے حق میں اچھا نہو گا۔ آسیہ نے یہ سنکر کہا اے نادان خدائے تعالیٰ نے ہمکو دولت فرزند سے محروم رکھا ہے اس لڑکے کو بجائے فرزند کے پالینگے کہ بعد ہمارے ہم سے یادگار رہے۔ الغرض فرزندی میں قبول کر کے دایوں کے سپرد کیا کہ مہتر موسیٰ علیہ السلام ہزاران راحت و آرام سے پرورش پائے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش خواہش فرعون تھی کہ وہ لڑکا جو مملکت کی خرابی کا باعث ہو گا اُسے ہلاک کرے۔ الا حکمت خدائے تعالیٰ سے غافل تھا اور نہیں جانتا تھا کہ میں اسکو آپ ہی پرورش کرونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر موسےٰ کی چار برس کی ہوئی بی بی آسیہ نے ایک روز آپ کو فرعون کی گود میں دیا۔ فرعون کی ڈاڑھی بہت لمبی تھی جیسے کہ اکثر چھوٹے بچوں کی عادت ہوتی آپنے فرعون کی داڑھی پکڑی اور اُسکو ہلایا۔ فرعون مارے درد کے بیساختہ کہہ اُٹھا کہ اے آسیہ یہ لڑکا ہمارے واسطے مبارک نہیں ہے اسنے میری داڑھی اسقدر زور سے پکڑی اور ہلائی کہ شدت درد سے میرے جسم کے تمام اعضا میں لرزہ پڑ گیا بی بی آسیہ نے فرمایا کچھ مضایقہ نہیں یہ بچوں کی رسم ہوتی ہے کہ وہ اپنے باپ کی داڑھی سے کھیلتے ہیں اگر تم کو یقین نہیں ہے میں ایک طشت پُر از زر اور ایک طشت پر از آتش منگواتی ہوں اگر دانا ہو گا جانب طشت زر ہاتھ ڈالے گا اور جو نادان ہو گا اُسکے نزدیک آتش اور زر برابر ہو گا۔ الغرض ایسا ہی کیا آپنے جانب طشت زر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ اُسیوقت مہتر جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کا ہاتھ آگ میں ڈالدیا۔ جب آپنے ہاتھ آگ میں ڈالا۔ بی بی آسیہ فوراً کہنے لگیں کہ آپنے دیکھا یہ بچہ ہے اسکو مطلق خبر نہیں اگر اسے خبر ہوتی یہ اپنا ہاتھ

آگ میں نہ ڈالتا۔ اسوقت فرعون کو قرار ہوا ورنہ دل میں کمال مضطرب تھا۔ الغرض جب آپ کی
عمر پندرہ سال کی ہوئی ایک روز اسپ تازی پر سوار مع اعیان دولت بازار میں جارہے تھے
وہاں ایک مرد پیر نے فرعون کو دیکھا کہ وہ قسم فرعون کے نام کی کھاتا تھا آپنے بلاکر دریافت کیا کہ
یہ کونسی قسم ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ قسم تمہارے باپ کے نام کی ہے کہ وہ ہمارا خدا ہے آپکو یہ سنتے
غصہ آیا اور اُسکے موںھ پر ایک طمانچہ مارا کہ فوراً مر گیا۔ کہتے ہیں کہ اُسوقت آپنے کئی آدمیوں کو
مارا جو ایسی قسم کھاتے تھے۔ آپ طمانچہ مار کر کہتے تھے کہ خاک تیرے موںہہ میں ہو وہ خدا نہیں ہے
خدا وہ ہے جسنے مجھے اور تم کو اور اسکو اور زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے جب خبر فرعون کو پہنچی
اُسنے بی بی آسیہ سے گلہ کیا کہ میں نہ کہتا تھا کہ یہ فرزند مبارک نہیں ہے اس سے میری مملکت
میں خلل پیدا ہوجائیگا۔ الغرض بی بی آسیہ نے کسی حیلہ سے یہ امر اُسکے خیال سے دفع کیا اسکے
بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک روز مہتر موسیٰ علیہ السلام مع فرعون تخت پر جلوہ گر تھے وہ دن
عید کا تھا خلق جوق جوق فرعون کے پاس آتی تھی اور اُسے سجدہ کرتی تھی۔ حضرت کو یہ امر
بُرا معلوم ہوتا تھا کہ شایان سجدہ سوا ذات باری تعالیٰ کے دوسرا نہیں۔ آپ منع فرماتے تھے
فرعون کو غصہ آتا تھا۔ بی بی آسیہ اُسوقت موجود تھیں اُنہوں نے اس حال کو دیکھکر آپکو طلب کیا
اور کہا کہ اسوقت آپ کسی ملک کو چلے جاویں ورنہ فرعون آپکو شہید کرادیگا۔ بعد نبوت تشریف
لائیگا۔ آپنے جب یہ کلام بی بی آسیہ کا سُنا فوراً شہر سے چلے گئے اور اسجگہ پہونچے جہاں دختران
حضرت شعیب علیہ السلام بکریاں چرارہی تھیں۔ انکے متصل ایک ویران کنواں تھا۔ پانی اُسمیں
نہایت دور تھا جبتک کئی آدمی جمع نہوتے پانی کنوئیں سے کھینچنا دشوار تھا سو لڑکیاں کنوئیں
پر منتظر تھیں کہ کوئی مرد خدا پہونچے اُس سے طلب امداد کریں آپنے انکو کھڑا دیکھکر پوچھا کس کے
انتظار میں ہو انہوں نے صورت حال بیان کی آپنے فوراً مردانہ وار تین ڈول کنوئیں سے کھینچے کہ
بکریاں سیراب ہوگئیں۔ بوقت شام جب گھر گئیں شکم سیر تھیں۔ مہتر شعیب علیہ السلام نے
یہ دیکھکر پوچھا کہ آج کیونکر پیٹ بھرے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پانی پیا ہے۔

لڑکیوں نے عرض کیا کہ اے پدر آج ایک شخص ملا کہ جس نے تنہا تین ڈول پانی کھینچا۔ یہ سنتے ہی حضرت مہتر شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے لڑکیو وہ موسیٰ پیغمبر ہے جلد جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔ مہتر شعیب علیہ السلام کی سب سے بڑی لڑکی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے آئی الاحیات کچھ نہ کہا مہتر موسےٰ علیہ السلام کو روشن ضمیری سے ارادہ اسکا معلوم ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ اپنے مکان کی جانب پتھر پھینک کریں اسطرف روان ہوں اور جہاں موڑ آوے وہاں ایسا ہی عمل کرکہ مجھے سیدھا راستہ معلوم ہو۔ جونہی موسےٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے مکان پر گئے مہتر شعیب منتظر تھے فوراً بغلگیر ہوئے اور اسی لڑکی سے جو آپکو بلانے گئی تھی۔ آپکا نکاح کر دیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغامبری عنایت ہوئی کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا اے موسےٰ حکم الٰہی ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اور اسے فرمان پہنچاؤ کہ وہ تم پر اور خدائے واحد پر ایمان لاوے۔ مہتر موسیٰ علیہ السلام حسب فرمان خدمت مہتر شعیب علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر مصر میں آئے اور اپنی والدہ و ہمشیرہ اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے ملاقی ہوئے۔ اسکے بعد فرعون کے پاس جا کر کہا کہ اے فرعون میں نبی مرسل ہوں اور خدائے واحد نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تو اسکے بندے ہونے کا اقرار کرے اور میری نبوت کا قائل ہو کر عذاب الیم سے رستگاری پائے ورنہ بلا تجھ پر نازل ہوگی۔ فرعون یہ سنتے ہی مکان میں گیا اور بی بی آسیہ سے کہا کہ یہ بلا مجھ پر تیری وجہ سے نازل ہوئی اگر میں اسکو نہ پالتا آج وہ کہاں زندہ ہوتا کہ دعواے پیغمبری کرتا۔ بی بی آسیہ نے کہا مرضی الٰہی یوں ہی تھی۔ دیکھو جو ہونا ہے ہوگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بیشمار معجزے فرعون کو دکھلائے لیکن وہ بدبخت لعین ایمان نہ لایا۔ مگر بنی اسرائیل میں سے ہزاروں دولت ایمان سے بہرہ یاب ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کو تقویت حاصل ہوئی۔ حقتعالیٰ نے فرعون کو مقہور کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علماء نے کتب تفاسیر میں لکھا ہے کہ جس روز فرعون غرق ہوگا۔ اسروز بارہ ہزار بنی اسرائیل نے بمعیت حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے خروج کیا تھا۔ جس روز فرعون

کو پہونچی وہ ستر ہزار سوار و بے حد فوج پیادہ سے متعاقب ہوا کہتے ہیں کہ تمام سوار اسپان تازی پر سوار تھے اور لٹکے سر کی لنگیاں زر و جواہر سے مکلل تھیں اور ہر گھوڑے کے گلے میں طوق سونے کا تھا۔ الغرض وہ نہایت جاہ و جلال دنیاوی سے بہرہ ور تھے۔ سب ننگی تلواریں کئے ہوئے متعاقب تھے کہ دن نکلا اور سورج کی کرنیں تلواروں پر پڑیں کہ تمام جنگل میں ایک عالم چکاچوند کا ہوگیا اُسوقت بنی اسرائیل کنارہ دریائے نیل پر پہونچے تھے جسوقت اُنہوں نے افواج فرعون کو اپنے پیچھے آتے دیکھا بے قرار ہوئے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا۔ پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر دعا مانگی کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسوقت مہتر موسےٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ اے موسیٰ تم اپنا عصا دریائے نیل پر مارو آپنے حسب الارشاد عصا دریا میں مارا کہ دریا بارہ جگہ سے شق ہوگیا اور اُسمیں سے بارہ پگڈنڈیاں ہویدا ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے اُسمیں اندر آئے اور روان ہوئے کقولہ تعالیٰ وَ اَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰۤی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ۔ جب بنی اسرائیل دریا کے نصف تک آب دریا پہونچے اُسوقت اُنہوں نے عرض کی کہ اے پیغمبر خدا اس حال کو دیکھ کر ہمارے بھائی بند جو ہم سے پیچھے ہیں یعنی اپنے گھر رہ گئے ہیں یہ خیال کرینگے کہ وہ ڈوب گئے۔ پس آپ ایسی تجویز کریں کہ وہ ہمارے حال سے مطلع ہوں آپنے جانب چپ و راست دریا لکڑی سے اشارہ کیا اُس اشارہ سے دریا کی دیوار روزن کشادہ ہوئے کہ کل حال نظر آنے لگا۔ جب بنی اسرائیل دریا سے پار ہوگئے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے چاہا کہ واپس جاکر عصا دریا میں ماریں کہ دریائے نیل اصل حال پر ہو جاوے۔ حق تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی وَ اتْرُکِ الْبَحْرَ رَھْوًا یعنی دریا کو اسی حال میں رہنے دے عمل ہے کہ جسوقت فرعون لب دریا پہونچا تب دریا کو شگافتہ پایا اور دیکھا کہ تمام بنی اسرائیل مع اخیر دریا کے اُس پار ہیں۔ فرعون نے اپنی قوم

سے مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو دریا میرے خوف سے کس طرح دوپارہ ہوا اور پانی کس طرح
جدا ہو گیا ہے کہ میں اپنے دشمنوں کو گرفتار کروں اسوقت آپ نے سجدہ اپنی خدائی کی کی۔
اور سب سے مخاطب ہوکر کہا انا ربکم الاعلیٰ انکے تمام مقرب سجدہ میں گرے اور سب نے
اسکی خدائی کا اقرار کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا کے اس پار سے یہ تمام کیفیت دیکھ رہے تھے
کہ فرعون نے حکم دیا کہ تمام دریا میں در آؤ اور روان ہو اس حکم کے سنتے ہی اور فرعون کے داخل
آب ہوتے ہی تمام لشکر دریا میں اتر آیا اور روان ہوا۔ جب نصف دریا میں پہونچے آب دریا بحکم
خدائے تعالیٰ عز نوالہ آپس میں ملگیا وہ راستہ مسدود ہوا فرعون مع اپنے خدم وحشم کے غرق دریا
ہوا کہ ایک شخص بھی انکے ساتھیوں میں سے جانبر نہوا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اے درویش قہر حق سبحانہٗ تعالیٰ سے ہمیشہ خائف
رہنا چاہیئے دیکھو ذرہ قہر خداوندی نے فرعون کو نیست و نابود کر دیا۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ
بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی

مجلس سی و سوم بروز پنجشنبہ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی
پانچ نفر درویش خاندان چشت سے آئے تھے حاضر خدمت ہوئے۔ اسروز مجلس میں
شیخ بہاء الدین غزنوی۔ مولانا جلال الدین اور مولانا علاء الدین مذکر مع برادر خود و دیگر
اصفیائے عظام حاضر مجلس شریف تھے گفتگو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی
آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اسروز انکی والدہ بی بی مریم
پارسا یہودیوں کے خوف سے جنگل چلی گئی تھیں وہاں انکو دردزہ شروع ہوا اور حضرت عیسےٰ
پیدا ہوئے بی بی مریم پارسا کے پاس کوئی ہمجنس تھا جو انکا کام کرتا۔ پانی موجود نہ تھا
بی بی مریم نے زمین پر لات ماری کہ چشمہ پانی کا جاری ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا
اور انکو اپنی گود میں لیکر بیٹھیں ناگاہ شہر میں غلغلہ مچا کہ مریم کو لڑکا پیدا ہوا اسکا باپ کوئی نہیں ہے
سب لوگ جمع ہو کر حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس گئے کہ دریافت کریں اور باپ کا پتہ پوچھیں

مہتر زکریا علیہ السلام نے اُن نادانوں کو ہر چند سمجھایا کہ حق تعالیٰ قادر ہے کہ بے باپ کے فرزند پیدا کرے۔ الا ایک نے بھی یقین نہ کیا بلکہ درپے تضیع ہوئے۔ حق تعالیٰ نے مہتر زکریا علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ انکو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خدمت میں لیجاؤ۔ وہ انکی تشفی کردینگے۔ الغرض مہتر زکریا علیہ السلام و جمیع یہودان و نصرانیان جمع ہوکر بی بی مریم علیہا السلام کے پاس گئے۔ اور اُن سے دریافت کیا کہ تم کو یہ لڑکا کس سے ہوا۔ آپ نے جواب دیا کہ تم یہ بات اسی لڑکے سے پوچھو۔ اُنہوں نے جواب دیا طفل نوزائیدہ نہیں بول سکتا۔ حق تعالیٰ نے مہتر عیسےٰ علیہ السلام کو گویا کیا آپنے بزبان فصیح کہا کہ اے نادانو جانو کہ میں بندۂ خدا ہوں اور وہ میرا پروردگار ہے اور میں اُسکا پیغمبر ہوں اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے مجھے بے پدر پیدا کیا ہے اُسنے ہر طرح کی قدرت ہے انکا یہ ارشاد سنتے ہی کئی ہزار یہودی مسلمان ہوئے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر عیسےٰ جوان ہوئے۔ اور ردا رسالت انکو عطا ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور فرمان الٰہی جل شانہٗ پہنچایا کہ کافروں کو تاکہ وہ ایمان لاویں ایمان کرو۔ مہتر عیسےٰ علیہ السلام نے اُسیوقت ابلاغ رسالت شروع کی۔ طرح طرح کے معجزے دکھلاتے تھے الا وہ سنگدل ایمان نہ لاتے تھے بلکہ ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا اچھا جادو سیکھا ہے اور علم سحر میں کس قدر کمال بہم پہونچایا ہے کہ مردہ زندہ کرتے ہو منقول ہے کہ ایک مرتبہ کافروں نے جمع ہوکر کہا کہ اگر مردہ زندہ کریں ہم ایمان لاوینگے۔ فی الحال جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ یہ معجزہ انکو دیا گیا ہے آپ دکھلائیں آپنے منکرین سے ارشاد فرمایا کہ مردہ حاضر کریں۔ وہ لوگ ایک مردہ لائے آپنے دوگانہ نماز شکریہ ادا کی اور سربسجدہ ہوکر دعا مانگی۔ ابھی آپنے سر سجدہ سے نہ اُٹھایا تھا کہ مردہ زندہ ہوا اور اُسنے کہا لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ ط یعنے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور عیسےٰ روح اللہ ہیں جنکے نصیب میں دولت ایمان کا حاصل کرنا تھا وہ ایمان لائے اور اکثر نے جادو بتلایا اور بے ایمان ہی رہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کافروں نے ہجوم کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور مہتر عیسےٰ علیہ السلام کو

آسمان چہارم پر لیگئے اور اُنکو وہیں رہنے کا حکم دیا گیا کہ آلائش دنیا اُنکے ساتھ ہے حاشا و کلا بار نہ پا ئینگے۔ اسکے بعد آپنے مہتر خضر علیہ السّلام کی حکایت بیان فرمائی کہ آنکو حیات ابدی عنایت ہوئی اور سبب اسکا یہ ہے کہ اُنہوں نے تمام انبیاء و اولیاء کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں اب نبوت بند ہو گئی ہے وہ اسواسطے زندہ رکھے گئے ہیں کہ تاقیامت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاء کا حال دیکھیں اور شرح وقصص گذشتہ اولیاء اللہ بیان کریں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعضوں نے کہا ہے کہ وہ اسوجہ سے زندہ رکھے گئے ہیں اور سکونت دریائی اُنکو دیگئی ہے کہ ڈوبتے ہوؤں کو بچاویں اور انکی دستگیری کریں۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماتے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ ؎

مجلس دہم بروز جمعہ تاریخ ہجدہم ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ ہجری دولتِ قدمبوسی حاصل ہوئی مولانا فخر الدین زرادی مولانا شمس الدین یحیٰی۔ مولانا شہاب الدین اور بہت سے صوفیائے کرام رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے گفتگو دربارہ مہتر لوط علیہ السلام ہو رہی تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ مہتر لوط علیہ السّلام بڑے خدا ترس پیغمبر تھے۔ ہمیشہ عبادت حق تعالیٰ میں مشغول رہتے۔ کسیوقت یاد الٰہی سے خالی نہ رہتے تھے اُنکی قوم نے نادانی کی اغلام کرنا شروع کیا آپنے اُنکو بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آئے چنانچہ عرائس التیجان (قصص الانبیاء) میں لکھا ہے کہ جب یہ دس خصلتیں اُنمیں ظاہر ہوئیں اوّل شراب پینا۔ دوم رنگین و سرخ کپڑے پہننے۔ سوم اغلام کرنا۔ چہارم تنگ کپڑے پہننا پنجم غولک کمان بنانا۔ ششم کبوتر بازی کرنا۔ ہفتم غیبت کرنا۔ ہشتم۔ راگ گانا۔ مسخرگی کرنا۔ آوارہ کوچہ بکوچہ پھرنا۔ نہم ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا۔ دہم لوط علیہ السّلام سے بیزاری کرنی۔ جب یہ خصلتیں اُنمیں پیدا ہوئیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اُنپر باران سنگ بھیجا اور زمین کو حکم ہوا کہ اُنکو پکڑ لیوے وہ زمین میں غرق ہو گئے یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے ان خصائل کے ایک اور خصلت میری امت میں

ہو گی ۔ وہ یہ ہو گی کہ عورتیں عورتوں سے مساحقت (چپٹی بازی) کرینگی ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے کتب تفاسیر میں دیکھا ہے کہ جب یہ زمانہ ہوگا آسمان سے پتھر برسیں گے وبا پھیلے گی نئی نئی بیماریاں پیدا ہونگی ۔ فساد عالم میں برپا ہوگا ۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نماز میں مصروف ہوئے ۔ خلق اپنی اپنی جائے اقامت کو واپس گئی ؎

مجلس یازدہم بروز پنجشنبہ پنجم ماہ صفر المظفر سنہ ۶۹۰ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی ۔ مولنا برہان الدین غریب ۔ مولانا شمس الدین یحیٰی دیگر اصفیائے زمانہ حاضر خدمت تھے گفتگو ماہ صفر کے بارہ میں ہو رہی تھی ۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ صفر گران مہینہ ہے دنیا میں جسقدر بلائیں بنی آدم پر نازل ہوتی ہیں وہ سب ماہ صفر میں ہوتی ہیں ۔ کتب قدیمہ میں لکھا دیکھا ہے کہ اس ماہ میں ایک لکھ چوبیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں ۔ پس تمام آدمیوں کو لازم ہے کہ اس مہینے کو طاعت الٰہی سے معمور رکھیں کہ امان و عصمت خداوندی میں رہیں ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ من بشرنی بخروج الصفر بشرتہ بدخول الجنۃ یعنے جو مجھے خوشخبری دے اس امر کی کہ ماہ صفر نکل گیا یعنے ختم ہوا میں بشارت دونگا اسکو دخول جنت کی ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی مہینے میں بیمار ہوئے تھے کہ اسی بیماری سے انتقال فرمایا ۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ سلوک واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجگان چشت رحمہم اللہ نے سلوک کے پندرہ درجے قرار دیئے ہیں منجملہ انکے پانچواں درجہ کشف وکرامت کا ہے ۔ پس جسنے اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں ظاہر کیا وہ حصول دیگر مدارج سے محروم رہا ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس راہ میں سالک کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں ظاہر نہ کرے ورنہ بادیہ ضلالت میں جا پڑے گا ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین ؒ مع شیخ الشیوخ شیخ بہاء الدین زکریا ؒ ہم سفر تھے دریا پر پہونچے وہ دریا پایاب میں جاری تھا اور اس مقام خوف ہندوں کا بیشتر تھا کشتی موجود نہ تھی ۔ جائے اقامت نہ دیکھ کر فکر لاحق ہوا کہ ٹھیرنے میں احتمال نقصان جان تھا ۔ حضرت

شیخ الاسلام نے یہ خیال کر کے پاؤں بر روئے آب رکھا اور عبور دریا فرمایا۔ شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا اس پار کھڑے ہوئے متفکر تھے۔ حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے اپنی روشن ضمیری سے حال شیخ بہاء الحق پر مطلع ہو کر فرمایا کہ یہ محل کشف و کرامت ہے کہ اپنے تئیں دشمن سے بچانا ہے البتہ غیر محل میں کشف موجب نقصان ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا نے جب سنا بہت خوش ہوئے اور پانی میں قدم زنی کرتے ہوئے شیخ الاسلامؒ کے پاس آئے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ خود کشف کرنا نیک و بد دونوں طرح کا ہوتا ہے۔ نیک تو اسکے محل میں ہے اور بد غیر محل میں۔ انکا کشف نیک تھا کہ موجب پناہ از دشمن تھا۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ حضرت جبریل علیہ السلام ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپکا پسینہ سفید کس وجہ سے ہے انہوں نے جواب دیا کہ خدائے تعالی نے مجھے کافور سے پیدا کیا ہے میں اپنی پیدائش کے بارہ میں خود متفکر تھا مگر یہ عقدہ مجھ پر اسطرح حل ہوا جس روز اللہ تعالی نے فرمایا کہ جا کر ہمارے حبیب نبی آخر الزمان کو لاؤ میں گیا۔ آپ سوتے تھے میں حضرت کے بالین مبارک پر کھڑا ہوا۔ ادب سے جگانا مناسب نہ سمجھا فرمان ہوا کہ اے جبریل کف پائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے میں نے بموجب تمام کف پائے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا۔ آپ بیدار ہوئے۔ اسوقت مجھے فرمان ہوا کہ آج تجھے پیدا ہوئے چھ لاکھ برس ہوئے ہیں اور حکمت تیرے وجود کو کافور سے بنانے کی یہ تھی کہ آجکے روز کف پائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے کہ کافور کی سردی سے آپ بیدار ہوں۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اسکے معلوم ہوتا ہے کہ جبریل علیہ السلام کافور سے بنے ہیں اسکے بعد گفتگو دربارۂ بھیجنے درود شریف بر آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ شب معراج کو میں نے ایک فرشتہ دیکھا کہ اسکے پانچسو منہ تھے اور ہر منہ میں زبان تھی وہ ہر زبان سے مجھپر درود بھیجتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھول سونگھنے والے کو لازم ہے کہ مجھپر درود بھیجے۔ اللہ تعالی اس کو

اُس کو بیحد ثواب عنایت فرمائے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص شراب میں پھول ڈال کر پیئے اُسکا ایمان جاتا رہتا ہے کیونکہ پھول ایک جزو ہے اجزاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پس ڈرنا چاہیئے اور جس شخص نے قرآن شریف پڑھا وہ حرمت شراب سے واقف ہوا اور وقت ہو کر پیئے تو ایمان جاتا رہتا ہے بعد اسکے ایک شخص نے جو حاضر مجلس شریف تھا دریافت کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے بطن ماہی میں رہنے کی وجہ بیان فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام پر آتش عشق و محبت کا غلبہ ہو گیا تھا اور قاعدہ ہے کہ آگ کو پانی سے بجھاتے ہیں یہی سبب تھا جو وہ شکم ماہی میں رہے۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضرت نماز میں معروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

مجلس دوازدہم بروز شنبہ یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی مجلس شریف میں مولانا عماد الدین مذکر اور مولانا شمس الدین یحییٰ اور مولانا برہان الدین غریب دیگر خادمان خانقاہ حاضر تھے اُسیوقت کئی درویش سفر سے آکر حاضر خدمت ہوئے گفتگو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں ہو رہی تھی۔ اور اسی مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا بھی ذکر خیر ہوا۔ الغرض خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے آپکے چچا ابوطالب نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک شمع ہمارے مکان میں اُتری اور کئی قبیلے اپنے چراغ اُس شمع سے روشن کرتے ہیں اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ شمع سے چراغ روشن کرنیوالے ایمان لائے۔ منقول ہے کہ وقت تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپکی والدہ تنہا مکان میں تھیں۔ چراغ بھی گل تھا یکایک تمام مکان منور ہو گیا۔ اور جملہ ملکوت زمین آسمان نے سر سجدہ میں رکھا کہ الٰہی رحمت عالمیان دنیا میں پیدا ہوئے اُسیوقت بت سرنگون ہوئے۔ اس حالت کی جسوقت آپکے دادا عبد المطلب کو اطلاع ہوئی۔ فوراً بستر خواب سے اُٹھ کر [illegible] دیکھ لیا انہوں نے کہ جناب رسالتمآب کو دیکھا فوراً [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیکر کہا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں۔

کہ جن کا وصف انجیل میں مرقوم ہے اور اوصاف سے آپکے جملہ کتب آسمانی مملو ہیں اُسیوقت
ابو طالب بھی آئے اور باصد ہزار خوشی آپکو گود میں لیا۔ سر و پیشانی کو بوسہ دیتے تھے اور اُسیوقت
حضرت عبدالمطلب سے عرض کی کہ میں صاحب اولاد نہیں ہوں اگر حکم ہو آپکو اپنا فرزند قرار دوں
سب اقربا راضی ہوئے۔ الغرض آپکے دونوں شانوں کے درمیان بخط نوریہ کلمات لکھے
ہوئے تھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اور درمیان آپکے دونوں مونڈھوں کے مہر نبوت جلوہ گر تھی۔ راوی نے روایت کی
ہے کہ اُس شب کو سینکڑوں یہود یہ حال دیکھ کر اپنے دلوں میں خفیہ ایمان لائے۔ اسکے
بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس حجرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے تھے ابتک موجود ہے جو شخص اُسمیں داخل ہوتا ہے اُسکے جسم سے خوشبو آتی ہے اور اُسکے
کپڑے سات روز تک معطر رہتے ہیں۔ اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی چار برس کی ہوئی۔ آپ لڑکوں میں تھے کہ جبریل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو لڑکوں سے علیحدہ لیجا کر اُنکے سینہ کو چاک کرو اور تمام آلائش شکم سے
دور کر کے مشک و عنبر بہشتی سے پر کر دو۔ پس ایسا ہی کیا گیا۔ بہشت سے عمدہ عمدہ خوشبوئیں
حاصل کیں وہ آپکے جسم مبارک میں بھر دیگئیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد
فرمایا کہ اے درویش آفتاب و ماہتاب کو جو نور دیا گیا ہے وہ نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل
رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کون مکان میں جسقدر
اشیا ہیں اُن سب پر نام پاک حضرت احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ثبت ہے۔
اور اُن سب کو فرمان ہے تا بہ زیست نام مبارک آپکا لیتے ہیں اور کہتے ہیں آسمان و زمین میں
ایک بھی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس جا نام مبارک آپکا نہ لکھا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے
درویش جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طالب کے ساتھ سفر میں جاتے حق تعالی ابر کو
فرمان کرتا کہ دھوپ سے آپکو بچاوے اور آپکے جسم مبارک پر سایہ فگن رہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ

کی کہ یا رسول اللہ میں آپکی اور آپکی اولاد کی خدمت کرتا ہوں توقع میری یہ ہے کہ آپ فردائے قیامت میرے حق میں سفارش فرمائیں اور اس روز مجھے فراموش نکریں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیٰ نبینا و علیہ السلام نے ایک روز مہتر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ فرشتے آسمان میں کس امر میں مشغول رہتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے داؤدؑ جب سے کہ وہ پیدا ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ نے انکو حکم دیا ہے کہ تم آٹھ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نامحدود بھیجتے رہو ورنہ تمہارا نام جریدہ ملکوت سے خارج کر دیا جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے توبہ حضرت داؤد علیہ السلام کی قبول کرنی منظور کی حکم دیا کہ اے داؤدؑ نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو میری درگاہ حضرت میں شفیع لاؤ۔ کہ تمہاری توبہ قبول ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ان سب اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان و ما فیہا سب بہ طفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اور آپ ان سب سے برتر ہیں۔ اسکے بعد گفتگو حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پیشتر ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے اور اسکا ماجرا اسطرح سے ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسافرت تجارت سے تشریف لائے آپنے اسلام اُنپر عرض کیا اور ارشاد فرمایا کہ تم میری نبوت کا اقرار کرو اور خدائے تعالیٰ پر ایمان لاؤ کہ وہ ایک ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی کہا کہ صَدَقْتَ یا رسول اللہ میں سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خدا ہیں اور اللہ تعالیٰ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے۔ اسکے بعد حکایت بزرگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی کہ آپ جا رہے تھے ناگاہ ایک چیونٹی ایکے پیر کے تلے آئی اسے شدت درد سے اُسنے ایک آہ کھینچی آپکو اسکا حال معلوم ہوا فوراً پاؤں اُٹھا کر دیکھا معلوم ہوا کہ کیڑی دبکر مر گئی ہے آپنے اُسکو اُٹھا لیا اور اپنا موہنہ بطرف آسمان کرکے کہا کہ الٰہی اگر میری کچھ بھی تیری بارگاہ میں عزت ہے اس مورچہ کو زندہ کر۔ ابھی یہ بات کہنے بھی نہ پائے تھے کہ کیڑی زندہ ہو گئی۔ اسکے بعد ایک اور حکایت اسی طرح کی اور بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنے محاسن شریف میں کنگھا کر رہے تھے کہ ایک بال آپ کی

ڈاڑھی کا ٹوٹا اور ہوا اُسکو یہودیوں کے قبرستان میں اُڑا لیگئی بہ برکت اُس بال کے تین روز تک عذاب اُن کافروں پر نہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضؓ نماز بہزاراں خشوع وخضوع پڑھتے تھے کہ ستر ہزار مقرب فرشتے واسطے نظارہ کے آتے تھے اور جب آپ تکبیر کہتے سب کے اندام میں لرزہ پڑ جاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نماز پڑھکر آستانہ مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوتے اور دیر تک چوکھٹ سے لگے کھڑے رہتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دولت خانہ سے باہر تشریف لاتے آپ سے بغلگیر ہوتے اور دریافت فرماتے کہ اے ابو بکر اسقدر صبحدم کیوں آتے ہو۔ آپ جواب دیتے کہ یا رسول اللہ میں علے الصباح اسوجہ سے آتا ہوں کہ اول صبحدم روئے مبارک کی زیارت کرنیوالا میں ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں ابو بکر کی ڈاڑھی کی روشنی حجاب عظمت سے تحت الثریٰ کو دیکھتا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسم تھی کہ آپ ہر شب ماہ رمضان المبارک میں اپنے چاروں یاروں اور حضرت حسن حسین علیہما السلام کو ہمراہ لیکر جنگل میں تشریف لیجاتے اور مناجات کرتے اور آمرزش گناہان امت چاہتے۔ الغرض آخر شب میں جبریل علیہ السلام آتے اور کہتے اے محمد سر اوپر اُٹھاؤ فرمان حق ہے کہ میں بدلے ہر ایک موئے سفید ابو بکر صدیق رضؓ کے ہزار ہزار آدمی گنہگار تیری امت کے بخشدونگا۔ اور دوزخ سے آزاد کرونگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکے بعد جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے یہی ندا آتی کہ بدلے ایک موئے سفید ابو بکر صدیق رضؓ کے ہزاراں ہزار امتی آپکے آتش دوزخ سے رہائی پاوینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجرۂ عائشہ صدیقہ میں تشریف فرماتے۔ حکایت بزرگی ابو بکر صدیق رضؓ ہو رہی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ رضؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تجھے تیرے باپ ابو بکر صدیق کی بزرگی میں ایک بات بتاؤں وہ یہ ہے کہ نام انکا قرص آفتاب پر لکھا ہوا ہے جسوقت آفتاب طلوع ہو کر بالائے خانہ کعبہ آتا ہے اُجگہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اسجگہ سے زیادہ عالی درجہ مقام نہیں ہے یہاں سے نہ چلنا چاہیئے جب وہ ایسا خیال کرتا ہے وہ فرشتہ جو اُس پر

مجھ کو پڑھا تیرے آپکے نام کی سوگند دیتے ہیں کہ بحرمت اس نام کے جو تجھ پر لکھا ہے یہاں
سے گذر جا۔ وہ گذر جاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بزرگی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوال کیا کہ آپ بزرگی خلیفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی حکایت
بیان فرمائیے انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں جو آپکی بزرگی بیان کرسکوں مجھے کئی برس
ساتھ رہتے ہوئے گذر رہے ہیں کہ کاش میں ایک بال ابوبکرؓ کے سینے کا ہوتا کیونکہ انکے ایک
بال کے بدلے ہزار ہزار عاصی بخشے جاوینگے۔ اسکے بعد گفتگو فضل عمر بن الخطابؓ کے باب میں
شروع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ قصہ آپکے مسلمان ہونیکا یہ ہے کہ جس روز وہ مسلمان ہوگئے۔ وہ
یہودیوں کے معظم کے پاس گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ گرفتار کرلاؤ
تو ہم تمہارے تابعدار ہو جاوینگے۔ ان سب نے متفق ہوکر کہا کہ ہم تمکو اپنا حاکم بنائینگے اور حکومت مکہ کی تمہاری
اولاد میں پشت بہ پشت بطناً بعد بطنٍ قائم رکھینگے۔ آپ اس بات کو سنکر روانہ ہوئے گھوڑے پر سوار
اپنی ہمشیرہ کے گھر کے متصل سے گذرے۔ وہ اسوقت تلاوت کلام اللہ کر رہی تھیں سورہ طٰہٰ جو اسی روز
نازل ہوئی تھی پڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے جب آواز سنی مکان کے دروازے پر گئے اور چپکے کھڑے
ہوکر سنتے رہے۔ قرآن کے سننے سے ایک عالم ذوق و وجد آپ پر طاری ہوا کہ آواز دیکر دروازہ
کھلوایا اور ہمشیرہ سے کہا کہ ذرا سچ سچ بیان کر تو کیا پڑھ رہی تھی انہوں نے انکار کیا آپنے تلوار
میان سے کھینچ لی اور کہا اگر نہ بتاوے گی تو تجھکو جان سے مار ڈالونگا انہوں نے مجبور بیان کیا
کہ میں وہ کتاب پڑھ رہی تھی جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے آپنے کہا کہ اے ہمشیرہ
مجھے وہ اوراق دے تاکہ میں بھی پڑھوں کیونکہ اسکے سننے سے ایک لرزہ میرے جسم اور دل میں پیدا
ہوا ہے انہوں نے کہا کہ اے عمر ابھی تم مسلمان نہیں ہوئے پلیدی تمہارے جسم اور دل تمہارا ملوث ہے
جبتک تم آگے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر انکی رسالت اور خدا تعالیٰ کے
واحد ہونیکا اقرار نکروگے ہرگز حامل اس کلام پاک کے نہ ہوسکوگے۔ آپنے یہ سنتے ہی اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ تم مجھکو
اس عالیجناب کی خدمت میں لیچلو کہ میں ایمان لاؤں۔ آپکی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ اس حال سے تم وہاں

چلنے کے سزاوار نہیں ہو بلکہ اُسجگہ تمام عاجزی اور خستگی کی ضرورت ہے چونکہ وقت اسلام حضرت
عمرؓ کا قریب آگیا تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے کہ میری مشکیں باندھ لو اور جس طرح سے اُس بارگاہ
میں چلنے کا دستور ہے لیچلو اور وہاں پہونچکر میری جانب سے عرض کرنا کہ بندہ گریختہ درگاہ صمدیت
حاضر خدمت ہوا ہے امیدوار ہے کہ اپنے لطف و کرم سے آپ اُسکو قبول فرمائینگے - الغرض آپکی
ہمشیرہ نے ایسا ہی کیا اور کشاں کشاں آنحضرت کی خدمت میں لیچلیں - یہاں اس واقعہ سے
پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبریل علیہ السّلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ
یا محمد عمر کو ہم نے اپنی دوستی میں قبول کیا آپ اسلام عرض کریں اس عرصہ میں حضرت عمرؓ
بھی حاضر ہوئے آپنے اسلام اُن پر عرض کیا وہ صدق دل سے ایمان لائے - اسکے بعد ارشاد
فرمایا جب حضرت عمرؓ اسلام لائے آذان آشکارا دیگئی ورنہ اس سے پیشتر خفیہ دیجاتی تھی - آپکے
مسلمان ہونیسے اسلام میں قوت آئی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ میں لکھا
ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت اگر مجھسے پوچھا گیا کہ آپ ہمارے واسطے
کیا تحفہ لائے ہیں میں حضرت عمرؓ کو پیش کرونگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آپ نہایت عادل تھے
قصہ آپکے عدل کا مشہور ہے کہ آپنے اپنے لڑکے (ابو شحمہ) پر حد شریعت جاری فرمائی اور خود اپنے ہاتھ
سے دُرّے مارے کہ وہ بہنگام ضربات دُرّہ انتقال فرماگئے اور یہ قصہ مشہور و معروف ہے اور وہ
اسطرح سے ہے کہ آپکے فرزند جنکا نام ابو شحمہ تھا اُنہوں نے شیطان کے بہکانے سے شراب پی لی
اور زنا کیا کہ اُس سے زانیہ کو حمل حرام رہا اور لڑکا پیدا ہوا - عورت اُس لڑکے کو حضرت عمرؓ
کی خدمت میں حاضر لائی اور کہا کہ یہ آپکا پوتا حرام سے ہے کہ ابو شحمہ نے مجھسے زنا کیا جس سے یہ متولد ہوا
آپ اُسیوقت مکان پر تشریف لیگئے اور ابو شحمہ کو پکڑ لائے اور دریافت حال کیا اُنہوں نے اقرار کیا
یہ پیش مسجد مدینہ منورہ صحابہؓ کے سامنے اُنکو خود اپنے ہاتھ سے دُرّے مارے اسی دُرّے اُنکو لگنے
جانے چاہئے تھے - ستر دُرّے لگے تھے کہ ابو شحمہؓ کا انتقال ہوا آپنے باقی دس دُرّے اُنکے جسم مبارک
پر مارے جب حد شرعی کے اجرا سے فارغ ہوئے شکر خدا کا ادا کیا کہ الحمد للہ ابو شحمہ نے آتش دوزخ

سے نجات پائی۔ منقول ہے کہ آپ نے انکو اسی شب خواب میں دیکھا کہ جامہ سبز پہنے ہوئے خلد بریں میں
خراماں ہیں۔ ابو عمر انکو دیکھتے ہی قدموں میں گر پڑے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے کہ آپ نے
مجھے آتش دوزخ سے نجات دلوائی۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ
قصہ عدل وانصاف حضرت عمر فاروق رضؓ یہ تھا جو معرض بیان میں آیا۔ اسکے بعد گفتگو امیر المومنین
حضرت عثمان بن عفان ؓ کے بارہ میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ یار سوم ودامادِ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دو لڑکیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے آپ سے منسوب تھیں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے عثمان سے
انکا نکاح کرتا کہ تمام ساکنان زمین و آسمان اُنسے فخر کرتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسقدر مال
حضرت عثمان ؓ کے پاس تھا اسقدر کسی اور کے پاس نہ تھا آپ حد سے زیادہ سخی تھے چنانچہ حدیث
شریف میں وارد ہوا ہے کہ ایک روز حضرت عثمان ؓ نے فراخی مال سے تنگ آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی کہ یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں زیادتی مال ود
دولت سے تنگ آگیا ہوں کہ اکثر اوقات بوجہ کثرت کار عبادت نافلہ سے محروم و مجبور رہتا ہوں
سے دعا فرمایئے کہ مال میرا کم ہو جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استدعا انکی قبول کی اور
دعا کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبریل ؑ آئے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمان حق ہے کہ
آپ زنہار عثمان ؓ کے حق میں یہ دعا نفرماویں وہ اپنا مال میرے راستہ میں بہت صرف کیا کرتا
ہے میں اُسکے مال کو زیادہ کرتا ہوں تاکہ خوب دستگیری درماندگاں کرے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ایک مرتبہ بماہ رمضان الکریم حضرت عثمان ؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع جمیع یاراں
رضی اللہ عنہم دعوت افطار کی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے حضرت عثمان ؓ تمام
لوازم مہمانی بجالائے اور کماحقہ میزبانی ادا کیا۔ بعد فراغت طعام دست بستہ آنحضرت صلعم
کے روبرو کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ نہے سعادت۔ زہے شفقت حضرت جو حضور نے
غریب خانہ میں قدم رنجہ فرمایا شکر یہ اُسکا کیونکر ادا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم کے دولتخانہ سے مکان حضرت عثمانؓ کا ستر قدم کے فاصلہ پر تھا آپ نے اُسیوقت پہلو بدلکر یہ
ستر غلام آزاد کیے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس امر کے معائنہ سے نہایت
خوش ہوئے اور حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ مقصود تمہارا حاصل ہوا۔ پھر حضرت عثمانؓ کے حق میں
دعائے خیر و برکت فرمائی کہ مطلوب دینی و دنیوی اُنکو حاصل ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے ملک میں بیشمار لونڈیاں و غلام تھے۔ ایک روز امیر المومنینؓ نے ایک لونڈی
کی طرف میل کیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تصرف میں لانا چاہتے تھے کہ بنت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو اُنکے نکاح میں تھیں دیکھا رشک سے لال ہوگئیں اُسیوقت چادر اوڑھکر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور رو کر حال بیان کیا آنحضور یہ سنکر بہت ناخوش ہوئے
اور خدیجہ سے کہا کہ اسیوقت جاکر عثمانؓ کو راضی کرو ورنہ کل بروز قیامت میں تیرا مونہہ نہ دیکھونگا
ادھر حضرت عثمان حیران و متحیر کھڑے تھے کہ دیکھئے اسوقت کیونکر معاملہ طے ہو۔ اسی اثنا میں حضورؐ
کی صاحبزادی ملکوحہ حضرت عثمان اُنکے پاس آئیں اور پیروں میں گر پڑیں۔ امیر المومنین متحیر ہوئے
اور کہا کہ اے بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کیسا کرم ہے جو آپ اسوقت مجھ نحیف پر مبذول
فرما رہی ہیں۔ کجا آپکی شان اور کجا میری۔ قدمبوسی صاحبزادی نے جواب دیا کہ یہ کرم میری جانب سے
نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے۔ امیر المومنین عثمانؓ یہ بات سنکر
بہت خوش ہوئے اور اُسیوقت تین سو لونڈیاں بی بی اُم کلثوم دختر آنحضرت صلعم کے سر کا صدقہ کیا
اور اُنکو آزاد فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فردائے قیامت حضرت عثمانؓ کو اسقدر درجۂ عظیم عطا ہوگا
کہ تمام انبیا حیرت زدہ ہونگے اور سب حسرت کرینگے کہ کاشکے ہم عثمان ہوتے اور اسقدر درجے سے مشرف ہوتے
اسکے بعد گفتگو دربارۂ امیر المومنین امام الاجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس لڑائی میں انبیا ہچمین و ماندہ ہوتے تھے یا وہ
قلعہ فتح نہ ہوتا تھا حق تعالیٰ صورت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا کرتا تاکہ وہ قلعہ فتح ہو جاتا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جنگ خول یا بابلی پر نامزد فرمایا تھا۔

امیر المومنین ایک عرصہ تک جنگ جدل میں مصروف رہے الاوہ قلعہ فتح نہوتا تھا ایک روز آپ نے نعرہ بلند کیا جس سے ہفت طبق آسمان ہفت طبق زمین اسکو سنکر لرز گئے جسوقت وہ نعرہ گوش مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں آیا اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور سورہ اخلاص لیکر آئے اور کہا کہ [illegible] اس سورت کو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجیں وہ اس سورت کو بہت پڑھیں [illegible] تعالیٰ قلعہ فتح ہوگا آنحضرت نے ایسا ہی کیا یہ سورت حضرت علی کو لکھ بھیجی [illegible] علی رضی اللہ عنہ نے ایک شبانہ روز ہی اس سورت کی قرأت کی تھی کہ قلعہ فتح ہوگیا اور خبر فتح کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجی گئی ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنتے تھے جب لوہا ہاتھ میں لیتے اور وہ نرم نہوتا نام پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زبان فیض ترجمان پر لاتے اللہ تعالیٰ اُنکے نام کی برکت سے لوہے کو موم کر دیتا تھا ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لیگئے تھے اور آپکے ہمراہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی گئے تھے ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رسم تھی کہ حضرت سلمان فارسی سے مزاح کرتے تھے چنانچہ اُس روز آپنے چند چھوٹے چھوٹے سنگریزے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو مارے یہ امر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ناخوش آیا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ تمکو شرم نہیں آتی کہ تم مجھے مارتے ہو باوجودیکہ میں نے تمکو کھلایا ہے یعنی جب آپ خورد سال تھے آپکی خدمت کی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ بات اُنکی نہایت دشوار معلوم ہوئی آپنے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں کیا یاد کروں تم اُس معاملہ کو یاد کرو کہ فلاں بیابان میں میں نے تمکو پنجۂ شیر خونخوار سے رہا کرایا تھا اور یہ ماجرا اسطرح ہوا تھا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کسی جگہ سفر میں تھے کہ جنگل میں شیر سے مُٹھ بھیڑ ہوگئی ۔ شیر حملہ آور ہوا چاہتا تھا کہ صورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا ہوئی ۔ آپنے شیر کو مارا حضرت سلمان کو پنجۂ شیر سے رہائی ملی ۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ سُنکر تسلیم کیا ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے موافق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے برائے افطار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مع یاران مدعو کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا تشریف لائے اور

اور افطار دن پاس جب افطار فرما چکے اور وقت رخصت قریب ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فکر کیا
کہ میرے مکان سے دو قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھانا دو قدم کے فاصلہ پر ہے آپکی تشریف آوری
کے شکریہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ستر بردے آزاد کئے تھے کہ مکان انکا آنحضرت صلعم کے دو قدم
پر تھا میں دو ہزار بردہ آزاد کرونگا اسی خیال میں تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنحضرت صلعم سے
عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ مسجد سے اٹھارہ قدم اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مکان
پر تشریف لے گئے ہیں اسکے بدلہ اٹھارہ ہزار گنہگار آپکی امت کے آتش دوزخ سے خلاص کرونگا۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت برین میں چار نہریں جاری فرمائی ہیں ایک پانی کی دوسری
دودھ کی تیسری شراب کی چوتھی شہد کی ہے مثل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مانند پانی کے ہے کہ وَجَعَلْنَا
مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مانند دودھ کے ہے کہ لڑکا دودھ سے زندہ ہے اگر
اسکو دودھ نہ ملے وہ نشوونما نہیں کر پاتا پس اسلام نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قوت پکڑی ہے اور
مثال عثمان کی مانند شراب کے ہے کہ اُس سے نمازیوں کو قوت و فرحت حاصل ہوتی ہے اور مثال حضرت
علی کرم اللہ وجہہ مانند شہد کے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد میں شفا رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہشت میں
چشمے جاری کئے ہیں سلسبیل و زنجبیل و رحیق و کافور چنانچہ کلام اللہ میں فرمان ہوتا ہے عَيْنًا يَشْرَبُ
بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا وَعَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ وَعَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَيُسْقَوْنَ
الخ يُشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ابتدا ان
چار کلموں کی میں سے ہے چنانچہ عشق ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ رضی اللہ عنہم پس یہ دلیل اسکی ہے
کہ جو شخص ان چار یاروں کو دوست رکھے گا اسکو حصہ ہر چہار انہار سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ اُسکو دوست
رکھیگا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ مِنْ اَصْحَابِيْ وَبَعَثَ فَجَعَلَهُمْ خَيْرًا وَهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ یعنے تحقیق برگزیدہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام عالم پر سوا نبیوں اور پیغمبروں کے اور
اصحاب میں سے برگزیدہ چار تن کو اور کیا انکو بہترین صحابہ اور وہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ و علی رضی اللہ عنہم

ہیں آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بروز حشر میری امت کے صادقین کو ہمراہ ابوبکرؓ اور امر معروف
کرنیوالوں کو ہمراہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اور اہل حیا کو ہمراہ عثمان غنیؓ اور دلیروں اور نیک
آدمیوں کو ہمراہ علی کرم اللہ وجہہٗ اور اہل علم کو ہمراہ معاذ بن جبلؓ اور حافظان قران کو ہمراہ ابی کعب
اور درویشوں کو ہمراہ ابی دردا اور اہل زہد کو ہمراہ ابی ذرؓ اور شہدا کو ہمراہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہم
اور موذنوں کو ہمراہ بلالؓ کے اٹھاویگا اور وہ سب بہشت میں جاوینگے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری
امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بےحساب بہشت میں داخل فرماویگا اور وہ لوگ کل دوست اور
چار یار ہونگے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابوبکر وزیرے
والقائم فی امتی بعدی و عمر حبیبی و عثمان منی و علی اخی وصاحب لوائی یعنے ابوبکر وزیر میرا ہے
اور میرے بعد میری امت میں قائم ہوگا یعنے خلیفہ ہوگا اور عمر میرا دوست ہے اور عثمان مجھ سے ہے اور علی
میرا بھائی ہے صاحب لوا میرا۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئے ابوطالب
انکو تنگا کر بُت کے پاس لیگئے اور دریافت کیا اسکا کیا نام رکھوں اُس میں سے کچھ جواب نہ آیا۔ وہاں سے
کعبہ میں لےگئے اور یہی سوال کیا آواز آئی کہ علی نام رکھو۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علی نام رکھا ہوا
پروردگار عالم کا ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
جملہ پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھے اور علی کو ایک درخت سے پیدا کیا ہے میں
بمثال اُس درخت کے تنہ کے ہوں اور علی اُسکی شاخیں ہے اور حسن حسین اُسکے پھل ہیں اور
اولاد اور متابعت کرنیوالے مثال پتوں کے ہیں۔ پس جو شخص تعلق پیدا کریگا اُسمیں سے کسی ایک سے
وہ رہائی پاویگا دوزخ سے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ شکم مادر میں تھے
اور آپکی والدہ بتوں کی پرستش کے واسطے جاتیں اور سجدہ کرنا چاہتیں آپ سر اٹھاتے اُنکے پیٹ
میں درد ہوتا اور وہ سجدہ نہ کر سکتیں بغیر سجدہ کئے واپس آتیں۔ آسکے بعد گفتگو والدین کی اطاعت
کے بارہ میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک حدیث میں خوشنودی والدین خوشنودی خدا ہے اور قبر انکا

موجب قہر خدا ہے۔ جس فرزند سے اُسکے والدین خوش نہیں اللہ تعالیٰ بھی اُس سے خوش نہیں۔ ملے درویش شفقت و رحمت والدین کی رحمت خدا تعالیٰ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص وقت درماندگی اپنے والدین کو شفیع لائے اللہ تعالیٰ اُسکی حاجت روا فرماتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار اولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ قبرستان میں گئے اور اُن کا گذر ایک قبر پر ہوا کہ اُسکے اندر سے آواز جزع و فزع آرہی تھی یہ بزرگ اُس قبر پر کھڑے ہو گئے۔ جب خوب نظر کی صاحب قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ وہ فریاد یا اماہ و یا اماہ کر رہا تھا انہوں نے دعا مانگی الٰہی پردہ میری آنکھوں سے ہٹا دے کہ میں حال اُس شخص کا دیکھوں حقتعالیٰ نے یہ دعا قبول کی وہ پردہ اُنکی نگاہ سے اٹھا دیا گیا۔ اس صاحب باطن نے اُسکو دیکھا کہ سخت ترین عذاب میں مبتلا تھا اور وہی سخن یا اماہ کہتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا نام لے جو عذاب تیرا کم ہو اُسنے جواب دیا اے بزرگ حالت زندگی میں میری ماں تھی جب مجھے سخت تکلیف پہونچتی میں اُسکو پکارتا یا وہ کرتا وہ مشکل ٹل جاتی اور آرام سے مبدل ہوتی۔ اسوقت بھی میں اُسی عادت قدیم پر قایم ہوں۔ کیا عجب ہے جو اللہ تعالیٰ مجھ سے عذاب موقوف کرے وہ یہ بات کہنے نہ پایا تھا کہ عذاب موقوف ہوا اسکو اُسکی ماں کے طفیل سے بخشدیا یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا اے عزیز چنین است ماں باپ کا نام لینے اور اُنکی حرمت نگاہ رکھنے سے اولاد بخشی جاتی ہے۔ خوشوقت وہ فرزند ہے جو آپنے والدین کا حق بجا لاوے اور درجہ تجاوز نکرے بہشت زیر قدم مادر و پدر ہے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ تارک صلوٰۃ کو کھانا اور پانی نہ دینا چاہیئے آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے من اعان لتارک الصلوٰۃ بلقمۃ و شربۃ فقد قتل الانبیاء اولھم آدم اٰخرھم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے جس نے اعانت کی بے نماز کی ایک لقمہ یا ایک چلو پانی سے اُس نے قتل کیا جملہ انبیاء کو کہ اول اُنکے آدم اور آخر اُنکے محمد صلعم ہیں۔ حضرت خواجہ یہ فواید بیان فرماتے تھے کہ آذان ہوئی۔ آپ تحیہ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اللہ اپنے اپنے مقام کو واپس گئی۔

مجلس سیزدہم بروز چہارشنبہ تاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔

گفتگو دربارہ اہل سلوک و درویشی ہو رہی تھی اُس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ اور مولانا فخرالدین زرادی و مولانا برہان الدین غریب و دیگر عزیزان اہل صفہ رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بعض مشائخ طبقات رحمہم اللہ نے سلوک کے سو مرتبے مقرر کئے ہیں اور اُنیں سترھواں مرتبہ کشف و کرامات قرار دیا ہے پس جسنے اپنی ذات کو مرتبہ ہفتدہم میں کشف کیا وہ سعادت دیگر مراتب سے محروم ہوگا۔ مرد کامل وہ ہے جو اپنی ذات کو اس مرتبہ میں پوشیدہ رکھے کہ جمیع مراتب سلوک اُسکو حاصل ہوں۔ لیکن شاہ شجاع کرمانی اور خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہما نے پچاس مرتبے سلوک کے قرار دیئے ہیں اور اسمیں دسواں مرتبہ کشف و کرامت کا رکھا ہے اُنکے نزدیک جو شخص نو مراتب طے کرکے دہم میں داخل ہوا وہ کرامت دکھا سکتا ہے مگر ہمارے خواجگان چشت ؒ کے نزدیک سلوک کے پندرہ درجے ہیں اور اسمیں پانچواں مرتبہ کشف و کرامت کا ہے جو شخص اپنی ذات کو پانچویں مرتبہ میں ظاہر کریگا وہ بقیہ دس درجوں کو حاصل نہ کرسکے گا۔ ہمارے نزدیک مرد کامل وہ ہے جسکو جمیع مراتب و مدارج سلوک حاصل ہوں اور وہ اپنی ذات کو کشف نکرے۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرماتے تھے کہ خواجہ شمس الدین یحییٰ نے زمین ادب چوم کر اور اجازت لیکر عرض کی کہ مشائخ متقدمین نے سلوک کے جو سو مرتبے قرار دیئے ہیں اور ہمارے مشائخ نے پندرہ مرتبہ قرار دیئے ہیں اس کا کیا سبب ہے، جب بات ایک ہی ہے تو اس تفاوت کا کیا باعث ہے حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ اسکا جواب مجھ سے سنو۔ انبیاء پیشین علیہم السلام کی عمر دراز ہوتی تھی ہزار برس کی اور بعض کی عمر ہوئی اُنکا مشاہدہ و مجاہدہ اُنکی عمر کے اندازہ پر تھا الیتہ نعمت کم حاصل ہوتی تھی مگر جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے اور بعد گذرنے چالیس سال کے آپکو نبوت عطا اور بشمار معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے کا اندازہ اُنکا نہیں ہے اور عمر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کم ہوئی فقط تریسٹھ برس کی عمر میں (وصال) ہوا۔ آپکی نعمت تمام امت مرحومہ پر شامل ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشائخ خواجگان چشت ؒ چونکہ مشائخ متاخرین ہیں اُنکو نعمت زیادہ عطا ہوئی ہے۔ مجاہدہ اور مشاہدہ جو اولیاء متقدمین رحمۃ اللہ علیہم کو حاصل تھا اتنا

ہمارے مشائخ رحہم اللہ کو حاصل نہیں کیونکہ عمر انکی اتنی نہیں ہوئی لیکن نعمت اور کرامت بے اندازہ حاصل ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں تمیع مراتب سلوک کو انہوں نے طے کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی حکایت دربارۂ سلوک زمانہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی ؒ میں آپکے روبرو ہوئی۔ خواجہ قطب الدین ؒ نے ارشاد فرمایا کہ مرد کامل راہ سلوک میں وہ ہے جو کل پندرہ مدارج طے کر جائے اور بالکل کشف و کرامت کا اظہار نہ کرے اسوقت اسے اسقدر استعداد حاصل ہوتی ہے کہ اگر اسکا سانس مردہ سے متصل ہو البتہ مردہ زندہ ہوجاے بفرمان خدا عزوجل حضرت خواجہ قطب الدین مودود ؒ یہ بیان فرماتے تھے کہ اُسیوقت ایک بڑھیا زار و نالان خدمت شریف میں حاضر ہوئی اور روکر عرض کی کہ اس ضعیفہ کے اکلوتے فرزند کو بادشاہ شہر نے بلا وجہ بے موجب ناحق قتل کر ڈالا اے خواجہ آپ میرا انصاف فرمائیں۔ حضرت خواجہ مودود ؒ یہ سنتے ہی مع جمیع یاران لشکر پر سوار تشریف لیگئے اور اس لڑکے کی لاش سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اگر تو بلا وجہ بے خطا مارا گیا ہے پس بحکم خدا عزوجل کھڑا ہوجا لڑکا اُسیوقت زندہ ہوگیا اور آپنے اُسیوقت تمام خلق اللہ اور گفتگو کرنیوالوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ مرتبہ کمال مرد کا ہے جو تم نے دیکھا جب مرد جمیع مدارج تصوف و سلوک طے کر جاتا ہے اُسکا مرتبہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اسکے بعد گفتگو درباب درویشی ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خرقۂ فقر قبول فرمایا جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دونوں جہان کی تمام اشیا آنحضرت صلعم کے روبرو پیش کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام موجودات ہردو عالم پر نظر کی۔ محققین نے لکھا ہے کہ اول نظر آنحضرت صلعم کی دنیا پر پڑی دنیا نے اُسیوقت فخر کیا کہ میں افضل ہوں کہ سب سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر ہوئی ہوں۔ اُسکے بعد عالم فقر پر آپکی نظر پڑی آپنے اُسکو قبول فرمایا جب آپنے فقر کو قبول فرمایا فرمان حق ہوا کہ ہم آپکو دنیا بھی عطا کرتے ہیں قبول فرمایئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے دنیا سے کچھ مطلب نہیں میں نے فقر کو اختیاری طور سے قبول کیا ہے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ مشائخ طبقات رحمۃ اللہ علیہم

اصلی زاہد اُسکو کہتے ہیں جو باوجود اموال واسباب کے اِس دنیا میں رہکر اُنسے کنارہ کش رہے سب شامل ہوکر تارک ہو اور جسکے پاس اسباب دنیا موجود نہو وہ تارک نہیں بلکہ خود اُسکو دنیا نے چھوڑ رکھا ہے۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ بنے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم خواجہ فریدالحق والدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے سُنا ہے فرماتے تھے کہ درویشی کے ستر مرتبے ہیں اول مرتبہ اُسکا یہ ہے کہ اگر وہ زمین میں نظر کرے تحت الثریٰ تک دیکھے اور جب نگاہ بالا کرے حجاب عظمت سے گذر کرے یہ پہلا مرتبہ ہے درویشوں نے ان ستر درجوں سے زیادہ ستر درجے اور طے کیے ہیں اور روح انکی مقامات اعلیٰ کی سیر کرآئی ہے۔ اُنکے حالات اسطرح کے ہیں کہ کسی کے عقل وفہم میں نہیں آسکتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسطرح درویشی کے ستر ہزار درجے ہیں اُسی طرح ستر ہزار عالم ہیں۔ درویش کو ان تمام عالموں سے واقف ہونا چاہیئے۔ اگر وہ ان عالموں سے واقف ہوا وہ درویش ہے ورنہ فلا اسکے بعد آپ آبدیدہ ہوئے اور ذکر فرمانے لگے کہ اگر مایہ عمر کو ثبات ہوتا البتہ رازہائے پوشیدہ کھلتے مگر جب مایہ حیات کم ہے اُسی قدر درویشی بہت کم ہے کہ مرتبہ اول میں جب مراقبہ کریں گرد دس ہزار عالم کے پھر آویں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر وجود درویشاں اس عالم میں نہوتا ہر آئینہ یہ عالم بلاسے تباہ ہوجاتا۔ قدم درویشاں ردّ بلا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السّلام میں حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسےٰ اگر جہان میں درویش نہوتے ہر آئینہ زمین مالداروں کو نگل جاتی۔ اے موسیٰ جسجگہ درویش ہیں تاب رحمت ومغفرت اُسجگہ کشادہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر تو دیکھے کہ درویش ایک جگہ سے دوسری جگہ مہاجرت کرتے ہیں۔ پس یہ تحقیق جان کہ اُس شہر میں بلا نازل ہونیوالی ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ گذشتہ میں ایک درویش ملک گجرات کو تشریف لیگئے اُنکے تشریف لیجانے سے پیشتر ملک گجرات میں ہر سال بلا نازل ہوتی تھی جس سال آپ تشریف لیگئے بلائے وبا نازل نہیں ہوئی اور نہ قحط ہوا۔ ہزار در ہزار خلقت آفت وبا وقحط سے امن میں رہی۔ خلق کو اس امر سے تعجب دلگیر ہوا۔ والی اُس ملک کا از حد

ہوشیار تھا اُس نے حکم دیا کہ اس شہر میں نووارد کی تلاش ہو۔ جب تفحص کیا صرف وہی بزرگ نووارد تھے آنکو حاکم کے روبرو لیگئے۔ حاکم نے بدرجہ کمال تنظیم کے بعد بٹھایا اور عرض کی کہ آپکے قدم ہمارے سر آنکھوں پر۔ ہر سال ہمارے ملک میں بلا نازل ہوتی تھی۔ اب آپکی تشریف آوری سے ہم کو نجات ملی۔ یہ کہکر راے (ہندو حاکم) مسلمان ہوگیا اور اُسکے ہمراہ بیشمار ہندو مسلمان ہوئے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قدم درویشان موجب رد بلا ہے۔ تمام بلائیں درویش کی ایک توجہ سے دفع ہوتی ہیں۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ سے آجتک ملک گجرات میں وبا عام نہیں پھیلی۔ مگر درویش کو لازم ہے کہ حق درویشی نگاہ رکھے اور حق درویشی کما حقہ بجا لاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شہر میں جھوٹے درویشی کا دعوے کریں اور جھوٹ بولیں۔ اور غیبت کریں اُس شہر میں کسی طرح کی راحت میسر نہوگی۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ اسلام واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ دعوے اسلام نہایت آسان ہے مگر مسلمانوں کے سے کام کرنا نہایت مشکل ہیں۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر برس تک اپنے نفس کو طرح طرح کے مجاہدوں میں مشغول رکھا۔ کبھی ایک سال تک کبھی دو سال تک آپنے پانی ندیا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا کہ یہ کس طرح کے مجاہدے ہیں۔ انہوں نے جوابدیا کہ مجھے مسلمان کہتے ہیں یہ کسقدر واہیات بات ہے کہ مجھے مسلمان کہیں اور میں مسلمانوں کے سے کام نکروں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یہودیوں سے دریافت کیا گیا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہوتے انہوں نے جوابدیا کہ اگر مسلمانی یہ ہے جو تم برت رہے ہو ہم کو مسلمان کہلانے سے شرم آتی ہے اور اگر مسلمانی وہ ہے جسکے عامل بایزید بسطامی ہیں ہم سے اسقدر مجاہدہ اور ریاضت نہیں ہوسکتی۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ ذکر فرمارہے تھے کہ خواجہ قطب الدین منور ہانسوی رح اور خواجہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ اور اُنکے ہمراہ قوال تھے آپنے اُن کی تنظیم کی اور بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ حکایت دربارۂ سماع واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ سماع ایک قسم کا راگ سنانا ہے۔ سننے والے کو لازم ہے کہ مستمع ہو لوگوں کو شدہ کہے اسلوب طوش ہوش سنے اور سنا

اُس سے متعلق رکھے کہ ایک وجد کا عالم اُسپر طاری ہو۔ یہ کام صاحب درد کا ہے۔ اگر وہ شخص صاحب درد نہیں ہے اگر ہزار نامہ از دوست کے متعلق عاشق اور نکر اُسکو خبر نہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دعاگو جب بخدمت حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز تھا۔ آپکی زبان مبارک سے سُنا کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین و خواجہ حمید الدین ناگوری اور خواجہ شمس الدین ترک اور مولانا علاء الدین کرمانی اور شیخ محمود موزہ دوز رحمہم اللہ علیہم یکجا تھے۔ وہ وقت بہت باراحت تھا کہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ میں سماع ہو رہا تھا سب عالم وجد میں تھے اُسی عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے اور تین شبانہ روز رقص کرتے رہے۔ اپنے اجسام سے مطلق خبر نہ رکھتے تھے۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے سماع یہ تھا جو وہ بزرگ سنتے تھے۔ یہ سنکر شیخ عثمان سیاح نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ قوال حاضر ہیں اگر حضور اجازت دیں تو وہ راگ شروع کریں آپنے منظور فرمایا۔ قوالوں نے راگ شروع کیا۔ پہلی ہی بیت سننے سے ایک حالت عجیب و غریب حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر پر طاری ہوئی جو اُنکے حال سے مناسب تھی اور شیخ عثمان سیاح اور جمیع حاضرین مجلس پر خاص اثر ہوا۔ سب عالم تحیر میں کھڑے ہو گئے رقص کرتے ہوئے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کے قدوم مبارک میں گرتے تھے اور ایسے مدہوش تھے کہ قلم کو یارائے تحریر نہیں یہ حال وقت چاشت سے لیکر نماز شام تک رہا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر اپنے محل سے بیٹھ گئے ہر شخص نے اپنے مقام پر قرار پکڑا۔ آپنے خرقہ صوف شیخ عثمان سیاح رح کو عطا فرمایا اور عطائے کلاہ خاص سے یہ ضعیف مشرف ہوا وہ قصیدہ یہ تھا **غزل** ہزار سختی اگر برمن آید آسان است ٭ کہ دوستی وار اوات ہزار چندانست ٭ سفر دراز نباشد بپائے طالب دوست ٭ کہ خار دشت محبت گل است و ریحان ست ٭ اگر تو جور کنی جہد نیست دیدار است اگر تو داغ نہی داغ نیست درمانست ٭ نہ آبروی کہ گر خون من بخواہی ریخت ٭ مخالفت نکنم آن کنم کہ فرمان ست ٭ گمان برند کہ در باغ دیدہ عشق سگے است ٭ نظر بسینۂ نگاران

وز نخدان و نار پستان ست ۔ الحمد للہ علی ذالک ❖

مجلس چہاردہم بروز یکشنبہ تاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۶۹۰ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو اسرار عشق میں ہو رہی تھی۔ اُس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحیٰی۔ مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور امیر حسن سنجری و دیگر اصفیائے زمانہ رح حاضرِ خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ حفظ انوار و اسرار مولا کے واسطے حوصلہ وسیع ہونا چاہئے کہ اسرار دوست اُسمیں مسکن گزین ہوں۔ کیونکہ جب پہلے ہی پہلے انوار دوست اُس شخص کے دل میں تجلی ہوں اور حوصلہ نہو۔ پس وہ ان سرائر (رازہا) کو ظاہر کرتا ہے اس سے لائق دیئے جانے سرّ دیگر نہیں رہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش راہ سلوک میں مرد کامل وہ ہے جو خذہائے اسرار دوست جو اسپر تاباں ہوں انکا مطلق انکشاف نکرے جو شخص انکو منکشف کریگا اُسکا حال موافق منصور حلاج کے ہوگا کہ اُسنے اپنے تئیں تباہ و خراب کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے کسی دوسرے بزرگ کو خط میں لکھا کہ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک قدح محبت سے چھلک گیا ہو۔ اُنہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ وہ شخص نہایت پست حوصلہ ہے اس راہ میں ایسے مرد ہونے چاہئیں کہ سیکڑوں دریا نوش کرجائیں اور نعرۂ ہل من مزید مارتے رہیں بار دیگر آپ کسی اہل سلوک سے ایسی بات دریافت نکریں ورنہ اپنی نادانی سے شرمندہ ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ اس راہ میں صادق وہ ہے کہ جو کچھ عالم غیب سے از قسم اسرار و بلا اُس پر نازل ہو وہ اُسمیں صابر و راضی رہے چنانچہ کلام اللہ میں فرمان حق تعالیٰ ہے۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مفسروں نے اس آیت کو در باب صابرین کہا ہے درویش وہ ہیں جو بلائے دوست میں ثابت قدم رہیں۔ اور صبر کریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عاشق وہ ہے جو حضور اور غیبت میں ایک ہی حال پر ہے اور کامل راہ سلوک میں وہ ہے جو باوجود موجودگی اشتغال دنیا دوست سے مشغول ہے

اور جو کچھ اُسے حاصل ہو اسکو ایثار کرے۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبداللہ بن سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ
نے درباب کلاہ چارترکی تحریر کیا ہے کہ اس کلاہ میں جو چار خانہ ہیں اُنسے یہ مراد ہے۔ خانہ اول
انوار و اسرار ہے۔ خانہ دوم محبت و توکل ہے خانہ سوم عشق و اشتیاق ہے خانہ چہارم خانۂ
رضا و موافقت ہے۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کلاہ چہار ترکی پہننے والے کو لازم
ہے کہ رعایت ان سب اموں کی کرے۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے کہ طاقیہ مونس دوست ہے اور یہ راستہ کل عشق سے مرکب ہے۔ اس راستہ
میں صادق وہ ہے کہ قدر طاقیہ کی جانے اور یہ انشا اہل طاقیہ کی ہے ؎ در طاقیہ جامہ
عشق و شوق است ہمہ ✤ سوگند بعشق او کہ شوق است ہمہ ✤ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ
حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی رسم تھی کہ خواہ
سو یا دو سو شخص آپکی خدمت میں ارادت کے واسطے حاضر ہوتے آپ اُن کو بیعت سے
مشرف فرماکر ہر ایک کو کلاہ عنایت فرماتے اور ارشاد کرتے اگر انہوں نے طریق خلاف اختیار
کیا یہ کلاہ ان کی سزا دہی کے واسطے کافی ہے۔ اور یہ آپکی کرامت بینہ تھی کہ جس شخص کو آپ
کلاہ عنایت فرماتے اُسکا قدم کبھی آپکے ارشاد کے خلاف نہ ہوتا تھا۔ آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ
اے درویش اہل طاقیہ کو کلاہ سزا کما حقہ دیتی ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ امر کہاں سے ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس نے حق طاقیہ (کلاہ چارترکی) ادا کیا وہ ہرگز اثر بد ولتی دنیا و
آخرت میں نہ دیکھے گا۔ آپ یہ فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ حضور نماز میں مصروف
ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ ✤

مجلس پانزدہم بروز پنجشنبہ تاریخ دہم ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی
گفتگو فضیلت ماہ شعبان میں ہو رہی تھی۔ اسروز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ
مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین اور بہت سے عزیزان اہل صفہ رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم حاضر خدمت تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس ماہ میں ایکمرتبہ درود

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ثواب ایک ہزار نیکی کا اُسکے
نامۂ اعمال میں ثبت فرماتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص سے بیحد خوش ہوتے ہیں
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب برات کو جملہ مومنین بخشے جاتے ہیں اِلّا چند شخص۔ اوّل ازار دہندۂ
والدین۔ دوم جادوگر۔ سوم شرابی۔ چہارم قاطع الرحم۔ پنجم تارک الصلوٰۃ۔ ششم زناکار۔ ہفتم
نمام کنندہ۔ ہشتم دروغگو۔ نہم غیبت کرنے والا۔ دہم مصور۔ نہیں بخشے جاتے۔ اس کے
بعد ارشاد فرمایا کہ اس شب جملہ معاصی و مناہی سے باز رہیں اور دوسروں کو بھی منع کریں۔
کیونکہ یہ رات عام رحمت و مغفرت کی ہے ورنہ اس سعادت سے محروم رہینگے۔ اسکے بعد
گفتگو عارفوں کے بارہ میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار فرماتے ہیں کہ عارف کے
تین نفس ہیں۔ ایک دنیا میں دوسرا گور میں تیسرا بہشت میں۔ نفس اول دنیا مرکب ہے۔
حور و غلمان و ولدان سے اور نفس گور میانہ ہے اور مصاحب ہے گور میں مگر نفس جو بہشت
میں ہے آخر وقت تک مصاحب رہیگا۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا
بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عارف
خود چار چیزوں سے مرکب ہے۔ آب۔ خاک۔ باد۔ و آتش۔ آب و باد سے یہ مراد ہے کہ تمام
ناخوشی اڑائے جائے اور کسی شے کو آلودہ نہ رکھے کیونکہ ہوا کا کام اڑانا اور پانی کا کام صاف
کرنا ہے اور خاک سے یہ مراد ہے کہ جو اسکے سپرد کیا جاوے اُسے زیادہ کرے نہ کم۔ اور
آگ سے یہ مراد ہے کہ تمام اشیا جو اُسمیں ڈالی جائیں اُنکو خاکستر کرے۔ اِلّا اپنے تئیں نہ جلائے
اسکے بعد کسی نے دریافت کیا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ کسکے حق میں خطاب ہے۔ آپنے
ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب آنحضرت صلے اللہ وسلم کے حق میں ہے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو
بار شرع اُٹھائے اُسکا حساب تیرے ذمے ہے اور جو شخص بار طریقت و حقیقت اُٹھائے وہ میرے
ذمے ہے اُسکا حساب میں لونگا اور خود ہی بخشش کرونگا۔ آپ یہ فرماتے تھے کہ حضرت کے مریدوں
میں سے ایک شخص نے گلہ اپنے مردانِ خانہ کا کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ذکر نکرو جو کچھ تم صاحب

اپنے اہل و عیال کے خرچ کرتے ہو اُسکا حساب تم سے نہ لیا جائیگا مگر خاوند کے عورت پر کئی حق ہیں۔ چاہیئے کہ نیک تربیت کرے اول جہانتک ممکن ہو اُسکو دکھ نہ پہنچاوے اگر وہ اُسکا کہا نہ مانے مارے مگر موتہ پر نہ مارے اور اُس سے علیحدہ سووے چنانچہ کلام اللہ میں مسطور ہے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ اور عورت کو لازم ہے کہ مرد کے مال کی حفاظت کرے اور کوئی شئے خاوند کی بغیر اجازت نہ لے اور نہ کسی دوسرے کو دے اور نہ چھپائے اور اپنے خاوند سے بڑھکر نہ بیٹھے اور عورت کو لازم ہے کہ کل کام بموجب فتاوٰے شریعت کرے روٹی پکاوے سوت کاتے کپڑے سیئے بال بچوں کی خدمت کرے انکو دودھ پلائے یہ کام کرنا احسان ہے ورنہ شوہر کو لازم ہے کہ ان کاموں کے کرنیکے واسطے نوکر مہیا کرے یا مزدوری سے کرائے۔ عورت مختار ہے اگر کرے اُسکا احسان ہے ورنہ اُس پر کچھ واجب نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر راہ مروت سے کرے نسبت اُسکی ام المومنین فاطمہ زہرا عنہا سے ہوگی اور حضرت خاتون جنت بروز قیامت اُسکی شفاعت فرماوینگی۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ انصاف واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک شب سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہٗ کو نیند نہیں آتی تھی ہر چند بستر پر لیٹ گئے مگر پھر بھی نیند نہ آئی۔ خادموں کو بلا کر فرمایا کہ ہان دروازہ پر جاکر دیکھو شاید کوئی حاجتمند کھڑا ہو ملازمان نے مکان کے باہر جاکر دیکھا مگر کسی کو موجود نہ پاکر موافق حال کے عرض کی سلطان محمود اُٹھکر کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لائے کسی کو موجود نہ پایا ایک مسجد متصل تھی وہاں گئے دیکھا کہ ایک شخص سر بسجدہ کہہ رہا ہے کہ الٰہی انصاف میرا محمود سے کرا سلطان محمود غزنوی اُس مرد سے لپٹ گئے اور کہنے لگے تم کسکے پاس فریاد لائے تھے کہ میں تمہارا انصاف کروں اگر مینے تمہارے حق میں کوئی بے انصافی کی ہو ازراہ مکرمت مجھے بتلاؤ۔ اُس شخص نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں مگر آپکے شہر میں ایک مرد ہے وہ ہر رات میرے مکان میں آکر میری عورت سے مکر کرتا ہے اور مجھ میں اسقدر قوت نہیں جو اُسکے فساد کو رفع کروں اگر آپنے میری داد رسی نہ فرمائی قیامت آپ کا دامن ہوگا اور

سیراباتھ۔ سلطان محمود نے اس شخص سے بعد بہت سی معذرت کے کہا کہ جس وقت وہ شخص تیرے مکان میں آئے مجھے خبر دینا کہ تیرا انصاف کروں۔ الغرض بعد تین روز کے وہ شخص پھر آیا اور مکان میں فساد برپا کیا وہ شخص خبر لیکر آیا۔ سلطان اُسی وقت تیغ گلے میں حمائل کیکر اُسکے ہمراہ ہوئے گھر میں در آئے اور کہا چراغ گل کرو۔ اُس شخص نے چراغ گل کیا سلطان نے قریب مفسد کے جاکر اُسکو جان سے مار ڈالا اور چراغ جلوایا اور اُس شخص کو دیکھکر الحمد للہ کہا اور ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ قدرے قلیل کھانا موجود ہو سامنے لاؤ۔ چند ٹکڑے سوکھی روٹیوں کے موجود تھے۔ بادشاہ کے سامنے لائے گئے۔ سلطان نے اُنکو کھا کر شکر خدائے تعالیٰ ادا فرمایا اور اجازت طلب کی۔ اس شخص نے کہا آپ مجھکو اُن رموزت مطلع فرماویں جو اس درمیان میں واقع ہوئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ مینے داخل ہوکر جو چراغ گل کرنے کو کہا سبب اُسکا یہ تھا کہ شاید کوئی شخص میرے اقربا یا عزیزوں میں سے نہو کہ میرے دیکھنے سے اُسکو شرم دامنگیر ہو اور مجھے خیال ہو اور میں اُسکو سزا نہ دوں اور جو چراغ طلب کیا اُسکا یہ باعث تھا کہ مینے چاہا کہ اس شخص کو دیکھوں کہ کون ہے جب مینے دیکھا کہ وہ بیگانہ ہے بلکہ اس شہر کا رہنے والا نہیں ہے شکر خدا کا کیا اور کھانا اسوجہ سے طلب کیا کہ مینے اُسروز عہد کیا تھا کہ جبتک تیری داد نہ دونگا کھانا مطلق نہ کھاونگا۔ اب جب فریاد کو پہنچ چکا شدت جوع سے کھانا طلب کیا۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ انصاف یہ تھا یہی وجہ تھی کہ اُن ایام میں خیر و برکت تھی۔ اب ایک ذرہ کے برابر انصاف نہیں ہے آپ یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی حضور تحیۃ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علے ذالک

مجلس شانزدہم بروز دوشنبہ پنجم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی اسوقت مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخر الدین مرادی مولانا برہان الدین اور بہت سے یاران عظام رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت شریف تھے گفتگو دربارہ فضیلت ماہ رمضان المبارک و محبت انبیاء و اولیاء میں ہو رہی تھی اُسیوقت شیخ عثمان سیاح و شیخ حسین

نصیب شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکیؒ مع چار نفر درویش جو خاندان چشت سے تھے تشریف لائے اور متصل حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر بیٹھ گئے آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر گھڑی ایک لاکھ عاصی آتش دوزخ سے رہائی پاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز تراویح سے فارغ ہوتا ہے ایک ہزار فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ طبق ہائے رحمت اُس شخص کے سر پر سے نثار کریں۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تراویح پڑھنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا اپنی ماں کے پیٹ سے آج ہی تولد ہوا اور ہزار نیکیاں اُسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بعد د ہر حروف کے جو اُسنے نماز میں پڑھتا ہیں ایک حور اُسکو مرحمت ہوگی اور بدلے ہر رکعت کے ایک محل مروارید ناسفتہ کا عطا فرمایا جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ لے درویش تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس ماہ کو بڑا محترم اور از بس غنیمت جانیں اور ذکر باریتعالیٰ میں مشغول رہیں اور اکثر اوقات تلاوت قرآن مجید کریں۔ اس مہینے میں قرآن شریف کے ہر حرف کے بدلے ثواب ایک بردہ کے آزاد کرنے کا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفیؒ ماہ رمضان مبارک میں ہر روز دو ختم قران شریف فرماتے تھے۔ اس حساب سے ایک مہینے میں ساٹھ ختم قرآن ہوئے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ کا وظیفہ مقرر تھا کہ ہر روز ماہ رمضان المبارک میں چار ختم قرآن شریف فرماتے تھے بلکہ دو چار سیپارے اور زیادہ پڑھتے تھے۔ اس حساب سے آپ ماہ رمضان المبارک میں ایک سو بیس یا ایک سو بائیس قرآن شریف ختم فرماتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغیر اسقدر مجاہدہ اور ریاضت کے کسی طورت مشاہدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ شیخ کبیر قدس سرہ العزیز کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر شب دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے اور آخر عمر تک آپکا یہی حال رہا۔ اسکے بعد بزرگی حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدینؒ میں حکایت بیان فرمائی کہ خود شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز بیان فرماتے تھے کہ وقت مسافرت تک کرمان میں شیخ احدالدین

کرمانی سے لاحق ہوا اور چند روز کی صحبت میں۔ ایک روز ہم دونو صحن جماعت خانہ میں متمکن تھے
کہ چار نفر درویش صاحب نعمت و صاحب حال آئے اور بعد سلام مصافحہ کرکے بیٹھ گئے اور گفتگو در
بارہ کرامت کرنے لگے۔ ایک نے کہا کہ ہم میں جو صاحب کرامت ہوں کرامت دکھائیں سب نے
شیخ اوحد کرمانیؒ کی جانب اشارہ کیا کہ صاحب خانقاہ یہی ہیں انہیں سے ابتدا ہونی چاہیئے۔
الغرض شیخ اوحدالدین کرمانیؒ نے ارشاد فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے عقیدہ ناقص رکھتا ہے
آج وہ میدان میں بڑے چوگان بازی گیا ہے عجب ہے جو سلامت آوے جونہی یہ الفاظ زبان مبارک
خواجہ اوحدالدین کرمانیؒ سے نکلے تھے اسیوقت آپکے ایک مریدؒ نے ذکر کیا کہ والی شہر کا گھوڑے سے
گر کر مر گیا۔ سب حاضرین کھڑے ہوگئے اور اقرار کرامت حضرت کا کیا۔ اسکے بعد مجھ سے رجوع
ہوکر کہا کہ آپ بھی کوئی کرامت دکھلائیں میں نے آنکھیں بند کرنیکو کہا انہوں نے آنکھیں بند کیں
جب آنکھیں کھولیں اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا۔ اسوقت اقرار کیا کہ مرد ایسے ہوتے ہیں یہ بیان فرماکر
حضرت خواجہؒ کی اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ اور ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ
شیوخ العالم قدس سرہ العزیز نماز صبح و عشا خانہ کعبہ میں پڑھتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز
حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ مع شیخ جلال الدین اوچی یکجا بیٹھے تھے ایک درویش نے آکر
سوال دہی کا کیا دہی اسوقت موجود نہ تھا آپنے شیخ جلال الدین اوچیؒ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس
درویش سے کہدیجئے کہ فلاں جگہ جاکر دہی لے آوے اسجگہ سوا پانی کے کوئی دوسری شے نہ تھی۔
الغرض اس سائل سے یہی کہا گیا وہ مسجد کے اس مقام پر گیا جاکر دہی پایا آپ یہ بیان فرما رہے تھے
کہ حسن بالا و برہان قوال آئے آپنے اجازت دی کہ راگ شروع کریں بمجرد آغاز سماع حضرت خواجہ شیخ
عثمان سیاح از خود و رفتہ ہوگئے چنانچہ انکو اپنے اجسام کی بھی خبر نہ تھی جب ہوش میں آئے ملبوس
خاص شیخ عثمان سیاح کو عطا فرمایا اور دستار مجھے مرحمت ہوئی وہ روز نہایت باراحت تھا۔ قوال یہ
غزل گاتے تھے غزل آن سینہ کجاست کہ گفت نام دوست ٭ تا جان و جامہ پارہ کنم من بنام دوست
دل زندہ میشود بامید وفات یار ٭ جان تازہ میکند بسماع کلام دوست ٭ تا نفخ صور باز نیاید

ز خویشتن ٭ ہر کو فتادہ مست ز شرب مدام دوست ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوستی انبیا و درویشان بہتر از عبادت ہزار سالہ ہے مرد کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی اوقات انکے ذکر خیر سے معمور رکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب قارون کو زمین نے نگلا اور وہ خسف ہوتا ہوا زمین چہارم کی سر زمین میں پہنچا وہانکے باشندگان نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کس کی قوم سے ہو اور کس وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہوئے قارون نے کہا کہ میں قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مبارک اُسکی زبان پر آتا تھا کہ اُسیوقت فرمان ہوا کہ اُس نے نام ہمارے دوست کا اپنی زبان سے نکالا اب یہ خسف نہو یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ عاصیوں کے دلکو اس امر سے کسقدر امید ہوتی ہے کہ دشمن اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا نام لینے سے تخفیف عذاب پاتا ہے پس مومن سست جو تمام عمر دوستی میں رہے اور ہمیشہ دوستان خدا کا ذکر کرتا رہے اگرچہ عاصی ہو وہ مستحق نجات کیونکر نہوگا اور آتش دوزخ میں کیونکر جلیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے محبۃ الانبیاء عبادۃ ستین سنۃ یعنے دوستی انبیا برابر ساٹھ سال کے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو العطا فرماتے فرمایا ہے کہ جو شخص ذکر انبیا بہت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تو اُسکے سر سے طبق نور نثار کرو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حکیم لقمان نے کہا ہے کہ جو شخص انبیا اولیا کو دوست رکھتا ہے اور مدام انکا ذکر کرتا رہتا ہے فرشتگان زمین و آسمان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اُسکے نامہ اعمال میں سے تمام بدیان حک کرو اور جسقدر جگہ باقی ہے اُسمیں حسنات لکھدو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص کو بہشت میں مدارج علیا حاصل ہوں گے۔ آپ یہ فواید بیان فرماکر مشغول

مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

[illegible] بروز شنبہ تاریخ پنجم ماہ محرم ۶۹۱ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ محرم الحرام و امام حسن و امام حسین علیہما السلام میں ہورہی تھی اُسروز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین غریب اور شیخ نصیر الدین محمود رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ نقل حضرت شیخ شیوخ العالم کا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب

نقل فرمینگے آپنے تین مرتبہ نماز عشا پڑھی اور ہمیشہ یہی فرماتے تھے کہ دیکھا چاہیئے بار دیگر پڑھنی نصیب ہو یا نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ العالم کا وصال سجدہ میں ہوا اور جسوقت آپکا انتقال ہوا آسمان سے آواز آئی کہ مولانائے فرید نے انتقال فرمایا اور مقامات قرب میں داخل ہوئے آپ یہ بیان فرماتے تھے اور روتے جاتے تھے جب یہ ارشاد فرمایا کہ انتقال فرمایا زور سے رونے لگے کہ بیہوش ہوگئے آپکے گریہ سے تمام حاضرین پر ایک خاص اثر تھا سب زار زار روتے تھے۔ جب ہوش ہوا فرمانے لگے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے ایام میں ایک روزہ رکھے اسکو ثواب عبادت روزہ نفل یکسالہ کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بروز عاشورہ سات قسم کے دانے پکائے ہر دانہ کے بدلے اسکے نام نیکی لکھی جاتی ہے اور اسی مقدار سے بدیاں حک ہوتی ہیں اسکے بعد گفتگو درباره پیدائش حضرت خاتون قیامت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب بی بی فاطمہؓ رحم مادر میں قرار پکڑینگی اس سے ایک روز پہلے حضرت جبریلؑ ایک سیب بہشتی لائے اور آنحضرت صلعم کی نذر کرکے کہا کہ اس سیب کو آپ تنہا نوش فرماویں کسی کو تقسیم نہ کریں۔ آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا قضارا اسی شب آپ ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے ہمخواب ہوئے کہ بی بی فاطمہؓ عالم وجود میں آئیں اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ پیدائش بی بی فاطمہؓ کی خاص بہشت سے ہے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ آل بی بی فاطمہؓ کے جگر گوشوں کا سب کو معلوم ہے کہ ظالموں نے انکو دشت کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے کتب سیر میں لکھا دیکھا ہے کہ جسوقت امیر المومنین حسنؑ و حسینؑ گہوارہ میں روتے اور بی بی فاطمہؓ کسی کام میں ہوتیں جبریلؑ کو حکم ہوتا کہ گہوارہ صاحبزادوں کا ہلائیں کہ وہ آرام سے سورہیں جبرئیل گہوارہ ہلاتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز شہادت امام حسینؑ تمام عالم تاریک ہوگیا تھا بجلی چمکتی تھی آسمان میں لرزش تھی زمین کو جنبش تھی فرشتے غضب میں تھے اور بار بار اجازت چاہتے تھے کہ اگر ہم کو حکم دیا جاوے تو ہم تمام ایذا دہندوں

کو نا چیز کریں اُسیوقت حکم ہوا کہ تمکو کچھ واسطہ نہیں تقدیر اسیطرح سے تھی میں جانوں اور میرے دوست تمکو کچھ غرض نہیں بلکہ میں کل بروز قیامت انصاف ان ظالموں کا اپنے ہی کرونگا جو کچھ امام حسین علیہ السلام اُنکے حق میں صادر فرمائینگے ویسا ہی ہوگا۔ یہ فرما کر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ خاصہ خاندان نبوت کا جوانمردی ہے کیا عجب ہے جو صاحبزادے علیہما السلام اُنکی شفاعت کریں اور انہیں بخشوالیں لیکن ازروے ظاہر اُن بدبختوں کو آتش دوزخ سے رہائی نظر نہیں آتی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت تمام عاصیوں کو سپرد حضرت فاطمہ زہرا رضی کرینگے آپ اُنکو بخشینگی اور ماجرا کربلا کا عذر کیا جاویگا اور فرمان ہوگا آپ سر خون سے درگذر فرمائیں ہم اسکے بدلے میں تمہارے والد کی تمام اُمت بخشتے ہیں۔ پس حضرت فاطمہ زہرا رضی یہ سنکر دعویٰ خون سے باز آئینگی اور تمام عاصیان اُمت محمد صلعم کو آتش دوزخ سے خلاصی ملیگی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ کل عرس حضرت شیخ شیوخ العالم کا ہے حلوا اور طعام موجود ہے۔ فقرا و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیئے اُنکا یہ حکم ہوتے ہی حلوا طعام خرچ کیا گیا۔ اسکے بعد سماع شروع ہوا ایک رات دن یہ مجلس قائم رہی۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر اور درویشوں کو مطلق اپنے حال سے خبر نہ تھی۔ دوسرے روز اُسی وقت ہوش میں آئے۔ قوال یہ بیت گاتے تھے نظم ترا سماع نباشد چو سوز عشق نبود ✤ گمان مبر کہ برآید ز خام ہرگز دود ✤ چو ہر چہ میرود از دوست فرقے نیست ✤ میان شربت نوشین و تیغ زہر آلود ✤

تمام شد رسالۂ راحت المحبین باذن عزوجل

الحمد للہ کہ بتوفیق ایزدی و اعانت فیض سرمدی ترجمہ این سلوک اسرار الٰہی و این فوائد انوار نامتناہی و این جواہر زواہر گنج الہام ربانی و این دُرّ بحر فضل علوم معانی از تصنیفات سلطان المقربین برہان العاشقین سراج الاولیا تاج الاصفیا ختم المشائخ والاولیا و ابدال اہل سلوک الانبیاء حضرت خواجگان چشت رضا بتاریخ ۲۰۔ شہر جمادی الثانی ۱۳۱۰ بعد از ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باتمام رسید امید از قاریان ترجمہ ہذا آنکہ این بے بضاعت کم مایہ فقیر پر تقصیر غلام احمد عفی اللہ عنہ مترجم این فوائد بے بہا را از دعائے خیر محروم نفرمایند۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَاجْعَلْ عَوَاقِبَ اُمُوْرِنَا بِالْخَيْرِ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

خاتمہ

از نتیجہ فکر خاکپائے جہان فقیر محمود حسین خان نازان سلیمانی جھجری عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست
بار دیدہ مرا خوش ست چون دوست دروست

از دیدہ ودوست فرق کردن نہ نکوست
یا دوست بجائے دیدہ یا دیدہ ہموست

سبحان اللہ جل جلالہ واصلان بارگاہ احدیت کا عجیب مقام ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل انہیں حضرات کی شان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام ہے۔ تعالیٰ شانہ کیسے کیسے برگزیدگان بنی آدم جلوہ ظہور میں آئے جنکی ظاہری اور باطنی ہدایتوں سے اہل عالم نے نجات ابدی کے راستے پائے۔ بہرحال ہر وقت اور ہر زمانے میں اولیاء کاملین جو ملک یقین کے حقیقی شاہنشاہ ہیں سریر آرائے اقلیم معرفت رہے ہیں اگر کوئی دلدادہ چشم براہ دوست بکار دل بیدار رکھتا ہو اب بھی ملاحظہ کرے کہ گلزار حقیقت میں کیسے کیسے گلہائے طریقت شگفتہ ہیں جنکی جان بخش روح افزا خوشبوئے معنبر سے طالبان حق کے دل و دماغ معطر ہو رہے ہیں

طالب مولیٰ ادھر آئے کہاں — سیر کر گلزار معنی کی یہاں — کوچہ عشق خدا کی کر تو سیر
عرض کر اللہ سے یادش بخیر — لے دوائے درد آزمردوں — مرہم ریش جگرہائے زبون
درد کر اپنا عطا درد آفرین — بہر تسکین دل وجان حزین — ذرہ عشق ومحبت لے خدا
کر عطا بہر محمد مصطفے — کر پئے مشکلکشا شاہ زمن — اور برائے خواجہ بصری حسن
بہر عبدالواحد والا مقام — خواجہ عالم فضیل نیک نام — بہر ابراہیم سلطان جہان
اور سدید الدین شاہ دو جہان — حضرت خواجہ امین نامور — خواجہ ممشاد شاہ دینور
خواجہ بو اسحاق شاہ چشتیان — اور ابی احمد شہنشاہ زمان — بو محمد اور ابو یوسف امام
خواجہ مودود چشتی نیک نام — از طفیل خواجہ حاجی شریف — بہر عثمان داعی لطف لطیف
اور برائے ماہر آئین حق — سید عالم معین الدین حق — بہر قطب الدین کاکی نامدار

اور فرید الدین بابا ذی وقار
بہر علامہ کمال الدین شاہ
خواجہ محمود راجن نامور
حضرت خواجہ محمد دین پناہ
اور نظام الدین شہنشاہ زمان
از برائے سرور گردوں سریر
یارِ رب العالمین یارِ خدا
وہ کرم خواجۂ اللہ بخش
خواجگان چشت کے مسند نشین

از پئے سلطان نظام الدین نبی
اور سراج الدین محبوب اکبر
شاہ عالم حضرت خواجہ حسن
خواجہ یحیےٰ مدنی بادشاہ
فخر عالم فخر دین فخر الرجال
خواجہ شاہ سلیمان دستگیر
قطب عالم فخر دوراں کے لئے
فخر عالم خواجۂ اللہ بخش
نور عرفاں محبت بخشدے

اور نصیر الدین چراغ دہلوی
شاہ علم الدین شاہ بحر و بر
قطبِ دوران سید خواجہ حسن
شہ کلیم اللہ سلطانِ جہاں
نور حق نور محمد باکمال
درد کا کر اپنے ایک ذرہ عطا
عزِ دین نور سلیمان کے لئے
ہیں سریر آرائے دورِ نوین
عشق کی تو اپنے لذت بخشدے

خاتمہ بالخیر کر یا الٰہ
از طفیل خواجگانِ دین پناہ

چنانچہ اس گلزار حقیقت اور گلشن معرفت کے پانچ چمن جو آب پاشی عرفان حضرات خواجگان ادام اللہ برکاتہم سے سیراب ہیں اعنی اولین میں صحیفہ ہمایون اساس افاضات عالیات خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح ہے اور دوسرا ملفوظ مبارک ولی الہند قطب العارفین غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری چشتی رض کا ہے سوئمی نکات عجیبہ اور فواید غریبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح ہیں۔ چوتھے ارشاد مبارک حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ پنجم کلمات قدسی آیات حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیا زری زربخش دہلوی رح کے جنکا مجموعی نام مجموعہ ملفوظاتِ خواجگانِ چشت ہے اور مترجم انکے عزیزم گرامی وجود سراپا خیر و احسان مولوی غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف ہیں مطبع مسلم پریس اجمیر میں چوتھی مرتبہ شائع ہوئے ہیں حضرات اہل دل نظر محبت سے ملاحظہ فرمائیں ریش جگر کے مرہم بنائیں اگر ذرا تامل کرینگے عدم موجودگی کتاب ہذا کے سبب سے دست تاسف ملینگے سو طالبو دوڑو خرید و جلد لو نعمت کون و مکان حاصل کرو
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا فقط ٭ راقم خاکسار محمد حسین خان نازان

تمام شد

تائب ہوتے - اور صدہا کفار دائرہ اسلام میں داخل ہوجاتے تھے - اس کتاب کی علو مضامینی آپ حضرت غوث الاعظم کے علم و کمال سے بخوبی قیاس فرما سکتے ہیں - حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ہر ارشاد کا ٹھیک ترجمہ کیا گیا ہے اپنی طرف سے ذرا دخل نہیں دیا یہی وجہ ہے کہ اس ترجمہ کا ایک ایک فقرہ نشتر کا کام دیتا ہے اور طالبان راہ حق کے واسطے یہ کتاب رہنمائے راہ راست ہے ہر چند بعض حاسدوں نے الٹ پلٹ کر اس کتاب کے مختلف ترجمے مختلف نام سے شائع کئے ہیں مگر ان کو یہ لیاقت کہاں نصیب طبع سوم قیمت فی جلد صرف دو روپیہ ؏

آداب المریدین اردو - عربی زبان میں یہ کتاب حضرت شیخ نجیب الدین عبدالقاہر سہروردیؒ پیر و مرشد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی و مرشد حضرت شیخ سعدی رحمہما اللہ کی تصنیف ہے علم تصوف میں از حد مستند کتاب ہے اسمیں ہر طرح کے آداب - اخلاق اور عقائد ہیں - ہر مسلمان کو لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ضرور یہ کتاب پڑھائے کہ اس سے انکے عقاید درست ہوں اخلاق سنور جائیں اور آداب معلوم ہو جائیں قیمت صرف آٹھ آنہ ۸/ رہے

عشرہ کاملہ اردو - مصنفہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادیؒ - آپنے اس نایاب کتاب کو اپنے اعتکاف عشرہ میں تالیف فرمایا تھا یہ کتاب علم تصوف کا ایک جامع متن ہے درحقیقت دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۴/

کشکول کلیمی اردو - یہ کتاب بھی حضرت مسبوق الذکر کی تصنیف ہے اس میں ہر قسم کے ذکر اذکار طریق مراقبہ حبس نفس وغیرہ کا ایسا سلیس اردو میں بیان کیا ہے کہ مبتدی بھی آسانی سے سمجھکر اُسپر عمل کر سکتا ہے - خاندان چشت کی اس کتاب پر دستور العمل ہے قیمت صرف چار آنہ ۴/ رہے

النسیم العاطر ترجمہ غبطۃ الناظر حالات حضرت غوث الاعظم مولانا و سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی پیران پیر دستگیرؒ مصنفہ حضرت ابن حجر عسقلانیؒ لاجواب کتاب ہے اس نسخہ شریف میں حضرت غوث پاک کے یوم ولادت سے آپکی وفات تک کے حالات ہیں اس سے بڑھکر اس کتاب کی خوبی کی اور کیا دلیل ہوگی کہ ایک بہت بڑے پادری نے گرویدہ ہو کر طبع کرایا ہے اور مطبع نے برائے استفادہ عام برادران اسلام بصرف زر کثیر اسکا ترجمہ نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط شائع کیا ہے - کہاں ہیں حضرت محبوب سبحانی کے نام کے فدائی اس ۹۷ کو حرز جان بنائیں - قیمت صرف آٹھ آنے ۸/ رہے

مجمع الحسنات از خان بہادر مولوی عبدالجبار خانصاحب گورنمنٹ پنشنر سابق وزیر ریاست بھوپال - عورتوں کی دینی تعلیم کے لئے یہ کتاب بے نظیر ہے - اسمیں بطور ناول سلیس عبارت میں مسایل ضروری کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ کم فہم لڑکیاں بھی بخوبی سمجھ لیتی ہیں - مولوی ڈپٹی نذیر احمد خان صاحب کے تصنیفات مراۃ العروس وغیرہ سے تعلیم دینی میں بدرجہا درجہ مفید ہے قیمت صرف دس آنے ۱۰/ رہے

عروس نعت اس میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں عمدہ عمدہ نعتیہ غزلیں اردو پوربی زبان میں ہیں جنکو عزیزہ حمیدہ مرحومہ نے جمع کیا تھا بطور یادگار مرحومہ عمدہ طبع کی گئی ہے نعت خوان ضرور منگائیں حظ اوٹھائیں - اس کتاب میں خود عزیزہ مرحومہ کی بھی چند غزلیں ہیں قیمت تین آنے ۳/ رہے

تحفۃ المتقین احیاء العلوم تصنیف امام غزالیؒ کے باب آفات زبان کا خلاصہ ہے جناب متقی کی خروری بغور مطالعہ رکھیں قیمت صرف ۲/ رہے

رشد نامہ از حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ قیمت ۴/ رہے

اشتہار

یہ کتاب کلاً و جزءًا حسب منشاء قانون
بستم درج رجسٹر سرکار ہو چکی ہے کوئی صاحب اہل مطبع یا تاجر
کتب بلا اجازت تحریری مترجم کتاب قصد طبع نفرمائیں ورنہ بجائے
فائدہ کے نقصان سخت اٹھائینگے جسقدر جلدیں درکار ہوں راقم مترجم کتب تصوف
سے چاہیں طلب فرمائیں جس کتاب پر مترجم کے دستخط قلمی و مہر نہ ہوگی وہ
مسروقہ ہے خریدار کو لازم ہے کہ قبل از خرید وہ مہر و دستخط دیکھے اگر مہر و دستخط
نہوں۔ اس خاکسار کو اطلاع دے مبلغ دس روپیہ انعام دیا جائیگا۔
المشتہر غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف مقام جھجر ضلع رہتک

مہر و دستخط ذیل میں دیکھنے چاہئیں +

دستخط

مہر یہ